مفتاح التاریخ حصۂ اول

یعنی

سوال و جواب تاریخ ہندوستان مروجہ مدارس سرکاری

جسمین نہایت عمدہ دیباجہ اور مفید ضمیمہ اور دلچسپ حواشی جو تواریخ ہندوستان انگریزی فارسی اور اردو سے ماخوذ ہین اور

جسکو

مولوی وزیر احمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول بجنور نے

بغرض فائدہ امیدواران امتحان مڈل کلاس انگریزی و اردو و طلباء ضلع اسکول و مدارس تحصیلی و حلقہ بندی و متعلمان نارمل اسکول و تمام شائقین کے تالیف کیا

سنہ ۱۸۹۱ء

(حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب قصد طبع نکرین)

مطبع قیصری واقع شہر دہلی مین باہتمام منشی ٹھاکر پرشاد طبع ہوئی

قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک [illegible] جلد سے زائد خریدار کو بحساب [illegible] روپیہ سیکڑہ کے
ایضاً [illegible] کا نقد والی کے نقد پر [illegible] حساب سے کمیشن مجرا دیا جاویگا

طبع ثانی ۲۰۰۰ جلد

پچھلے اسکول پڑھے

تمہید

...علم تاریخ کے پڑھنے کے فائدے بدیہہ اور ظاہر ہین۔ غور کرنا چاہئے کہ اِس عمدہ علم
سے کیا کیا معلومات کیسے کیسے دلچسپ حالات ہر زمانہ اور ہر ملک کے معلوم ہوتے ہین
ان ایسا شخص ہی کہ جسکا جی اسباب کے جاننے کو نہ چاہتا ہو کہ اوسکے بزرگون نے
کیا کام کئے اوسوقت کے لوگون کے کیا طریقے اور حالات تھے یا اوس زمانہ کی گورنمنٹ
کی تھی اپنے بادشاہون کا کیا دستور اور کیا انتظام تھا۔ جب جہوٹی بے بنیاد کہانی قصون
ون انسان کا جی خوب لگتا ہی اونکو پڑہکر قلب پر ایک قسم کا اثر پیدا ہوتا ہے تو کیا تاریخ
کے اِن سچے واقعات کے پڑھنے سننے کو اونکی طبیعت نہ چاہیگی یا یہہ حالات اونکے دل پر
کچھ اثر نہ پیدا کرینگے کیا علم تاریخ کے پڑھنے والونکی قوت بیانیہ کو بڑی ترقی اور وسعت نہین
ہوتی۔ اِس علم کے پڑھنے سے کیسے کیسے عمدہ تجربہ کی باتین اور کیسے عبرت انگیز وقائع معلوم ہوتے
ہین مثلاً تاریخ ہندوستان کے پڑھنے سے اہل ہند کو یہہ کیسی خوشی ہوتی ہوگی اور کیسا اِن ملک
والون کو افتخار کا باعث ہی کہ اونکے قدیمی اہل ملک نے ہر علم مین کیسی کیسی ترقیان کین بلکہ
اول اکثر علوم کے بانی اور موجد ہوئے چنانچہ علم جبر و مقابلہ کا ایجاد اہل ہند سے ہی ہے اور اوس
علم کو اور قومون نے حاصل کیا یا آنکہ علم فلسفہ مین قدیم ہندون نے کیا کیا ترقیان کین
اوسکے ساتھ یہہ خیال پر حسرت و ملال ہوتا ہے کہ اب کیسا زوال اوس علم اور اوس زبان کو
ہو گیا اور یہہ کہ اسکا اون علوم کیجانب توجہ نرہی اور یہہ علم کہ دیگر لوگ مثل اہل جرمنی
کے اِس زبان مین کیسی ترقی کر رہے ہین اور اون قدیمی علوم کو کس طرح رونق دے
رہے ہین یا اِس بات کی ہمکو خوشی کہ اب چونکہ ہماری گورنمنٹ حال نے اوس پرانی
زبان اور علم کی ترقی کیجانب اپنی توجہ مبذول کی ہے کیا عجب ہی کہ پھر بتدریج اوسی قسم
...سامان ترقی کے ہم کرسکین جب ہم تاریخ پڑھتے پڑھتے ذرا ٹھہر کر غور کرتے
ہین تو کیا یہ مقام عبرت انگیز نہین ہین اور کیا یہ واقعات کچھ دلپر اثر پیدا نہین کرتے
...بیان اسی بیگم کو جسکی جاہ و حشمت کی تاریخ شاہد ہی اوسکی مان اوسے جنگل سڑک پر پھینک دے
...ایک روز ملکہ ہندوستان ہو۔ کیا کوئی راجپوتانہ کے ریگستان مین اکبر شاہ کا

بعد زوال خاندان مغلیہ کے تاریخ ہندوستان بھی بہت زیادہ ملک دکن سے تعلق رکھتی ہے
جب حیدر علی اور ٹیپو سلطان کا حال لکھا جاوے یا نظام حیدرآباد اور نواب کرناٹک کے
حالات بیان کئے جاوین یا مرہٹون کی مختلف سلطنتون کا ذکر کیا جاوے تو اوس سے پہلے یہہ
بتانا بھی ضرور ہے کہ اونسے پیشتر یہہ ملک کس کے قبضہ مین تھا اور کسطرح سے وہ لوگ بتدریج
اس ملک کے مالک بنگئے - ملک دکن کو ہم اب باعتبار انتظامات پولٹیکل کے ایک علیحدہ
ملک مثل سابق کے نہین سمجھ سکتے - برٹش گورنمنٹ کے عہد مین ریل اور تار برقی اور دیگر
انتظامات کے ذریعہ سے کل ملک ہند کیحالت یکسان ہوگئی ہے میری راے مین دونو ملکون یعنی
ہندوستان و دکن کی تاریخ ایک دوسرے سے ایسی متعلق اور لازم و ملزوم ہین کہ اونکو ایک ہی
ملک کی تاریخ سمجھنا بجا اور درست ہے - مینے اپنی اس ناچیز کوشش مین یہہ التزام
کیا ہے کہ سوال یونیورسٹی کلکتہ اور نیز عمدہ سوالات جو اوسی پیرایہ پر ہین اونکے جوابات کے
ذریعہ سے راجہ صاحب کی تاریخ آئینہ نما حصہ ۱ و ۲ کو سوال وجواب کے ڈھنگ پر کردیا اور اس
کوشش مین مینے دو باتونکا خیال رکھا ہے (۱) کوئی بڑا اور ضروری تاریخی واقعہ جو قابل دریافت
وقت امتحان ہو اور جسکا ذکر تاریخ آئینہ نما مین کسیوجہ سے رہگیا ہو حتی الوسع فروگذاشت نہو جاوے
(۲) خود نفس کتاب کا بھی کوئی واقعہ کتاب ہذا مین قلمبند ہونے سے نہ رہجاوے یہہ انتظام اس مراد
سے کیا گیا ہے کہ اس تاریخ کے پڑھنے والے تاریخ آئینہ نما سے بالکل مستغنی ہو جاوین بعضی
اہل الراے کا شاید کتاب ہذا پر یہہ اعتراض ہو کہ اس کتاب کے پڑھنے سے طلبہ غبی اور کودن
ہوجاوینگے اور اونکو مادہ خوض کرنے اور اپنی کوشش سے سوال وجواب تیار کرنیکا جاتا رہیگا
کیونکہ وہ اس سوال وجواب کو مثل طوطے کے یاد کرلینگے بیشک یہہ صورت ایسے سوال وجواب
سے ضرور پیدا ہوسکتی ہے جسمین اصل کتاب کے ایک ایک صفحہ کی سطرون کی تعداد کے
برابر چھوٹے چھوٹے سوال تحریر کرکے اونکے جواب لکھدیے ہون اس قسم کے سوالات سے شاید اون
معترضان کا یہہ غرض ہوتی ہے کہ کتاب کے ہر سطر کے مضمون کو ایک جداگانہ سوال کا جواب
قرار دیا جاوے اور اون لوگون کے خیال مین اس قسم کے سوال وجواب سے طلبہ کو مضامین تاریخ یاد
کرنے مین آسانی ہوتی ہے مگر مین سمجھتا ہون کہ اسکے خلاف صورت پیدا ہوتی ہے طالبعلمونکو
ایسے سوال وجواب مین صرف تاریخی مضمون کے ہی یاد کرنے مین دقت نہین ہوتی بلکہ وہ عمدہ

سوال وجواب بنانے اور سوچنے کا طریقہ بھی بھول جاتے ہین اور اونکی طبیعت کو بڑی الجھن ہوجاتی ہی اور یہی وجہہ بیشتر طلبہ کی تاریخ مین ناکامیابی کی ہوتی ہے۔ مینے صدہا پرچہ جوابات امتحان تاریخ کے دیکھے اون سے معلوم ہوا کہ بیس فی صدی امیدوار سوالات کے جواب تو شاید سات آٹھ صفحون پر لکھتے ہون ورنہ عموماً صفحہ ڈیڑھ صفحہ لکھا اور ہر سوال کی ایک یا دو سطرین تحریر کر آدھ گھنٹہ کے اندر وہ پرچہ دیکر امتحان کے کمرہ سے باہر چلے جاتے ہین اور یہہ لوگ بیشک اپنے دلمین خیال کرتے ہین کہ ہمنے سب سوالون کے جواب پورے لکھدئے ہین اور کوئی باقی نہین چھوڑا اور پھر جب وہ نتیجہ کی برآمد کیوقت ناکام ہوتے ہین یا اونکے نمبر کم آتے ہین تو بیچارہ ممتحن کو مورد الزام ٹھہراتے ہین مثلاً ممتحن کے پرچہ مین کوئی سوال ایسا ہی کہ ،، اکبر کون تہا ،، یا شیواجی کون تہا ،، یا تاج محل کیا ہی ،، تو یہہ لوگ اسکے جواب مین اسقدر لکھدینا کافی سمجھینگے کہ اکبر مغل بادشاہ ہمایون کا بیٹا تہا) (اور شیواجی مرہٹونکی سلطنت کا بانی تھا) - (اور تاج محل ایک پتہر کی عمارت آگرہ مین ہی) حالانکہ ایسی سوالون کے جواب لکھنی مین گو ممتحن کی غرض یہہ نہین ہی کہ ان شخصون کے حالات یا اوس عمارت کی کیفیت مفصل اور طویل لکھی جاوی مگر بیشک ممتحن اتنا ضرور چاہتا ہی کہ ایسے بڑی شخصون کے حالات یا ایسی بڑی عمارت کا ذکر اجمالاً چار پانچ سطر مین ضرور لکھا جاوی - ان سوالون کے جواب مین دو دو لفظ لکھدینا میری رای مین ممتحن کو اپنے اوپر ہنسوانا ہی اسقدر تو عام گنوار بھی بتانے بڑی شخص بھی اکبر کی نسبت جانتی ہونگے مگر ممتحن نے غالباً اس سی زیادہ معلومات کی توقع کرکے اس قسم کے سوال کئی ہین - قطع نظر اس کے ہم کسے سوال وجواب بیہودہ عمدہ اور باقاعدہ سوال جو امتحانونمین آتے ہین طالبعلم کبھی نہین بنا سکتے نہ اونکے جواب کے عادی ہوتے ہین - طالبعلمون پر کیا منحصر ہی اکثر حلقہ بندی کے مدرس بھی اس قسم کے سوال وجواب جو کتاب ہذا مین درج ہین شاید ناپسند کرینگے کیونکہ نہ تو انہون نے ایسے سوال وجواب خود پڑہی اور نہ کبھی پڑہائی اونکو اتنا لمبا جواب پڑہانے یا لکھانے یا یاد کرانے یا کتاب مین سے ایسے جواب کو جمع کرنیمین بڑی دقت ہوتی ہی اس قسم کے لوگ انہین چھوٹے چھوٹے سوال وجوابون کو زیادہ پسند کرینگے کیونکہ انہون نے اوسکا صفحہ آدہ صفحہ مثل طوطی کی اپنی شاگردون کو یاد کرا دیا اور جب وہ اوسنی یاد کرلیا تو اونکو اطمینان ہوگیا کہ ہمارا کام خوبی سے انجام ہوگیا مگر وہ اوسوقت اس سے واقف نہین ہوتے کہ امتحان تحریری مین

قسم کے طالبعلمونکا کیا حال ہوگا بعض تو شاید اس بات سے بھی گھبرا اٹھینگے کہ اکثر واقعات جو
اصل کتاب تاریخ آئینہ نما مین نہین ہین وہ اس کتاب مین اور بڑھا دئے گئے ہین - ایک تو تاریخ
کا یاد رکھنا یونہی مشکل تھا اب اس زیادتی سے انکی دانست مین اور زیادہ دقت ہوگئی ایسے
اعتراض کرنیوالونکو مجھے اطلاع کرنا ضرور ہی کہ انگریزی کی روز بروز ترقی ہو جیسے اکثر سررشتہ
تعلیم مین انگریزی خوان افسر مقرر ہوتے ہین اور انہین مین سے ممتحن مامور ہوتے ہین یہہ لوگ
انگریزی کی بڑی تاریخین مثل الفنسٹن تاریخین لیتھبرج کے پڑہی ہی اور انہین امتحان پاس
کئے ہوئے ہوتے ہین - وہ جو سوال بنانے بیٹھتے ہین تو وہ انہین یا اوسی قسم کے سوالون کا
خیال کر لیتے جنہین وہ امتحان پاس کر چکے ہین اور جنکو وہ اپنی دانست مین بہت بہتر اور معتبر سمجھتے ہین
آئینہ تاریخ نما کو مثل آئینہ ہدایت کے سوال بناتے وقت اپنے آگے نہین رکھتے اکثر سوالات
ایسے دیکھنے مین آئے ہین جو تاریخ ہند کے اون واقعات پر محیط ہوتے ہین جنکا ذکر درسی کتابونمین نہین پایا جا
اگر کوئی سوال عمدہ اور ضروری ہی تو امیدوار کو یہ عذر نہین ہو سکتا کہ یہ سوال میرا جانا ہوا یا پڑہا ہوا نہین
ہی غرض ممتحن پابند کسی خاص کتاب کے نہین ہو سکتے - یہ اوستاد اور شاگرد کا کام ہی کہ جو واقعات اصل
کتابمین فروگذاشت ہین اونکو تلاش کر کے بہم پہنچاوین - القصہ ان سب امورات اور قباحات کا خیال
کر کے مینے کتاب ہذا مین اغراض لکھی ہی اول سوالات کتاب ہذا اور سوال کلکتہ یونیورسٹی ورنیکلر مڈل کلاس
کے امتحانون کے ڈھنگ پر بنائے گئے - اور اونکے جواب شرح مثل اوسکی جیسے کہ امیدوار اونکو امتحانمین لکھنا
چاہئے لکھے گئے ہین تاکہ طالب العلم اور اوستاد کو اور بالخصوص مدرسہ تحصیلی اور حلقہ بندی کے مدرسون کو
جنکو ایسے سامان بہم پہونچانیکے ذریعے بہت کم ہین یہہ سوال و جواب نہایت نافع ہون (۲) وہ واقعات
جو اصل کتابمین فروگذاشت ہین ہر عہد مین مینے جابجا اپنے موقع سے درج کر دئے ہین اور اس ارادہ کے
پورا کرنے مین مینے حتی الوسع اوستاد و شاگرد دونونکی محنت بچانیکی کوشش کی ہی اور دیسی مکاتب کے
اوستادون کو تو میری رای مین یہہ باتین تلاش سے بھی بہم پہونچنا بہت دشوار تہین (۳) ہر عہد کے
شروع مین ایک فہرست بطور خلاصہ کے لکھدی گئی ہی جس سے اجمالاً حالات ہر عہد کے
معلوم ہوتے ہین اور طلبہ کو بوقت امتحان اوس سے بڑی مدد ملیگی آخر مین لڑائیونکی فہرست اور
مشہور واقعات لکھا کر دئے گئے ہین چند عمدہ عمدہ سوالات بھی جو مختلف معتبر امتحانونمین پہلے دئے گئے
ہین نیز ایک ضمیمہ ریویو تاریخ ہندوستانکی اور ملک کے اندرونی حالات زمانہ سابق کے

لکھے گئے ہین اور ایک شجرہ خاندان مغل کا بھی مرتب کر دیا ہی ۔ ۱۳۱۰ ھ جو سب کے مستند ہون ... اور عجیب وغریب حالات مختلف فارسی انگریزی اردو کتابون سے ملسکے انکو بھی بطور فٹ نوٹ
کے لکھدیا ہی اور ان فٹ نوٹ کی ترتیب مین یہہ انتظام رکھا ہی کہ متن اون سے الگ ... رہی اسصورت مین طالبعلم وشایقین ایک کتاب مین دو کتابونکا لطف اٹھائینگے بوقت فرصت وہ
نوٹون کو بھی متن کے ساتھہ پڑھتے جائین اور بوقت امتحان صرف متن پر نظر رکھین ؛

عام شایقین کو واضح ہو کہ ان فٹ نوٹونکے پڑھنے سے انکو عجیب حالات ہندوستان زمانہ سلف کی تاریخ کے معلوم ہونگے اور یہہ بھی ظاہر ہوگا کہ جو کچھہ سرکار انگریزی نے اسباب ترقی کے نسبت مین زمانہ حالمین جاری کئے ہین اونمین سے بیشتر ہندوستانکے سلاطین ماضیہ کے عہد مین کسی شکل مین موجود نہ تھی اور اب کیسی اصلاحین ترمیم وصفائی برٹش گورنمنٹ کے عہد مین ہوئی اور مال وجان کی حفاظت کی زمانہ سابق مین کیا کیفیت تھی اور اب اوسکا کیا انتظام ہی ملک کی عام کیفیت پہلے کیا تھی اور اب کیا ہی ۔ لوگونکی حالت اگلے زمانہ مین کیسی تھی ۔ یہہ بھی ملاحظہ کرنا چاہئے کہ جو شایقین بسبب عدم فرصت بڑی کتب تواریخ مثل تاریخ فرشتہ ۔ اکبرنامہ ۔ منتخب التواریخ تزک جہانگیری ۔ آئینہ اکبری ۔ نادر نامہ ۔ یا انگریزی مین الفنسٹن ۔ مارشمین ۔ لیتھبرج ۔ آئینہ تاریخ نما حصہ ۱ و ۲ و ۳ وغیرہ وغیرہ نہین دیکھہ سکتے اونکو ان سب کتابون کا لطف اس چھوٹی سی کتاب مین حاصل ہوگا میرے قول کی تصدیق تجربہ سے ہوگی اور اس کتاب کے دوسرے حصہ مین عہد مرہٹہ وعہد برٹش کا مفصل ذکر ہی اور حال کی جنگ افغانستان کو بھی مشرح لکھا ہی

آخر مین مجھے اپنے تین شاگردان رشید یعنی شبیر حسن ۔ ریاض الدین ۔ زینت راہی کا شکریہ ادا کرنا ضرور ہی ان تینون لایق طلبہ کے استقلال اور محنت سے مجکو واقعی بڑی مدد ملی اونہون نے میری خاطر مسودہ کتاب کو تحریر کیا اور مطبع کی کاپیونکی تصحیح مین میری امداد کی ہین ان ہرسہ طلبہ کی خوش لیاقتی اور ہوشیاری اور مستعدی کی تصدیق کرتا ہون وہ نہایت نیک اور شریف ہین ۔ سید محمد حیدر علی سہسوانی کا شکریہ بھی واجب ہی کہ انہون نے میری حسب استدعا تاریخ فرشتہ سے اکثر حالات کے ترجمہ مین مجکو بڑی مدد دی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتاح التاریخ حصہ اوّل

یعنی

سوال وجواب تاریخ ہندوستان

عہد ہنود

ہند کے حدود اربعہ کی شرح۔ طول وعرض کی تشریح۔ قدرتی حصّون کے نام۔ آب وہوا کا ذکر اور موسم کا حال بیان کرو ❊

ہند کے شمال مین ہمالیہ پہاڑ۔ مغرب مین دریای سندھ اور کوہ سلیمان۔ جنوب مین بحر ہند مشرق مین ملک برہما اور آسام مین۔ یہہ ملک شمال مین کشمیر اور جنوب مین کنیا کماری تک ومغرب مین کراچی۔ مشرق مین آسام تک ہی۔ ہند کے دو بڑی قدرتی حصی ہندوستان و دکن ہین ہندوستان کے قدرتی حصّے پانچ ہین (۱) دریای سندھ کی گھاٹی کی زمین (۲) دریای گنگ کے ملک (۳) دریای برہمپتر کے (۴) صحرای اعظم (۵) میدان۔ اور چار دکن کے ہین۔ (۱) دریای نربدا اور تاپتی کی گھاٹی (۲) وہ مرتفع میدان جو دریای تاپتی کے جنوب مین دو لو گھاٹون کے درمیان واقع ہی (۳) نشیب کی زمین جو شرقی گھاٹ اور خلیج بنگالہ کے درمیان واقع ہی (۴) وہ حصہ ملک کا جو غربی گھاٹ اور بحر ہند کے درمیان ہے۔ ❊ ہند کی آب وہوا عموماً معتدل ہی مگر بعض مقام مین مثل کشمیر وغیرہ کے بہت سردی اور بعض جگہون مین مثل سندھ اور کرناٹک کے گرمی ہوتی ہی اور طرفہ بات یہہ ہی کہ برسات اس ملک مین وقت معینہ پر ہوتی ہے۔ موسم تین ہوتے ہین جاڑا۔ گرمی۔ برسات ❊

❊ اس ملک مین دو موسمی ہوا چلتی ہین یعنی اپریل سے ستمبر تک گوشہ جنوب ومغرب اور اکتوبر سے مارچ تک گوشہ شمال ومشرق سے۔ گرمی اس ملک مین مارچ سے جون۔ برسات جون سے اکتوبر۔ اور سردی نومبر سے مارچ تک رہتی ہے ❊ ❊ ❊ ❊

س ہند کی پولیٹکل ڈویژنس یعنی تقسیم انتظام ملکی کے اعتبار سے کیا ہے؟

ج باعتبار انتظام ملکی ذیل کے حصوں میں ہندوستان منقسم ہے (۱) انگریزی عملداری (۲) ہندوستانی ریاستوں کی عملداری بحفاظت سرکار انگریزی (۳) خود مختار ریاستیں (۴) غیر عملداریاں - اور پھر برٹش انڈیا یعنی انگریزی عملداری کے حصے بمبئی - مدراس - بنگال - ممالک مغربی و شمالی و اودھ - پنجاب - ممالک متوسط - آسام - برٹش برما - برار - اجمیر - و کرگ ہیں ۔

س ہند کی باعتبار اسکے جغرافیہ کے کیا عام کیفیت ہے؟

ج ہند میں داخل ہونے کی راہ یا تو سمندر یا بلند پہاڑ طے کرنے سے ہے یہ پہاڑ ایسے بلند اور مسلسل سلسلے میں ہیں کہ بعض جگہ تو انکا طے کرنا محال ہے اور جہاں کہ وہ نیچے اور قابل گذر ہیں تو وہاں بڑی بڑی تیز رو دریا حائل ہیں مثلاً ایک جانب دریای سندھ اور دوسری طرف دریای برہمپتر ہے - صرف ایک گوشہ یعنی سمت شمال و غربی ملک پنجاب کی غیر محفوظ ہے - اس راہ سے جسکو ہندوستان کا دروازہ کہنا چاہیے عموماً تمام حملہ کرنیوالے اس ملک میں داخل ہوئے ۔

س ہند کے حالات تاریخی پر اوسکے جغرافیہ کا کیا اثر ہے؟

ج ہند کے جغرافیہ کے اثر سے حالات ذیل تاریخ میں پائے جاتے ہیں - اول اس ملک کو صانع قدرت نے ایسا بنایا ہے کہ وہ اور ملکوں سے بالکل ایک جدا ولایت ہے اور اس علیحدگی کا بڑا اثر قوم کے قلوب و عادات پر ہے مدتوں سے یہاں کی قوم اور باشندے دیگر ملکوں کے حالات و رسومات و عادات وغیرہ سے محض ناواقف رہے اور اسی سبب سے اونکی تمام صورتیں اور اسباب ترقی کے بند رہے اور نہ خود ملک ہی میں ایسا کوئی بھاری انقلاب واقع ہوا کہ جس سے اہل ہند کے عادات اور حالات میں فرق پڑتا چنانچہ یہ اسیکا نتیجہ ہے کہ اہل ہند فرصت میں بیٹھکر علم فلسفہ اور دیگر علوم کی فکر اور ترقی میں مصروف رہے تاریخ سے ظاہر ہے کہ ان علوم میں اہل ہند نے بہت ترقی کی - دوسرے یہ کہ بسبب ملک کی استحکام کے غیر قوم کو بہت کم جرأت حملہ کرنیکی ہوئی

---

* ہند کی کل انگریزی عملداری کا حاکم اعلی ویسرای و گورنر جنرل کہلاتا ہے ۔

† یہ تعداد میں چھوٹی بڑی ساڑھے سات سو کے قریب ہیں اور کل نواب اور راجوں کا ملک مقبوضہ انگریزی عملداری کے دو ثلث سے زیادہ ہے اور ان میں کشمیر - پٹیالہ - بڑودہ - اودیپور - جودھپور - گوالیار - اندور - حیدرآباد - میسور بڑی ریاستیں ہیں ۔

‡ یہ نیپال و بھوٹان ہیں ۔

§ یہ غیر قوم فرانسیس اور پرتگیز ہیں - فرانسیس کے قبضہ میں پانڈیچیری - کاریکال - ینانام - ماہی چندرنگر - اور پورچوگیز کے دخل میں گوا - دمن - دیو ہیں ۔

‖ ان تقسیم میں نمبر ۱ و ۲ و ۳ کے حاکم اعلی گورنر - ۴ - ۵ - کے حاکم اعلی لفٹنٹ گورنر - ۶ - ۷ - ۸ کے چیف کمشنر کہلاتے ہیں ۹ و ۱۰ زیر حکومت پولیٹیکل ایجنٹ کے ہیں اور نمبر ۱۱ کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ کی سپرد ہے ۔

اور جس شخص نے ایسا ارادہ کیا بھی تو وہ مہم عظیم کے ساتھہ آیا اور اسیو اسطی کامیاب ہوا۔
اہل ہند جو آرام اور سستی مین اپنی زندگی کاٹتے اور بسبب ملک کے زرخیز ہونے اور گرم آب وہوا کے
محنت سے عادی تھے ہمیشہ ہارتے رہے اور بخلاف اونکے حملہ آور قوم جب پہاڑی
قومون اور ہمالیہ پہاڑ کی دقتون کو طے کر کے وہان سے زندہ بچکر ہندوستان مین آپہونچتی تھی
تو اوسکو میدان کے باشندونکی مزاحمت کا کچھہ خوف نہ رہتا تھا ؀

س اہل اسلام کی فتوحات سے قبل ہند کا کیا حال تھا ؟

ج ہند کی تاریخ اہل اسلام کی فتوحات سے قبل محض قصہ وکھانی ہے کوئی سلسل احوال
اوس زمانہ سے پہلے کسی واقعہ کا نہین ہے معلومات کے ذریعے بہت کم اور نیز غیر معتبر ہین
اور شعرا* نے اونکو اکثر قصہ وکھانی مین نظم کر دیا ہے ؀

س ہند کے زمانہ سلف کی تاریخ لکھنے کے کیا ذریعے ہین ؟

ج ہند کے زمانہ سلف کی تاریخ لکھنے کے ذریعے اولاً اس ملک کا ذکر غیر قومون‡ کے حالات تاریخی مین
۔ دوئم قصے‡ کھانیان اور عام زبانی روایات سوئم پرانے زمانیکی مذہبی یا شاعرانہ
تحریرات ہے چہارم اشارے اور کنائے جو سکون کی تحریرات یا پتھر یا دہات کے پتھرون یا چاہ
۔ تالاب ۔ قلعہ ۔ مندر اور مورتون کے نقوش سے پائے جاتے ہین ؀

س ہیرو ئیک ایج یعنی ہندونکے عہد شجاعت سے کونسا زمانہ مراد ہے اور
عہد برہمنی کونسا زمانہ تھا اور وہ کس سنہ تک رہا ؟

ج ہیرو ئیک ایج سے وہ زمانہ مراد ہے کہ جب آریہ ہندو ملک کی فتوحات کرتے اور اصلی باشندونکو

Heroic age.

* اگلے زمانہ کے ہندؤن کے حالات بہاٹ اکثر منظوم کر کے جلسونمین بیان کیا کرتے تھے ایک
بہاٹ سوت نامی نے پران کو سناٹھہ ہزار رشی کے سامنے بیان کیا اور چند نامی بہاٹ نے پرتھی راج کی لڑائیونکو نظم
مین گایا ۔ یہ بہاٹ راجاؤنکے تذکرے اور اونکے بزرگونکے نام اور حالات جاننے کا فخر کرتے تھے ۔ اکثر ان لوگون کا
بیان طمع زر کیوجہ سے لغو اور مبالغہ کے ساتھہ بھی ہوتا تھا ؀ ؀ ؀ ؀

‡ اہل یونان جو سکندر کے ہمراہ اس ملک مین آئے تھے اپنی حالات کے ذیل مین اس ملک کا تذکرہ کیا ہے ؀ ؀

‡ جیسے بہاٹ وغیرہ نے حالات اگلے راجاؤنکے اپنے طور سے گائے یا بیان کئے ہین ؀ ؀ ؀

ھ مثلاً بید یا منوجی کے قانون یا پران اور رامائن یا مہابھارت ہین ؀ ؀ ؀ ؀

۱۱ صاحبان انگریز نے اس قسم کی بہت سی تحریرات اور نقوش بڑی تلاش سے بہم پہونچائی ہین ؀ ؀

جو وحشی اور جنگلی تھی اپنی شجاعت اور بہادری سی اپنا غلام بنایا اونکو جنگل اور پہاڑ و نمین نکالدیتی تھی
- عہد برہمنی - جب آریہ ہندو تمام شمالی ہندوستان کو دریا سندھ سی بنگالہ تک فتح کر چکے اور اونکی
بڑی بڑی سلطنتین جابجا مقرر ہو گئین تو اوسوقت راجاؤنکے دربار مین برہمنونکے بڑے اختیار
تھے جو کچھہ وہ رای دیتی وہی ہوتا تھا اسواسطے اوس زمانہ کو عہد برہمنی کہتے ہین اور یہ زمانہ تخمیناً
تین ہزار برس قبل سنہ عیسوی کے رہا -

س — ہند کے اصلی باشندے کونسی قومین ہین اور اب وہ کونسے حصہ مین ملک کے رہتی ہین ؟

ج — ہند کے اصلی باشندے تین قسم کے ہین اول وہ جو ہمالیہ پہاڑ مین رہتی ہین مثلاً بدھا - کوچہ دھیمل وغیرہ دوم جو ہند متوسط مین رہتی ہین وہ کھوند - کول سنتال - بھیج - وغیرہ ہین مغرب مین کولی - گجرات والے - بھیل مارواڑ والی جاگزین ہین سوم وہ جو جنوبی ہند مین دو لوگھاٹون اور نیلگری پہاڑ کی گھاٹیون مین رہتی ہین وہ ٹوڈہ - کوٹہ - کرمبہ وغیرہ ہین ؛

س — منو کون تھا اور اوسکے قانون کیا تھے اور انمین کیا اور کس زمانہ کا حال ہے

ج — منو ہند کا قانون ساز تھا اوسکی ست تبید یہ ہے غالباً وہ ۹۰۰ برس قبل سن عیسوی کے گذرا اوسکے آئین بطور دھرم شاستر کے ہین اور وہ برہمنونکے کامل اختیارات کیوقت مین ترتیب دیے گئے تھے اسی سببسے اونمین برہمنونکا ہر صورت سی بڑی تعریف اور بڑائی کے ساتھہ ذکر ہے اور اونکے مراتب کا بڑا الحاظ رکھا گیا ہے - ان قوانین سے اہل ہند کے طریقہ و رسومات مذہب و ذات وغیرہ کا حال زمانہ سابق سے بدہون کے عہد تک کا عموماً معلوم ہوتا ہے انمین مفصل حال طریقہ سلطنت اور گاؤنکے بندوبست اور مالگذاری کے وصول وغیرہ کا ہے یہ قانون بابت جرائم کو سختی اور ظلم کے ساتھہ نہین مگر بہت سے قاعدے انمین حفظ مال کے آئین انصاف و عمدگی کے تھے ہین مگر اتنی برائی ہے*

* اگر برہمن سے کوئی ایسا جرم بھی ہو جاوے جسکی سزا موت ہو تو اوسکا سر منڈا کر معہ اوسکے کنبہ اور مال کے صرف جلاوطن کر دیا کرتے تھی جو شودر کسی دوسری ذات کے آدمی کو گالی دے تو اوسکی زبان کاٹ لیجاوے اور اگر وہ برہمن کے ساتھہ ایک ہی شے پر بیٹھہ جاوے تو اوسکے جسم کے اوتنے حصہ پر گھرا گھاؤ کر دیا جاتا اور اگر کسی مذہبی مورات مین برہمن کو مشورہ دیتا یا لوگون کو پڑہانیکی جرات کرتا تو گرم تیل اوسکے منہ اور کانمین ڈالدیا جاتا اگر کوئی شخص برہمن کا روپیہ چراتا تو اوسکے لیے سزا موت راجہ خود تجویز کرتا اور اگر اوسکی مویشی چوری جاتی تو چور کا آدھا پیر کاٹا جاتا اگر برہمن کے کہین دفینہ ہاتھہ لگ جاتا تو وہ سبکا سب اوسیکا ہوتا اور اگر کسی اور ذات والے کو ملتا تو اوس سے آدھا حصہ لیتا ؛ ؛

کہ برہمنون کے ساتھہ بڑی رعایت اور بخلاف اونکے شدر پر بڑا ظلم ہی - مذہب اور رسومات وغیرہ مین بھی یہی نقص ہی کہ برہمنونکی بہت زیادہ رعایت رکھی ہی - ستی کا کہین ذکر نہین بلکہ برہمنونکی رانڈونکو یہہ حکم تھا کہ وہ نہایت عصمت اور احتیاط سی خدا کی یاد مین اپنی زندگانی کاٹین جو پرانی رسمین زمانہ دراز سی جاری ہون اونکی بڑی وقعت تھی - بیوی کو اپنی خاوند کی اطاعت اور فرمان برداری کی سخت تاکید تھی ؁

س منو نے ہندؤنکو کے ذات پر تقسیم کیا ہی اور برہمنونکا حال کسطرح لکھا ہی؟

ج منو نے ہندؤنکو چار ذات تقسیم کیا ہی اول برہمن* یعنی پنڈتون کی ذات دوم چھتری† یعنی سپاہیونکی ذات سوم ویش‡ یعنی بنئے و مہاجن وغیرہ چہارم شدر|| یعنی نیچ ذات - منو قانون مین برہمنونکی بڑی تعظیم و تکریم کرنیکا حکم ہی اور یہ کہ اونہین کیواسطی تمام دنیا کے لوگ اور اشیاء پیدا کئے گئے ہین غرضکہ اونکے مراتب بہت بڑے ہین ؁

س ہندؤن کی اقسام ذات مین کیا عجیب باتین ہین؟

ج ہندؤنکی اقسام ذات مین امورات ذیل حیرت انگیز ہین - اولاً برہمنونکی نہایت درجہ کی تعظیم و توقیر تھی کہ تمام موجودات کا پیدا ہونا اونہین کیواسطی متصور ہی - دوسری شدر کی نہایت درجہ کی

* منو کے قانون کی مطابق برہمنونکی زندگی چار حصون پر منقسم تھی (۱) جوانی جسمین اونکو طالب علمی کرنے اور عالم تجرد مین رہنے کا حکم تھا (۲) اوسکی بعد شادی کرنے اور بال بچون کے ساتھہ مثل گرہستیونکے رہنے اور پنڈتائی کے کامون کو انجام دینے کا حکم ہی (۳) جنگلون مین جوگی بنکے رہنا اور ہر قسم کی سختی اور مصیبت جھیلنے کا اپنے آپ کو عادی کرنا (۴) اخیر کار خدا کے دھیان مین اپنی باقی زندگی کو صرف کرنا اور اس زمانہ مین عام ظاہری رسومات سی بری ہوجانا ؁

† چھتری کو فوج کی افسری اور تمام قسم کے فوجی کام سپرد تھے راجہ بھی اکثر چھتری ہوتا - چھتریونکے کام رعایا کی حفاظت خیرات دینا قربانی کرنا بید پڑہنا اور طمع نفسانی سی بچنا ؁

‡ سوائے قربانی اور بید پڑہنی کے ویش کا یہ بھی کام تھا کہ وہ مویشی پالین تجارت کرین لوگونکو سود پر قرضہ دین اور زمین جوتین ؁

|| شدر کا کام برہمنونکی خدمت کرنا تھا اور اگر اوسکو تینون ذات والونکی یہان نوکری نہ ملے تو وہ معماری مصوری وغیرہ کرکے اپنی قوت بسری کرے ؁

|| برہمن تمام مخلوقات کا سر دار متصور کیا جاتا تھا اوسکی عزت راجہ سی بھی بڑہکر تھی ہر امر مین وہ راجہ کا مشیر ہوتا ؁

تحقیر و ذلت اور اونسی نفرت اور یہ کہ وہ صرف خدمت کرنیکے لئی پیدا ہوئی ہین تیسری
اس بات کا کہین ذکر نہین کہ کونسی ذات والے ان چار ورنون سے اہل حرفہ تھے ؛

س گانو نکا انتظام اور اونکے محاصل کے وصول کرنیکا بندوبست زمانہ سلف
مین کیا تھا ۔ زمانہ سابق کی گورنمنٹ کی شرح کرو

ج جو مالگذاری زمیندار کے ذمہ ہوتی وہ اوسکے ادا کرنیکا راجہ سے اقرار کرلیا کرتا اور رعایا حصہ رسدی
اس مالگذاری کو تقسیم کردیتا علاوہ مالگذاری کے ادا کرنیکے زمیندار گانون والون کے نیک چال
و چلن کا بھی جوابدہ ہوتا تھا اوسکو ایک قطعہ معافی کا اوسکے ذاتی صرف کے لئی عطا ہوتا اور رعایا سی
فیس بھی پاتا اور بعض اوقات بجای فیس کے راجہ سے تنخواہ ملتی تھی گانو والونکے تمام جھگڑے مین
زمیندار سرپنچ ہوتا تھا اوسکی مدد کو اور اہلکار بھی مثل محاسب اور چوکیدار کے ہوا کرتے تھی
اور یہ سب اہلکار بعوض ان خدمات کے فیس یا عطیہ مالگذاری یا سرکار سے تنخواہ پایا کرتے
زمانہ سابق مین گورنمنٹ کا بندوبست اسطرح پر تھا کہ کل کا مالک راجہ تھا جو اوسکے جی مین آوے وہ
کرے مگر تمام امورات مین برہمنون سے مشورہ کرتے ۔ راجہ کے نیچے ہزار ہزار گانونکے تعلقہ دار
اور ہر تعلقہ دار کے تحت مین سوسو گانون یعنی ایک ایک پرگنہ کے زمیندار ہوتے تھی ؛

س جاگیر سے کیا مراد ہے ؟

ج جاگیر اوس جائداد کو کہتی ہین کہ جسکو راجہ یا گورنمنٹ مذہبی یعنی مندر ۔ شوالہ ۔ یا ایسی ہی دیگر
مصارف کیواسطی عطا یا واگذاشت کرے ؛

س سورج بنسی اور چندر بنسی سے کیا مراد ہی ؟

ج سورج بنسی چندر بنسی زمانہ سابق مین ہندوستان کے دو نامی خاندان تھی ۔ سورج بنسی
اپنی پیدائش سورج سے شمار کرتے وہ اجودھیا اور ترہٹ مین راج کرتے تھی اور اس خاندان
کے مورث اعلی اکشواک† نامی کے پچپن پیڑہی کے بعد اس بنس کے سرتاج رامچندر ہوی اور

* مہابھارت نے راجہ کے ڈیل ڈول اور طاقت وغیرہ کا اسقدر مبالغہ کیا ہی کہ بالکل خلاف قیاس ہی مثلاً یہ کہ راجہ کئی میل اونچا اور
اوسکی اولاد کئی ہزار تعداد مین اوسکی قوت مثل پہاڑ کی اور اوسکی زندگی کئی ہزار سال کی (اتہاس ترناسک حصہ سوم مولفہ راجہ شیو پرشاد)
† اجودھیا کے راجاؤن مین اکشواک سب مین پہلا راجہ تھا اوسکی زمانہ کی نسبت مختلف روایتین ہین پنڈت لوگ اوسکے زمانہ کو
چالیس لاکھ برس گذری ہوئی بیان کرتے ہین اور جین لوگ اونکے حساب سے تو ایک کتاب منہ سے نکلی بہر حال ہی مگر اہل یورپ نے
اپنی تحقیقات سے چار ہزار برس رکھی ہین ۔ آخر راجہ سورج بنسی خاندان کا سمترا نامی تھا راجہ بکرم کا ہمعصر
تھا حال کے مہاراجہ جے پور اوسکی نسل سے ہین ؛

چندربنسی جو اپنی نسل چندرمان سے خیال کرتے دہلی۔ متہرا۔ پٹنہ۔ ہستناپور۔ دوارکا۔ پراگ (الہ آباد) مین حکمران تھے اس بنس کا پہلا راجہ پرورو نامی اکشواک کا نواسہ یعنی دہتیا پر پراگ کا راجہ تہا چندربنسیون کے خاندانمین مشہور جنگ مہابہارت کی ہوئی تھی ؛

س ہندوونکے زمانہ سلف کی معروف و مشہور جنگ تاریخ مین کس نام سے یاد گار ہی اور چندربنسیونکے کونسے دو خاندانمین وہ ہوئی تہی اور اونمین بڑے بڑے سردار دونو جانب کون تھے اور اوس کا نتیجہ کیا ہوا ؟

ج اس جنگ کا نام جنگ مہابہارت* ہے یہہ لڑائی پانڈوا ور کورون مین ہوئی تھی جدہشتر اور سری کرشن ایک جانب اور درجودہن دوسری جانب تھے۔ یہہ جہگڑا ہستناپور† کے قبضہ کے لئے ہوا تھا۔ یہہ لڑائی اٹھارہ دن تک مقام کرکشتر‡ مین رہی تین آدمیونکے سوا کورونکے تمام لوگ مارے گئے۔ تاریخ اس واقعہ کی غالباً چودہ سو برس قبل عیسیٰؑ کے ہے ؛

* بہرت نامی راجہ نسل چندر سے ہستناپور کا راجہ تہا اوسکے دو بیٹونمین سے بڑا اندہا تہا چہوٹا پانڈو نامی اپنے باپ کے بعد گدی پر بیٹھا مگر تہوڑے دنون بعد مع اپنی ازواج کنتی و مدری (جو کرشن کی چچی تہی) اور پانچ بیٹونکے جنگل مین جا رہا اور سلطنت اپنے اندہے بہائی کو چہوڑ گیا پانڈو کے مرنے پر اوسکی بیوہ رانی کنتی مع اپنے پانچون بیٹونکے ہستناپور مین آ رہی ان پانچونمین بڑے بیٹے کا نام جدہشتر تہا۔ اندہے راجہ کے سو بیٹے تہے جو کورو کہلاتے تہے سب سے بڑے کا نام درجودہن تہا اور درجودہن پانڈون یعنی راجہ پانڈو کی اولاد اپنے چچازاد بہائیون سے دشمنی و حسد رکہتا تہا جب راجہ پانڈو ولی اپنے مرنے کے وقت جدہشتر کو مالک گدی اور اپنا وارث قرار دیا تو اس سبب سے درجودہن کا کینہ اور بہی زیادہ بڑہگیا۔ نابینا راجہ اس امر سے خوب واقف تہا اور راد بخوف اسکے کہ اوسکی اور اوسکے بہائی کی اولاد مین کسی قسم کا فساد ہو جائے اپنے بہتیجونکو ایک مقام پر جمنا کے کنارے جہان اب دہلی آباد ہے بہیجدیا انہونے وہان جاکر اپنا دارالخلافت اندرپرستہہ بسایا پہر جدہشتر نے راجسوئی جگ کیا اور اس سے درجودہن کی آتش حسد سے جلا اور اپنے بہائی جدہشتر کو اپنے ساتہ جوا کہیلنے پر آمادہ کیا چنانچہ جوے مین جو کچہہ اوسکے پاس تہا وہ اور اون پانچون بہائی کی مشترک بیوی درُوپدی نامی کو بہی جیت لیا بعد ازان پانڈو بارہ برس تک بحکم اپنے چچا کے جلاوطن ہے اور تیرہون برس راجہ برات نامی کی خدمت مین بہیس بدلکر رہے بعد ازان انہون نے اپنے ہمراہیون کی مدد سے کورون پر چڑہائی کی اور کرکشیتر کی لڑائی ہوئی اسمین درجودہن مارا گیا اور اوسکے ساتہیونمین سے صرف تین آدمی زندہ بچے اور پانڈو والونکے بہی سب ساتہی اور دوست سوائے کرشن کے مارے گئے۔ آخرکار جدہشتر بادشاہ ہوا مگر تہوڑے دنون سلطنت کر کے پہاڑونمین جا بسا اور اوسکے بہائی ارجن کا پوتا پریکشت گدی پر بیٹہا یہ راج کئی گہرانونمین بدلتا رہا یہانتک کہ مہاراجہ بکرم نے اندرپرستہہ لیکر ملک پر اپنا قبضہ کیا ؛

† یہ مقام قریب دہلی کے دریای گنگ کے کنارہ پر واقع ہے ؛ نوٹ ‡ کو صفحہ آیندہ پر دیکہو۔

اون کتابونکی کیا نام ہین جنکے ذریعہ سی اگلے ہندونکی حالات معلوم ہوتی ہین
اور نیز اونکی مصنفونکے نام کیسو تہے وہ کتابین بنائی گئین - اونکی مضمون کیا ہین ؟
اون کتابونکے نام مہابہارت اور رامائن ہین - مہابہارت کا مصنف ویاس جی اور رامائن کا
بالمیک تہا - مہابہارت چودہ سو برس قبل عیسیٰ کے بنائی گئی اور رامائن اوس سی بہت قبل
مہابہارت مین پانڈون اور کورون کی لڑائی کا ذکر ہی اور اس بڑی واقعہ کے ذکر کے ذیل مین
بہت سے وقائع کا بیان ہی اور رامائن مین رامچندر* کی کہانی - اونکے بن وباس کا حال اونکی
شجاعت اور بہادری کا ذکر اونکے لنکا پر چڑہائی کرنیکا بیان ہے ؃

‡ (صفحہ ۷) یہ مقام انبالہ کے جنوب مین دہلی کی سڑک پر تہانیسر کے میدان کے قریب واقع ہی ؃

* رامچندر جو اب وشنو کے اوتار مین پوجے جاتے ہین اجودہیا کے راجہ دسرت کے بڑے بیٹے تہے اونکے سوتیلے
بہائیونمین سی ایک کا نام لچھمن اور دوسرے کا بہرت تہا جب رامچندر نے بہادیو کے دہنش کو راجہ جنک کے
یہان چلہ پر چڑہا دیا تو راجہ نے اس شجاعت کے صلہ مین اپنی بیٹی سیتا کو اونکے ساتھ بیاہ دیا راجہ دسرت اپنی
بیٹے کی بہادری سی بہت خوش ہوئے اور اوسکی شادی مین شریک ہوکر اونکو اپنی بعد گدی پر بیٹہانے کا سامان کیا
عین ہنگامہ خوشی مین راجہ کی ایک کنیز نے رانی کیکئی کو ورغلایا کہ تو راجہ سی کہہ کہ آج وہ بچن جو تجہکو انہون نے
پہلے دینی کئے ہین عطا کرین چنانچہ کیکئی نے راجہ سی یہ بچن مانگا کہ رامچندر کو چودہ برس کے لئے بن باس کردو
اور اوسکی جگہ میرے بیٹے بہرت کو گدی پر بٹہا دو - ہر چند کہ راجہ کو بہت غم ہوا مگر ناچار اوسکی استدعا کو قبول
کرنا پڑا اور رامچندر اپنے باپ سی رخصت ہو سیتا اور اپنے بہائی لچھمن کو ہمراہ لیکر سب کو روتا ہوا چہوڑ کر اجودہیا سے
جلدی نکلگیا اگے کنارہ سی گومتی کے کنارہ پر پہر وہان سی گنگا کے کنارہ الہ آباد کے قرب وجوار مین اور بعد
ازان بندیل کہنڈ کیطرف چتر کوٹ مین پہر اگئے یہان پر اونکے بہائی بہرت نے اون سے ملاقات کی اور راجہ
دسرت کی وفات کی خبر سنا کر منت وسماجت اونسے کہا کہ اب واپس چلکر اجودہیا مین راج کیجئے مگر رامچندر نے
انکار کیا اور کہا کہ مجہی اپنے باپ کا بچن پورا کرنا ضرور ہی چنانچہ وہ وسط ہند کے درمیان ڈنڈک بن مین
گاؤن گاؤن پہرتے رہے آخر کار ایک مشہور فقیر اگست نامی نے رامچندر کو ہتہیار اور ایک کمان دی
جسمین کوئی صنعت اعجازی تہی اور صلاح دی کہ مقام جنستہان مین دریائے گوداوری کے کنارہ باقی زمانہ
اپنی جلاوطنی کا بسر کرو - ان جنگلونمین اوس زمانہ مین راکشش (جنکی نسبت گمان کیا جاتا ہے کہ وہ اصلی باشندے
اس ملک کے تہے) اور بندر رہتے تہے ایک عورت ان راکشش مین کی رامچندر پر عاشق ہو گئی جب رامچندر
نے اوسکی جانب التفات نکی تو اوسنے اپنے بہائی راون کو جو لنکا کا راجہ تہا رامچندر سی اپنی ذلت کا بدلا
لینے کی استدعا کی چنانچہ راون کسی حیلہ سی سیتا کو اوٹہا لے گیا پس رامچندر نے اوسکا تعاقب کیا اور
سگریو بندرونکے راجہ اور ہنومان اونکے جنرل اونکی معاون ہوئے - رامچندر نے بمدد دیوتا اور بندرون کے سمندر
مین پل بناکر لنکا پر چڑہائی کی - راون اور اوسکے بہائیونکو قتل کرکے سیتا کو وہان سی لائے سیتا کی پاکدامنی اور عصمت
اطمینان کرکے رامچندر نے پہر اونکو بخوشی قبول کیا اور اجودہیا مین واپس آکر گدی پر بیٹہے اور لنکا مین راونکے بہائی بھبیشن کو وہانکا راجہ کردیا

س

راماین اور مہابھارت سے واقعات تاریخی کیا حاصل ہوئی ہین؟

ج

والمیکی نے جو بعض کے نزدیک رامچندر کا ہمعصر تھا - شہر اجودھیا کو ایک نہایت عمدہ اور عالیشان شہر بیان کیا ہی - اوسکی خوبصورت باغون عمدہ سڑکون اور محل سرا و بنگلا کا حال لکھا ہی - غیر ملکون کے ایلچی دربار مین حاضر تھے - برہمنون کی اوس زمانہ مین بڑی قدر و منزلت تھی - اوس زمانہ مین لوگ بڑی لانبی سفر کرتے تھی راجہ جنک نے سیتا کے جہیز مین ریشمی اور اونی کپڑی - جواہرات - گاڑیان اور ہرنون کی عمدہ کھالین دی تہین - گوشت* ضیافتون مین اکثر تیار ہوتا جب بھردواج نے بھرت کی پریاگ مین ضیافت کی تو ہرن - بٹیر - تیتر اور مور کا گوشت تیار کرایا تھا اور شراب بھی کئی قسم کی مہمانونکو دی گئی تھی سیتا نے بھی ایک ہزار شراب کے گھڑی گنگا کو دینے کی ایک منت مانی تھی جاسوسون کا اوس زمانہ مین بڑا رواج تہا راجہ دسرت کو اونکی خبرون پر بہت اعتماد تہا - رامچندر نے گنگا کو کشتی مین اور جمنا کو بیڑی مین پار کیا - ستی کا رواج نتھا راجہ دسرت کی کوئی رانی ستی نہین ہوئی جب راجہ دسرت مری تو گھی تیل اور گوشت تقسیم ہوا تمام شہر نے رنج کیا اور بازار بند رہا پریاگ وسوقتمین بالکل جنگل تھا اکثر جنگلی آدمی جنکو آریہ والے بندر - ریچھ - گدہ اور راکشش کہتے ہین اس زمانہ مین جنگلون مین رہتے تھی - راون+ لنکا کا راجہ جو بید کا دشمن تھا غالبا مصر سے آکر لیا تہا - اسمین بہت کم شک ہی کہ اوسکے بہائیون کے نام کھر اور دوشن یا کہ اوسکی بہن کا نام سورپنکھا صرف بوجہ عداوت کے آریہ والون نے رکھے ہون ورنہ جزیرہ لنکا کے رہنے والے آریہ والون سے کسیطرح صورت و شکل مین برے یا عقل مین کم نہ تھے چھوٹے بہائی کو بڑی بہائی متوفی کی بیوہ سے شادی کرنیکی ممانعت نتھی - عورتین اپنے مکانون مین مقید ہو کر نہین رہتی تہین مثلاً کیکئی راجہ دسرت کے ساتھ لڑائی مین اور سیتا رامچندر کے ساتھ جنگلونمین رہی اوس زمانہ مین راجہ لوگ

* لکھا ہی کہ گوشت کو اوس زمانہ مین خشک کر کے رکھ چھوڑتے تھی چنانچہ رامچندر جب جنگلی جانورون کا شکار کر کے گھر لاتے تہو تو سیتا اوسکو دہوپ مین خشک کر لیا کرتی تہین

+ یہہ روایت کہ راون نے بید کی شرح لکھی یا کیلاش پربت کو اوسکی جگہہ سے ہلا دیا محض غلط ہی -

ہتیار مثل تیر و کمان کے بہت استعمال کرتے تھے ایک رسم سوامور جاری تھی جسکی رو سے
لڑکی باقاعدہ چند شرایط اپنا خاوند جسکو جی چاہے جلسہ عام مین پسند کرلیتی تھی - دوسری
رسم راجسوی تھی یہہ اوس وقت ہوتی کہ جب راجہ گدی پر بیٹھتا یا کسی راجہ پر فتح پاتا - تیسری
رسم اسومیدا سمین گہوڑے کی قربانی ہوتی تہی یہہ رسم وہی راجہ کرتا جو اپنے آپ کو سب مین
زیادہ قوی سمجھتا - رامائن مین زیادہ تر اس بات پر توجہ دلائی ہی کہ چند عورتون* کے
ساتھہ ایک ہی وقت مین شادی کرنے سے خاندان مین (جیسی راجہ دسرت کے) کیسے
کیسے جھگڑے پیدا ہوتے ہین اس عمدہ کتاب سے بیوی کی محبت اپنے خاوند سے اور بہائی
کی بہائی سے اور بیٹون کی اطاعت باپ کے احکام سے بہت عمدگی کے ساتھہ بیان کی ہے
- مہابہارت کے زمانہ مین آبادی بڑہگئی تہی بڑے بڑے طاقتور راجہ کرشنتر کے جھگڑے
مین آکر شریک ہوئے تھے - لوگ اس لڑائی مین لاٹھی - پتھر - تاتھہ - لاتون - دانت اور
ناخون سے مثل جنگلیون کے لڑے کوئی باقاعدہ لڑائی نہین ہوئی دونون طرف سے پہلوانونکی
کشتیان ہوتین جنے جسکو مغلوب کیا اوسکو مار ڈالا سادگی بالکل جاتی رہی تہی آثار
عیاشی کے نمودار ہوگئے تھے خودمختاری - شجاعت - فیاضی - سچائی محبت اور دوستی
گو اُس زمانہ مین بھی تہی مگر دغا - فریب - بدکاری - بددیانتی - کثرت سے تہی اس زمانہ
مین راجاؤن کی بہت سی بیحیائی کی باتون کا ذکر ہے مثلاً ایک عورت کے ایک ہی وقت
مین کئی ایک خاوند یا یہہ کہ ایک‡ راجہ کے کئی ہزار رانیان - برہمنونکے اختیارات زیادتی
پر تھے - راجاؤنکو اپنی مویشی کو خود چراتے - جنگل جلا کر زمین کو صاف کرتے ہوئے پایا عموماً

---

* مگر رامچندر کی سوائے سیتا کے اور کوئی رانی نہتی - ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ جب ہنومان نے راون کو بہت سی عورتون مین سوتا ہوا پاکر رامچندر سے بیان کیا تو اونکو اوسوقت اپنی سیتا ہی کا خیال آیا اور اس بات کی حسرت نکلی کہ مین بھی بہت سی عورتون کا خاوند ہوتا -

† بہیم اپنے چچازاد بہائی دہوساسن کے سینہ پر چڑہکر اوسکا گلا کاٹے اور چلو بہر خون پی ایک جشیانہ آواز سے چلایا کہ ایسا میٹھا شربت مینے کبہی نہین پیا جب اوسکی چچی گندہاری نے اوسکو ملامت کی کہ کمبخت تو نے اپنے بہتیجے کا خون پیا تو جواب دیا کہ مینے پیا نہین صرف ہونٹون تک لے گیا تہا اسی بہیم نے دریودہن زخمی کے سر مین لات ماری جبکہ وہ خون مین تر خاک پر بے بس پڑا ہوا تہا -

‡ پُرانمین لکہا ہی کہ کرشن کی بہت بیویان تہین اور اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ بہت سی بہیل لیگئے اور بعض کرشنتر مین جلگئین اور بعض جنگل مین جا گزین ہوئین

ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ

کہانا تیار کرتی - عورتین مردون کے بعد کہانا کہاتی تہین - کہانا اکثر سادہ قسم کا ہوتا مگر ضیافت وغیرہ کے روز گوشت وشراب بہی ہوتی تہی - سب لوگ ایک کٹم کے یکجائی پرورش پاتے اور اپنے موشیی اور کہلیان کی حفاظت مردون کے مقابلہ مین کرتے چنانچہ اسوجہ سے وہ اکثر تیر انداز وغیرہ ہوتے تہے - جب ایک شخص سر پر فتحیاب ہو تو مغلوب کی بیوی فتحمند کی ملکیت ہو جاتی - جو شخص لڑائی مانگے اوس سے انکار کرنا بڑی نامردی شمار کیجاتی تہی مگر دو لڑاکون مین تیسرا شخص ہرگز دخل نہین دینے پاتا اوس زمانہ کے لوگونکا یہہ اعتقاد تہا کہ مردہ کی روح کو خوبصورت عورت کے ساتھہ نہایت مسرت ہوتی ہے غالباً یہی اعتقاد اصول ونیاستی* کی ہے

س **بدہ مذہب کا بانی کون تہا اوسکا حال لکہو - مذہب بدہ مذہب ہنود سے کن باتونمین مشابہ اور کن مین خلاف ہے کون سے راجہ کے عہد مین مذہب بدہ کو ترقی ہوئی ؟**

ج مہاپرش سکہیا منی گوتم بدہ† سورج بنسی خاندان کے راجہ شدہودن کا بیٹا تہا جو ۵۲۳ سنہ برس قبل عیسیٰ کے پیدا ہوا - گورکہپور بین نیپال کے قریب دامن پہاڑ مین اوسکا دار الخلافہ تہا - گوتم کی مان مایا نامی اپنے بیٹے کے ایام طفولیت مین ہی مرگئی تہی اور اوسکی پرورش اوسکی خالہ گوتمی نے کی کہتے ہین کہ گوتم بچپنہ علوم سے واقف تہا اوسکے باپ نے اوسکے واسطے تین محل سرای تینون موسم کے رہنے کیواسطے بنوا دئے تہے - جسودہر نامی اوسکی بڑی پیاری تہی - ایک روز ایک بوڑہے ضعیف کو دیکہکر گوتم نے خیال کیا کہ افسوس جوانی کو شل جاندنی کے

* اسمین شک نہین کہ بہت سی عورتین اپنے خاوند کے موت کے غم والم مین اور برہمنون کے سمجہانے سے کہ اپنے خاوند کے ساتہہ جتا پر جلنے سے تو اوسکے ساتہہ بیکنٹ باشی ہوگی ناچار راضی ہو جاتی ہون - اکثر ان عورتون کو نشہ بہی پلا دیا کرتے تہے اور جب چتا سے اوٹہکر بہاگتی لوگ اوسکو پکڑ زبردستی آگ مین ڈالدیتے اسیطرح دروپدی کے ساتہہ بہی کیا گیا تہا -

† بدہ نے بید کی ست کے خلاف لوگون کو ہدایت کی اور بیان کیا کہ ہنسا یعنی جان کی ہتیا کرنا بڑا گناہ ہے اوسنے یہ بہی بیان کیا کہ آریہ اور غیر آریہ کی عورت ومرد سب یکسان آزادی جسمین اور یہ کہ برہمنون کی اسقدر رعایت اور شدر پر اس درجہ ظلم نہین ہونا چاہئے - بدہ نے اپنے مرتے وقت حاضرین سے یہ بیان کیا کہ جو شئی قابل زوال ہے وہ ایک روز ضرور نیست ونابود ہوگی اسلئے تم سب کو اس سنسار سے آزاد ہونیکی لئے تساہل نہین کرنا چاہئے

زوال ہی اور بڑھاپا اوسکو مغلوب کردیتا ہی - پہر کسی بیمار کو دیکھکر اوسنے قیاس کیا کہ انسان
بہت سی مصیبتون کا شکار ہی اوسکے بعد ایک لاش کو دیکھا اور سوچا کہ یہہ جسم جسپر بشر
کو ایسا غرور ہی مثل پانی کے بلبلہ کی نیست و نابود ہوجاتا ہے - غرض ایسے ایسے خیالات
سے اوسنے یہہ نتیجہ نکالا کہ انسان کی زندگی بہت تہوڑی ہی اور مصیبت و رنج سے بہری
ہوئی ہے - دنیا کی راحت و خوشی ہیچ ہے پس یہہ امر اپنے جی مین ٹہان کر اوسنے فقیری
اختیار کی اور ہندوستان کے بہت سی شہرونمین پہرا - آخرکار ۵۲۲ برس قبل عیسی کے
جون کے مہینے مین بنارس پہونچا - اوسکے اصول یہہ تہے کہ نفس کی خلاصی بلا سچے
علم کے غیر ممکن ہے اور سچا علم جانورونکی قربانی کرنیسے نہین ملسکتا - ذی روح کے
مارنے کو برا جانتا اور رحم کی بڑی تعریف کرتا وہ ۵۴۳* برس قبل سنہ عیسی کے اسی
برس کی عمر مین مقام پاوا پور مین مرا اوسکی لاش† کو کپڑے اور روئی مین لپیٹ اور ایک تیل کے
بہری ہوئی برتن مین رکھہ صندل کی لکڑی سی پہونک دیا لوگون نے گلاب وغیرہ اوسپر چہڑکا
اور سات روز تک خوب گایا بجایا کیے -

مذہب بدہ ہندو مذہب سی ان امورات مین مشابہ ہی - اول سکوت و خاموشی - دوم
تعظیم و محبت پرانے لوگون کی - سوم عقیدہ تناسخ یعنی روح کا ایک قالب سی دوسری
قالب مین جنم لینا - اور ان باتونمین اختلاف ہی اول وید اور پران کے احکام کو
نماننا - دوم ذات کا سلسلہ نہونا - سوم ہندوونکے گروہ لوگونکی سی آزادی نہونا - چہارم
آگ کی پوجا کرنا اور متبرک لوگونکی راکھہ کو بتعظیم رکھنا - مذہب بدھ کی ترقی راجہ اسوک
کے عہد مین بہت زیادہ ہوئی اور اس راجہ کے عہد مین مذہب بدھ درباری مذہب ہوگیا -

س **مذہب بدھ ہندوستان کے سوا ایشیا کے اورکونسی ملکونمین زیادہ پہیلا ؟**

ج مذہب بدہ علاوہ ہندوستان کے جزیرہ سراندیپ - تبت - برہما - سیام - چین
منگولیا - اور شمالی ایشیا مین بہت پہیلا -

---

* دیگر مورخون نے تاریخ وفات گوتم ۴۷۷ برس قبل عیسی قرار دی ہی -

† بدھ کی خاک آٹھہ حصی کی گئی تہی اور وہ مگدہ اور ترہت کے باشندونکو دی گئی تہی مگر راجہ اسوک نے
اوسکی خاک کو تمام ہندوستان کے لوگونکو تقسیم کیا اور جا بجا سمادہ اوسپر بنوادی گئین ⁂ ⁂ ⁂

س مذہب جین کا حال بمقابلہ بدھ اور برہمنون کے لکھو

ج مذہب جین جو ۶۰۰ء مین پیدا ہوا اور ۱۲۰۰ء مین جسکا زوال ہوا بلحاظ عقائد کے اون دونون مذہب کے درمیان مین ہی مثل ہندون کے یہہ لوگ بھی ذات کے سلسلہ کو قائم رکھتے اور اونکے دیوتاؤن کو بھی مانتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ یہہ لوگ عابد اور پوجاریون کو دیوتاؤن سے بڑہکر خیال کرتے ہین اور مثل بدھ مذہب والون کی جین وید کو نہین مانتے اور ہر ذی روح کی جان کی حفاظت مین نہایت ہی زیادہ احتیاط کرتے ہین -

س مذہب بدھ کے ہندوستان مین جاری ہونے اور ترقی و تنزل کا حال بیان کرو

ج مذہب بدھ ہندوستان مین ۵۰۰ برس قبل عیسیٰ کے جاری ہوا اور بہت جلد ایشیا کے تمام ملکون مین پہیل گیا - جاتری دور دور سے ہندوستان مین آتے تھے اسلئے کہ یہہ ملک اونکے مذہب کے بانی کا مولد تھا اس مذہب کی بڑی ترقی راجہ اسوک کے وقت مین ہوئی اس راجہ کے عہد مین مذہب بدھ درباری مذہب ہو گیا تھا چنانچہ راجہ مذکور نے اس امر کی بدھ کی کونسل مین منادی بھی کرائی غرض اس مذہب کی زیادہ ترقی ۶۰۰ء تک ہندوستان مین رہی ہر چند اس مذہب کو بہت عروج ہوا مگر برہمن اس ملک سے تب بھی نہ نکلے بعد خاندان مریان کے معدوم ہونیکے برہمنون نے پھر زور پکڑا اور اگن* کل والون نے بدہونکو مار مار کر نکالنا شروع کیا اور برہمنون کے مذہب کو پھیلا دیا دو سو برس قبل عیسیٰ کے کچھ سلطنتین ہندوستان مین مذہب بدھ کی اور کچھ برہمنون کی ہو گئین بعد ازان برہمنونکی سلطنتین رفتہ رفتہ ایسی بڑھتی گئین اور بدھ مذہب کا بتدریج بارہوین اور تیرہوین صدی تک ایسا زوال رہا کہ آخر کار وہ بدھ مذہب قریب بالکل ہندوستان سے اٹھ گیا -

س دارا اور سکندر نے ہندوستان پر کب حملے کئے اور کونسا راجہ سکندر کے مقابل ہوا اور نتیجہ کیا ہوا ؟

* ہندونکے شاستر مین لکھا ہے کہ جب ہندوستان مین ادہرم یعنی بدھ مذہب پھیلا ہوا دیکھکر برہمنون نے آبو پہاڑ پر ایک اگن کنڈ یعنی آتش کدہ رچا اور وہان دیوتاؤن نے آپ آکر چار مورتین اوس کنڈ مین سے نکالین اونسے اگن کل کے چار چھتری یعنی پرمر، چوہان، سولنکی، پریہار پیدا ہوئے -

ج Skylax

دارا نے ۵۱۰ سے ۵۲۱ برس کے درمیان مین قبل عیسیٰ کے ہندوستان پر حملہ کیا
اوسکے میر بحر اسکائلاکس نے دریاے سندھ پر ایک پل کشتیونکا بنوایا اور شاہ نے دریا کو
عبور کیا کوئی مفصل حال اس حملہ کا نہین ہے مگر غالباً ممالک پنجاب* اور سندھ دارا کے
زیرنگین ہو گئے تھے میر بحر مذکور نے دریاے سندھ کا راستہ کھولا اور پھر بحیرۂ احمر مین پھر تک گیا۔
سکندر† شاہ مقدونیہ نے بعد فتح ایران ۳۲۷‡ برس قبل عیسیٰ کے ہندوستان پر
حملہ کیا اور ایک لاکھ بیس ہزار فوج کے ساتھہ سندھ ندی پر پل باندھکر پار اترا تھا
لیکن دریاے جہلم کے اس پار صرف گیارہ ہزار فوج اپنے ساتھہ لایا سکندر سے بہت راجے ملنے کو
آئے مگر راجہ پورس بیشمار فوج لیکر معہ دو سو ہاتیون اور تین سو رتھ کے دریاے جہلم پر یونانی فوج کے

---

* کہتے ہین کہ ایران کے ۱۹ صوبونکی مالگذاری ۲۹۶۰۴۰۰۰ روپیہ تھی حالانکہ صرف پنجاب اور سندھ کے صوبہ سے ۱۲۹۰۰۰۰۰ روپیہ کی اشرفیان دارا کو بھیجی جاتی تھین۔ اوسکے دربار مین گورے اور کالے ہندو (جن سے آریہ اور غیر آریہ کے لوگ مراد ہین) حاضر رہتے۔ شاہ آریہ والون سے خود گفتگو کر سکتا تھا مگر غیر آریہ والون سے بوسیلہ ترجمان گفتگو کرتا یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے اسلئے کہ پرانی فارسی اور سنسکرت اکثر مشابہ ہین۔

† اہل اسلام سکندر کو ذوالقرنین کا خطاب دیتے ہین اس لفظ کے دو معنی ہین اول یہ کہ [illegible] برس کا دوسری وہ شخص جسکے سینگ ہون پہلے معنی غیر عائد معلوم ہوتے ہین اسلئے کہ سکندر ۳۲ برس کی عمر مین مرگیا مگر دوسرے معنی اوس سے متعلق ہو سکتے ہین اسواسطے کہ سکندر کے سکہ پر اوسکی تصویر کے سر مین دو سینگ مثل مینڈھے کے سینگون کے تھے جو غالباً [illegible] کے دیوتا جوپیٹر نامی کا نشان تھا۔ Jupiter

‡ آئینہ تاریخ نما مین اس حملہ کے سنہ [illegible] قبل عیسیٰ ہین یہ سنہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسی سنہ مین سکندر جنگ اربلا شاہ ایران کے ساتھہ لڑا تھا اور اوسکے بہت دنون بعد قصد ہندوستان کیا تھا۔

ایک راجہ نے سکندر کو شکاری کتے اور ایک [illegible] فولاد نذر کیا تھا۔ سکندر دریاے سندھ کے منہ کے قریب ٹھٹھہ تک آیا تھا اوسکے ساتھی لکھتے ہین کہ اوس وقت مین دریاے سندھ کے کنارہ کاشتکار لوگ بستے تھے جو بالکل اپنے راجہ اور برہمنونکے کہنے مین تھے۔ سکندر نے چند فقیرونکو اپنے ملاحظہ کے لئے بلایا مگر انہون نے آنے سے انکار کیا پھر اوسنے اپنے جنرل کو بھیجا جو بیان کرتا ہے کہ پندرہ آدمیون کو بالکل ننگا دھوپ مین جلتا ہوا دیکھا بعض بیٹھے بعض کھڑے تھے بعض لیٹے ہوئے تھے۔ اوسنے دو برہمنونکا بھی حال لکھا ہے جنکو وہ سکندر کے حضور مین لایا راستہ مین لوگ اون پر تیل ڈالتے اور اونکو تل کی روٹیان اور شہد دیتے دونو نے سکندر کے ساتھہ کھانا کھایا جب کھانا کھا چکے تب ایک [illegible] دھوپ اور مینہ مین پڑا رہتا اور دوسرا دن بھر ایک ٹانگ سے لاٹھی کے سہارے کھڑا رہتا۔

ایک ہندو [illegible] کا باشندہ سکندر کے ہمراہ پسارگدہ تک آیا تھا اور وہان آکر اوسنے اپنے آپ کو آگ کی چتا مین جلادیا۔
سکندر بابل مین ۳۲۳ قبل عیسیٰ مرا۔ اوسکے بعد اوسکے وزیرون نے سلطنت کو تقسیم کرلیا ⁂

مقابل ہوا ہر چند کہ ہندی بڑی شجاعت سے لڑی مگر آخر کار شکست کھائی پورس کے
دو زخم کاری لگے اور اوسکی فوج پس پا ہوگئی۔ سکندر پورس کی شجاعت سے خوش
ہوکر اوسکے ساتھہ بڑی مہربانی سے پیش آیا اور اوسکی سلطنت اوسکے حوالہ کی پھر
سکندر نے آگے بڑھنے اور سلطنت مگدھ کے فتح کرنیکا بھی قصد کیا مگر فوج نے
بسبب تکان اور ماندگی سفر کے دریای ستلج* کے آگے بڑھنے سے انکار کیا۔

اہل یونان نے ہندوونکا حال کسطرح لکھا ہی اوسکو مختصر بیان کرو

یونانیون نے جو اہل ہند کا حال لکھا ہی اوسمین تین باتین قابل لحاظ ہین اول اونکے بیان
کی مطابقت منو کے بیان سے۔ دوم منو کے عہد سے یونانیون کے زمانہ تک جسکو دو ہزار
برس کا عرصہ ہوا بہت کم تبدیلی اور فرق ہندؤن کے حالات مین پڑا۔ سوم یونانیون کا
عمدہ خیال ہندوونکی عادات اور طریقہ کے بارہ مین۔ یونانیون نے ہندؤن کو ایشیا کی
تمام قومون سے شجاع تر بیان کیا ہی اور اونکو نہایت سچا۔ سادہ۔ دیانت دار۔ پرہیزگار۔
اور صلح جو لکھا ہی۔

مہانند۔ چندر گپت اور اسوک کون تھے اور کسو قت مین گذرے؟

مہانند۔ مہابھارت مین شاہ دیو راجہ مگدھ کا ذکر ہے اوسکے بعد بہت سے راجون نے
سلطنت کی چونتیسوین ۳۴ اور پینتیسوین ۳۵ بمبسار اور اجات سترو بدھ کے ہمعصر تھے۔ اجات سترو
کی چھٹی پشت مین نند ہوا اور اوس سے ایک شدر خاندان کی بنا ڈالی جسکے نو راجون نے جو سب کے
سب نند کے نام سے مشہور ہوئے بہ تسلسل سلطنت کی۔ اور سکندر کے حملہ کرنیکے وقت مہانند
ملقب دولتمند راجہ تہا اوسکے پاس ساٹھہ ہزار پیادے اور بیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتھی تھے۔
چندر گپت† مہانند کا نوان بیٹا نائن کے بطن سے مگدھ کا مشہور راجہ تہا اوسکا دار السلطنت پاٹلی پتر‡ تہا

* فارسی کتابون مین لکھا ہی کہ سکندر قنوج تک آیا تہا لیکن یہ بات بے اصل ہی کیونکہ اوسکے ساتھیون
نے اپنی یونانی کتابون مین لکھا ہی کہ وہ ستلج کے کنارہ سے آگے نہین بڑہا۔

† پران مین لکھا ہے کہ چندر گپت کے سینہ کو شیر چاٹتا اور جنگلی ہاتھی اوسکے سامنے سر
جھکاتا یہ سب مبالغہ معلوم ہوتا ہی مگر اسمین شک نہین کہ اوسکی شجاعت بے نظیر تھی۔

‡ لکھا ہی کہ اس شہر کی بہت اونچی شہر پناہ تھی اور اوسمین ۵۷۰ منارے اور ۶۴ پہاٹک تھے۔

جسکو بعض لوگ حال کا پٹنہ اور بعض الہ آباد بتاتے ہین اوسنے چوبیس ۲۴ برس یعنی
۳۱۵ برس قبل سنہ عیسوی سے ۲۹۱ برس قبل سنہ عیسوی تک سلطنت کی۔

وڈ اپنے بھائیون کو چانکت برہمن کی مدد سے مار کر خاندان مریان کا بانی ہوا اوسکے عہد مین
زبان پالی کی بڑی ترقی ہوئی۔ سلیوکس وزیر سکندر اعظم بادشاہ ایشیاے کوچک
اس راجہ کے مقابلہ کے لئے دریاے گنگ تک آیا لڑائی ہوئی یا نہین اسکا حال معلوم
نہین۔ مگر باہم صلح ضرور ہوئی جسکی مطابق سلیوکس نے ایک ایلچی چندر گپت کے
دربار مین بھیجا تھا اور اپنی بیٹی بھی اوسکو دی تھی۔

اسوک معروف بہ دہرم اسوک بندوسار* کا بیٹا تھا وہ ۲۶۳ برس قبل عیسی کے گدی
پر بیٹھا اور سنہ ۲۲۲ تک قبل عیسی کے چالیس ۴۰ سال اوسنے راج کیا اوسکا راج ہند مین تین وجہ
سے مشہور ہے اول یہہ کہ اوسنے اپنے عہد مین مذہب بدھ کو بہت ترقی دی دوم اپنے
باپ اور اپنے دادا چندر گپت کی فتوحات کو بہت بڑھایا سوم یہہ کہ اسکے عہد کی اکثر تحریرات
ہندوستان کے مختلف حصو نمین پائی گئی ہین جن سے اوسکے زمانہ کا حال مفصل معلوم
ہوتا ہے اوسنے اوجین کے ایک دولتمند مہاجن کی بیٹی دیبی نامی کو بیاہا تھا کہتے ہین کہ
وہ ساٹھہ ہزار برہمنون کو روز کھانا کھلاتا تھا مگر اوسنے بعد کو برہمنون کے حالات اور
عادات کو ناپسند کرکے مذہب بدھ کو اختیار کیا۔ وہ بیاسی برس کی عمر مین مر گیا۔

مہاراجہ بکرم اور راجہ بھوج کا مختصر حال لکھو

مہاراجہ بکرم† جسکو بیر بکرماوت بھی کہتے ہین پرمر خاندان مین اوجین کا سنہ ۵۷ برس
قبل عیسی کے راجہ تھا اہل ہند اس راجہ کی بہادری ونیکی اور اوسکے تخت‡ کی خوبصورتی
اور اوسکے دربار کی شان وشوکت کی نسبت بہت سے قصے بیان کرتے ہین مورخ

* بندوسار کے ۱۶ بیویان اور ایک سو ایک لڑکے تھے۔

† اس نام کے آٹھہ سے زیادہ راجے گذرے ہین مگر مشہور بکرم پانچوین یا چھٹی سنہ عیسوی کی صدی کے درمیان گذرا ہے اوسکے جنرل ماتری گپت نے کشمیر کو فتح کرکے راجہ ترمن کو قید کیا مگر بکرم کی وفات اور اوسکے جنرل کے کاشتی باش ہوجانے پر راجہ ترمن کے بیٹے نے باہم گربیچ کو قید کیا اور اوسکے باپ کے تخت کو جسکی نسبت مشہور ہے کہ ۳۲ خوبصورت تپلیون سے آراستہ تھا اپنے ساتھہ لے گیا۔

‡ اسیطرح نادر شاہ دہلی سے تخت طاوس لے گیا تھا

لکہتے ہین کہ وہ عقل و انصاف شجاعت مین بے نظیر تہا اور فقیری بہیس مین ملکون ملکون تجربہ و دانائی و ہنر کی تلاش مین پہرا پچاس برس کی عمر مین اوسکو ملک کی فتح کا خیال آیا چنانچہ چند ہی ماہ مین مالوہ - گجرات - دہلی فتح کرکے اپنی سلطنت کو کشمیر تک بڑہایا اور ہندوستان کا مہاراج ادہراج ہوا اوسکے عہد مین تاتار کے فرقے تشک* ہون - جیٹھہ نے ملک پر حملہ کیا - راجہ نے اونکو روکا - وہ شب جی کو مانتا تہا - مذہب بدھ کو اوسنے بڑا بہاری صدمہ پہونچایا - برہمنونکی پہر قوت بڑہنا شروع ہوئی اوسکا دربار نورتن کے باعث مشہور ہے اور ان سب مین بڑا رتن کالیداس† شاعر تہا جسنے سکنتلا اور میگہ دہت لکہی ہین راجہ کی محل سرا کے آٹھہ درجے تہے اور ہر درجہ مین مختلف قسم کا سامان موجود تہا باوجود اس شان و شوکت کے یہہ راجہ چٹائی پر سوتا اور اپنی ہاتہہ سے چہیر آندی سے پانی کا تونبا بہر لاتا اور اپنی کمرے مین سوای ایک مٹی کے پانی کے لوٹے کے کوئی شئ زیبائش کی نرکہتا تہا - لکہتے ہین کہ وہ ایک گڈریے کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے نام سے ابتک سنہ ہندوستان مین جاری ہے -

راجہ بہوج‡ سنہ ۹۹۳ء مین گذرا ہی اوسکا پایہ تخت دہار انگر یا دہار تہا اوسنے سنسکرت زبان کو اپنے عہد مین بڑی ترقی دی یہہ زبان اُسکے وقت مین اپنے کمال کو پہونچی لکہتے ہین کہ ایک مرتبہ اوسنے ایک لاکہہ روپیہ ایک بیت کے صلہ مین دیا تہا اوسکی یہ خواہش تہی کہ کوئی شخص اوسکے قلمرو مین بے پڑہا نرہے ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ راجہ شکار مین اپنے ساتہیون سے کہین علیحدہ ہوگیا اتفاقاً ایک دریا کے کنارہ پر پہونچا اور وہان ایک

---

* یہ تشک ناگ یعنی سانپ کی پرستش کرتے تہے اور غالباً یہ لوگ ناگ بنس خاندان کے مورث اعلی ہون - ہیرودوطس یونانی مورخ لکہتا ہی کہ تشک لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پیدائش ایک عورت سے ہے جسکا نیچے کا دہڑ سانپ کا تہا کیا عجب ہے کہ یہی روایت ناگ کنیا کی بنا ہو -

† بعضون کے نزدیک یہ نامی شاعر سنہ ۵۰۰ء مین دوسرے بکرم کے عہد مین گذرا ہی اور بعض کہتے ہین کہ ماترگپت اور کالیداس ایک ہی شخص کا نام ہے -

‡ اس نام کے دو اور راجہ گذرے ہین ایک سنہ [illegible]ء مین اور دوسرا سنہ [illegible]ء مین گذرا ہی — زمانہ حال مین راجہ بکرم اور راجہ بہوج کا ذکر اکثر کہانی اور قصونمین مشہور کیا جاتا ہے ہندوستان کے اور بہت کم راجے مثل اسکے معروف ہین

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

برہمن کو دیکہا کہ لکڑیون کا بوجہ سر پر رکھے ہوئے دریا کو اُتر رہا ہی راجہ نے یہ سمجہکر کہ یہہ سنسکرت سی ناواقف ہوگا مزاحاً اوس سے سنسکرت مین دریافت کیا کہ پانی کسقدر گہرا ہی۔ برہمن نے فوراً صحیح محاورہ مین جواب دیا کہ یہی جبہ گھٹنون تک گہرا ہی जानुदघ्नं नराधिप برہمن کے اس جواب سی راجہ ایسا خوش ہوا کہ اوسنے حکم دیا کہ اس برہمن کو تین لاکھہ روپے اور دس ہاتھی دیئے جاوین اگرچہ بہوج کچہہ بڑا راجہ نہتا مگر صرف علم دوست ہونے سے اسقدر زیادہ مشہور ہی۔

س بکرماجیت کا سن کب سے مشہور ہے اور کون سی بادشاہ نے اوسکے تہوڑے دنون بعد ایک ورسن اپنی نام سی جاری کیا یہہ سن کب سے شروع ہوا آیا یہہ دونون سن اب بہی جاری ہین اور اگر ہین تو کہان کہان ؟

ج بکرماجیت کا سن ۵۷ برس قبل عیسیٰ کے شروع ہوا۔ دریای گوداوری پر ایک سلطنت پٹن کے نام سے معروف تھی وہان کے راجہ سلیوہن نے ایک اور سن ۷۸ء سے جاری کیا کہتے ہین کہ یہہ راجہ کسی کمہار کا بیٹا تہا اوسنے برہمنون کو بدہ والون کے ظلم سے بچایا یہہ دونون سنہ ابہی تک جاری ہین پہلا ہندوستان مین اور دوسرا دکن مین راجہ سلیوہن برہمنوںکا بڑا دوست تہا۔

س فاہیان اور ہیون تھسیان چینی سیاحون نے ہندوستان کا حال اپنی اپنی سفرنامہ مین کسطرح لکہا ہی اور انہون نے کس زمانہ مین سفر کیا ؟

ج فاہیان ایک چینی بدھ مذہب کا جسنے ہندوستان مین ۳۹۹ء سے ۴۱۴ء تک سفر کیا لکہتا ہی کہ مذہب بدھ کی اوس زمانہ مین بڑی ترقی تھی راجے اور امرا اپنی مکان اور باغ اور مویشی کو مندرون کے لئے وقف کرتے ہبہ نامہ لوہے کے پترون پر لکہا جاتا۔ مذہب بدھ کے پنڈتون کو بڑا آرام اور فرصت اپنی مذہبی کتابون کے پڑھنے کی تھی مدرسہ اور پاٹ شالے جابجا تھے۔ اسپتال غریبون اور شفاخانے مریضون کے لئے اکثر تھے۔ شراب پینے کی ممانعت تھی اور شہر مین اوسکی فروخت کے لئے کوئی دکان نتھی۔ جانورون کی قربانی بہت کم ہوتی گوشت صرف ایک قوم چنڈال بیچتی تھی جب وہ بازار مین نکلتے تو اپنی ہاتہہ مین ڈنڈے بجاتے جاتے تھے تاکہ وہ کسی سے

چہوڑ جا دین - ارتکاب جرائم پر اکثر جرمانہ ہوتا سزای موت قانون مین نہ تھی بڑے جرم کی سزا مین سیدہا ہاتھ کٹوا دیا جاتا - کوڑیونکا چلن تھا - شہر و قصبے عموماً بڑے بڑے تھے - لوگ متمول رحمدل اور انصاف پسند تھے - عمدہ عمدہ مورتین تراشتی اور خوبصورت تصویرین کھینچی جاتی تہین - فاہیان نے پٹنہ کی رتھہ جاترا کو بہی دیکھا تھا وہ لکھتا ہے کہ ایک قلعہ پہیون کا چار پہیون کے رتھہ پر بناتے اور اوسمین چاروں طرف دیوتاؤن کی تصویرین ہوتین اور چار کونون پر چار مورتین بدھ کی نصب کیجاتین اس رسم کی پیروی مین اب بھی ایک بہاری میلہ ہوتا ہے -

ہیون تھسان کا سفر ۲۴۰ برس بعد فاہیان کے ہوا اور وہ سنہ ۶۴۵ء تک ہندوستان مین رہا تہا وہ لکھتا ہے کہ سمرقند کے لوگ آگ کی پرستش کرتے ایک سو عبادتگاہ شہر بلخ مین اور اسیقدر کابل مین تھے شہر پٹنہ کو اوسوقتین زوال تہا برہمنونکی قوت بڑہا مین عروج پر تھی - وہ لکھتا ہے کہ کل ہندوستان و کابل و غزنین مین اسّی راجے تھے شہر قنوج اوسوقت مین سولہ میل لنبا تہا -

ہندوئین کون سے نامی پنڈت پچھلے زمانہ مین گذری جنہون نے اپنی سمجھ کے مطابق لوگونکو اپنی راہ او رمت پر لانیکی کوشش کی ہر ایک کا مختصر حال لکھو

وہ یہہ ہین سوامی شنکر چاریا اسکو برہمن مہادیو کا اوتار خیال کرتے ہین ٹھیک ٹھیک زمانہ اوسکا نہین معلوم مگر غالباً وہ محمد صلعم کا ہمعصر تہا اوسنے غیر مذہب والونکو بالکل مغلوب کیا اور ہندوستان کے اکثر راجاؤن کو بید کی مت پر لایا بدھ مذہب والے بالکل نکال دیے گئے اور اونکے مندرونمین شیب جی کی پوجا ہونے لگی -

ہمالیہ سے لیکر راس کماری تک برہمن اپنی اگلی حالت پر آگئے - شنکر چاریا ۳۲ برس کی عمر مین مرگیا اوسنے تین کتابین پران* کے نام سے جنمین اکثر نئے عقیدے ہین لکہی ہین - بعد کو سنہ ۱۱۵۰ء مین ایک شخص رامانج نے لوگون کو اس امر کی تلقین کی

* پران پچھلے زمانہ کی مذہبی کتابین تہین انکو پران اسلئے کہتے ہین کہ وہ نہین پرانے عقاید کے ذکر کا دعوی ہے -

کہ شنکر چاریا کے عقائد بہت مشکل ہین اور مہادیو کی پوجا کا زمانہ گذر گیا اب لوگون کو چاہے کہ رام اور سیتا کی پرستش کرین چنانچہ بہت لوگون نے اوسکے عقیدہ کو پسند کر کے اختیار کیا پھر اوسکے بعد ایک شخص **بلب چاری** ۱۵۲۰ء مین پیدا ہوا اوسنے کرشن اور رادہا کی شجاعت کے کامونکا ذکر اس خوبی سے کیا کہ لوگون نے فوراً اوسکے عقیدہ کو اختیار کیا اور عورتون نے بالخصوص اوسکی ہدایت پر عمل کیا۔

اندہیرہ خاندان سے کیا مراد ہے۔ اور اسمین کون دو نامی راجہ ہوئے۔ نوشیروان نے ہندوستان پر کب اور کس عہد مین حملہ کیا۔ گوہ اور باپا کون تھے

ج اندہیرہ کے راجاؤنکی سلطنت مگدہ دیس مین پاٹلی پتر یعنی پٹنہ تھی روم والون نے اونکی بڑی تعریف لکھی ہے یہہ خاندان ایک شودر نے اپنے مالک کو مارکر بعد چندر گپت کے قائم کیا اس خاندان مین مہاراجہ مہاکرن بہت مشہور ہوا اوسکی ہمت اور شجاعت کی شہرت آجتک چلی جاتی ہے۔ دیپ دیپ مین اوسکی بڑائی گائی جاتی ہے دوسرا نامی راجہ پلوم تھا یہہ اس گہرانے کا آخر راجہ تھا یہہ بھی ہندوستان کا بڑا مشہور راجہ ہوا اور اوسکے راج کا چرچا چین تک پہونچا آخری دنون مین وہ آپ سے آپ گنگا مین ڈوب مرا اوسکے بعد اوسکا سپہ سالار رام دیو گدی پر بیٹھا سمندر کے کنارہ سے کشمیر تک سب راجہ اوسکے تابع تھے جب وہ مرا تو اوسکا بھی سپہ سالار پرتاب چندر راجہ ہوا اسکے زمانہ مین ایران کا بادشاہ نوشیروان کا لشکر ہندوستان پر چڑہا تہا اور جتنا خراج اس ملک کا باقی تہا سب پرتاب چندر سے دام دام بھر لے گیا یہہ حملہ ۵۳۱ء مین ہوا۔

گوہ۔ نوشیروان کے لشکر نے اودیپور کے راجاؤنکی پہلی دار السلطنت بلبھی پور کو تباہ کر ڈالا اور راجہ کی اولاد مین کسی کو جیتا نہ چھوڑا۔ یہ راجہ اپنے تئین راجچندر کے بیٹے لو کی اولاد مین بتاتے ہین صرف ایک رانی پشپاوتی وہان سے بچکر بھاگی اور ملیاگر کی کسی کھوہ مین جاکر چھپ رہی۔ رانی کو حمل تہا وہان اوسکے ایک لڑکا ہوا نام اوسکا گوہ رکھا وہی لڑکا ایدر کو جو بلبھی اور اودیپور کے بیچ مین ہے اپنے قبضے مین لاکر وہان کا راجہ ہوا اور کہتے ہین کہ اوسنے نوشیروان کی پوتی ماہ بانو سے شادی کی۔

باپا۔ گوہ کے بعد آٹھہ راجہ ایدر کی گدی پر بیٹھے آٹھوین راجہ کا چھوٹا لڑکا جسکا نام باپا تہا

اپنے باپ کے مارے جانے پر بہاندیر بھاگ گیا اور وہان گدڑیو نمین پل کر سنہ ۷۰۰ء کے قریب چتور کو چلا آیا اور وہان رہنے لگا اور ۷۱۱ء مین اہل اسلام کے سپہ سالار محمد بن قاسم کو شکست دیکر بھگا دیا اور سنے کھمبات کے صوبہ دار سلیم کی لڑکی سے شادی کی اور چتور کے پہلے راجہ کو نکالکر وہانکا راجہ بنگیا پھر تھوڑے دنون اپنا ملک اور مذہب چھوڑکر خراسان کیطرف چلا گیا۔

س اھل اسلام کے حملون سے پہلے ھند مین ھندونکی ریاستونکا کیا حال تھا ؟

ج اہل اسلام کے حملون سے پہلے ہندوستان مین چھہ طاقتور سلطنتین تھین اول برہمنون کا خاندان جو پنجاب مین سلطنت کرتے تھے گو پہلے یہہ لوگ کابل مین تھے مگر بعد کو لاہور مین آگئے تھے انکا آخری راجہ بھیم پال ہوا دوم راجپوتونکی سلطنت دہلی مین جسمین بعد کو اجمیر بھی ملگیا تھا دہلی والونکو تومر اور اجمیر والونکو چوہان کھتے تھے دہلی کا آخر راجہ اننگ پال ہوا اور اوسنے اپنی نواسہ پرتھی راج اجمیر والے کو گود لیا چوہان گنگا سے لیکر سندھ تک مالک تھے سوم راجپوتون کی سلطنت قنوج مین تھی یہہ لوگ راٹھور کھلاتے تھے۔ سلطنت قنوج اسوقت بڑی رونق پر تھی ہمالیہ پہاڑ سے اراولی پہاڑ تک ایک جا اور گنگا سے بنارس تک دوسری جانب تھی چہارم میواڑ جو گہلوتون کے پاس تھا انکی سلطنت اراولی پہاڑ سے لیکر بندیاچل تک جنوب مین تھی پنجم راجپوتون کی سلطنت انہلواڑہ یا پٹن کی جوکہ چورہ اور سولنکی کے نام سے مشہور تھی یہہ سلطنت کل گجرات اور سندھ کے بعض حصہ مین تھی ششم ملک بنگالہ جہان پال اور سین راج کرتے تھے دکن مین (۱) خاندان پاندیا جسکا دارالخلافت مدورا تھا اور جسکو کہ اجودھیا کے ایک کاشتکار پاندیا نامی نے قائم کیا تھا (۲) ریاست چولا جو کہ پاندیا والون سے ملکر تنجور مین راج کرتے تھے (۳) خاندان چیرا جو ترا ونکور مین راج کرتے تھے۔ انکے علاوہ دیوگڈھ تلنگانہ اور اوڑیسہ کی ریاستین تھین۔

عہد اہل اسلام

س اہل عرب نے کون کون سے صوبے فتح کئے اور ایران اور کابل پر کس سنہ مین فوج کشی کی ؟

ج اہل عرب نے شام۔ مصر۔ افریقہ۔ اسپین۔ فرانس۔ فتح کئے اور ایران کو ۶۳۶ء مین
جنگ کدیشیا مین صرف فتح ہی نہین کیا بلکہ اوس تمام ملک کو اپنے مذہب مین لائے ہندوکش
پہاڑ کے اس جانب عرب ۴۴ ہجری مطابق ۶۶۴ء کے مقام مرو سے کابل مین آئے
اور بارہ ہزار آدمیون کو مسلمان کیا بعد ازان عبد الرحمن عامل سیستان نے حجاج کیوقت مین
*کابل کو فتح کرلیا۔

س اہل اسلام کا ہندوستان پر سب مین پہلا حملہ کس سن مین ہوا؟

ج اہل اسلام کا سب مین پہلا حملہ ہندوستان پر ۶۶۴ء مین ہوا تھا مہالب جو بعد کو بڑا مشہور
و معروف عامل عرب کا ہوا اس موقع پر کچھ فوج لیکر ملتان تک گیا اور وہان سے بہت سے قیدی
گرفتار کرکے لایا۔

س اہل اسلام نے کامیابی کے ساتھ ہندوستان پر کب حملہ کیا اونکا جنرل کون
تھا اور کون سے صوبے اونسے فتح کئے اور پھر کسطرح سے وہ فتوحات اونکے
ہاتھ سے جاتی رہین۔؟

ج اہل اسلام کا پہلا حملہ کامیابی کے ساتھ ہندوستان پر ۷۱۱ - ۷۱۲ تک زیر حکم محمد قاسم کے
خلیفہ ولید کے عہد مین ہوا تھا اونسے صوبہ سندھ اور گجرات کو فتح کیا اور وہانکے راجہ داہر کو
شکست دی۔ اس مہم کا حال اسطرح سے ہے کہ مقام دیول پر جو ایک بندرگاہ ملک سندھ
سے متعلق ہے اہل عرب کا ایک جہاز گرفتار ہوگیا تھا خلیفہ ولید نے راجہ داہر کو جہاز کی
رہائی کیلئے لکھا راجہ نے عذر کیا اور کہا کہ دیول میرے ماتحت نہین ہے اوسکی عذر کی سماعت
نہوئی اور حجاج حاکم بصرہ نے اپنے بھتیجے محمد قاسم کو جسکی عمر اوسوقت مین ۱۷ برس کی تھی ایک
فوج کے ساتھ ۷۱۱ء مین بھیجا قاسم نے ہندوون پر بہت ظلم کئے راجہ داہر کا ایک بیٹا شہر

* صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہین کہ افغان اسوقت مین مسلمان تھے اور اونہون نے ہندوونکی سلطنت پر
۶۳ ہجری مین حملہ کرنا شروع کیا تھا چنانچہ راجہ لاہور نے کچھ ملک لیکر اوس سے وعدہ کیا کہ کوئی اسلامی فوج
اوسکی سلطنت پر حملہ نکریگی۔

† کہتے ہین کہ قلعہ راوڑ سے جو سندھ مین تھا تیس ہزار آدمی قید ہوئے جنمین سے چھہ ہزار معہ راجہ کے
خلیفہ ولید کے پاس بغداد مین بھیجدیئے گئے۔

بہمن آباد* کو چلا گیا قاسم نے اوسکا تعاقب کر کے آخر کار اپنی شرایط قبول کرنیکو مجبور کیا
مقام اَلور پر راجہ نے اہل اسلام کا مقابلہ کیا مگر عین ہنگامۂ لڑائی مین راجہ کے ہاتی کے
ایک گولی لگی اور ہاتی ڈر کر میدان سے بہاگنے لگا حتی کہ ایک دریا مین کود پڑا۔ راجہ داہر
پہر گہوڑے پر سوار ہو کر بڑی شجاعت سے لڑکر میدان مین مارا گیا۔ راجہ کی بیوہ نے اپنے بیٹے
کے بہمن آباد کو بہاگنے کے بعد بڑا کام مردانگی کا یہ کیا کہ تمام بقیہ فوج کو جمع کر کے مسلمانون
کا بہت دنون تک مقابلہ کیا اور جب رسد صرف ہو چکی تو عورتون اور بچون نے پہلے اپنے
آپ کو جلا دیا اور مرد نہا کر اور کچھ رسمین ادا کر کے ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اور پہاٹک
کہولکر ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے نکلے اور مسلمانون سے بڑی شجاعت سے لڑتے ہوئے ایک ایک
راجپوت مارا گیا اس موقع پر ۱۶ سولہ ہزار آدمی مارے گئے اور تیس ۳۰ ہزار قید ہوئے قیدیون مین
دو† بیٹیان راجہ داہر کی تہین۔ بعد کو محمد قاسم سنہ ۹۶ھ مین اشتباہاً بڑی عذاب سے مارا گیا
اوسکے وفات پر تمیم ممالک مفتوحہ کا مالک ہوا اور خاندان امیہ کے زوال کے بعد اہل اسلام کو
راجپوتون نے نکال دیا اور ہندو پہر پانسو برس تک اپنے ملک پر قابض رہے۔

مامون کون تہا کس سنہ مین اوسنے ہندوستان پر حملہ کیا اور کون سے راجہ سے اوسکا مقابلہ
ہوا اور کیا نتیجہ ہوا۔ ؟

* یہ شہر غالباً بہمن دراز دست شاہ ایران نے بسایا تہا۔ اور اوس موقع پر جہان اب ٹھٹہ آباد
ہے واقع تہا۔

† ان لڑکیون کو بلحاظ اونکے رتبہ اور خوبصورتی کے محمد قاسم نے امیر المومنین کی خدمت مین بہیجدیا
چنانچہ وہ حرم مین داخل کر لی گئین جب بڑی لڑکی جسکا شہرۂ حسن بہت بڑہا ہوا تہا
خلیفہ کے روبرو بلائی گئی تو اوسنے طوفان اشک برپا کیا اور کہا کہ ہم اب حضور کی قابل
نہین کیونکہ قاسم نے قبل اسکے کہ ہم اپنے ملک سے بہیجی گئین ہمکو بے عزت کر دیا ہے خلیفہ کو اوسکی
خوبصورتی پر عاشق ہو گیا تہا قاسم کی اس حرکت پر سخت غصہ آیا اور فوراً اپنی آپ فوج کو لکہا کہ قاسم کو بیل کے چمڑے مین
سلکر اوسکی نعش کو بغداد مین بہیجا جاوے جب اسکے احکام کی تعمیل ہوئی اور جب لاش کو اون لڑکیون نے دیکہا
تو اوسکو دیکہکر بہت خوش ہوئین اور بیان کیا کہ قاسم بیگناہ تہا مگر یہ کہ ہم نے اپنے باپ اور خاندان کی موت کا
معاوضہ اسطرح اوس سے لیا خلیفہ نے انگشت حسرت دانتون مین پکڑی اور بہت غصہ اور شرمندہ
ہوا اور اوسیوقت اون دونون کو زندہ دیوار مین چنوا دیا۔ میر محمد معصوم لکہتا ہی کہ وہ دونون گہوڑون کی
دمون مین باندہی گئین اور تمام شہر مین گہسیٹی گئین اور پہر اونکی نعش کو دریای دجلہ مین ڈالدیا۔

مامون خلیفہ ہارون الرشید کا بیٹا تہا اوسنے ٨١٢ء مین یعنی محمد قاسم کے پوری ننو
برس کے بعد ایک بڑی لشکر کے ساتہہ ہندوستان مین آکر چتور پر چڑہائی کی اوسوقت چتور
مین باپا کے پوتے کا بیٹا راجہ کہمان راج کرتا تہا اوس سے اور مامون سے چوبیس ٢٤ لڑائیان
ہوئین لیکن آخر مامون شکست کہا کر ہندوستان سے بہاگ گیا۔

س اہل عرب نے جسقدر جلد کہ ملک ایران کو فتح کیا اوسیقدر جلد وہان کے باشندونکو
اپنی مذہب پر لانیمین کامیاب ہوی مگر بخلاف اسکے ہندوستانمین اونکی
فتوحات بہت کم اور بدیر اور غیر مستقل ہوئین اور نہ وہ اس ملک کے کل باشندون
کو مثل ملک ایران کی اپنی مذہب مین لا سکے اسکے اسباب کیا تہے اونکو لکہو ؟

ج دونون ملکون کی حالت یکسان نہ تہی ہرچند کہ ہندوستان کی دولت اور یہان کے
باشندون کی مسکینی حملہ آورون کو اس ملک مین بلا لی تہی تاہم اونکی کامیابی کی موانع
بہی موجود تہے ایران مین مذہب کو گورنمنٹ سے کچہہ تعلق نتہا حالانکہ مذہب و سلطنت
دونون پر چڑہائی ہوئی مگر ایک کو دوسری سے کچہہ مدد نہ پہونچی آتش پرستون کے
عابد اور زاہدون سے وہان کے لوگ سخت نفرت کرتے تہے قطع نظر اسکے اونکے مذہب
مین کبہی بہی بطور الہام کے ترغیب دہ نتہی ایسی مذہب کے پیرو کے لئے اسلام یعنی توحید
کی تلقین ایک عمدہ اصلاح اونکے ناقص اصول اور ضعیف اعتقاد کو ہوئی چنانچہ انہون نے
بخوشی تمام فوراً اطاعت اسلام قبول کی اور جب اہل عرب نے وہان کے بادشاہ کو مغلوب کیا
تو گویا کل ملک اونکے قبضہ مین آگیا بخلاف اسکے ہندوستانمین پنڈت یعنی برہمن سلطنت
سے ایسا تعلق رکہتے اور یہہ تعلقات ایسے پیچیدہ تہے اور اونکے ملک والے اونکو ایسا
معزز اور قابل تعظیم جانتے کہ حقیقت مین مذہب اور سلطنت ایک ہو رہا تہا اور مزید بران
ہندؤنکو خوف اپنے مذہب کی تبدیل کا اور نفرت غیر مذہب سے بہت زیادہ تہی علاوہ اسکے
ہندوستانمین بہت سی الگ الگ راجاؤنکا خود مختار ہونا یہہ بہی مانع غلبہ اہل اسلام ہوا
مثلاً ایک راجہ کو مغلوب کیا دوسرا راجہ حملہ آور کے مقابلہ کے لئے اور موجود تہا حتی کہ
حملہ آور کی فوج ہر مقابلہ مین بہت گہٹ جاتی اور وہ کل ہندوستان پر قابض نہوتا
اسکے سوا ایک امر یہہ بہی ہارج ترقی اسلام ہوا کہ اہل اسلام پچہلے دنون مین اپنا اور

اپنے خاندان کی آرام و آسایش کیطرف زیادہ توجہ کرنے لگے اور مذہب کی ترقی کا اونکو
کچھ خیال نرہا اور بتدریج عام سپاہی اپنی سادہ حالت سے ذیلشان اور آرام طلب
شاہزادہ بنتے گئے وہ سادگی* جو خلفای اولین کی وقت مین تھی بالکل جاتی رہی ۔

س ہندوستان پر جو حملے شمال و مغرب کی سمت سے ہوی ہین اونکو لکھو اور بیان کرو
کہ کونسے حملہ آورون نے ملک کو فتح کرکے اوسمین بود و باش اختیار کی ؟

ج ذیل کے حملے ہندوستان پر شمال و مغرب کی سمت سے ہوئے ہین (۱) آریہ والونکا حملہ جس کا
سنہ ٹھیک نہین معلوم انہون نے ملک فتح کرکے شمالی ہندوستانمین اپنی بود و باش اختیار
کی (۲) ایرانیونکا حملہ زیرحکم دارا کے جو سنہ ۵۲۱ برس قبل عیسی کے ہوا (۳) اہل یونان
کا حملہ زیرحکم سکندر اعظم کے سنہ ۳۲۷ برس قبل عیسی کے (۴) سلیوکس وزیر سکندر اعظم
کا حملہ سنہ ۳۰۵ برس پہلے عیسی کے اس حملہ مین اہل یونان دریای گنگا تک پہونچے مگر راجہ چندر گپت
سے صلح کرکے واپس گئے (۵) سبکتگین کا حملہ سنہ ۹۷۷ء مین (۶) سلطان محمود غزنوی
کے مشہور حملے سنہ ۱۰۰۱ء سے سنہ ۱۰۲۴ء تک (۷) محمد غوری کا حملہ اور راجہ پرتھی راج کو مقام
تھانیسر مین سنہ ۱۱۹۲ء مین شکست فاش ہونا۔ ہندوستانکی فتح اور اہل اسلام کی سلطنت
کا اس ملک مین قایم ہونا (۸) تیمور کا حملہ سنہ ۱۳۹۸ء مین دہلی کا غارت ہونا اور لوگون کا کشت و خون
(۹) بابر کا حملہ سنہ ۱۵۲۶ء مین ہندوستانکی فتح اور مغلون کا تخت دہلی پر قابض ہونا (۱۰) نادر شاہ
کا حملہ سنہ ۱۷۳۹ء مین دہلی کا قتل (۱۱) ابدالیونکے حملے زیرحکم احمد شاہ ابدالی کے اور آخر حملہ
سنہ ۱۷۶۱ء مین اور اوسمین مرہٹونکی شکست فاش اور اونکی تباہی اور طاقت کا زوال بمقام
پانی پت پر ۔

س سبکتگین کا مختصر حال بیان کرو

* ذکر ہے کہ ایکمرتبہ خلیفہ عمر بیت المقدس کو اپنی فوج مین شریک ہونیکو جاتے تھے انہون نے اپنے ہتیار اور رسد
ایک ہی اونٹ پر اپنی ساتھ بار کرای اور حضرت عثمان کا ذکر ہے کہ جب وہ تمام کام دنین ختم کرچکتے
تھے تو رات کو چراغ نہ جلاتے تھے اس لحاظ سے کہ سرکاری روپیہ اونکے آرام کیواسطے کسیطرح صرف
ہو بخلاف اونکے خلیفہ مہدی جو حضرت عثمان سے سو برس بعد گذرے ہین پانسو اونٹ صرف اپنی
واسطے برف کے بار کرای تھے اور خلفاء عباسیہ خاندانکے خلیفہ کے ایک روز کا خرچ چارون
خلفاء اولین کے کل خرچ کی برابر تھا ۔

ج سبکتگین ایک ترکی غلام تھا الپتگین نے سنہ ۹۵۰ء مین اوسکو بخارا مین خریدا تھا وہ اپنے آقا کا فتوحات ملک مین اکثر معاون رہا اور اوسکی بیٹی سے شادی کی اور جب الپتگین* اور اوسکا بیٹا اسحق دونو مر گئے تو سبکتگین غزنی کے تخت پر بیٹھا سبکتگین† خاندان غزنی کا پہلا بادشاہ ہوا اوسنے بیس برس سلطنت کر کے افغانستان و بلوچستان اور ترکستان پر حکومت کی اوسکی سلطنت بخارا سے خلیج فارس تک اور سلیمان پہاڑ سے ایران کی سرحد تک تھی جیپال اول راجہ لاہور نے سبکتگین پر پشاور کی گھاٹی مین حملہ کیا مگر ناکامیاب ہوا بعد کو سبکتگین نے خود پنجاب پر چڑھائی کی اور جیپال اول راجہ لاہور کو معہ اوسکے مددگارون راجہ دہلی۔ اجمیر کالنجر۔ قنوج کے لمغان پر شکست فاش دی دوسری مرتبہ اوسنے پھر ہندوونکو بڑی خونریز لڑائی مین شکست دی مگر ہندوستان مین سلطنت قائم کرنیکا کبھی خیال نکیا صرف مال غنیمت و ہاتھی وغیرہ لیکر چلا گیا اور ۹۹۷ء مین مر گیا

س سلطان محمود اور ہندوستان پر اوسکے حملونکا حال بیان کرو اور ایران کس وقت فتح ہوا اور سلطان کس سنہ مین مرا اوسکا چال و چلن لکھو۔

ج سلطان محمود‡ سبکتگین کا بیٹا ۹۹۷ء مین اپنے بھائی اسمعیل کو قید کر کے ۳۰ برس کی عمر مین

* الپتگین خلیفہ عبدالملک سامانی کا ترکی غلام تھا اور اوسکا اصل کام یہ تھا کہ وہ ظرافت اور خوش حرکات اور ملطفون سے اپنے آقا کا دل بہلایا کرتا خلیفہ نے اوسکو حاکم خراسان مقرر کر دیا تھا وہ اپنے آقا کی وفات کے بعد اوسکی جانشین منصور سے بغاوت کر کے غزنین مین خود مختار ہو گیا اور آخرکار سنہ ۹۷۵ء مین مر گیا۔

† نقل ہے کہ قبل بادشاہت کی سبکتگین کسی کے یہان سوارونمین نوکر تھا اوسکو ایک مرتبہ اتفاق شکار جانیکا ہوا۔ وہ ایک ہرن کے بچہ کا تعاقب کر کے جو اپنی ما کے ساتھ صحرا مین چر رہا تھا اوسکو پکڑ کر شکاربند مین باندھکے چلا اوسنے دیکھا کہ ہرنی اوسکے گھوڑے کے پیچھے پیچھے اپنے گرفتار بچہ کو تکتی ہوئی نہایت افسردہ اور بادل غمگین چلی آتی ہے سبکتگین کو اوسپر رحم آیا اور بچہ کو ترس کھا کر چھوڑ دیا ہرنی اپنے بچہ کو پا سبکتگین کیطرف باربار دیکھتی جاتی تھی۔ اوسی شب سبکتگین کو محمد صلعم نے خواب مین بشارت دی کہ الله نے تجھکو اس رحم کے صلہ مین سلطنت عطا کی اور تاکید کی کہ آیندہ سے رحم اور عفو سے درگذر نکرنا پھر اوسنے اپنے عہد سلطنت مین یہ خواب دیکھا کہ آتش دان مین ایک درخت پیدا ہوا اور اسقدر بڑھا کہ تمام خلق اوسکے سایہ مین آرام کرتی ہے بیدار ہوکر اوسکی تعبیر پوچھی کہا کہ خدا تجھکو ایک بیٹا دیگا کہ اوسکے سلطنت حمایت مین خلق الله کو آرام ملیگا۔

‡ سلطان عربی زبان مین بادشاہ کو کہتے ہین اس سے پہلے یہ لقب کسی بادشاہ نے نہین اختیار کیا۔ سلطان محمود نے خاندان سامانی سے کچھ تعلق نرکھا اور خطبہ مین بجای خلیفہ کے اپنا نام داخل کیا۔

اسمعیل محمود کا چھوٹا بھائی تھا سبکتگین کی وفات کیوقت محمود پشاور مین تھا اوسکے بھائی نے اسی حکمت سے اپنے باپ کے مرتے وقت وصیت نامہ اپنی تخت نشینی کا لکھوا لیا۔ دونو بھائیونمین جھگڑا اور لڑائی ہوئی۔ آخرکار اسمعیل گرفتار ہوا۔ اور قید خانہ ہی مین مرا

تخت غزنی پر بیٹھا اوسنے ہندوستان پر بہت سے حملے کئے مگر اونمین سے بارہ مشہور ہین ان حملون مین اوسکے غرض جہاد کرنے اور ملک کی دولت لوٹنے سے تھی اوسکا (۱) حملہ سنہ ۱۰۰۱ء مین ہوا اس حملے مین اوسنے جیپال* راجہ لاہور اسپنے باپ کے پرانے دشمن کو پشاور کے قریب شکست دی اور پھر ستلج کے پار بٹھنڈے کے قلعہ پر حملہ کرکے اوسے خوب لوٹا اور غزنی کو واپس چلا گیا (۲) دوسرا حملہ سنہ ۱۰۰۴ء مین بھٹنیر کے راجہ پر ہوا اس راجہ نے اپنے حصہ کا خراج ادا کرنیسے انکار کیا تھا محمود کے آنے پر راجہ سندھ ندی کے کنارہ جنگل مین بھاگ گیا اور بسبب ناامیدی کے اپنے آپکو ہلاک کیا (۳) تیسرا حملہ سنہ ۱۰۰۵ء مین ابوالفتح لودی صوبہ دار ملتان پر ہوا یہہ صوبہ دار راجہ انندپال سے ملگیا تھا راجہ نے اوسکی مدد کی اخرکار ہار کر کشمیر کو بھاگ گیا ابوالفتح نے کچھہ نذرانہ دیکر محمود کو راضی کر لیا اور سلطان پھر غزنی کو واپس گیا† (۴) پھر چوتھا حملہ سنہ ۱۰۰۸ء مین انندپال پور جیپال‡ پر ہوا انندپال نے تمام راجاؤن کو مثل اُجین - گوالیر - کالنجر - قنوج - اجمیر - دہلی کے اپنی اعانت کیواسطے بلایا اور پشاور کے پاس لڑائی ہوئی اتفاق سے انندپال کا ہاتی ڈر گیا اور پیچھے کو بھاگ چلا لشکر نے اپنی سپہ سالار کو بھاگا سمجھکر رن سے منہ موڑا راجہ کو شکست ہوئی محمود نے اوسکا تعاقب کیا اور میدان کو خالی پاکر نگر کوٹ

* اس مہم مین جیپال قید ہو گیا اور پھر خراج دینے کا قول و قرار کرکے قید سے خلاص ہوا مگر اوسکو سلمان کی قید سے ایسی غیرت آئی کہ قید سے چھوٹتے ہی راجپاٹ اپنے بیٹے انندپال کو دیکے آپ پھوس کی آگ مین سنہ ۱۰۰۲ء مین جل مرا - لکھتے ہین کہ جب جیپال معہ اپنے پندرہ عزیزون کے سلطان کی قید مین ہوا سلطان کو اون سے بہت سا مال ملا منجملہ اوسکے سولہ مالا تھین جو ان قیدیون کی گردن سے اوتاری گئین تھین - جوہریون نے ہر ایک مالا کی قیمت ۱۲۵۰۰۰ دینار تجویز کئے -

† اسوقت مین تاتاریون نے اوسکے ملک پر چڑہائی کی محمود نے پانسو جنگی ہاتی لیکر اونکا مقابلہ کیا ہاتیونکے سامنے تاتاریون کے گھوڑے نہ ٹھیر سکے بلخ کے پاس لڑائی ہوئی محمود نے فتح پائی اور شاہ تاتار نے پیٹھ دکھائی ‡

‡ محمود سندھ کے کنارون کے ملکون کو ایک شخص سکھپال نامی کی جو ہندو سے مسلمان بنا تھا سپرد کر گیا تھا لیکن جب سلطان بلخ کی طرف گیا تو اوسنے پھر ہندو بنکر اوسکی اطاعت سے سر پھیرا محمود نے بلخ سے سنہ ۱۰۰۶ء مین لوٹ کر اوسے تو جنم بھر کے لئے قلعہ مین قید کر دیا اور انندپال کو سزا دینے کے لئے لشکر اکٹھا کیا ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

یعنی کوٹ کانگرا کو جا لوٹا وہان ایک مندر توڑ کر بیشمار سونا چاندی پایا* (۵) حملہ ۱۰۱۰ء مین ہوا اس حملہ مین وہ ملتان لیکر ابو الفتح لودی کو گرفتار کر لیگیا۔ (۶) چھٹا حملہ ۱۰۱۱ء مین ہوا اور اس حملہ مین مشہور مندر تھانیسر کو لوٹا† اور جہانتک ہندو اوسکے ہاتھ لگے اونکو لونڈی غلام بناکر غزنی کو لے گیا۔ (۷) و (۸) ساتوین اور آٹھوین حملے ۱۰۱۳ء و ۱۰۱۵ء مین کشمیر پر ہوئے۔ اور وہان سے لوٹ لاٹ کر راہ مین بڑی تکلیف اوٹھاتا غزنی کو واپس گیا (۹) نوان حملہ ۱۰۱۷ء مین راجہ قنوج پر ہوا‡ مگر راجہ محمود کے پاس حاضر ہو گیا سلطان اوسکے ساتھہ بڑی مہربانی سے پیش آیا اسی حملہ مین اوسنے غزنی کو جاتے متھرا کو بھی

* اس مندر مین سات لاکھہ دینار سات سو من سونے چاندی کا اسباب دو سو من سونا دو ہزار من چاندی بیس من جواہر جو راجہ بھیم کے زمانہ سے اوسوقت تک جمع ہوا تھا محمود کے ہاتھہ لگا۔ جب محمود اسقدر بیشمار مال لیکر غزنی گیا تو دوسرے سال اوسنے اس فتح کی خوشی مین ایک بہت بڑی دعوت اور جلسہ کیا اور بہت سے اہل کمال ذی رتبہ اور متبرک لوگون کو نذرین اور خلعت دئے*

† کہتے ہین کہ یہان ایک یاقوت اوسے ساڑھے چار سو تولے کا ملا*

‡ تواریخ فرشتہ مین سلطان کے لشکر کی تعداد اس حملہ مین ایک لاکھہ سوار اور بیس ہزار پیدل لکھی ہے* کتابون مین اوس زمانہ کے لوگون نے قنوج کی بڑی تعریف لکھی ہے کوئی اوسکی شہر پناہ کا گھیر سندرکوش کا لکھتا ہے کوئی اسمین تیس ہزار تنبولیونکی دکان بتاتا ہے کوئی وہانکے راجہ کو تمام ہندوستان کا مہاراجہ لکھتا ہے اور اوسکی فوج مین پانچ لاکھہ پیادے گنتا ہے کوئی اسمین تیس ہزار سوار اور اسی ہزار زرہ پوش اور بتاتا ہے پر اب تو محض ایک قصبہ سا باقی رہگیا ہے ٹوٹی ہوئی عمارت البتہ دور دور تک اوسکے گرد نظر پڑتی ہے*

۱۱ سلطان اپنی فوج کو اس ڈھب اچانک سے قنوج کے سامنے لے آیا کہ وہانکے راجہ کنور رائے سے کچھہ بھی نہ بن پڑا گلے مین دوپٹہ باندھکر بال بچون سمیت محمود کے پاس چلا آیا محمود نے راجہ کی بڑی تواضع کی اور اوسے ہر طرح تسلی دی اور تین دن تک اوسکا مہمان رہا*

¶ یہان سے محمود سو اونٹ زر نقد توڑی ہوئی چاندی کے مورتون سے بھر کر لیگیا پانچ مورتین بالکل سونے کی تھین اونمین سے ایک کا وزن زمانہ حال کی تول سے چار من سے اوپر تھا۔ یہان کا قتل عام کیا۔ اور وہانکے راجہ نے اپنے بال بچون کو مار کر اپنے آپ کو بھی ہلاک کیا۔ اس بار محمود یہان سے پانچ ہزار تین سو آدمیونکو غزنی پکڑ لے گیا۔ متھرا سے محمود نے اپنے عامل غزنی کو اس مضمون کا ایک خط لکھا تھا کہ اس مقام مین ایک ہزار ستون مثل دین اسلام کے استوار اور مضبوط ہین وہ اکثر مرمر کے ہین علاوہ اسکے یہان بہت سے مندر ہین اسمین کچھہ شک نہین کہ یہ شہر اس حالت کو کروڑون دینار صرف ہوکر پہونچا ہوگا اور دو برس کے عرصہ مین بھی ایسا عمدہ شہر نہین تیار ہو سکتا ہے۔ اس شہر مین پانچ بتخانے طلاء خالص کے بنے ہوئے تھے اور اونکی آنکھونکی جگہہ یاقوت جڑے ہوئے تھے جن سب کی قیمت پچاس ہزار دینار تھی*

شہر ہندو کا بڑا متبرک شہر تیرتگاہ جمنا کے کنارے آگرہ کے قریب ہے * * * *

روز تک اپنی فوج سے لٹوایا (۱۰) و (۱۱) دسوین بار محمود کو سنہ ۱۰۲۲ء مین قنوج کے راجا کی مدد کو آنا پڑا پر کالنجر کے راجہ نے اوسی محمود کے آنے سی پہلے مار ڈالا تھا اور گیارہوین مرتبہ سنہ ۱۰۲۳ء مین کالنجر کے راجہ سے لڑنیکو آیا لاہور کے راجہ انند پال کے بیٹے نے قنوج کے آنےمین محمود کا مقابلہ کیا تھا اسلئے محمود نے اوسکا راج چہین کر غزنی مین ملا لیا اور ایک اسلامی رسالہ اور ایک اپنا نائب ہمیشہ کے لیے وہان مقرر کر دیا یہہ مسلمانونکی سلطنت کی گویا بنا اول ہندوستان مین قایم ہوی (۱۲) بارہوان حملہ سنہ ۱۰۲۴ء مین پٹن سومنات پر ہوا اور یہہ اوس زمانہ کا مشہور و معروف مندر گجرات کے جنوب مین واقع تھا برہمنون نے اوسکے بچانے کے لیے تین دن تک سخت محاربہ کیا مگر ناکامیاب ہوئے اور محمود نے خود اپنے ہاتھہ سے مورت کو توڑا اور دس کروڑ کا مال و

---

* اس مندر مین مہادیو کی پوجا ہوتی تھی اوس زمانہ مین وہ مقام اس دیس کے بڑے تیرتھون مین گنا جاتا تھا دو لاکھہ سے لیکر تین لاکھہ جاتری گرہن کے دنونمین جمع ہو جاتے تھے کہتے ہین کہ چہپن ستون اوسمین جواہر لگے ہوئے تھے اور دو سو من بھاری سونیکی زنجیر مین گھنٹہ لٹکتا تھا اس زنجیر کی قیمت کا تخمینہ دس لاکھہ روپیہ کیا گیا ہے) اور دو ہزار گانون اس مندر کے صرف کیلئے وقف تھے اور دو ہزار پنڈے وہانکے پوجاری تھے اور پانسو رنڈیان اور تین سو گوئیے بھی مندر پر مامور تھے گنگا کا جل ایک ہزار میل کے فاصلے سی ہر روز مورت پر چڑہانیکے لیے پہونچایا جاتا تھا ❊

† تیرتھہ کی جگہ سمجھکر آس پاس کے بہت سے راجے سومنات کے بچانیکو اکٹھے ہو گئے اور پانچ ہزار سے اوپر راجپوت مارے گئے محمود جب مندر مین گیا برہمن بہت گڑگڑائے اور عرض کیا کہ آپ مورت کو نہ توڑین اور جتنا روپیہ آپ کہین ہم دینگے پر بادشاہ نے کہا کہ مین بت شکن ہون بت فروش نہین بنا چاہتا یہ کہکر ایک گرز اوس پتھر کی مورت مین ایسا مارا کہ وہ ٹکرے ٹکرے ہو گئی اوسکے اندر سے اسقدر موتی اور جواہر نکلے کہ جسکا مول اوس تعداد سے جو برہمن دینے آمادہ تھے کہین بڑہکر تھا محمود نے اوس مورت کے دو ٹکرے تو مکہ مدینہ مین بہجوا دئے اور دو غزنی مین اپنی عدالت اور مسجد کی سیڑہیون مین جڑوا دئے سومناتھہ کے صندلی کواڑ سلطان غزنی سے لیا تھا جہان سے کہ وہ سنہ ۱۸۴۲ء کی مہم مین انگریز ہندوستان مین لے آئے تھے اور اب وہ آگرہ کے قلعہ مین ہین اسکا ذکر اسطرح سے ہے - لارڈ الینبرا گورنر جنرل ہند نے جنرل ناٹ صاحب کو لکھا تھا کہ جب آپ غزنی مین داخل ہون تو سرکار انگریزی کا رعب بٹھانے کے لیے یہ بہت ضرور ہے کہ آپ سلطان محمود کے مقبرہ سے سلطان کی لاٹھی جو مزار پر لٹک رہی ہے اور نیز سومناتھہ کے صندلی پھاٹک وہان سے جو مزار مذکور مین لگے ہوئے ہین لانیکی کوشش کیجئے اور یہ دو چیزین آپکی مہم کی بڑی بھاری تحفی شمار کئے جاوینگی چنانچہ جنرل موصوف کے مطابق حکم لارڈ الینبرا کے ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۴۲ء کو وہ مشہور و معروف صندلی پھاٹک ہندوستان کو بہیجے گورنر جنرل اونکو پا کر خوش ہوئے اور حکم دیا کہ وہ پہر گجرات کو بہیجے جاوین اور ایک گشتی خط حسب مضمون ذیل تمام راجاؤن اور سرداروں کو اس خوشی کی اطلاع مین بہیجا - میری بھائیو اور اے میرے دوستو تمہاری مظفر فوج افغانستان سے سومناتھہ مندر کے پھاٹک لیکر پھر آئی تمہاری ذلت کا عوض آج سرکار انگریزی نے آٹھہ سو برس کے بعد لیا اور مین ان کواڑونکو پہر گجرات کو اوسی جگہ مندر مین لگانیکے لیے بھیجونگا ۔ مگر اسی قسم کے خط سے گورنر جنرل کی

ہاتھہ لگا اوسکے بعد بہت سی مصیبت اور دقتین ریگستان مین اوٹھا کر غزنی کو واپس گیا* پہر
اوسنے قوم سلجوق کو ۱۰۲۷ء مین مغلوب کیا اور اوسکے بعد ایران کو ۱۰۲۹ء مین فتح کرکے وہانکے
شاہ کو مقام رَے مین گرفتار کیا سلطان نے ۱۰۳۰ء مین وفات پائی۔ یہ بادشاہ بڑا مستعد
دور اندیش خلیق† اور انصاف پسند تہا اسلام کی ترقی کے لئے بہت شوق سے کوشش کرتا

عقل و دانش پر بڑا حرف آیا اور اوس زمانہ کے تمام خاص و عام نے اس اعلان کو ناپسند کیا اور ہندوان نے
بہی ان پہاٹکونکے لینے سے جو اتنے عرصہ دراز تک مسلمانونکے قبضہ مین رہے انکار کیا کیونکہ وہ اونکو پہر مندر
لگانے مین اپنی ذلت اور اپنے خلاف مذہب سمجہتے تہے الغرض وہ پہاٹک آگرہ سے آگے نہین بڑہے یہ
پہاٹک اب بسبب کہنگی کے بہت کمزور ہوگئے ہین

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

* فرشتہ لکھتا ہی کہ اس مہم مین سلطان کو ڈہائی برس لگے۔ جب سلطان ہندوستان سے غزنی کو واپس
جاتے ملتان سے آگے بڑہا اپنی فوج کو حکم دیا کہ ہر شخص چند روز کا کہانا پینا اپنے ساتھہ تیار رکہے اور علاوہ
سامان لشکر کے بیس ہزار اونٹ جنمین شاہی خاصہ کا سامان اور گہوڑونکا گہاس دانہ تیار ہو ساتھہ رہین اور
یہ انتظام بسبب سفر ریگستان کے کیا گیا تہا ⁂

† اس بادشاہ کے اخلاق کے بارہ مین یہ نقل لکہی ہی کہ ایک دن یہ بادشاہ اپنے محل پر بیٹھا ہوا سیر
کر رہا تہا اتفاقاً اوسکی نظر ایک غریب آدمی پر پڑی کہ تین مرغ لئے ہوئے محل کے نیچے کہڑا ہی بادشاہ نے
جب اوسکی طرف دیکھا اوسنے مرغ دکھا کر اشارہ کیا بادشاہ نے منہ پہیر لیا تہوڑی دیر کے بعد پہر بادشاہ
نے دیکھا اوسنے پہر ویسا ہی اشارہ کیا آخر کو بادشاہ نے اوسے بلاکر پوچہا کہ تو کیا کہتا ہی عرض کیا کہ مینے آج
حضور کو شریک کرکے بازی بدی تہی یہ تین مرغ جیتے ہین حضور کا حصہ لایا ہون بادشاہ نے تبسم کیا اور اپنے
ملازمونکو حکم دیا کہ اسسے مرغ لے لو دوسرے روز پہر آیا اور دو مرغ لایا تیسرے دن خالی ہاتھہ آیا اور بہت
رنجیدہ اور غمگین محل کے نیچے کہڑا ہوا بادشاہ نے اوسکی طرف دیکھکر اپنے کسی مصاحب سے فرمایا کہ آج ہمارے
شریک کو کوئی حادثہ پیش آیا کہ اوسکے چہرہ سے بہت رنج ظاہر ہوتا ہی بادشاہ نے اوسے آگے بلاکر پوچہا کہ آج
کیا حال ہی اوسنے عرض کیا کہ آج حضور کو شریک کرکے ایک ہزار دینار کی شرط بدی تہی سو ہار گیا ہون بادشاہ
نے [illegible] دینار اوسکو دئے اور فرمایا کہ جبتک مین موجود ہون مجہے شرط مین شریک نہ کرنا۔

سلطان نے ایکمرتبہ خلیفہ القادر باللہ کو کہلا بہیجا کہ سمرقند مجہے دیدیجئے اگر ندو گے تو ایک ہزار ہاتیون سے آکر
دار الخلافت کو پامال کرا دونگا خلیفہ نے سلطان کو نامہ لکہا اور جب نامہ سلطان کے سامنے کہولا گیا
اس نامہ کے آخر مین بعد بسم اللہ کے حروف الم مکرر لکہے ہوئے تہے بادشاہ اوسکو دیکہکر بہت حیران ہوا اور
ہر ایک سے دریافت کیا مگر کچہہ مطلب سمجہہ مین نہین آیا آخر کو ابوبکر قہستانی نے جو اوسوقت تک کوئی
رتبہ اور درجہ بادشاہ کے یہان نہین رکہتا تہا جرأت کرکے عرض کیا کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ حضور نے جو
لکہا تہا کہ مین ہاتی لیکر دار الخلافت پامال کرا دونگا خلیفہ نے ان حروف سے الم تر کیف باصحاب الفیل
کی قصہ کیطرف اشارہ کیا ہی بادشاہ سنتے ہی اسکے ڈر گیا اور بہت رویا اور اوس قاصد سے جو خلیفہ کا نامہ
لیکر آیا تہا بہت معذرت کی اور بہت سے تحفے دیکر اوسکو خلیفہ کیخدمت مین روانہ کیا اور اپنی گستاخی کی معافی
چاہی ابوبکر کو ایک بڑا بہاری خلعت دیکر امارت کا درجہ بخشا ⁂

‡ ذیل کے قصہ سے محمود کی خوبی انصاف کا حال معلوم ہوتا ہی۔ ایک روز ایک گنوار نے آکر اپنی آنکہہ
سلطان کے قدمونمین ڈالکر عرض کیا کہ کوئی فوجی افسر زبردستی اوسکے گہر مین گہس کر اوسکی بیوی کا

اور نہایت تجربہ کار اور جنگ آزما جنرل تہا اور اہل علم کا بڑا قدردان تہا اور اونکو وظیفہ دینے
مین ایک لاکہہ روپیہ سال صرف کرتا سلطان کو عمارت وغیرہ سے بہی بہت شوق تہا شہر غزنی
اوسکے عہد مین بڑی رونق پر تہا وہ اپنی انتظام* ملکی کے باعث بہی بہت مشہور ہے باوجود غزنی
سے بار بار جانیکی اوسکے قلمرو مین کسیطرحکی ابتری پیدا نہین ہوئی مگر اوسکے مرتی ہی اوسکی سلطنت
مین زوال ہوگیا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو ملک کے بندوبست کیلئے کوئی قانون یا آئین بنانیکا وقت
نملا اوسنے غزنی مین ایک بڑا کالج اور عجائب خانہ بہی قائم کیا تہا اوسکے دربار مین اکثر اہل علم†
اہل کمال اور اہل ہنر جمع تہے۔

پاس رہتا ہی اور مجکو گہونسی مار اور گالی دیکر نکال دیتا ہی اوسنے یہ حرکت کئی دفعہ کی ہی اور میری شور وغل پر مطلقا
خیال نہ کیا محمود نے اوسی حکم دیا کہ اسوقت کچہہ مت کہہ مگر جبکہ وہ شخص تیری یہان پہر آوی تو مجہسے
اوسوقت آنکر عرض کرنا تیسری روز گنوار پہر حاضر ہوا اور وہی ماجرا بیان کیا محمود تلوار لیے اور کمبل اوڑہکر
اوسکے ساتہہ ہولیا وہان جاکر دیکہا کہ مجرم گنوار کی بیوی کے ساتہہ ہم بستر ہی سلطان نے فوراً چراغ کو
گل کرکے زانی کے سر پر تلوار ماری اور پہر روشنی منگاکر مقتول کے چہرہ کو دیکہکر خدا کا شکر ادا کیا اور پانی
منگا خوب سیر ہوکر پیا۔ سلطان نے دیکہا کہ گنوار اس میری عمل پر نہایت متحیر ہی اوس سے کہا کہ جب تنے
مجہسے اس واقعہ کی پہلے خبر دی تہی تو مینے قیاس کیا تہا کہ ایسا بیباک مجرم سوا میری بہتیجے کے کوئی نہین
ہوسکتا پس اسلیے مینے چراغ کو گل کردیا تہا کہ اوسکی صورت دیکہکر میرا جوش محبت کہین انصاف مین حارج
ہو اب مینے دیکہا کہ مجرم کوئی غیر شخص ہی اسلیے مینے خدا کا شکر ادا کیا اور مینے عہد کیا تہا کہ جبتک تیری
دادرسی نہین ہوجائیگی مین کچہہ نہین کہاؤنگا اب بسبب شدت پیاس کے مینے پانی منگاکر پیا ۔

* سلطان کے بڑے مدبر وزیر ابو العباس اور حسن میمندی تہے ۔

† منجملہ اکثر اہل علم کے عنصری اور دقیقی بہیگر اوسکے دربار مین ان دونون سے زیادہ تر مشہور فردوسی طوسی ہوا اوسنے
بادشاہ کی فرمایش کے مطابق مشہور کتاب شاہنامہ جسمین شاہان ایران اور رستم زابلستان کے احوال رقم ہین تیس
برس کے عرصہ مین فارسی مین ساٹہہ ہزار شعر مین لکہی ہی اور خوبی یہہ ہی کہ کوئی لفظ عربی کا حتی الوسع کتاب
مین نہین لایا ہی اوسوقت کے لوگ اس قسم کی فارسی کو جسمین الفاظ عربی کم ہون بہت زیادہ پسند کرتے تہے سلطان
وقتاً فوقتاً اوسکی اشعار سنکر بہت محظوظ ہوتا۔ محمود نے فی شعر ایک اشرفی دینیکا وعدہ کیا تہا مگر بعد کو بجای اشرفی کی لوگونکے
کہنے سننے سے درہم بہیجے فردوسی نے اس نذر کو قبول نکیا اور ہجو مین بہت شعر لکہکر اونکو معرفت ایاز کی سلطان
کو بہیجکر اپنے مولد طوس کو چلا گیا مگر سلطان ان اشعار سے اوس سے بہت زیادہ برہم نہوا اور پہر اوسکو مطابق
اپنے وعدہ کی بجای درہم اشرفیان بہیجین لیکن جبہی یہ خزانہ فردوسی کے مکانکی ایک دروازہ سے داخل ہوا
عین اوسیوقت اوسکا جنازہ دوسری دروازہ سے نکل رہا تہا اوسکی بیٹی نے اس بوقت انعام کے
لینے سے انکار کیا مگر محمود کے اصرار سے اوسنے اوسکو آخر کار قبول کرکے ایک دریا کی بند کی تعمیر مین صرف کیا
اس دریا کی طغیانی سے اہل طوس کو بیشتر مضرت پہونچتی تہی اور اس بند کے بنانیکے لئے فردوسی
بہی اپنی زندگی مین خواہش کیا کرتا تہا فردوسی نے جو ہجو سلطان کی ہی اوس سے محمود کی [illegible]
اور دنی الطبع ہونا پایا جاتا ہی مگر ہم اوسکے بیانات کو ایسی حالتمین اور نیز سلطان کے چال چلن کو
عموماً خیال کرکے ہرگز قابل اعتبار نہین سمجہتے۔ فردوسی نے خود بہی سلطان کی سخاوت کی

ہندوستان کی دولت* جیسے اس بادشاہ کو حاصل ہوئی ویسی کسیکو نہ نصیب ہوئی ؛

س خاندان غزنی مین سب سے بڑا بادشاہ کون ہوا اور وہ کب گذرا اوسکی فوجی مہما کا ذکر لکھو اوسکے بعد کون تخت نشین ہوا اور اس خاندانکا سب مین پہلا بادشاہ کون تھا کن صورتون مین اور کن شخصون نے اس خاندانکو تباہ کیا ؟

ج خاندان غزنی مین سب سے بڑا بادشاہ محمود جسکو محمود غزنوی بھی لکھتے ہین ہوا اوسنے سنہ ۹۹۶ء سے سنہ ۱۰۳۰ء تک سلطنت کی اوسکی بڑی فوجی مہمین بارہ[12] مشہور حملے ہین جو ہندوستان پر سنہ ۱۰۰۱ء سے سنہ ۱۰۲۴ء تک ہوئے سب مین پہلا حملہ ہندوؤنکے مشہور مندر سومنات پر ہوا تھا ان تمام حملون مین سلطان نے ہندوؤنکے مندروںکو توڑا اور ہندوستانکی صدہا سال کی دولت جمع کی ہوئی لوٹی اور ہزارون ہندوؤنکو لونڈی غلام بنایا اوسنے ایران پر بھی حملہ کیا اور اوسکو سنہ ۱۰۲۹ء مین فتح کیا اور سنہ ۱۰۳۰ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا مسعود اول تخت نشین ہوا خسرو ملک ‡ اس خاندانکا سب مین اخیر بادشاہ تھا اوسنے لاہور مین سنہ ۱۱۸۶ء تک سلطنت کی قطب الدین نامی

بہت اتعریف کی ہے جیسا کہ اس قطعہ سے ظاہر ہے؛ خجستہ درگہ محمود زابلی دریاست ؛ کدام دریا کہ آنرا کنار پیدا نیست ؛ شدم بدریا و غوطہ زدم ندیدم در ؛ گناہ بخت من ست وگناہ دریا نیست ؛

* تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اس بادشاہ کو ہندوستان سے علاوہ بیشمار دولت کے ایک جانور بشکل قمری ہاتھہ لگا تھا اور اوسکا یہہ خاصہ تھا کہ جسوقت زہر آلودہ کھانا سامنے آتا وہ مرغ بے قرار ہوتا اور بے اختیار اوسکی آنکھون سے آنسون جاری ہو جاتے اس طرح سے وہ اپنے مالک کو اوس کھانے سے باز رکھتا سلطان محمود نے اس مرغ کو مع اور بہت سے تحفون کے خلیفہ القادر باللہ کے حضور مین بغداد کو بھیجدیا ـ

اس بادشاہ کے سنہ جلوس مین ایک کان سونے کی بشکل ایک درخت کے زمین سیستان مین پیدا ہوئی جس قدر اوسکو کھودتے تھے زر خالص نکلتا تھا اور دور اوسکا تین گز کا تھا یہہ کان سلطان مسعود کے زمانہ تک رہی پھر ایک زلزلہ کے آنے سے ناپدید ہو گئی ـ اور ایک پتھر ہندوستان سے اوسکے ایسا ہاتھہ لگا کہ جب کسی کے زخم لگتا اوس پتھر کو گھسکر لگا دیتے فوراً آرام ہو جاتا ؛

† یہہ بادشاہ نہایت سخی اور شجاع تھا اوس زمانہ مین لوگ اوسکو رستم ثانی کہتے تھے کیونکہ اوسکا تیر آہنی پاکھر کو توڑ کر ہاتی کی پیٹھہ مین گھس جاتا اور اوسکا گرز اتنا بھاری تھا کہ کوئی شخص اوسکو اوٹھا نہین سکتا تھا ؛ یہہ اپنے سپاہیونکے ہاتھہ سے مارا گیا ؛

‡ یہہ سلطان محمود کے پر پوتے کا پرپوتا تھا ؛ سلطان محمود (۹۹۶–۱۰۳۰) مسعود (۱۰۳۰–۱۰۴۰) مودود (۱۰۴۰–۱۰۴۹) پھر پانچ سلطان (۱۰۴۹–۱۱۱۸) ابراہیم (۱۱۱۸–۱۱۵۲) خسرو (۱۱۵۲–۱۱۶۰) خسرو ملک (۱۱۶۰–۱۱۸۶) ؛

ایک شخص غور کے شاہزادون مین تہا اوسنے غزنی کے بادشاہ بہرام* کی بیٹی کے ساتہہ شادی کی تہی تہوڑے دنون کے بعد ایک جہگڑا برپا ہوا بہرام نے اپنے داماد اور اوسکے بہائی کو مرڈالا شاہزادہ قطب الدین کے دوسرے بہائی علاؤالدین نے غزنی پر جو اوسوقت ایشیا بہر مین نامی شہر گنا جاتا تہا چڑہائی کی اور سات دنمین فتح کرکے اپنی فوج سے تاخت و تاراج کرادیا اور شہر والون کو جو اوسکی سپاہیونکی تلوار سے بچے پکڑکر غور لے گیا اور وہان اپنی مکانونکے لئے اونکے خون سے گارا بنوایا۔ بہرام ہندوستانکو بہاگ کر چلا گیا مگر راہ مین بسبب رنج و الم کے مر گیا اوسکے بیٹے خسرو اور پوتے خسرو ملک نے سنہ ١١٨٦ع تک لاہور مین سلطنت کی اور اس دشمن خاندان سبکتگین کو شہاب الدین محمد غوری نے معدوم کردیا‡

س غور کے خاندان کے عروج کا مختصر حال لکھو

ج ادہر خاندان غزنی کا تنزل بتدریج اکیسو چالیس برس تک ہوتا رہا ادہر ایک دوسری سلطنت

---

* بہرام بڑا علم دوست تہا مشہور شاعر نظامی گنجوی اسی کے دربار مین تہا۔ یہ بادشاہ نہایت زاہد اور متقی اور پرہیزگار تہا باوجود نوجوان ہونیکے ترک لذات کردیا تہا اور ہر سال ماہ رجب اور شعبان کو رمضان کے ساتہہ ملاکر تین مہینے کے روزے رکہا کرتا تہا اور ہمیشہ رعیت پروری اور عدل و انصاف مین مشغول رہکر بکثرت خیرات کرتا اور سال مین اکثر شیخ امام یوسف سجاوندی سے اپنی مجلس مین بلاکر وعظ سنتا اور ایک قران شریف اپنی ہاتہہ سے لکہہ لیا کرتا تہا ایک سال مکہ مدینہ منورہ مین بہیجتا دوسرے سال دوسرا قران مکہ معظمہ مین چنانچہ چند قران اوسکے ہاتہہ کے لکہے ہوئے کتب خانہ مدینہ مین موجود ہین اور اس بادشاہ نیک سیرت کے ٣٠ لڑکے اور ٣٠ لڑکیان تہین اسنے اپنی سب لڑکیونکا سادات عظام اور علمائے عالیمقام سے بیاہ کردیا اور اسی بادشاہ کے پوتے کے عہد خلافت مین کتاب کلیلہ دمنہ عربی سے فارسی مین ترجمہ ہوئی ؛

† اسکو تواریخ والون نے جہانسوز خطاب دیا ہی اسنے غزنی مین بڑی بڑی ظلم کئے تمام مسجدونکو ہیر ڈالا اور شہر کو جلادیا سوائی محمود اور مسعود ابراہیم کے مزار کے اور سب قبرونکو کہدوا ڈالا کسی عمارت کا نام و نشان نہ چہوڑا مورخون نے چنگیز خان اور تیمر لنگ کو بہی اسقدر برائی سے نہین لکہا جیسا کہ علاؤالدین جہانسوز کو لکہا ہے ؛

‡ شہاب الدین جب فوج لیکر لاہور مین آیا تو اوسنے وہان پہونچتے ہی یہ مشہور کیا کہ مین خراسان کی مہم کے لئے فوج جمع کرتا ہون اور خسرو ملک سے صلح کرکے اوسکے بیٹے کو جو اوسکی قید مین تہا چہوڑ دیا خسرو ملک نے یہ امر دیکہکر اپنی حفاظت دور کردی اور اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے چلا۔ شہاب الدین نے فوراً ایک بہاری رسالہ کے ساتہہ اوسکے پایہ تخت کیطرف کوچ کیا اور رات کیوقت خسرو ملک کے لشکر پر حملہ کرکے اوسکو قید کرلیا اور اوسکو معہ اوسکے خاندان کے گرفتار کرکے قلعہ غرجستان مین بہیجدیا جہان پر کہ وہ بہت برسون بعد قتل کردئے گئے ؛

— خاندان غزنی سنہ ٩٧٦ع سے لیکر سنہ ١١٨٦ع تک دوسو نو برس قائم رہا ؛ ؛ ؛ ؛

غور* نامی افغانستان کے جنوب مین زور پکڑتی گئی یہ مقام غزنی مین اور ہرات کے درمیان واقع ہی یہانکے سردار ہمیشہ سے بڑے لڑنیوالے اور حوصلہ ور رہی محمد سور نامی وہانکے سردار کو سلطان محمود نے بڑی مشکل سے مغلوب کیا تھا قطب الدین شاہزادہ غوری نے بہرام شاہ غزنی کی بیٹی سے شادی کی وہ اور اوسکا بھائی سیف الدین بعد کو بہرام کے ہاتھہ سے مارے گئے اونکے بھائی علاؤالدین غوری نے اپنے بھائیونکے خون کا عوض لینے کے لئے غزنی پر چڑھائی کی اور اوسکو برباد کرکے بہرام کو وہان سے نکالدیا ؛

س کن دو ناموں سی سلطنت اسلامیہ کا بانی ہند مین مشہور ہی - کب اور کہان اور کس نتیجہ سے اوسکا پہلا اور دوسرا حملہ ہندؤنکے مقابلہ مین ہوا اور اس راجہ کا جو اسموقع پر تمام ہندی فوجون کا سردار تھا کیا حال ہوا ؟

ج مسلمانونکی سلطنت کا بانی شہاب الدین محمد غوری اور معزالدین بن سام کے نام سے مشہور ہی اوسنے پہلا حملہ ہندوستان مین ۱۱۹۱ع مین کیا اور ایک لڑائی مین جو مقام تلاوڑی پر راجہ پرتھی راج سے ہوئی شکست کھائی ۱۱۹۳ع مین اوسنے پھر حملہ کیا اور پرتھی راج اور اوسکے ساؤن راجاؤن سی اوسی مقام پر مقابل ہوا پرتھی راج گرفتار اور مقتول ہوا اور مسلمانونکا صرف اسی ایک ہی لڑائی سے شمالی ہندوستان مین داب بیٹھہ گیا اجمیر مین شہاب الدین نے سیکڑون کو قتل کیا اور ہزارونکو لونڈی غلام بنایا ؛

* غور والونکی نسل کے بارہ مین مختلف روایتین ہین کوئی کہتا ہی کہ وہ خطا کے ترکی تھے بعض پٹھان کے فرقہ سور سے اونکو بتاتے ہین اور بعض ضحاک نامی شاہ ایران سے اونکی نسل کہتے ہین ــــ راوی بیان کرتے ہین کہ بعد وفات محمود کے سور خاندانکے سردار سام نامی اپنا ملک چھوڑکر ہندوستان کو بھاگ آیا یہان پر کسی مندر مین بھیس بدلکر رہا پھر ایک عرصہ کے بعد بہت سی دولت جمع کرکے اپنے گھر کو واپس جانیکا ارادہ کیا راہ مین جہاز ایران کے کنارہ کے قریب غارت ہوکر سمندر مین ڈوب گیا - اوسکا بیٹا حسین سوری ایک تختہ سے جمٹ گیا اور تین دن تک وہ تختہ بہتا رہا اور اسی تختہ پر اوسکے ساتھہ ایک شیر بھی تھا جسنے کہ حسین سوری کو مطلقاً ایذا نہ پہونچائی - آخرکار وہ تختہ کسی شہر کے کنارہ جا کر لگا اور حسین سوری تختہ سی اوتر شہر مین داخل ہوا اگر اتفاقاً اس شہر مین قید ہوگیا پھر خلاصی پاکر غزنی کا قصد کیا راہ مین قضا قون نے گھیرا جنہون نے بہ سبب اوسکی خوبی صورت اور ڈیل ڈول کے اپنی صحبت اور تربیت کے قابل دیکھکر اوسکو ایک گھوڑا اور ہتھیار دیکر اپنی شریک ہونے پر مجبور کیا - اتفاق سی اوسی رات کو یہ گروہ سب گرفتار ہوا اور سلطان ابراہیم کے دربار مین حاضر کئی گئی ابراہیم نے سب کو اونکی جرم کے پاداش مین قتل کا حکم دیا - حسین نے قابو پاکر سلطان سی اپنا قصہ سرگذشت بیان کیا - سلطان نے اوسکے بیان کو باور کرکے معافی کا حکم دیا اوسکو اوسکے مولد غور کا حاکم کرکے بھیجدیا ؛

اس نوٹ کو صفحہ آئندہ پر دیکھو

شہر دہلی کب اور کس طرح سے پایہ تخت اہل اسلام ہوا ہے ؟

شہر دہلی اہل اسلام کی سلطنت کا پایہ تخت ۱۱۹۳ء مین ہوا محمد غوری نے اپنے غلام قطب الدین کو اپنا نائب کرکے ہندوستان کی فتوحات پر چھوڑ دیا قطب الدین نے جو پہلا بادشاہ غلامون کے خاندان کا تھا دہلی کو اپنا پایہ تخت بنایا ؛

شہاب الدین کی فتوحات کا مفصل حال لکھو وہ کب اور کس طرح سے مرا ؟

شہاب الدین نے پرتھی راج کو شکست دیکر اجمیر کو فتح کیا اور اوسکے پیچھے اوسکے غلام قطب الدین نے میرٹھ* دہلی اور کوئل† پر قبضہ کیا اور ۱۱۹۴ء مین جے چند‡ قنوج کے راجہ کو اٹاوہ کے پاس شکست دی اور قنوج§ اور بنارس|| پر قابض ہوا اسیوقت مین راٹھور والون نے قنوج کو چھوڑکر مارواڑ مین ایک سلطنت کی بنیاد ڈالی اور یہ سلطنت اتبک راجپوتانہ مین قائم ہے ۱۱۹۵ء مین شہاب الدین نے پھر ہندوستان مین آکر بیانہ جو آگرہ کے غرب مین واقع ہے لیکر گوالیار کے قلعہ سنگین کا محاصرہ کیا سال آیندہ مین اوسنے کالنجر¶ کالپی کو فتح کیا اور نیز بداون پر چڑہائی کی قطب الدین کے غلام بختیار خلجی نے اودھ - بہار** بنگالہ - کو فتح کیا - شہاب الدین ۱۲۰۶ء مین سندھ ندی کے کنارہ قوم گکر کے لوگون کے ہاتھ سے دھوکے*** سے مارا گیا -

---

† صفحہ ۳۴ کہتے ہین کہ اسوقت پرویرہ سو راجہ پرتھی راج کے لشکر مین راجہ تھے اور تین ہزار ہاتی اور تین لاکھ سوار اوسکی فوج مین تھے پیادہ کا تو کچھ شمار نہتا مگر راجہ جے چند قنوج والے نے بہ سبب قدیمی عداوت کے اوسکو کچھ مدد نہ دی ؛

* اس شہر مین قطب الدین ایبک نے تمام مندر ونکی مسجد بنوائین اور بت پرستی کا کوئی نشان باقی نہ چھوڑا ؛

† اس شہر مین جسنے اطاعت اسلام قبول نکی وہ مارا گیا -

‡ اسی راجہ نے رسم راجہ سوگات اور اپنی بیٹی کی سوئمبر اس وسیس مین آخر مرتبہ کی تھی پھر کبھی کسی نے اسکا حوصلہ نکیا اس لڑائی مین یہ راجہ قطب الدین کے تیر سے مارا گیا ؛

§ اور اوسکے گھربار کے لوگ بعد اسکے قنوج چھوڑ مارواڑ مین چلے گئے ؛

|| کہتے ہین کہ شہاب الدین نے بنارس مین کم سے کم ایک ہزار مندر مسمار کئے ؛

¶ کالنجر مین بھی تمام مندر ونکی مسجد بنوادین اور پچاس ہزار آدمیون کو قید کیا ؛

** ندیا کے ایک راجہ کا ذکر ہے کہ وہ انعام مین کبھی کسیکو لاکھ روپیہ سے کم نہین دیا کرتا

*** ایک دن جب بادشاہ کا خیمہ ہواخوری کے واسطے سندھ ندی کے کنارہ کھڑا تھا کچھ بدمعاش آدمی رات کیوقت جنکے کئے ایک رشتہ دار اوسکی لڑائی مین مارے گئے تھے دریا مین تیرکر ڈیرہ مین گھس آئے اور تلوارون سے اوسکو کاٹ ڈالا مادہ تاریخ وفات اوسکی صاحب السیر ہے جس سے ۶۰۲ ہجری پیدا ہوتے ہین مگر فی الحقیقت وہ دوسری شعبان ۶۰۲ ہجری مین مرا ؛

— اوسکی نعش کو اوسکا وزیر اور دیگر سردار غزنی لے گئے اور سخت ماتم کیا ؛ ؛

س شہاب الدین محمد غوری کی حدود سلطنت اوسکی وفات کے وقت کہان تک تہین اور اوسکے خزانہ کا حال سورخون نے کیا لکہا ہی اوسکے بعد کون تخت پر بیٹہا محمود غزنوی سے وہ کن باتونمین مشابہ اور کن مین اوسکے خلاف تہا ؟

ج شہاب الدین محمد غوری کے وفات کیوقت اوسکے پاس ہندہیاچل سے اوپر کا کل ملک جس سے ہندوستان خاص مراد ہی سوائے مالوہ اور چند اور اضلاع کے تہا سندھ بنگالہ بھی فتح ہونے والے تہے گجرات مین سوای دارالسلطنت انہلواڑہ کے اور کچہہ اوسکے پاس نتہا۔

خزانہ اوسکے پاس بہت تہا تواریخ فرشتہ کی بموجب پانچ من نقد صرف اوسمین ہیرا تہا۔

اوسکے بعد غور مین اوسکا بہتیجا محمود* غوری تخت پر بیٹہا لیکن ہندوستان مین قطب الدین ایبک† کا قبضہ رہا محمود غوری‡ نے تخت پر بیٹہتے ہی قطب الدین کو بادشاہی کا خلعت اور خطاب بہیجدیا۔

شہاب الدین کی فتوحات ہندوستان مین سلطان محمود کی فتوحات سے بہت زیادہ ہوئین اور اگر موقع ملتا تو غالبًا ایران مین بھی زیادہ ہوجاتین ہرچند کہ شہاب الدین ایک حوصلہ ور بہادر سپاہی تہا مگر محمود کی ہوشیاری اور عام لیاقت تک نہین پہونچ سکتا تہا وہ محقق اور فتحمند دونون تہا اوسکی توجہ جسقدر فتوحات پر تہی اوسیقدر علوم اور ہنر کی ترقی پر بھی تہی اسلئے محمود کا نام اتبک ایشیا بہر مین مشہور ہے بخلاف اسکے شہاب الدین کو بہت کم لوگ جانتے ہین۔

* شاہان خوارزم نے ۱۲۱۵ء مین غزنی پر حملہ کرکے اوسکو لے لیا اور محمود غوری بھی بعض روایت کے بموجب اسی موقع پر مارا گیا۔

† ایبک ترکی مین اوسکو کہتے ہین جسکے ہاتہہ کی چہوٹی اونگلی ٹوٹی ہو۔

‡ شہاب الدین محمد غوری کے تین غلام تہے (۱) قطب الدین جو ہندوستان کی فتوحات کا مالک ہوا (۲) الدوز جو غزنی کا مالک ہوا (۳) ناصر الدین کباچہ جو ملتان اور سندھ مین حکمران ہوا اوسکی وفات کے وقت یہ تینون غلام خودمختار ہوگئے چنانچہ اسی وجہ سے سلطنت غور بہت کمزور ہوگئی حتی کہ محمود غوری کی وفات کے بعد شاہان خوارزم نے غزنی کو ۱۲۱۵ء مین اوڑا دیا نے تخت فیروزہ کو اوسکے بعد فتح کیا۔ اکثر مورخ کہتے ہین کہ محمود غوری بہی اسی موقع پر مارا گیا۔

س غلامون کے خاندان کے بادشاہونکی ایک فہرست اسطرحسے ترتیب دو کہ جسمین ہر بادشاہ کا نام معہ سنہ جلوس اور مختصر کیفیت کے درج ہو

ج

نمبر	نام	سنہ جلوس	حالات عہد
۱	قطب الدین ایبک	۱۲۰۶	شہاب الدین محمد غوریکا غلام تہا مسلمانونکی سلطنت کا ہندوستانمین بانی ہوا ؛
۲	آرام شاہ	۱۲۱۰	قطب الدین ایبک کا بیٹا تہا ایک سال کے اندر تخت سے اوتار دیا گیا ؛
۳	شمس الدین التمش	۱۲۱۰	قطب الدین ایبک کا غلام اور داماد تہا۔ نامی بادشاہ ہوا قطب مینار بنوایا۔ چنگیز خانکی چڑہائی ہوئی۔ اور بہت سے شہر مثل مالوہ۔ رنتبہور۔ سندھ و گوالیار وغیرہ فتح کئے ؛
۴	رکن الدین فیروز شاہ	۱۲۳۶	شمس الدین کا بیٹا تہا۔ ساتہی مہینے مین تخت سے اوتارا گیا۔ بڑا عیاش غافل اور تماش بین تہا۔ خزانہ بالکل واہیات مین لوٹاتا ؛
۵	رضیہ بیگم	۱۲۳۶	شمس الدین التمش کی بیٹی تہی۔ عورت صرف یہی تخت پر بیٹہی۔ بڑی ہوشیار اور دانا تہی ایک حبشی غلام سے عشق ہو گیا تہا اپنے امرا کے ہاتہ سے ماری گئی ؛
۶	معز الدین بہرام	۱۲۳۹	رکن الدین فیروز کا بیٹا تہا۔ اسنے بالکل اختیار اپنے مہتر فراش کو دے رکہا تہا اور اوسکی صلاح پر چلتا تہا اسی سبب سے بلوہ ہوا اور بلوائیونکی قید مین جانسے گیا ؛
۷	علاء الدین مسعود	۱۲۴۱	شمس الدین التمش کا بیٹا تہا اسکے وقت مین منگولون نے تبت کی راہ سے بنگالہ پر چڑہائی کی پر شکست کہائی یہ بادشاہ بہی مارا گیا ؛
۸	ناصر الدین محمود شاہ	۱۲۴۶	شمس الدین التمش کا بیٹا تہا۔ نہایت نیک اور سادہ مزاج بادشاہ تہا اسکے عہد مین چنگیز خان کے پوتے ہلاکو کا سنہ ۱۲ ھ مین ایلچی آیا ؛
۹	غیاث الدین بلبن	۱۲۶۶	ناصر الدین کا بہنوئی اور وزیر تہا بڑے دبدبہ والا بادشاہ ہوا اور بڑا نیکنام تہا اسکی عہد مین دلی بڑی رونق پر تہی ؛
۱۰	معز الدین کیقباد	۱۲۸۶	غیاث الدین بلبن کا پوتا تہا غلامونکی خاندان کا آخری بادشاہ ہوا۔ بڑا عیاش تہا اونے باپ قراخان کے سمجہانے کا اوسکو کچہ اثر نہوا آخر کار مارا گیا ؛ اور خاندان غلام ۸۲ برس قایم رہکر ختم ہوا۔

س قطب الدین ایبک کے حالات ابتدائی بیان کرو

ج قطب الدین ایبک ایک ترکی غلام تھا اُسکے لڑکپن مین اُسکو کوئی شخص نیشاپور مین لایا تھا اور وہان اوسکو ایک دولتمند شخص نے خریدا اوسکو فارسی اور عربی سکھلائی اپنے آقا کے مرنیکے بعد قطب الدین پھر ایک تاجر کے ہاتھہ فروخت ہوا اور اس تاجر نے اوسکو شہاب الدین کی نذر کیا یہان پر وہ اپنی شجاعت اور لیاقت سے بہت جلد اپنے شاہی آقا کا عزیز ہوگیا اور ایک رسالہ کا افسر کردیا گیا شہاب الدین کے یہان قطب الدین کا اسقدر اعزاز اور اعتبار بڑھا کہ آخرکار بادشاہ نے اوسکو اپنی تمام فتوحات ہند کا مالک و مختار کردیا *قطب الدین تخت دہلی پر سنہ ۱۲۰۶ع سے سنہ ۱۲۱۰ع تک متمکن رہا ؛

س غلامونکے خاندانمین سب سے بڑا بادشاہ کون ہوا ؟ اوسکے عہد سلطنت کا حال لکھو

ج غلامون کے خاندان کا سب مین بڑا بادشاہ †شمس الدین التمش ہوا یہ بادشاہ سنہ ۱۲۱۰ع مین تخت پر بیٹھا اوسکے عہد مین ‡چنگیز خان مغل کے بیداد سے سلطان خوارزم عاجز ہوکر ہندوستان

---

* تاریخ وفات قطب الدین ایبک سلطنت پناہ ہی جس سے سنہ ۶۰۷ھ نکلتے ہین ہی

† کہتے ہین کہ شمس الدین شریف خاندان سے تھا مگر زمانہ کی افتاد سے مثل یوسف کی اپنے حاسد بھائیون کے ہاتھہ سے فروخت ہوا تھا سلطان شہاب الدین نے خود تو اوسکو نہین خریدا تھا مگر اوسکے غلام قطب الدین نے باجازت اپنے آقا کے اوسکو بعوض پچاس ہزار درم کے خرید کیا تھا۔

‡ چنگیز خان ابتدا مین مغلون مین ایک چھوٹا سردار تھا اوسنے تاتار کی تینون قومون کو مغلوب کرکے مسلمانون کی سلطنتون پر حملے کرنے شروع کئے کہتے ہین کہ اوسکی فوج اسقدر تھی کہ نہ تو اوس سے پہلے اور نہ اوسکی بعد اسقدر لوگ کبھی جمع ہوئے وہ جہان جاتا سوائے کاٹنے۔ مارنے۔ ڈہانے۔ جلانے۔ لوٹنے۔ دبانے کے اور کچھہ بھی اوسے کام نہ تھا کہتے ہین کہ بنی آدم پر ایسی مصیبت طوفان نوح کے بعد سے کبھی نہین آئی چنگیز خان مسلمان نہ تھا وہ اور اوسکی ساتھی ایک طرح کے بدھ تھے وہ مورتون کو پوجتے تھے بید اور قرآن کو یکسان سمجھتے تھے۔

§ اس بادشاہ کا نام جلال الدین تھا اسکے باپ نے چنگیز خان کے ایلچیون کو مارکر اپنے اور اپنے ملک پر بہت تباہی بلائی اور پھر خود بسبب رنج کے مرگیا۔ اور جب اوسکا بیٹا جلال الدین ہندوستان مین پناہ لینے کے لئے آیا تو شمس الدین نے بخوف مغلون کے اس حیلہ سے کہ اس ملک کی آب و ہوا آپکے مزاج کی موافق نہ آویگی جلال الدین کو ہندوستان سے ایران کی طرف روانہ کردیا جو مغل جلال الدین کا تعاقب کرنے ہوئے ہندوستان آئے تھے وہ دس ہزار ہندو نکو غلام بنانے کے لئے پکڑ لے گئے تھے جب لشکر مین رسد کی کمی ہوگئی تو ظالمون نے اون بیچارون کو تلوارون سے کاٹ ڈالا۔

مورخون نے چنگیز خان کے ظلم کے بڑے بڑے حالات اور قصے لکھے ہین ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

مین ناو لینے کو آیا تہا - التمش نے سندہ کو ۱۲۲۵ء مین فتح کرکے اپنی قلمرو مین ملایا
اوسی سال بہار و بنگالہ مین بہی اوسنے اپنا رعب جمایا اوسکے بعد چہہ برس کے عرصہ
مین ۱۲۳۲ء تک رنتھنبور - اور ماندو کے مشہور قلعہ کو سر کیا - اب ازان گوالیار - بہیلسہ -
اجین - مالوہ پر قبضہ کیا اور اجین مین مہاکال کا سوگز اونچا نامی مندر توڑا - بغداد کے خلیفہ نے
اوسے بادشاہی کا خلعت و خطاب بہیجا - دہلی مین قطب* مینار اسی بادشاہ کی بنوائی ہوئی ہے†
وہ اپریل ۱۲۳۶ء مین مرگیا -

س

رضیہ بیگم - ناصر الدین محمود کا حال لکھو -

ج

رضیہ بیگم غلامون کے خاندان مین تخت دہلی پر یہی ایک عورت ملکہ ہندوستان ہوئی اوسنے ۱۲۳۶ء سے ۱۲۳۹ء تک سلطنت کی صاحب تاریخ فرشتہ لکہتا ہے کہ یہہ عورت بہت لائق اور ہر طرح سے قابل تہی قران بہت صحیح پڑہتی اور اگر اوسمین کوئی نقصان تہا بہی تو یہی تہا کہ وہ عورت تہی وہ مردانہ لباس پہنکر تخت پر بیٹہتی اور رعایا کے حالات سنا کرتی اور بڑے بڑے مقدمات خود فیصل کیا کرتی اوسنے قانون کو ترمیم کیا اوسکو ایک حبشی غلام سے جو اصطبل کا داروغہ تہا عشق ہوگیا تہا اور اوسکو خطاب امیر الامرا کا دیدیا تہا اسوجہ سے اوس سے دربار کے لوگ ناراض ہوگئے اور بلوہ کرکے ملکہ اور اوسکے حبشی غلام کو مار ڈالا -

ناصر الدین محمود شمس الدین التمش کا بیٹا تہا وہ ۱۲۴۶ء مین تخت پر‡ بیٹہا - اسکا وزیر بلبن تہا اور تمام کاروبار سلطنت وزیر کی سپرد تہا اسکی سادگی مزاج اور اخلاق و مروت بہت مشہور ہین کہتے ہین کہ وہ اپنا کہانا اپنی بیگم سے پکواتا اور اپنے آپ کتابین نقل کیا کرتا اور اوسکی فروخت سے

---

* یہ منار ۲۴۲ فٹ اونچا ہے اور ہر چند کہ اوسکو ایک دفعہ زلزلہ سے کچہہ نقصان بہونچ چکا ہے اب بہی دنیا مین سب مین اونچا منارہ ہے اوسکے نزدیک ایک ناتمام مسجد جو کتبہ کی تحریر سے شہاب الدین غوری کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے قابل دید ہے -

† التمش کے عہد مین میواتیون کا یہ زور تہا کہ وہ دن دوپہر ڈاکہ اور قضاقی کرتے تہے اور دہلی کے اندر رات کو گہسکر لوگون کے مکانون مین نقب لگاکر اونکا مال لیجاتے اور شام کے بعد سواد شہر مین جانا خطرناک تہا چنانچہ یہ لکہا ہے کہ میواتی دست بغاوت و تاراج دراز کردہ قطاع الطریقی مینمودند شبہا در درون شہر دہلی آمدہ خانہا شکافتہ اموال مردم می بردند دروازہائے شہر از خوف ایشان وقت نماز دیگر می بستند و کسی بعد نماز عصر زیارت قبور بزرگان میسر نمیشد -

‡ اسکی نیکی نہایت بیان کرتے ہین کہتے ہین کہ ایک کتاب جو اوسنے اپنے ہاتہہ سے نقل کی تہی کسی امیر کو دکہلا رہا تہا اوس امیر نے کسی جگہہ غلطی بتائی بادشاہ نے درست کردیا لیکن جب وہ امیر چلا گیا تو پہر ویسا ہی بنادیا جیسا کہ پہلی تہا لوگون اسکا سبب پوچہا اوسنے جواب دیا کہ مجہکو پیشتر سے معلوم تہا کہ کتاب غلط نہتی لیکن ایک خیر خواہ صلاح دینے والے کا دل دکہانا ستانے سے یہ محنت اپنے اوپر گوارا کی -

اپنا ذاتی خرچ کرتا - جو کچھہ غریب محتاج جو نکے کھانیمین آتا خود بھی وہی کھاتا نکاح ایک ہی
کیا تھا اوسکے وزیر نے اودہر غزنی کو فتح کیا اودہر کالنجر تک دبدبہ جمایا چندیری کو بھی فتح کیا
۱۲۵۸ء مین چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے ایک ایلچی بھیجا تھا بڑے اہتمام سے ایلچی کے
استقبال کیواسطے بادشاہ شہر سے باہر نکلا ۱۲۶۶ء مین مرگیا -

س بلبن کون تھا اوسکے عہد سلطنت کا حال لکھو کونسا نامی شاعر اوسکے زمانہ مین گذرا ہے آخر بادشاہ غلاموں کے خاندان کا کون ہوا اور وہ کب اور کس طرح سے مرا ؟

ج بلبن غلاموںکے خاندان مین بڑا مشہور بادشاہ ہوا وہ ناصر الدین محمود کا وزیر تھا اور اوسکے بعد ۱۲۶۶ء
مین تخت پر بیٹھا اسی سنہ مین میواتیون نے سر اٹھایا کچھہ کم وبیش ایک لاکھہ میواتی مارے گئے ۱۲۷۹ء
مین بنگالہ کا صوبہ دار طغرل بگ بگڑا اور دعوے بادشاہی کا کیا لیکن جلد ہی وہ مغلوب ہوکر مارا گیا دلی اس
زمانہ مین بڑی رونق پر تھی بہت سے* بادشاہ اور شہزادے اس شہر مین مغلون کے ڈر سے اپنے ملک
چھوڑ چھوڑ کر آ رہے تھے† بادشاہ سب کی خاطرداری اور پرورش کرتا اور وہ سب خوشی سے اوسکے
تخت کے گرد ہاتھہ باندہ کر کھڑے ہوتے - آخری وقتمین اس بادشاہ کو پنجاب کیطرف لڑائی مین
مغلون کے ہاتھہ سے اپنے بڑے بیٹے محمد کے مارے جانیکا بڑا رنج ہوا بلبن عدل وانصاف‡ وخدا ترسی مین

* شمار مین یہ شہزادے چالیس سے کم نتھے جنمین سے پندرہ بلبن کے عہد مین آئے تھے شہر مین ایک ایک کے نام
سے محلے بس گئے تھے - سمرقندی - کاشغری - خطائی - رومی - غوری - خوارزمی وغیرہ پکارے جاتے تھے -
† اودہ کے صوبہ دار ہیبت خان نے شراب کے نشے مین کسی غریب کو مار ڈالا تھا اوسکی عورت نے نالش کی بادشاہ نے
ہیبت خان کے پانسو کوڑے لگوا کر اوس عورت کے حوالہ کردیا اور کہدیا کہ آجتک یہ تمہارا غلام تھا اب تیرا ہوا
ہیبت خان نے بڑی سفارشون سے بیس ہزار روپیہ دیکر اوس عورت کی غلامی سے آزادی پائی ہے -
‡ کہتے ہین کہ جب سے وہ بادشاہ ہوا شراب پینا بالکل چھوڑ دیا نماز روزہ اختیار کیا
ماتم پرسی کے لئے اپنے امیرون کے گھر جاتا جمعہ کے دن مسجد سے لوٹتے وقت عالم فاضلون
کے مکانون پر اون سے ملاقات کرتا اور اس دہوم سے اوسکی سواری نکلتی تھی کہ پانسو آدمی ننگی تلوار
لیکر اردلی مین چلتے تھے تو بھی راستہ مین جہان دیکھتا کہ وعظ کی مجلس ہے اوتر کر سنتا اور اکثر رونے
لگتا بے وضو کبھی نہ رہتا بے موزے اور ٹوپی کبھی کسی خدمتگار نے بھی اوسے نہ دیکھا -

- لیکن اپنے مجرمونکو سزا بہت سخت دیتا تھا آخر وقت مین پنجاب کی لڑائی مین مغلون کے ہاتھہ سے اپنے بڑے
بیٹے محمد کے مارے جانیکا اوسکو صدمہ عظیم ہوا امیر خسرو شہزادہ محمد کا بڑا رفیق تھا -

بھی بہت مستعد تھا - امیر خسرو* نامی شاعر اسیکے عہد مین گذرا ہے وہ مغلون کے خوف سے ایران
سے بھاگ کر دہلی مین آیا تھا معز الدین کیقباد آخری بادشاہ غلامونکے خاندانکا تھا اسنے سنہ ۱۲۸۶ع سے
سنہ ۱۲۸۸ع تک سلطنت کی اوسکی عمر ۱۸ برس کی تھی ایکبارگی عیش مین ڈوب گیا اور بہت سے ظلم کیے
پہلے اپنے چچیرے بھائی کو قتل کیا پھر اور بہت سے امیرونکے سر کٹوائے آخر کار بادشاہ کا باپ قراخان بنگالہ
کا صوبہ دار اپنے بیٹے کے سمجھانے اور نیک نصیحت کرنیکو آیا مگر اوسکا سمجھانا بالکل بیسود ہوا آخر کیقباد تھوڑے
دنون مین اپنے سردارونکے ہاتھ سے مارا گیا

خلجی خاندان

خلجی خاندانکے بادشاہونکی ایک فہرست اسطرح ترتیب دو کہ اول ہر بادشاہ کا نام
پھر سنہ جلوس اور پھر مختصر کیفیت اوسکے عہد سلطنت کی ہو

نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
۱	جلال الدین فیروز شاہ خلجی	۱۲۸۸	سمانہ کا نائب ناظم تھا سادہ مزاج اور رحم دل تھا۔ دکن پر پہلا حملہ اسکے عہد مین ہوا اپنے بھتیجے علاء الدین کے ہاتھ سے مارا گیا -
۲	علاء الدین خلجی	۱۲۹۵	جلال الدین فیروز شاہ خلجی کا بھتیجا تھا بہت بڑا بادشاہ ہو مزاج کا سخت تھا ہندوستان مین اوسنے اکثر فتوحات کین اور دکن مین دولت آباد مالابار وغیرہ کو اوسکے غلام کافور نے مغلوب کیا اور پہلی مرتبہ مسلمانونکی فوج ہندوستانکی جنوبی حد تک پہونچ گئی علاء الدین کو اسی غلام نے زہر دیکر مارا۔ گو یہ بادشاہ ناخواندہ تھا مگر بڑا زیرک و دانا تھا -
۳	قطب الدین مبارک شاہ خلجی	۱۳۱۶	علاء الدین کا بیٹا تھا نہایت عیاش اور بدنام تھا اپنے غلام خسرو کے ہاتھ سے سنہ ۱۳۲۰ع مین مارا گیا آخری خلجی بادشاہ ہوا -

* امیر خسرو ایران کا بڑا نامی شاعر ہے شاہ سعدی کا ہم عصر تھا شاہزادہ محمد کے ساتھ وہ ہمیشہ رہا کرتا - سعدی نے ایک نقل اپنی تصنیفات کی شاہزادہ کے پاس بھیجی تھی اور اوسکو مبارکباد دی تھی کہ آپ کے دربار مین خسرو جیسا شاعر ہے اور بسبب ضعف پیری کے اپنے ہندوستان کو آنے سے عذر کیا -

† ساری دہلی بھانڈ - بھگتائے - ڈہاری - کتھک - کسبی - بہروپئے اسی قسم کے آدمیون سے بھر گئی مسجد اور مندرونمین بھی واہیات اور تماشہ بینی ہونے لگے وہ اپنے وزیر نظام الدین نامی کے کہنے مین بہت تھا

‡ جب کیقباد نے اپنے باپ قراخان کو آتے ہوئے سنا تو کیقباد اس سے لڑنے کے ارادہ سے فوج لیکر نکلا اور پھر جب آخر کار قراخان اوسکے دربار مین آیا تو کیقباد بت کی طرح تخت پر بیٹھا رہا اور اپنے باپ کو تین تین بار زمین چومتے اور آداب بجالاتے دیکھکر ذرا بھی نہ ہلا آخر کا جب چوبدار پکارا "قراخان بنگاہ روبرو جہان پناہ سلامت" - قراخان سے نہ رہا گیا - اور ڈھاڑ مار کر رونے لگا تب تو کیقباد کے دل پر غیرت نے اثر کیا تخت سے اتر کر باپ کے قدمون پر گر پڑا اور ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر بٹھا لیا ؛

- جب قراخان نے نصیحت سود مند نہ دیکھی اور اپنا رہنا بھی مناسب نہ سمجھا تو اوسکو تقدیر کے حوالہ کر کے صوبہ بنگالہ کیطرف

س خلجی کون لوگ تھے - جلال الدین خلجی کب سے کب تک تخت پر رہا اور اوسکے عہد سلطنت مین دکن پر کب اور کس نے چڑھائی کی اور اس مہم کا کیا نتیجہ ہوا ؟

ج خلجی قوم تاتار تھے جو سیستان اور افغانستان کے درمیان آکر بسے تھے وہ دسوین صدی مین اپنی ترکی زبان بولتے تھے اور افغانونمین بہت دنون رہنے سے اونمین بالکل ملگئے تھے - جلال الدین خلجی ستّر برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا اوسنے اپنے عہد مین دو مرتبہ مالوہ پر حملہ کیا - اور مغلونکو ایک مرتبہ پنجاب مین خود لڑکر شکست دی - یہ بادشاہ اپنے رحم* اور درگذر کی عادت سے بہت مشہور ہے - ۱۲۹۵ء مین اوسکے بھتیجے علاؤالدین نے سلطنت کی لالچ سے اپنے آنکھون کے سامنے اپنے بوڑھے چچا کو دھوکے سے مروا ڈالا - اسی علاؤالدین نے اپنے چچا کے عہد مین ۱۲۹۴ء مین دکن پر حملہ کیا اور آٹھ ہزار سوارون کے ساتھہ دیوگڈھ - (دولت آباد) کے راجہ رام دیو کو جا گھیرا اور بہت سا سونا† چاندی اور جواہر لیکر وہان سے لوٹا اور یہ مسلمانونکی پہلی چڑھائی دکن مین بندیاچل پہاڑ کے اوس جانب کو ہوئی ہے -

س خلجی بادشاہونمین سب سے بڑا بادشاہ کون ہوا اور وہ کس طرح سے تخت کا قابض ہوا ؟ اوسکے عہد سلطنت اور چال وچلن کا حال بیان کرو

ج خلجی بادشاہونمین سب سے بڑا بادشاہ علاؤالدین خلجی ہوا اپنے بوڑھے چچا جلال الدین اور اوسکے دونو بیٹونکو مار کر ۱۲۹۵ء مین تخت نشین ہوا اوسنے پہلی مہم گجرات پر ۱۲۹۷ء مین بھیجی اور اس ملک کو فتح کیا بعد اسکے اوسکی فوج نے بلوہ کیا اور بہت آدمی مارے گئے اسکے عہد مین مغلون نے کئی بار چڑھائی کی لیکن شکست کھاتے رہے ایکمرتبہ بادشاہ کے جنرل ظفر خان سے شکست کھا کر بھاگ گئے ۱۲۹۹ء مین

---

* امیر خسرو نے اپنی تاریخ علائی مین جلال الدین فیروز خلجی کی نرمی کا حال یہ لکھا ہے کہ وہ چورون کو جب اوسکے سامنے آتے تو اونسے قسم قسم کی قسمیں لیکر بلا سزا دیے یونہی چھوڑ دیا کرتا ایکمرتبہ ایک ہزار ٹھگ جہاز مین بٹھا کر زرا تری بنگالہ مین بھیجدیے گئے یہ اونکی بڑی سزا دوام حبس عبور دریای شور تھی -

† تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ہزار من چاندی اور سونا سات من موتی دو من ہیرا اور یاقوت لیا تاجر اور بھی ہونسے بہت سا مال اونکو عذاب وتکلیف پہونچا کر حاصل کیا اسکے سوا چالیس ہاتھی اور کئی ہزار راجہ کے خاصے گھوڑے علاؤالدین کے ہاتھہ لگے -

‡ جو آدمی اوسکی فوج کے بھاگ گئے بادشاہ نے اونکی بال بچے اور گھر کے لوگ کٹوا ڈالے اور اونکی عورتونکو خراب کرنیکے لئے نوکرون کے حوالہ کیا اوسکے دو دو بھتیجے بچونکو اونکی ماں اور بہنونکے سر پر ٹیک ٹیک واکر مروا ڈالا -

جو مغل گرفتار ہوتے تھے ہاتھونکے پیر دینسے پسوائے جاتی یا اونکی گلونپر چھری چلوائی جاتی ایکدفعہ دو ہزار مغل اسیطرح مارے گئے اونکے بچون اور عورتونکی بھی جان بخشی نہین ہوتی تھی -

ایکمرتبہ ۱۳۰۳ء مین مغلون نے پھر حملہ کیا تھا مگر بغیر لڑے ہوے واپس چلے گئے کہتے ہین کہ اونکا اوسوقت کا جانا حضرت نظام الدین

بادشاہ کے بھتیجے شاہزادہ سلیمان* نے بغاوت کی اور اپنے آپ کو بادشاہ مشہور کیا مگر آخرکار مارا
گیا۔ بعد کو اُسی سال بھر کے محاصرہ مین قلعہ رنتھمبور کو سنہ ۱۳۰۰ع مین فتح کیا اور ہمیر† وہانکا راجہ بڑی
بہادری سے لڑکر مارا۔ سنہ ۱۳۰۳ع مین چتور پر چڑہائی کرکے فتح کیا راجہ رتن سین مارا گیا اور اوسکی مشہور
رانی پدماوت نے بادشاہ کے خوف سے اپنی حرمت بچانیکو خودکشی‡ کی۔ سنہ ۱۳۰۶ع مین اوسنے
اپنے غلام ملک کافور کو دکن مین بھیجا اور اوسنے دیوگڈھ کے راجہ کو بسبب خراج ندینے کے
سزا دی اور پھر سنہ ۱۳۰۹ع مین کافور نے تلنگانہ کو فتح کرکے وہانکے مضبوط قلعہ ورنگل کا محاصرہ کرکے

* جب علاؤالدین قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ مین مصروف تھا اوسوقت اوسکے بھتیجے شاہزادہ سلیمانکو جو بڑے بڑے عہدون پر رہچکا تھا یہ خیال آیا کہ جیسے میرا چچا علاؤالدین اپنے چچا جلال الدین کو مارکر بادشاہ ہوا ہے مین بھی اوسیطرح اوسکو مارکر تخت کا مالک ہوجاؤن۔ چنانچہ ایک عمدہ موقعہ دیکھکر اور بادشاہ کو اپنے لشکر سے فاصلہ پر تنہا شکار مین مصروف پاکر شاہزادہ چند نومسلم مغلونکے ساتھ اپنے چچا کے پاس گیا اور ان سبھون نے اپنے تیرونسے بادشاہ کو ایسا چھیدا کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا سلیمان نے اوسکو مردہ سمجھکر فوراً لشکر مین اپنے چچا کے موت کی خبر دیکر اپنے آپکو بادشاہ مشہور کیا اور تخت پر بیٹھکر امراؤن سے نذرانے لینے شروع کردیے۔ اسی اثنا مین علاؤالدین ہوش مین آیا اور اپنے زخمون پر ہاتھ سے پٹی باندھکر اپنی فوج مین آکر سپید چھتر دکھلایا فوج اپنے بادشاہ کو زندہ پاکر فوراً اوس سے آملی سلیمان نے آپ کو تنہا پاکر گھوڑا ہی پر چڑھ بھاگنے کا قصد کیا مگر راہ مین پکڑا گیا اور اوسکا سر بادشاہ کے روبرو حاضر کیا گیا اور اوسکے اور ساتھی بھی بڑی عذاب سے مارے گئے اوسکے بعد اوسکے دو اور بھتیجون نے بداؤن مین بغاوت کی اوسنے اونکو پکڑا اور پہلے تو اونکی آنکھین نکلوائین اور پھر اونکو سولی پر چڑھوا دیا ؛

† راجہ ہمیر کے اپنے بھائی پر سارا رنتو لس بھیجی تھی کے ذریعے آگ مین جل مرا تاجی جتنے آدمی اوس قلعہ مین تھے کیا مرد کیا عورت اور کیا بچے سب قتل کیے گئے کہتے ہین کہ باغی میر محمد شاہ نامی ہمیر کی پناہ مین چلا گیا تھا جب بادشاہ نے طلب کیا تو ہمیر نے کہلا بھیجا کہ چاہے سورج پچھم سے کیون نہ نکلے اور چاہے کوہ سمیر زمین سے کیون نہ ملجائے مین اپنے پناہ گیر کو ہرگز تمہارے حوالہ نکرونگا جبتک دم ہے اوسے بچاونگا اسی پر بادشاہ نے خفا ہوکر چڑہائی کی قلعہ کی فتح ہونے پر بادشاہ نے دیکھا کہ میر محمد شاہ زخمی پڑا ہے پوچھا کہ اگر تیرا علاج کرکے چنگا کرون تو ہمارے ساتھ کیا سلوک کریگا جواب دیا کہ تجھے مار کر ہمیر کے بیٹے کو بادشاہ بناونگا بادشاہ نے غصہ مین آنکر اوسے ہاتھی کے پیرون سے کچلوا ڈالا ۔

‡ پدمنی اپنی سب سکھی سہیلیونکے ساتھ چتا پر بیٹھکر جل گئی۔ اس رانی کے روپ کی بڑائی سنکے پہ بادشاہ دھوکہ دیکر راجہ کو قید کرلیا تھا اور حکم دیدیا کہ جبتک رانی نہ ملیگی رہائی نہ ہوگی رانی نے چالاکی کی اور کہلا بھیجا کہ مین آتی ہون میری سکھی سہیلی اور باندیون کے لیے ڈولیان بھیجو اور پھر سات سو ڈولیون مین دو دو ہتیار بند سپاہی چھپا لائی کہ آپ بھی سلامت نکل گئی اور اپنے راجہ کو بھی بند سے چھڑا نکال لیگئی اوسوقت تو بادشاہ سے کچھ بن نہ پڑا آخر سے اپنی ہی جان بچاکر چلا گیا۔ لیکن فتح پانے پر بھی جب قلعہ کے اندر گیا اور چاہا کہ اوس سے اپنا جی ٹھنڈا کرے اوسکے بدلے وہان اوسکا نشان اور سکی چتا کی دہوئین سے بھرا ہوا پایا اسکا حال ملک محمد جائسی نے شیرخان کے زمانہ مین اپنی کتاب پدماوت مین کہانیکی طور پر دیا ہے اور چونتیسو مین بہت اچھا لکھا ہے جہان ستی ہونے لکھا ہے۔ لاگی کنٹھ آگ دے ہوری ؛ چھار بھئی جرا انگ نہ موری ؛

وہ فوج جو دیوگڈھ کو جاتی تھی اوسکے افسر نے گجرات سے بھاگے ہوئے راجہ کی رانی کملادیوی کو پکڑکے بادشاہ کے حضور مین بھیجدیا یہ رانی ایسی خوبصورت تھی کہ بادشاہ اوسیدم اپنی بیگم بنالیا رانی نے عرض کیا کہ جہان پناہ میری بیٹی جو مجھسے بھی زیادہ خوبصورت ہے وہ بھی راجہ سے منگا لیجاوے لڑکی اوسکی دیول دیوی انہین دنون مین دیوگڈھ کے راجہ کے لڑکے سے بیاہی جانیکو تھی راہ مین ہوکر باپ کے گھر سے دیوگڈھ کو جاتی تھی بادشاہ کا حکم ہوتے ہی راستہ سے پکڑی آئی بادشاہ نے اپنے لڑکے خضر خان سے اوسکا بیاہ کردیا امیر خسرو نے اپنی کتاب قران السعدین مین اس دیولدیوی اور خضر خان کا حال لکھا ہے وہ اس بادشاہ کے وقت مین ہزار روپیہ سال تنخواہ پاتا تھا ؛

فتح کیا اور راجہ سے بہت سا خراج لیا اور پہر سنہ ۱۳۱۱ء مین جا کر ہالکٹ کے راجہ بلال دیو * کو شکست
دیکر قید کر لیا اور ہندوستان کی جنوبی حد تک اپنی فوج لے گیا سنہ ۱۳۱۱ء مین مغلون کو جو نوکر
ہو گئے تہے یک قلم موقوف کر دیا اور جب انہون نے بلوہ کیا تو بالکل پندرہ ہزار کو قتل کر کے
اونکے بال بچون کو لونڈی غلام بنا کر بیچ ڈالا سنہ ۱۳۱۲ء مین کافور پہر دکن کو رام دیو راجہ دیوگڈھ
کے سزا دینے کو گیا راجہ مارا گیا اور کافور دہلی واپس آیا تہوڑے دنون بعد گجرات مین بلوہ ہوا اور
چتوڑ کو راجپوتون نے لے لیا اور رام دیو کے داماد ہرپال نے آ کر مسلمانونکو دکن سے نکالنا شروع کیا
اسی اثنا مین کافور نے اپنے آقا علاؤالدین کو سنہ ۱۳۱۶ء مین زہر دیکر مار ڈالا۔ علاؤالدین † محض ناخواندہ
بڑا وہمی اور ظالم تہا بادشاہ ہونیکے بعد پڑہنا لکہنا سیکہنا شروع کیا مگر مغرور اتنا تہا کہ اپنے تئین
ساری دنیا سے بڑہکر پڑہا لکہا اور عقلمند سمجہتا تہا لیکن باوجود اسکے اوسنے ہندوستان مین فتوحات بہت
سی کین اور نظم ‡ و نسق ملک کا بہی اسکے عہد مین خوب ہوا وہ بڑا مستعد اور بہادر تہا۔

---

* راجہ بلال دیو کی دار السلطنت دوار سمندر تک جو سرنگ پٹن سے ننانوے میل گوشہ شمال و مغرب مین اب تک اجاڑ پڑا ہے بادشاہی فوج نے وہان پہونچکر ایک مسجد بنائی۔

† کبھی نیا مذہب چلانا چاہتا کبھی ساری دنیا کو اپنے تحت مین لانیکا منصوبہ باندہتا اوسکی بلا اجازت کوئی سردار اپنی بیٹا بیٹی کا بیاہ نکر سکتا دس پانچ بہائی بند دوست آشنا اونکو اپنے گہر بلا سکتا مالگذاری بڑہا دی گئی زمین کی پیداوار مین آدہون آدہ شاہی ہو گئی مقرر لقد اسے زیادہ زمین یا گائے بکری رکہنی کی ممانعت تہی جب بادشاہ نے فوج کی تنخواہ گہٹانی چاہی سپاہیونکی خاطر جنس سستی کر دی سب چیز کا نرخ سرکار سے مقرر ہو گیا چنانچہ تواریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ اوسوقت دہلی مین ایک جیتل سے یک پیسہ کے دو من گیہون ملتی تہے اور پونے چار من جو ساڑہے سات سیر کی مصری تہی اور تین سیر کا گہی روپیہ کی چالیس گز گزی ملتی تہی اور دو سو روپیہ سے پانچ روپیہ تک غلام اور لونڈی کی قیمت تہی اس بادشاہ کی فوج مین پونے پانچ لاکہہ سوار گنے جاتے تہے سرکاری گہوڑے داغے گئے ہونگے اور فی سوار تنخواہ دو سو چونتیس روپیہ سالانہ پاتے تہے جب مغلون نے آ کر دہلی کو گہیر لیا تہا علاؤالدین تین لاکہہ سوار اور ستائیس ۲۷۰۰ ہاتہی لیکر اونکے مقابلہ کو نکلا تہا اسی موقع پر فرشتہ لکہتا ہے کہ دونو طرف کی فوج اسقدر جمع ہوئی تہی کہ ابتدائے تاریخ ہندوستان سے فرشتہ کے عہد تک اتنی فوج ہندوستان کے کسی میدان مین جمع نہین ہوئی۔ ستر ہزار اسکے یہان شاگرد پیشہ تہے اور تین سات ہزار معمار بیلدار اور گلکار نوکر تہے بڑی سے بڑی عمارت دو ہفتہ مین تیار کر سکتا تہا۔ وہ اپنے تئین دوسرا اسکندر بتلاتا بلکہ یہ لقب سکہ مین بہی کہدوایا تہا اتنے جاسوس تہے کہ شکایت کی تہمت مین پکڑے جانیکی دہشت سے لوگ آپسمین بات چیت بہی کم کرتے تہے۔

‡ تیمور خاندان کے پہلے علاؤالدین خلجی سب سے بڑے بادشاہون مین سے گنا جاتا ہے اوسنے ایک مرتبہ بیس ہزار خوبصورت عورتون کو لونڈی اور اسیقدر لڑکے اور لڑکیان غلام اور چہوکریان بنائین وہ ہر شئی کی فروخت کا نرخ خود مقرر کرتا حتی کہ سوئی۔ کنگہی۔ جوتا اور مٹی کی ہانڈیان۔ نہانا ہوا اناج۔ مہندی۔ پودینہ۔ اور تمام شیرینی کے بہاؤ مقرر کر دیئے تہے۔ ایک مرتبہ بوجہ نہونے بارش کے اناج کی قیمت آدہی جیتل بڑہ گئی تہی (۵۰ جیتل یعنی تانبے کے پیسون کا ایک ٹانکہ یا روپیہ ہوتا ہے اور ٹانکہ تولہ بہر چاندی کا ہوتا ہے) اور اسوجہ سے اوسنے محتسب کے درے لگوائے ایک مرتبہ ایک شخص کو باٹ سے کم تولتے ہوئے پکڑا اوسیقدر اوسکا گوشت اوسکے جسم سے کٹوایا۔ بنجارہ دولت پر سختی کرکے اونسے اشیاء نرخ مقررہ پر فروخت کراتا۔

❊ ❊ ❊ ❊

س علاؤالدین خلجی کے بعد کون تخت پر بیٹھا اوسکا اور اوسکے غلام خسرو خان کا مختصر حال لکھو

ج علاؤالدین خلجی کے بعد قطب الدین مبارک شاہ تخت پر بیٹھا اسکے دو بڑے بھائیونکی ملک کافور نے آنکھیں نکلوا ڈالی تھیں لیکن جب اسکی جان کا بھی خواہان ہوا تو بادشاہی فوج نے کافور کو مار ڈالا۔ مبارک شاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنی چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کو اندھا کر دیا سترہ ہزار قیدی چھوڑ دیے اور علاؤالدین کے وقت کے محصول معاف کر دیے۔ گجرات … بھیجی دکن میں جاکر ہرپال کو ۱۳۱۸ع میں قید کرلایا۔ اور جیتے ہوئے کی کھال کھنچوا … میں اسکے غلام خسرو خان نے مالابار فتح کیا جب ملک میں … عیش میں مست ڈوب گیا رات دن نشہ میں چور رہتا زنانی پوشاک پہنکر … کبھی کبھی ننگا مادر زاد باہر نکل آتا خسرو خان نومسلم کے ہاتھ سے جب … پر بنایا تھا مارا گیا* خسرو نے علاؤالدین کی اولاد میں کسیکو باقی نچھوڑا اور تاج سلطنت … چار مہینے تک دہلی میں سکہ و خطبہ اس ہندو کا جاری رہا آخر پنجاب کے صوبہ دار … نے اوسکا کام تمام کیا اور ۱۳۲۱ع میں خود تخت پر بیٹھا۔

* یہ بادشاہ حضرت … دنیا شیخ نظام الدین سے عداوت رکھتا تھا جب اوسنے سنا کہ شیخ صاحب کے یہاں جو خانہ کا خرچ … در وظیفوں اور صرف مسافروں اور مجاوروں تکیے کے دو ہزار روپیہ روز ہے تعجب سے قاضی محمد غزنوی سے پوچھا کہ اسقدر آمد … سے ہے قاضی نے عرض کیا کہ اکثر امرا نذرانہ دیتے ہیں بادشاہ کو یہ بات ناپسند آئی اور حکم فرمایا کہ جو کوئی … رعایا میں کچھ درم و دینار اونکو دیگا اپنا کیا پاویگا اور بہت تاکید کی تمام لوگ خوف بادشاہ سے بیٹھ رہے … بھیجنا موقوف کیا حضرت شیخ کا غلام اقبال نام متردد ہوا اور خدمت شیخ میں عرض کیا حضرت نظام الدین … یہ حال سنکر دونا خرچ کر دیا اور اپنے ایک حجرے کے طاق میں ہاتھ رکھکر اپنے غلام سے فرمایا کہ جتنا خرچ کی … اس طاق سے لے لیا کر ایک عرصہ تک دونا خرچ جاری رہا جب بادشاہ کو یہ خبر پہونچی بہت شرمندہ ہوا اور … اپنی نادانی سے حضرت شیخ سے کہا کہ شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتان سے میرے دیکھنے کو آیا کرتا ہے اگر تم بھی … آیا کرو تو کیا مضائقہ ہے شیخ نے جواب دیا کہ میں گوشہ نشین آدمی ہوں میرے بزرگوں کا قاعدہ نہیں ہے کہ … میں جائیں اور بادشاہوں کی مصاحبت بنیں مجھے اس سے معذور رکھئے بادشاہ نے قبول نکیا اور کہا کہ اگر ضرور … ہی ملاقات کو آنا چاہئے چند روز کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ اگر ہفتہ میں میرے پاس … تاریخ کو ضرور ہی آنا چاہئے اور بہت تاکید فرمائی تمام امرا دولت نے شیخ کی خدمت میں جاکر … کہا کہ کیا مضائقہ ہے حضور ایک مرتبہ ذرا دیر کو تشریف لیجایا کیجئے شیخ نے فرمایا ایسا ہرگز نہوگا اور … میں آنا ہی بادشاہ مجھپر ہرگز غالب نہو سکیگا جب پہلی تاریخ آئی غلام نے عرض کیا کہ ترکی گھوڑا … کچھ جواب نہ دیا اور پہر تھوڑی دیر کے بعد غلام نے گذارش کی کہ بادشاہ نے بلایا تھا لکی شاید … تشریف لیجائینگے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا اور تشریف نہ لے گئے تھے اوسی راتمیں بادشاہ خسرو خان کے ہاتھ سے مارا گیا۔

تغلق خاندان

س تغلق خاندانکے بادشاہونکی ایک فہرست اسطرح ترتیب دو کہ اول ہر بادشاہ کا نام اور پھر سنہ جلوس اور مختصر کیفیت اوسکے عہد سلطنت کی ہو اور اس خاندان کے بعد کون شخص تھوڑے دنون کو دہلی کا قابض ہوگیا تھا؟

ج

نمبر	نام	سنہ	کیفیت
[illegible]	[illegible] تغلق	۱۳۲[illegible]	پہلے پنجاب کا صوبہ دار تھا۔ اچھا بادشاہ ہوا۔ کاٹھ کے مکان کے تلے دبکر مرگیا
۲	محمد تغلق	۱۳۲۵	[illegible] کا بڑا بیٹا تھا بڑا بادشاہ بڑا سخی بڑا بہادر بڑا اقبالمند مگر بڑا بیوقوف بہ[illegible] دہلی اجاڑکر دولت آباد بسایا تانبے کا سکہ چلایا جابجا ملک مین بغاوتین ہوین [illegible] موت سے مرا ۞
۳	فیروز تغلق	۱۳۵۱	محمد تغلق کا چچیرا بھائی تھا بہت اچھا [illegible] ہوا بہت سی عمارتین بنوائین جمنا سے نہرین نکلوائین ۞
۴	غیاث الدین تغلق ثانی	۱۳۸۸	فیروز تغلق کا پوتا تھا انہیں لوگون سے تکرار ہوئی جنہو[illegible] تخت پر بٹھایا اور پانچ ہی مہینے بعد اونکے ہاتھ سے مارا گیا ۞
۵	ابوبکر تغلق	۱۳۸۹	یہ بھی فیروز تغلق کا پوتا تھا ایک سال کے اندر ہی ناصر الدین [illegible] کے بیٹے نے پہاڑون سے اترکر قید کرلیا اور تخت پر آپ بیٹھا ۞
۶	ناصر الدین محمد تغلق	۱۳۹۰	فیروز تغلق کا بیٹا تھا اس سے انتظام ملک کا کچھ نہ بن پڑا۔ اپنی مو[illegible] مرا ۞
	[illegible]	۱۳۹۴	ناصر الدین محمد تغلق کا بیٹا تھا کل ۴۵ دن بادشاہ رہا ۞
	[illegible]ق	۱۳۹۴	ہمایون تغلق کا بیٹا تھا اسکے زمانہ مین تیمور ۱۳۹۸ء مین آیا دہلی اجڑ گئی گجرات کو بھاگا وہان سے آکر کچھ دن نام کو بادشاہی کرکے مرگیا ۱۴۱۲ء

دولت خان لودی محمود تغلق کے بعد ۱۴۱۲ء مین پندرہ مہینے کو دہلی کا مالک ہوگیا مگر خضر خان حاکم پنجاب نے اوسکو ۱۴۱۴ء مین تخت سے اتار دیا ۞

س غیاث الدین تغلق کا مختصر حال لکھو؟

ج غیاث الدین تغلق کا اصل نام غازی خان تہا وہ غیاث الدین بلبن کے غلام کا بیٹا تہا خسرو کے مارے جانے پر وہ پنجاب کی صوبہ داری چہوڑکر ۱۳۲۱ء مین تخت دہلی کا مالک ہو بیٹہا اوسنے ملک کا اچہا بندوبست کیا دکن مین بدر فتح ہوا ورنگل کا راجہ قید ہوکر دہلی مین آیا۔ دہلی مین تغلق آباد کا قلعہ اسی غیاث الدین نے بنایا۔ بنگالہ کیطرف بادشاہ خود گیا وہان اتباک کیقبادکا بابت خان صوبہ دار تہا اسکے سو قتمین بادشاہ نے سنار گانون (ڈہاکہ) کے کچہ جہگڑون کو طی کیا پہرتے وقت ترہٹ لیکر وہان راجہ کو پکڑلایا بادشاہ کے بڑے بیٹے فخر الدین جونا نے جسکا خطاب الغ خان تہا دہلی سے نکلکر باپ سے ملنے اور جشن کرنے کے لیے تین روز مین ایک کاٹہہ کا مکان بنایا تہا لیکن عین جشن مین وہ مکان گر پڑا اور بادشاہ پانچ آدمیون کے ساتہہ دبکر مرگیا*

س خاندان تغلق کا سب سے مشہور بادشاہ کون ہوا اسکے عہد سلطنت کا حال لکہو۔ اس بادشاہ نے اپنے وقتمین کیا کیا نادانی کی باتین کین وہ کب اور کہان مرا؟

ج الغ خان جسکو جونا خان بہی کہتے ہین محمد تغلق کے لقب سے ۱۳۲۵ء مین تخت پر بیٹہا وہ انعام واکرام مین خوب روپیہ لٹاتا اوسنے ایک محل ہزار ستون کا بنوایا وہ بڑا قابل† اور لایق تہا اور اکثر زبانین مثل یونانی وغیرہ کے جانتا تہا اور شرع کا تہا پابند اور اپنے وقت کا بڑا بہادر سپاہی تہا شروع سلطنت مین انتظام ملک کا اچہا کیا اور وہ بڑی شان اور دبدبہ کا بادشاہ ہوا‡ دکن وغیرہ اور ہر طرف

* الغ خان اوسوقت موجود تہا اسلیے لوگ اوسپر یہ بہی شبہ کرتے ہین کہ شاید اوسنے یہ باپ کی مارنیکے ہی لیے بنوایا ہو*

† اوسکے خطوط عربی و فارسی مین اوسکی خوش لیاقت کا نمونہ ہین اوسکا حافظہ بہی عجیب و غریب تہا۔ ریاضی۔ علم طبیعات۔ اور طبابت۔ منطق اور علم فلسفہ کا بہی شوق تہا۔

‡ یہ بادشاہ علاؤ الدین سے بہی بڑائی و شان و شوکت مین بڑہکر تہا شہاب الدین ایک اوسکا ہمعصر اپنی کتاب مسالک الابصار مین لکہتا ہے کہ سب مین بڑا لقب اوسوقتمین خان کا تہا اور اس شاہ کے دربار مین ۸۰ خان تہے اور ہر ایک کے تحت مین دس ہزار سوار حاضر رہتے خان کے بعد لقب ملک امرا اور سپہ سالار تہے اوسکی فوج مین نو لاکہہ سوار اور تین ہزار ہاتہی تہے شاہی کارگاہ مین چار سو کاریگر صرف ریشم بننے کے تہے اور پانسو کمخواب و زربفت کے کپڑے خلعتون مین دینے کیواسطے تیار کرتے تہے یہ بادشاہ دو لاکہہ خلعت ہر سال اور دس ہزار عربی گہوڑے تقسیم کیا کرتا وزیر اعظم کے چار نایب اور چار سکتر تہے اور ہر سکتر کے تحت مین تین تین محرر تہے جنمین سب مین ادنی کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہین ہوتی تہی اور بارہ سو طبیب اور دس ہزار جراحی رہتے تہے۔ شاہی گویون کو سوا بادشاہ کے دوسرے کے سامنے گانیکی سخت ممانعت تہی۔ بادشاہ کے دستر خوان پر پانسو درباری روزمرہ کہانا کہاتے۔ دو ہزار بہیڑ اور ڈہائی ہزار بیل شاہی مطبخ مین ہر روز ذبح ہوتے اور موٹی بہیڑ کی قیمت ایک روپیہ اور بیل کی قیمت تین روپیہ تہی دربار صبح و شام ہوا کرتا بادشاہ شکار مین اپنے ساتہہ بہت سے آدمیونکی بہیڑ ناپسند کرتا تہا مگر تب بہی

کے صوبونکو بھی اسنے زیر کر لیا تھا لیکن باوصف ان خوبیونکے اوسمین یہ عیب تھے کہ اوسکے
مزاج مین بڑی تیزی اور وحشت تھی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اوسکے دماغ مین خلل ہے جو کوئی
شخص اوسکے کسی ارادہ کا مزاحم ہوتا تو اوسکا غصہ فوراً مشتعل ہو جاتا رحم اوسکے مزاج مین بالکل
نتھا انسانکی تکلیف کا مطلق خیال نکرتا اوسکی نادانی اور ناعاقبت اندیشی سے یہ کام تھے (۱)
اول یہ کہ ایک مرتبہ اوسنے یہ حکم دیا کہ تمام باشندگان دہلی دولت آباد کو جاوین اور جو کوئی حکم سنتے
ہی دہلی چھوڑ کر وہان نچلا جاویگا بال بچون سمیت قتل کیا جاویگا اس حکم سخت کا یہ نتیجہ ہوا کہ دہلی اُجڑی *
اور دولت آباد بھی آباد نہوا (۲) دوسری نظیر اوسکی بیوقوفی کی یہ ہے کہ ایک مرتبہ بخاران نے
زیر حکم اپنے نامی جنرل تیمور شین خان کے پنجاب پر حملہ کیا اوسنے اونکا مقابلہ کرنیکے بجای اونکو روپیہ
دیکر واپس کیا (۳) تیسرا ثبوت اوسکی کم عقلی کا یہ تھا کہ اوسنے ایران کے فتح کرنیکا قصد کر کے
تین لاکھ ستر ہزار آدمی جمع کر رکھی جس سے کہ اوسکا تمام خزانہ خالی ہو گیا اور تمام فوج بسبب تنخواہ نپانیکے
منتشر ہو گئے اور ہر جانب لوٹ شروع کر دی (۴) چوتھا امر اوسکی حماقت کا یہ تھا کہ ایک لاکھ فوج

ایک لاکھ سوار اور سفید رکوتل گھوڑے تمام سامان زیبایش سے آراستہ اور دو سو ہاتی پر صرف اکتفا کرتا علاوہ
اونکے پیادے چوبی مکان بادشاہ کے ساتھ دو سو اونٹون پر بار ہو کر جاتے ابن بطوطا نامی افریقی سیاح لکھتا ہے
کہ شاہی محل سرے مین ایک ہزار ستون چوبی تھے اور لکڑی کی چھت تھی اور ان پر نہایت عمدہ روغن تھا۔ جو
عطیہ بادشاہ سے ہوتے اوسمین دس روپیہ فیصدی درباری لوگ اپنی دستوری کا مجرا کر لیتے اس بادشاہ کی اکثر
یہ معمولی عادت تھی کہ ذرا دیر مین امیر کو غریب اور غریب کو امیر کر دیتا دربار کا صحن ہمیشہ لاشون سے پر
رہتا سیکڑون آدمی روزمرہ بیڑی و ہتکڑی پہنے بادشاہ کے سامنے آتے بعض اونمین سے قتل
کر دئے جاتے بعض کے صرف ہاتھ پاؤن اونکھ لینے کاٹے جاتے اور بعض کے دُرّے لگتے
اس موقع پر شہر دہلی جو آٹھ یا نو میل لمبا تھا بالکل ویران ہو گیا تھا حتی کہ کوئی ابلی
اوسمین باقی نہین رہا تھا سوای دو شخصون کے کہ ایک اونمین کوڑھی اور ایک اندھا تھا دو نو بادشاہ کے روبرو
لائے گئے ایک کو بلندی سے پھنکوا کر مروا ڈالا دوسرے کو دولت آباد تک گھسیٹتے ہوئے لے جانیکا حکم ہوا
نتیجہ اوسکی ٹانگ ٹوٹ گئی جب اوسکے بھتیجے بہاؤ الدین گشتاسپ نے بغاوت کی تو اوسنے اوسکو اپنے
سامنے بلا کر پہلے حرم مین بھیجا کہ تمام عورتین اوسکے منہ پر تھوکین اور برا بھلا کہین اور پھر زندہ کی
کھال کھچوا دی اور اوسکے گوشت کو بھنوا کر اوسکی بیوی اور بچون کے پاس بھیج دیا اور تھوڑا سا
ہاتھیونکے سامنے رکھا۔ جنہون نے کہ اوسکو نہ کھایا۔ اسکے عہد مین ایک مرتبہ دہلی مین سخت قحط پڑا
اور انسانون نے انسان کا گوشت کھایا۔ ملتان۔ گجرات۔ بداؤن کی حکومت ایک جوان گویے
کے سپرد کر دی تھی اور ایک مالی کو وزیر کر دیا تھا حجام۔ باورچی۔ جلاسے۔ اور دیگر اہل حرفہ اوسکی
درباری تھے اور اونکو بڑے عہدے ملتے تھے۔ بادشاہ نے اپنے بھائی مسعود خان کو جھوٹے الزام بغاوت پر
قتل کرا کے اوسکی لاش کو تین دن تک بے گور و کفن پڑا رہنے دیا۔ اس مقام پر دو برس قبل اس معرکے اس جوان

چین کے فتح کرنیکو ہمالیہ پہاڑ کی راہ سے بھیجی اونکو بعد کو رسد بہم نہ پہونچ سکی اور وہ سب ناکام
واپس آئی راہ مین کچھہ تو چینیون اور پہاڑیون کے ہاتھہ سے مارے گئے اور بہت سے بھوک سے اور اکثر
بسبب آجانے موسم برسات کے مرگئے کہتے ہین کہ پندرہ دن کے عرصہ مین کوئی آدمی اونکا
قصہ غمناک بیان کرنیکو بھی باقی نرہا (۵) اوسنے چین مین کاغذ کا سکہ جاری سنکر اپنی یہان
تانبے کا سکہ چلانا چاہا مگر غیر ملکون کے تاجرون نے اس سکہ کے لینے سے انکار کیا* بیوپار
بالکل جاتا رہا (۶) جب ملک مین کال پڑا تو بادشاہ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ رعیت کا شکار کرے
اور اونکے سر کاٹ کاٹ کر قلعہ کے کنگرون مین لٹکانے کیلئے بھیجدے آپ بھی رعیت کے شکار
مین شریک تھا اور ہزارون آدمیونکا سر کٹوایا ایک مرتبہ شہر قنوج کے باشندونکا قتل عام
کیا۔ اسکے عہد مین ملک مین جابجا بغاوتین بہت ہوئین† اور اکثر صوبے خود مختار ہوگئے
‡ وہ ۱۳۵۱ء مین مقام ٹھٹھہ ملک سندھ مین مرگیا

س فیروز تغلق کی سلطنت کا حال لکھو

ج محمد تغلق کے بعد فیروز تغلق اوسکا چچیرا بھائی تخت پر بیٹھا سندھ گجرات و بنگالہ پر چڑھائیان

---

* جب بادشاہ نے دیکھا کہ یہ سکہ نہین چلا تو ناچار شرمندہ ہوکر یہ حکم دیا کہ تمام لوگ اس سکہ کو خزانہ شاہی مین جمع کرین اور اوسکی عوض مین اونکو سونے چاندی کا سکہ دیا جاوے۔

† مالوہ مین بادشاہ کے بھتیجے نے ۱۳۳۸ء مین بغاوت کی مگر بادشاہ نے اوسکا تعاقب کر کے زندہ کی کھال کھچوائی بعد ازان اوسکے باپ کے پرانے دوست ملک بہرام نے ۱۳۳۹ء مین بغاوت کی اور وہ بھی مغلوب ہوکر مارا گیا بنگالہ مین کسی مسلمان افسر نے بغاوت کی اور وہ کبھی مغلوب نہین ہوا ساحل کارومنڈل کا ملک بھی ۱۳۴۰ء مین خود مختار ہوگیا بادشاہ خود اس بغاوت کے فرو کرنیکو گیا لیکن مقام ورنگل مین اوسکی فوج مین وبا پھیل گئی اور وہ دیوگڈھ واپس آگیا اسی موقع پر بادشاہ نے اپنا ایک دانت نکلوایا اور اوسکو بڑی رسومات کے ساتھہ دفن کر کے ایک عالیشان مقبرہ بنوایا ۱۳۴۴ء مین راجہ کرناٹک نے ایک نئی سلطنت قائم کی اور اوسکا پایہ تخت بیجانگر مقرر کیا ادہر حاکم سنبھل باغی ہوگیا اسکے بعد بدر اور دکن مین بغاوت ہوئی ؎

‡ ابن بطوطا ایک افریقی سیاح نے جو ۱۳۳۴ء مین محمد تغلق کے دربار مین آیا تھا کچھہ حال اوسکی عہد کا لکھا ہے وہ دہلی کو نہایت عالیشان شہر بیان کرتا ہے اوسکی مسجد اور دیوارین دنیا بھر مین بے مثل تھین مگر اوسوقت مین شہر ویرانہ تھا بادشاہ اوسکو دوبارہ آباد کر رہا تھا دربار مین اسکی بڑی خاطر ہوئی دو ہزار دینار اوسکے نہانے کے صرف کے لئے دئے گئے تھے بادشاہ نے اوسکو بہر منصف مقرر کر دیا۔

وہ مرتے وقت اوسنے یہ شعر لکھی تھی سہ بسیار درین جہان چمیدیم ؛ بسیار نعیم و ناز دیدیم ؛ اسپان بلند برنشستیم ؛ ترکان گران بہا خریدیم ؛ کردیم بسی نشاط آخر ؛ چون قامت ماہ نو خمیدیم ؛ اور اوسنے فیروز تغلق کو اپنا ولیعہد کیا اور پھر یہ شعر پڑھا شعر تو سرسبز باشی زر شاخ تہی ؛ کہ من کردہ ام سر بہ بالین تہی ؛

لین - اور بنگالہ و دکن کو خود مختار کر دیا بڑہاپے مین وزیر نے چاہا تہا کہ اوسکا بیٹا اوسکی طرح بیٹے ناصر الدین محمد کیطرف سے بدگمان کر دے لیکن بیٹے نے بالاکی سے کسیطرح محل میں جاکر اپنے باپ کے پیرون پر سر رکہدیا باپ نے وزیر کو اوسکے حوالہ کیا اور سلطنت کا کام بہی سب اوسکو سونپ دیا لیکن ناصر الدین کو سلطنت کی منتقل تہی دو برس بہی گذرنے نپائے تہے کہ اوسکی دو بہائیون نے ملک چہین لیا اسی اثنا مین فیروز تغلق نوے برس کا ہو کر ۱۳۸۸ع مین مرگیا -*

اس بادشاہ کو عمارت وغیرہ کا بہت شوق تہا -

س تیمور کون تہا اور ہندوستان پر کب اور کسکے عہد مین حملہ کیا ؟

ج تیمور‡ لنگ سمرقند کا بادشاہ تہا وسط ایشیا کے مغل گروہونکا سردار تہا اسکو تیمر لنگ صاحبقران اور گورکان بہی کہتے ہین تاتاریونکی فوج لیکر کابل سے ہوتا ہوا اٹک کے پل پر سندہ پار اترا اور پہر ملتان - بہٹنیر - سامانہ کو لوٹتا ہوا کہتا قتل کرتا دلی کے سامنے ۱۳۹۸ع مین آپہونچا دلی کا بادشاہ اوسوقت مین ناصر الدین محمود تغلق تہا وہ گجرات کیطرف بہاگ گیا دلی مین تیمور کے نام کا خطبہ پڑہا گیا شہر کو اوسکی فوج نے پانچ دن تک بڑی بیرحمی سے لوٹا گہرونمین آگ لگا دی باشندون کو بڑے ظلم سے قتل کیا مردون کے ڈہیر سے اکثر گلیون کے راستے بند ہوگئے تہے ہزارونکو لونڈی غلام بنایا اور بہت سا مال دلی سے اسکے ہاتہ لگا بہت سے سنگ تراشون کو بہی اپنے ساتہ سمرقند مین مسجد بنانیکے لئے لیگیا ۱۵ دن دلی مین رہکر وہ میرٹہ کا قتل عام کرتا ہوا ہردوار جمبو ہوتا ہوا جدہر سے آیا تہا اوسیطرف کو چلا گیا کہتے ہین کہ اوسنے پندرہ برسکی عمر سے اوپر کے تمام لوگ تخمیناً ایک لاکہ دلی مین تہ تیغ کئے -

---

* اسکے عہد مین قطع نظر یا دن یا ناک یا کان کٹوانیکے اور آنکہین نکلوانیکے اور ہڈیونکو ہتہوڑے سے کچلوانے اور ہاتہ پیرونکو شکنجہ کرانے یا زندہ کی کہال کہنچوانیکے اکثر مجرم زندہ جلائے یا آرہ سے چیرے جاتے تہے -

† فیروز شاہ تغلق دلی کے بہت نیک بادشاہون میں تہا کہتے ہین کہ اوسنے پچاس بند بنوائے اکتیس پچاس پل تیار کرائے [illegible] مسجد اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] شفاخانہ یعنی اسپتال مقرر کئے سوائے اسکے اوسنے یہ بہی ایک بڑا کام کیا کہ جمنا کی نہر براہ کرنال ہانسی حصار تک لایا جسکے پانی سے اکثر جگہ زمین سیراب کیجاتی ہے - فیروز تغلق نے دریائے ستلج کے کنارے پہاڑ کے [illegible] کو بہت ہزار برس کا پرانا تہا کہدوا ڈالا تو وہان پہاڑ کے نیچے اکثر آدمیون اور ہاتہیونکی ہڈیان نکلین جنمین کہ بعض ایک اونچہ کی تہین زمین کہدانے سے کچہ جسم پتہر ہوگیا تہا اور کچہ ہڈی باقی تہا -

‡ تیمور کے دادا کا پردادا چنگیز خان کے بیٹے چغتائی خان کا امیر الامرا تہا -

مصنف صاحب تاریخ تیموری نے لکہا ہے کہ تیمور اپنے لڑکپن کے زمانہ مین ایک گڈریہ کی بہیڑ اکثر کہاتا تہا گڈریہ نے ایک تیر اوسکی

۱۱ یہ بادشاہ ۱۳۵۱ع مین تخت پر بیٹہا اور تخت نشینی کیوقت بالغ تہا اسکے عہد مین گجرات مالوہ خاندیس

سید خاندان

س سید خاندان کے بادشاہوں کی ایک فہرست اسطرح ترتیب دو کہ اول ہر بادشاہ کا نام اور پہر سنہ جلوس اور مختصر کیفیت اوسکے عہد کی ہو؟

ج

نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
۱	خضر خان سید	۱۴۱۴	پہلے پنجاب کا صوبہ دار تہا۔ دلی کا تیمور کے نام پر قبضہ کیا سوائے صوبہ دلی کے اسکے پاس اور کوئی حصہ ملک کا نہ تہا؛
۲	مبارک شاہ	۱۴۲۱	خضر خان سید کا بیٹا تہا اسکے عہد میں سیلکھنڈ پر حملے ہوے اور گکر اور سلطان شیخ اوسکے ملک پر حملے کئے اپنے ہندو وزیر سرور کے ہاتہہ سے مارا گیا؛
۳	محمد شاہ سید	۱۴۳۴	خضر خان سید کا پوتا تہا۔ سلطان جونپور نے کچہہ ملک کا قبضہ کرلیا اور محمود خلجی شاہ مالوہ نے دلی پر حملہ کیا؛
۴	علاؤالدین سید	۱۴۴۶	محمد شاہ سید کا بیٹا تہا ۱۴۵۰ء میں دلی کی بادشاہی بہلول خان لودی کے حوالہ کرکے بداؤن چلا گیا دلی کی عملداری کل چہہ کوس کے گرد میں رہگئی تہی اسکے وزیر حمید خان نے اسکے ساتہہ دغا کی اور بہلول لودی کو بلاکر دلی اوسکو دلادی بادشاہ بداؤن میں جاکر رہنے لگا؛

لودی خاندان

س لودی خاندان کے بادشاہوں کی ایک فہرست اسطرح ترتیب دو کہ اول ہر بادشاہ کا نام اور پہر سنہ جلوس اور مختصر کیفیت اوسکے عہد کی ہو؟

ج

نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
۱	بہلول لودی	۱۴۵۰	پنجاب کا حاکم تہا۔ اچہا بادشاہ تہا۔ عملداری بڑہی پنجاب و جونپور شامل ہوئی۔
۲	سکندر لودی	۱۴۸۸	بہلول لودی کا بیٹا تہا۔ بڑا بادشاہ ہے لیکن ہندوں کو بہت تنگ کیا اہل پرتگال کا پہلا جہاز ۱۴۹۸ء میں اسکے وقت میں آیا تہا۔
۳	ابراہیم لودی	۱۵۱۷	سکندر لودی کا بیٹا تہا۔ بابر کی لڑائی میں مقام پانی پت پر ۱۵۲۶ء میں مارا گیا۔

س پٹہانوں کے خاندان کا کون بانی تہا اوسکا حال لکہو اور اوسکے خاندان میں جو اور تخت نشین ہوے اونکا حال بہی مختصر لکہو؟

ج پٹہانونکے خاندان کا بانی بہلول لودی تہا وہ لودی افغان تہا اوسکا دادا ایک دولتمند تاجر فیروز تغلق کے عہد مین جو افغانونکا بڑا مربی تہا آیا تہا اور اوسی بادشاہ کی عنایتون سے اسکو ملتان اور بعد کو پنجاب کی صوبہ داری ملگئی بہلول لودی نے علاؤ الدین شاہ کیوقتمین جو کہ سید بادشاہونکا آخر بادشاہ تہا دلی پر حملہ کیا مگر ناکامیاب ہوا تہوڑے دنون بعد سلطان نے بدایون کو اپنا پایہ تخت بنایا اور اوسکا وزیر حمید خان بادشاہ سے ناراض ہوکر بہلول لودی سے جاملا علاؤ الدین نے اپنی سلطنت بہلول کو بخشدی بہلول نے سنہ ۱۴۵۰ع سے ۱۴۸۸ع تک سلطنت کی یہ اپنی مستعدی اور کامیابی کے باعث مشہور ہے چھبیس[26] برس جونپور کے بادشاہون سے لڑا کیا اور آخرکار اوس صوبہ کو اپنی قلمرو مین ملالیا اوسکی وفات کیوقت اوسکی سلطنت پنجاب سے بنارس تک پہونچ گئی تہی بلکہ جمنا پار بندیل کھنڈ بھی اسی کی تحت مین تہا اسکی بعد اسکا بیٹا سکندر لودی تخت پر بیٹہا اصلی نام اوسکا نظام خان تہا وہ ایک سنارن سے پیدا ہوا تہا اوسنے بہار فتح کرکے سلطنت کو اور بڑہایا عالم و فاضلونکی قدر کرتا اور خود بھی بڑا شاعر تہا لیکن ہندون پر بڑا ظلم روا رکہا اونکی تیرتہ جاترا اپنی عملداری مین بند کردی جو مشہور قلعہ ہاتہہ لگتا مندر مورتین بالکل توڑ ڈالتا کبیر نامی درویش* اسکے وقتمین ہوا ہی اہل یورپ کا پہلا جہاز یہان اسکے وقتمین آیا تہا سنہ ۱۵۱۷ع مین آگرہ مین مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا ابراہیم لودی تخت پر بیٹہا لیکن اوسمین اپنی باپ کی سی عادات نہ تہین بہت جلد شکی مزاج اور گہمنڈی سے ساری بہائی برادر اور سردارونکو ناراض کردیا ملک مین ہر طرف فساد برپا ہونے لگا صوبہ دار سرکش ہوگئے بادشاہ سے مقابلہ کرنے لگے پنجاب کے صوبہ دار دولتخان† لودی نے اپنی مدد کیلیے

---

* اکثر تہ ایک برہمنی سے جو غالباً کبیر نامی کا چیلہ تہا اتنا ہی کہا تہا کہ ہندو اور مسلمان دونوکا مذہب سچا ہی صرف اسی پر اوسکو مروا ڈالا۔ شہرا مین ہندونکی حجامت بند کردی تو بہی یہ بادشاہ دلی کے اچہی بادشاہونمین گنا جاتا ہے۔ تاریخ داؤدی مین لکہا ہے کہ سکندر لودی عصر کے نماز کے بعد ملا لوگونکے جلسہ مین جاتا تہا اور پہر قرآن پڑہتا تہا اور تب مغرب کی نماز مسجد مین پڑہکر وظیفہ کے بعد گہنٹہ بہر کے لئے حرم سرا مین جاتا تہا تمام رات دیوان خاص مین بیٹہکر سلطنت کا کام کرتا تہا سترہ اہلکار ہمیشہ حاضر رہتے تہے آدہی رات ڈہلی پر کہانا مانگتا تہا اہلکار ہاتہہ دہوکر سامنے بیٹہہ جاتے تہے وہ دکل کرسی پر بیٹہا تہا اور کہانا ایک بڑی سی چوکی پر چنا جاتا اون سترہ اہلکارونکے سامنے بہی رکہا جاتا تہا لیکن وہ کہاتے نہ تہے اوٹہا کر گہر لیجاتے تہے سالار مسعود غازی کے جہنڈیکا میلہ اور مقبرونمین عورتونکا جانا موقوف کردیا تہا جو لوگ بےقید ارکی علت مین قید ہوتی تہی عید سے اسکو چہوڑ دیتا تہا جسکو لیئے کچہہ مقرر ہوجاتا تہا پہر کبہی اوسمین کچہہ فرق نہین پڑنے پاتا شیخ عبد الغنی جونپوری گرمیونمین آیا تہا اسکے کہانے کے نسبت چہ گہڑی تک شربت اوسکے پاس بہیجتے رہے پہر جب وہ جاڑونمین آیا تب بہی چہ گہڑی تک شربت اوسیطرح پہونچتی رہی امیرونکے سب لڑکون کو حکم تہا کہ کچہہ کسب سیکہین اور کارخانے جاری کرین ۔ نوٹ † کو صفحہ آئندہ پر دیکہو

کابل سے بابر کو بلایا بابر نے آتے ہی پہلے تو لاہور پہونچا اور پھر دیپال پور والونکو قتل کرتا ہوا سرہند کے سامنے آپہونچا مگر اس عرصہ مین دولتخان بگڑکر پہاڑونکی طرف بھاگ گیا اسی خیال سے بابر بھی کابل کو لوٹ گیا لیکن تھوڑے دنون بعد بابر نے پھر ہندوستان مین آکر پانی پت پر* سنہ ۱۵۲۶ء مین ابراہیم لودی کو شکست دی ابراہیم ۲۱ اپریل کو پندرہ یا سولہ ہزار آدمیونکے ساتھ مارا گیا اور دلی آگرہ بابر کے قبضہ مین آگیا ؛

س اشخاص ذیل کا حال لکھو دیول دیوی - قراخان - پرتھی راج - بختیار خلجی - ملک کافور - سیدی مولا - ؟

ج دیول دیوی راجہ گجرات کی بیٹی اپنے حسن کیوجہ سے شہرہ ہند تھی اوسکی مان کولا دیوی (کملادیوی) کو علاؤالدین خلجی نے گرفتار کرا کے دہلی مین بلوا کر اوسکے ساتھ شادی کی تہی اس رانی نے بادشاہ سے ایکروز عرض کیا کہ اوسکی بیٹی دیول دیوی اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اوسکو کسیطرح شاہی فوج راجہ سے گرفتار کر کے یہان بھجوا دے چنانچہ الپ خان صوبہ دار گجرات کے نام اسی مضمونکا حکم بھیجا گیا اس اثنا مین دیول دیوی رام دیو راجہ دیوگڈھ کے لڑکے کے ساتھ بیاہی گئی تھی اور اب وہ رخصت ہوئی اپنی سسرال کو جاتی تہی اوسکے باپ نے اوسکو چند محافظ کے ہمراہ دیوگڈھ بھیجا مگر راہ مین الپ خان نے دیول دیوی کو چھین خود دلی لیکر آیا - شاہزادہ ولیعہد خضر خان اوسپر عاشق ہوگیا آخرکار بادشاہ نے دونونکی شادی کردی امیر خسرو شاعر نے نظم فارسی مین ان دونو کے عشق کا حال بہت خوبی سے لکھا ہے† قراخان جسکو بغراخان بھی کہتے ہین بلبن کا بیٹا بنگالہ کا صوبہ دار تہا اوسکا بڑا بیٹا کیقباد دلی کا بادشاہ ہوا اور دوسرا بیٹا کیکاوس بنگالہ کا حاکم اپنے باپ کے بعد ہوا - قراخان اپنے بیٹے کیقباد کو دلی مین سمجہانے اور نصیحت کرنے گیا تہا ان باپ بیٹونکی ملاقات بڑی پردرد اور حسرتناک تہی امیر خسرو نے اسکا خوب حال لکھا ہے پرتھی راج‡

+ (صفحہ ۵۰) کہتے ہین یہ دولت خان کی اولاد مین تہا جو محمود تغلق کے مرنے پر کچھ دنون دلی کا بادشاہ بن بیٹھا تہا - اسی دولتخان لودی کے ایک بیٹے دلاور خانکو لقب خانخانان کا ملا تہا اور وہ بابر اور ہمایونکے عہد مین بڑا معتمد علیہ ہوا -

* اس لڑائی مین بادشاہ کے ساتھ راجہ گوالیار بھی مارا گیا ؛

† امیر خسرو کہتے ہین کہ علاؤالدین کے بعد ملک کافور نے خضر خانکو اندھا کر کے گوالیار کے قلعہ مین قید کیا تہا دیول دیوی اسکے ساتھ تہی مبارکشاہ نے جب خضر خانکے قتل کے لیے جلاد بھیجے تو وہ اوسکو لپٹ گئی چہرہ گھایل ہوا مگر اپنے خاوند کو نہ چھوڑا اوسکے ساتھ قتل ہوئی ؛

‡ اسکو راجہ جے چند راٹھور اوسکے خالہ زاد بھائی والی قنوج نے اپنی لڑکی کے راجسوجگ (سویمبر) مین بباعث حسد کے نہین بلوایا تہا بلکہ بجائے اوسکی ایک سونیکی مورت دربار مین کھڑی کرادی تہی پرتھی راج یہ حال سنکر نہایت طیش

جسکو رای پتھورہ بھی کہتے ہین اجمیر اور دلی کا راجہ قوم چوہان سے تہا اسکو اسکے نانا اننگ پال نے
گود لیا تہا سنہ ۱۱۹۱ع مین اوسنے اہل اسلام کو زیر حکم شہاب الدین محمد غوری کے مقام تلاوڑی پر
شکست فاش دیکر ۴۰ میل تک اونکا تعاقب کیا مگر سنہ ۱۱۹۲ع مین اسی مقام پر شہاب الدین سے
بعد سخت ہنگامہ آرائی کے خود شکست کہائی بادشاہ نے اسکو گرفتار کر کے بڑی ظلم اور بیرحمی سے
قتل کیا بختیار خلجی قطب الدین ایبک کا غلام تہا اسنے شہاب الدین محمد غوری کے عہد
مین اودھ - بہار - بنگالہ فتح کر کے بنگالہ* مین سلطنت قایم کی بنگالہ سے اسنے بہوٹان پر حملہ کیا
مگر وہان وبائی بیماری مین سنہ ۱۲۰۶ع مین مر گیا ملک کافور علاؤ الدین خلجی کا غلام تہا وہ کہمبات
کے ایک تاجر سے گجرات کی مہم مین زبردستی چہین لیا گیا تہا اور بتدریج اپنی حوصلہ لیاقت
کیوجہ سے بادشاہ علاؤ الدین خلجی کا بڑا معتمد علیہ ہو اوہ دکن کی مہم پر چار مرتبہ بہیجا گیا تہا (۱) اول مرتبہ
سنہ ۱۳۰۶ع مین دیوگڈھ کے راجہ کو جسنے کہ خراج دینا بند کر دیا تہا سزا دینے کے لئے گیا راجہ نے اوسکی
اطاعت قبول کی (۲) مرتبہ سنہ ۱۳۰۹ع مین تلنگانہ پر چڑہائی کر کے وہانکے مضبوط قلعہ ورنگل کو
فتح کیا (۳) مرتبہ سنہ ۱۳۱۰ع مین کرناٹک کے راجہ کو شکست دیکر قید کر لیا اور ہندوستانکی جنوبی حد ایشر تک
اپنی فوج لیگیا اور وہان ایک مسجد بنائی جو فرشتہ کے زمانہ تک موجود تہی (۴) چوتہی مرتبہ
سنہ ۱۳۱۲ع مین کافور نے پہر دکن جاکر راجہ رام دیو کو شکست دیکر قتل کیا اور پہر دلی واپس آکر سنہ ۱۳۱۶ع
مین اپنے آقا کو زہر دیکر مار ڈالا اسکے بعد اوسی خاندانکے اور بہت سے لوگونکو بہی مارا آخر کار شاہی گارد
سے خود بہی قتل ہوا سیدی مولا ایک نامی درویش نیک سیرت باشندہ ایران جلال الدین خلجی
کے وقت مین گذرا وہ بہت سے ملکونمین پہرا تہا اور اوس زمانہ کے تمام بڑے بڑے لوگون کو جانتا تہا
اوسنے دلی مین ایک مدرسہ اور محتاج خانہ جاری کیا تہا وہ فقط چاول کہاتا تہا اور نہ اوسکے کوئی بیوی تہی
نہ غلام تہا تاہم اوسکے اخراجات مثل بڑے بڑے امیرونکے تہے اکثر امرا کی دعوت کرتا اور بعض اوقات
دو دو تین تین ہزار اشرفیان شریف خاندانی مفلس آدمیونکو خیرات مین دیتا لوگون کو خیال تہا
کہ اوسکے پاس سنگ پارس ہے بعد کو یہ افواہ اوڑی کہ وہ بادشاہ کو مار کر سلطنت چہیننا چاہتا ہے
اور یہ کہ دس ہزار مرید اپنے ہمراہ غرض سے طیار کر لیئے ہین بادشاہ نے اوسکو معہ اوسکے ساتہیونکے

مین آیا لعدہ ایکبار گی اسنے چیدہ سوارونکے ساتھ وہان اکر کے راجہ [illegible] کی لڑکی زبردستی چہین لی گیا اس لڑائی
مین بہت سی راجہ کے بہت اچہے سردار کام آئے جنمین ۱۰۰ سردار وہ تہے جو ۳۰۰ سردار کام آئے -
* اسوقت مین بنگالہ کا دار السلطنت گوڑ یعنی لکھنوتی تہا -

گرفتار کرا منگوایا اور آخر کار سیدی مولا بادشاہ کے اشارہ سے مارا گیا اوسنے مرتے وقت بادشاہ کو بد دعا دی تھی چنانچہ اوسکے قتل کیوقت ہی ایک بادتند چلی اور اگلے سال خشک سالی اور قحط ہوا اور لعد کو بادشاہ بھی مقتول ہوا اور اوسکے بیٹے بھی مارے گئے اور سلطنت سے خارج ہوئے فقط

خود مختار ریاستونکا بیان

س کونسا حصہ ہندوستانکا دکن کہلاتا ہے وہانکی تاریخ کے حالات مجملاً لکھو ؟

ج بندیاچل پہاڑ کے نیچے کا کل ملک دکن کے نام سے مشہور ہے مسلمانونکے ابتدائی حملونکے وقت بہت سی ہندو سلطنتیں دکن میں قائم تھیں سب سے پہلے اہل اسلام علاؤالدین خلجی کے زیر حکم سنہ ۱۲۹۴ء میں دریائے نربدا کے پار گئے تھے اوسوقت سے لیکر سنہ ۱۸۱۹ء تک دکن ایک میدان جنگ رہا دکن کی اسلامی سلطنتیں وہانکے ہندو راجہ سے لڑتی رہیں دہلی کے سلاطین مغلیہ دکن کی اسلامی ریاستوں پر حملہ آور ہوئے مرہٹے ان دونوں کے مقابلہ میں لڑے اور حیدر علی نے مرہٹونکا مقابلہ کیا اور آخر کار سرکار انگریزی نے سبکو فرو کر کے ملک میں تسلط کیا اسی ملک میں مرہٹون نے عروج کیا اسی مقام پر دکن کی اسلامی سلطنتیں قائم ہوئیں اور یہیں بیجانگر ہندوونکی نامی ریاست بہت دنوں تک ان اسلامی ریاستونکی حریف رہی یہیں پر نظام الملک نے اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی یہیں پر حیدر علی اور یہیں پر ٹیپو نے عروج پایا یہیں پر چکینہ اول آنگرانتری اور یہیں پر فرانسیسی اور انگریز معرکہ آرا ہوئے ؁

س دلی کے بادشاہوں یا اونکے سپہ سالاروں نے دکن میں ہندو اور اہل اسلام کی سلطنتوں کو بیشتر مغلوب کیا ہر واقعہ کا ذکر اور سنہ لکھو ؟

ج (۱) کرناٹک کے راجہ بلال دیو کو ملک کافور علاؤالدین خلجی کے غلام نے سنہ ۱۳۱۰ء میں مغلوب کیا اوسکی دار السلطنت دوار سمندر کو اجاڑا (۲) دیوگڈھ کو جسکو دولت آباد کہتے ہیں علاؤالدین کے بیٹے مبارک خلجی نے سنہ ۱۳۱۸ء میں فتح کیا (۳) اسی بادشاہ نے سنہ ۱۳۱۸ء میں مالابار کو فتح کیا (۴) جوناخان محمد تغلق نے اپنے باپ غیاث الدین تغلق کے عہد میں بیدر اور ورنگل سنہ ۱۳۲۳ء میں فتح کئے (۵) سب سے نامی اور طاقتور ہندوونکی سلطنت بیجانگر معرکہ ٹلیکوٹ میں دکن کی اسلامی سلطنتوں نے سنہ ۱۵۶۵ء میں مغلوب اور فتح کی اور وہانکے راجہ رام دیو کو گرفتار کر کے قتل کیا (۶) برار سنہ ۱۵۷۴ء میں صوبہ احمد نگر میں ملایا گیا (۷) اڈلیسہ کو سنہ ۱۵۷۶ء میں

اکبر نے لیا (۸) سنہ ۱۶۰۱ء مین خاندیس کو بھی اکبر ہی نے فتح کیا (۹) احمد نگر کو سنہ ۱۶۳۷ء مین شاہجہان نے اپنے قلمرو مین ملا لیا (۱۰) بیجاپور کو اورنگ زیب نے سنہ ۱۶۸۶ء مین اور (۱۱) گولکنڈہ کو اوسی بادشاہ نے سنہ ۱۶۸۷ء مین فتح کیا -

س سلطنت بہمنیہ کی وجہ تسمیہ کیا ہی اوسکا بانی کون تھا اور کب سے کب تک وہ قائم رہی اور اوس سے کونسی پانچ سلطنتین پیدا ہوئین اور پانچون کب اور کسطرح سے معدوم ہوئین ؟

ج سلطنت بہمنیہ ایک اسلامی سلطنت دکن مین تھی سلطان علاؤ الدین* کانگوی بہمنی اس سلطنت کا

---

* یہ شخص معروف بہ حسن غیاث الدین تغلق کے عہد مین تلاش روزگار دلی مین آیا اور کانگوی بہمن منجم کے یہان جو شہزادہ محمد تغلق کا دوست تہا نوکری کی کانگوی نے اوسکو ایک جوڑ بیل کا اور دو مزدور حوالہ کرکے اوسکو حوالی دہلی مین زمین پر ان جوتنے اور بونیکی ہدایت کی حسن نے بمدد دو مزدور زمین جوتنے کے لئے ہل چلایا تکایک ہل زمین مین رک گیا مزدور نے حسن کو خبر دی کہ ہل اٹک زنجیر مین پہنس گیا اور وہ زنجیر ایک تانبے کی گردن مین جو اشرفیون سے بہرا ہوا ہی بندہی ہوئی ہی حسن بجنسہ اوس زر مین لپیٹ کر رات کیوقت اپنے آقا کانگوی بہمنی کے پاس لے گیا اور اوس سے تمام حقیقت حال بیان کی کانگوی بہمنی نے اوسکی دیانت اور امانت کی بہت تعریف کی اور دوسرے روز اس واقعہ عجیب کا حال شہزادہ سے عرض کیا شہزادہ نے بہی اوسکی کمال دیانت و عالی ہمتی پر تعجب کرکے اوسکو اپنی حضور مین طلب کیا اور اپنے باپ غیاث الدین تغلق سے یہ سب ماجرا بیان کیا آخر کار بادشاہ نے بہی اوسکی دیانت داری سے خوش ہوکر اوسکو اپنے یہان امرا مین داخل کیا القصہ ایکروز کانگوی بہمنی نے حسن سے کہا کہ تیرے زائچہ سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تو صاحب اقبال ہوگا اور عنقریب کسی درجہ اعلی کو پہونچیگا پس تو مجہسے عہد و شرط اس بات کی کر کہ اگر تجھکو بہت سی دولت اور بڑا رتبہ ملے تو میرے نام کو اپنے نام کا جز کریگا تاکہ تیرے نام کے ساتھ میرا نام بہی قائم اور یادگار رہے حسن نے اس بات کو قبول کیا اور اپنے نام کو ساتھ اوسیوقت سے کانگوی بہمنی اور زیادہ کرکے اپنے آپکو حسن کانگوی بہمنی مشہور کیا - ذکر ہی کہ ایکبار حضرت شیخ نظام الدین اولیاء نے دہلی مین کسی قسم قسم کے کہانے تیار کراکر عام دعوت کی چنانچہ شہزادہ محمد تغلق بہی اوس صلائے عام مین شریک ہوکر شہزادہ کی رخصت ہونے اور تمام مجلس کے برخاست ہونیکے بعد حسن کانگوی بہمنی خانقاہ مین آیا اور چاہا کہ حضرت شیخ کی ملازمت حاصل کرے آپنے از روے کشف کے دریافت کرکے زبان مبارک سے فرمایا کہ سلطانی رفت و سلطانے آمد یعنی سلطان شاہزادہ محمد تغلق تشریف لیگئے اور حسن کانگوی بہمنی جو عنقریب سلطان ہونیوالا ہی آیا ہی قبل اسکے کہ کوئی شخص حسن کے آنیکی آپکو خبر دے آپ نے اپنے خادم سے ارشاد کیا کہ ایک شخص باہر کہڑا ہی اوسکو یہان حاضر کر ملازم نے باہر آکر ایک آدمی کو حقیر لباس پہنے کہڑا ہوا دیکہکر خیال کیا کہ اسکو کیا بلایا ہوگا واپس جاکر عرض کیا کہ باہر کوئی شخص نہین ہی شیخ نے جواب دیا کہ اچہی طرح دیکہ ضرور ایک آدمی ہوگا اوسنے جواب دیا کہ ایک شخص حقیر اور ذلیل سا بیٹہا ہوا ہی شیخ نے فرمایا کہ اوسی شخص کو بلاؤ کیونکہ ظاہر مین وہ فقیر ہی لیکن باطن مین شاہ ہی غرض جب حسن شیخ کے پاس آیا چونکہ دسترخوان اٹھ چکا تہا وہ ایک روٹی جو حضرت شیخ نے اپنی افطار کیواسطے حجرہ کے طاق مین رکھی تھی آپنے اوسکو ایک انگلی پر اٹھاکر اوسکے حوالہ کی اور کہا کہ یہ تیرا چتر شاہی ہی حسن کانگوی بہمنی اس مژدہ کو سنکر بہت خوش ہوا تھوڑے دنون بعد محمد تغلق کے امرا مین ہوکر دکن مین حسن آباد و گلبرگہ کی جاگیر پائی الغرض اسی بادشاہ کے بیٹا خود مختار ہوکر اور بہت سا ملک مثل احمد آباد اور بیدر کو فتح کرکے خاندان بہمنیہ کا بانی ہوا پہلا حکم جو اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی دیا وہ یہ تہا کہ پانچ من سونا اور دس من چاندی روح پاک شیخ نظام الدین اولیاء مرحوم کے ثواب پہونچانے کیواسطے فقیر اور مساکین کو تقسیم کیا جاوے - جب حسن بہمنی گلبرگہ کے تخت پر بیٹھا تو اوسنے کانگوی بہمنی کی سپرد اپنے دفتر کا حساب و کتاب کیا کہتے ہین کہ یہ پہلا برہمن تہا جسنے مسلمانون کی نوکری کی ✣ ✣

بانی تھا اسنے اپنے نام کے ساتھہ اپنے آقا محسن کانگوہی بھمنی منجم کے نام کو اور زیادہ کر دیا تھا اور اسی واسطے اس خاندان کے بادشاہ سلاطین بھمنیہ* کھلاتے تھے اس خاندان کے اٹھارہ† سلاطین نے ڈیڑہ سو برس تک ۱۳۴۷ء سے ۱۵۲۶ء تک سلطنت کی محمد شاہ ثانی کیوقت مین یہ سلطنت اپنے اوج کمال پر پہونچی اس خاندان سے اور بیجانگر کے راجگان سے لڑائی رہی اور اکثر حصے ملک کے شمل کان کان ۔ راجمہندری وغیرہ فتح کئے اس خاندان کے اکثر بادشاہ بڑے ذی شان ذی مرتبہ اور بہادر ہوئے آخر کار یہ سلطنت ۱۵۲۶ء مین برباد ہو گئی اور اوسمین سے یہ پانچ سلطنتین حسب تفصیل ذیل قائم ہوئین (۱) بیجاپور اسکو عادل شاہ نے ۱۴۸۹ء مین قائم کیا اس بات سے مرہٹون اور مغلون سے بہت لڑائیان رہین اور آخر کار ۱۶۸۶ء مین اورنگ زیب نے اوسکو فتح کیا (۲) احمدنگر ایک شخص احمد نامی کی ۱۴۹۰ء کی قائم کی ہوئی تھی اس سلطنت کو مشہور و معروف چاند سلطانہ نے اکبر کی فوجون سے ۱۵۹۵ء مین بچایا اور ملک عنبر ایک نامی شخص جو بڑا کارکن سلطنت اور طریقہ مالگذاری کے سبب سے مشہور ہوا اسی ملک مین گذرا ہے یہ سلطنت ۱۶۳۷ء مین شاہجہان کیوقتمین نیست و نابود ہوئی (۳) گولکنڈہ جسکو قطب علی نے قائم کیا تھا اورنگ زیب نے ۱۶۸۷ء مین فتح کیا (۴) برار جسکی بنا فتح الله خان نامی نے کی تھی یہ ۱۵۷۲ء مین احمدنگر مین ملائی گئی (۵) بیدر جسکا برید شاہ بانی تھا اس سلطنت کے انجام کا حال نہین معلوم کیونکہ ۱۶۰۹ء تک فرشتہ نے اسکا حال لکھا ہے اور اوسکے بعد اوسنے اپنی تاریخ کو ختم کر دیا ہے۔

س سلطنت بیجانگر۔ بنگالہ۔ جونپور۔ مالوہ۔ گجرات کے حال لکھو کب اونکی بنا پڑی اور کب وہ معدوم ہوئین؟

ج ہندوؤنکی سلطنت بیجانگر مثل سلطنت بھمنی کے محمد تغلق کے عہد مین ۱۳۴۴ء مین قائم ہوئی

---

* اس خاندانکے تخت کا نام فیروزہ تھا جسکی خوبصورتی اور قیمت تخت طاؤس سے پہلے کسی دوسرے تخت کی نتھی۔

† اسی خاندان مین ایک بادشاہ مجاہد شاہ نامی بڑا بہادر اور دلاور گذرا ہے۔

ان بادشاہونمین سے فیروز شاہ نے ایکدمین ۸۰۰ عورتونکے ساتھہ متعہ کیا کہتے ہین کہ کل عورتین اوسکے حرم مین قریب پندرہ سو تھین اور وہ مختلف امصار اور دیار کی تھین اور بادشاہ ہر ایک کے ساتھہ اوسکی بولی مین بخوبی گفتگو کر سکتا تھا اسکی طریق معاشرت کا حال فرشتہ نے خوب مفصل لکھا ہے ۔ اسی خاندانمین محمود شاہ اول بارہ برسکی عمر مین تخت پر بیٹھا بڑا علم دوست اور قدردان تھا مگر منفرد اور بہت لائق اور شاعر تھا اسکے عہد مین ملک مین بڑا استقلال و امن رہا اس بادشاہ کی ۱۹ برس کی عہد سلطنت مین کوئی جھگڑا اور فساد نہین ہوا سواے ایک بی بی کے اور کوئی اوسکے حرم نتھی ۔ آخر بادشاہ خاندان بھمنی کا کلیم الله شاہ ہوا ۔

اور اسمین کل ملک جسکو اب مدراس احاطہ کہتے ہین شامل تہا اسلامی بادشاہونمین بیجاپور۔ احمد نگر
۔ گولکنڈہ اور بیدر نے اتفاق کرکے ٹیلیکوٹ پر دریاے کرشنا کے کنارہ ۱۵۶۵ء مین وہان کے
راجہ رام راجہ کو شکست دی اور نہایت بیرحمی سے اوسکو قتل کیا* رام راجہ کے بعد اوسکے بہائی نے
چندر گڈھی مین مدراس سے ۷۰ میل پر شمال و مغرب مین سکونت اختیار کی ۱۶۴۰ء مین اسی شخص نے
انگریزونکو ایک تہوڑی جگہ شہر مدراس کے آباد کرنیکو دی **بنگالہ** یہ سلطنت محمد تغلق کے عہد مین
خود مختار ہوئی اور دو سو برس تک کئی خاندان اس صوبہ کے مالک رہی آخرکار شیرشاہ سور نے
۱۵۳۹ء مین اسکو فتح کیا اور اکبر کے عہد مین یہ ملک پہر دوبارہ ۱۵۷۶ء مین فتح ہوا **جونپور**
خواجہ جہان محمد تغلق کا وزیر یہان خود مختار ہو بیٹہا اسکی اولاد شاہان دہلی ومالوہ سے لڑتی رہی آخرکار
بہلول لودہی نے ۲۶ برس کے جہگڑے کے بعد ۱۴۷۶ء مین اس ملک کو فتح کیا **مالوہ** یہ سلطنت
فیروز تغلق کے عہد مین دلاور غوری نے قائم کی تہی اور آخرکار بہادر شاہ گجرات کے بادشاہ نے
۱۵۳۱ء مین اوس سلطنت کو گجرات مین ملایا **گجرات** اسکی بنا مظفر شاہ نے ۱۳۹۱ء مین
قائم کی تہی اس خاندانمین محمود† شاہ بہت بڑا بادشاہ ہوا جسنے کہ باون برس تک سلطنت کی آخرکار
۱۵۷۲ء مین اس سلطنت کو اکبر نے فتح کیا ؁

خاندان مغلیہ

خاندان مغلیہ کے بادشاہونکی ایک فہرست ترتیب دو جسمین ہر بادشاہ کا نام معہ سنہ جلوس اور اوسکے عہد کی مختصر کیفیت کے ہو ؁

نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
۱	بابر	۱۵۲۶	تیمور کے خاندانمین تہا۔ خاندان مغلیہ کا بانی ہوا پانی پت کی لڑائی مین ۱۵۲۶ء مین ابراہیم لودہی کو شکست دیکر دلی آگرہ کا مالک ہوا ازان بعد ۱۵۲۷ء مین راناسانگا کو شکست دیکر ۱۵۲۸ء مین چندیری کو فتح کیا۔ پہر بنگالہ و بہار فتح ہوا ۱۵۳۰ء مین مرگیا بہت اچہا مستقل مزاج بادشاہ ہوا ؁

* اس راجہ کا سر بہت دنون تک بطور تحفہ کے بیجاپور مین رکہا گیا تہا ؁

† مورخ لکہتے ہین کہ اوسکے خاصہ کہانیمین اکثر مہلک زہر سنکہیا کثرت سے ہوتا تہا اور تمام بدن اوسکا ایسا زہریلا ہو گیا تہا اگر کوئی مکہی اوسکے جسم پر بیٹہتی تہی تو وہ فی الفور مردہ ہوکر زمین پر گرجاتی تہی جن بڑے لوگون کا اوسکو قتل کرانا منظور ہوتا وہ اونپر صرف پان کہاکر تہوک دیا کرتا تہا ؁

نمبر	نام	سنہ عیسوی	کیفیت
۲	ہمایون	۱۵۳۰	بابر کا بیٹا تھا گجرات فتح کیا دو بار شیر شاہ سے شکست کھائی اور اوسکو تخت کا مالک چھوڑکر ملکون ملکون پھرا ایران پہونچا اور وہانکے بادشاہ کی مدد لیکر آیا اور پھر ہندوستان کا بادشاہ سنہ ۱۵۵۵ء مین ہوا اسی سال مین زینہ پر سے گرکر مر گیا ؛
		از سنہ ۱۵۴۰	سے سنہ ۱۵۵۵ء تک شیر شاہ اور اوسکا خاندان تخت دہلی کا مالک رہی ۔
۳	اکبر	۱۵۵۶	ہمایون کا بیٹا تھا ہندوستان کا بڑا نامی بادشاہ ہوا ۔ ۱۳ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا بہرام اوسکا اتالیق تھا بہرام سے آزاد ہوا پھر باغی صوبہ دارونکو مغلوب کیا اور پھر رنتھمبور ۔ کالنجر ۔ گجرات ۔ بنگالہ ۔ بہار ۔ اوڑیسہ ۔ کشمیر ۔ سندھ ۔ احمدنگر ۔ خاندیس کچھ حصہ برار فتح کیا ۔ اسکے دربار مین بڑے بڑے لائق شخص جمع تھے سنہ ۱۶۰۵ء مین مر گیا ۔ انتظام مالی وملکی بھی اسکے وقت مین شروع ہوئی ؛
۴	جہانگیر	۱۶۰۵	اکبر کا بیٹا تھا شراب بہت پیتا تھا اور اسکے بیٹے خسرو نے سنہ ۱۶۰۶ء مین بغاوت کی اوسنے بغاوت کو فرو کرکے اوسکے ساتھیونکو بڑی ظلم سے قتل کیا سنہ ۱۶۱۱ء مین نورجہان بیگم سے شادی کی ۔ کاروبار سلطنت مین بالکل نورجہان کا اختیار تھا دکن مین ملک عنبر کا عروج سر ٹامس رو کی سفارت ۔ مہابت خان اور شاہزادہ شاہجہان کا بلوہ ۔ سنہ ۱۶۲۷ء مین مر گیا ؛
۵	شاہجہان	۱۶۲۷	جہانگیر کا بیٹا تھا سلطنت کو بڑی رونق دی بیجاپور فتح ہوا تخت طاؤس اور تاج بی بی کا روضہ اور جامع مسجد اور شاہجہان آباد کا قلعہ اسی نے بنوایا بڑی شان اور تحمل کا بادشاہ تھا جب بیمار پڑا اسکے بیٹون مین تخت نشینی کیواسطے جھگڑا ہوا آخرکار اورنگ زیب سب پر غالب آیا اور اپنے باپ شاہجہان کو تخت سے اتار کر سنہ ۱۶۵۸ء مین قلعہ مین قید کر دیا ؛
۶	اورنگ زیب	۱۶۵۸	بڑا متعصب تھا پر چالاک تھا اپنے بھائی بھتیجونکو بڑی ظلم سے قتل کرایا ۔ مرہٹون اور راجپوتون سے ہمیشہ اسکا ناک مین دم رہا سلطنت بلحاظ فتوحات اسکے عہد مین بہت زیادہ ہوئی سیواجی مرہٹونکے بانی نے اسی عہد مین عروج پایا سنہ ۱۶۶۲ء مین شاہجہان مرا ۔ اس بادشاہ نے اپنی ہندو رعایا کو بہت ناراض کیا اور یہی باعث زوال

نمبر	نام	سنہ عیسوی	کیفیت
			سلطنت مغلیہ کا ہوا سنہ ۱۷۰۷ء مین مرگیا۔ بیجاپور گولکنڈہ و ستارا فتح ہوئے ؛
۷	بہادر شاہ	۱۷۰۷	اورنگ زیب کا بیٹا تھا۔ یہ بھی مثل اپنے باپ کے اپنے بھائیون کو مار کر تخت کا مالک بنا۔ ساہو مرہٹون کے راجہ کو قید سے رہا کیا۔ سکھون نے زور پکڑا اور بہادر شاہ نے اونکو مار کر پہاڑون کیطرف نکالدیا سنہ ۱۷۱۲ء مین مرگیا ؛
۸	جہاندار شاہ	۱۷۱۲	بہادر شاہ کا بیٹا تھا۔ بڑا عیاش تھا خاندان کے شہزادون کو جہانتک ملے سب کو قتل کیا آخر فرخ سیر کے ہاتھ سے وہ اور اسکا وزیر ذوالفقار خان دونو مارے گئے ؛
۹	فرخ سیر	۱۷۱۳	جہاندار شاہ کا بھتیجا تھا کچھ بیوقوف اور بزدل تھا سید حسین علی اور سید عبداللہ نے اسکے عہد مین بڑا عروج پایا گویا سلطنت کے بھی دونو مالک تھے آخر انہین سیدون کے ہاتھ سے سنہ ۱۷۱۹ء مین مارا گیا ؛
۱۰	محمد شاہ	۱۷۱۹	اورنگ زیب کا پوتا تھا۔ بڑا عیاش اور تماشبین تھا۔ مرہٹون نے اسکے عہد مین زور پکڑا۔ حیدر آباد اور لکھنو کی سلطنت بھی اسیکے وقتمین قائم ہوئین۔ نادر شاہ کی چڑھائی بھی اسیکے وقتمین ہوئی۔ سلطنت بالکل جڑ سے ہل گئی ؛
۱۱	احمد شاہ	۱۷۴۸	محمد شاہ کا بیٹا تھا۔ اسکے وزیر غازی الدین نے اسکی آنکھین نکلوائین ؛
۱۲	عالمگیر ثانی	۱۷۵۴	جہاندار شاہ کا بیٹا تھا۔ مرہٹے کٹک سے اٹک تک کے مالک تھے۔ احمد شاہ درانی کی چڑھائی ہوئی ؛
۱۳	شاہ عالم	۱۷۶۱	عالمگیر ثانی کا بیٹا تھا۔ غلام قادر نے اندھا کیا۔ انگریزون نے مرہٹون کی قید سے چھوڑا کر پنشن مقرر کردی ؛
۱۴	اکبر ثانی	۱۸۰۶	شاہ عالم کا بیٹا تھا ؛
۱۵	محمد بہادر شاہ	۱۸۳۷	اکبر ثانی کا بیٹا تھا اسکے زمانہ مین غدر ہوا اسکے بیٹے اور پوتے کو کپتان ہڈسن نے ہمایون کے مقبرہ مین ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء مین مارا اور بادشاہ کو سرکار انگریزی نے رنگون کو جلاوطن کیا ؛

انمین سے اول کے چھ اس خاندان کے بڑے بادشاہ گنے جاتے ہین اور بہادر شاہ سے محمد شاہ تک بڑے کمزور اور ناقابل بادشاہ شمار کئے جاتے ہین یہ بادشاہ اپنے امرا اور ارکین کے قبضہ اختیار مین تھے اور محمد شاہ کے بعد جو بادشاہ ہوئے وہ صرف براے نام تھے اور غیرون کے ہاتھومین ہو کر وظیفہ پاتے تھے ؛

س بابر کا مختصر حال اوسکی ابتدا سے تخت ہندوستان کے قابض ہونیکے زمانہ تک کا لکھو ؟

ج بابر تیمور سے چھٹی پشت مین ہوا مان اوسکی قتلق خانم چنگیز خان کے بیٹے چغتائی خان کے خاندان مین محمود خان مغل خان کی بہن تھی اوسکی موروثی ریاست مقام فرغانہ تھی - بابر کی نوجوانی بڑی لڑائی جھگڑون مین کٹی اور اوسنے زمانہ کی بڑی بہیر بہار دیکھی کبھی تو سمرقند اور بخارا کا بادشاہ ہوتا تھا کبھی پانی پینے کو ایک لوٹا بھی پاس نرہتا اسکا باپ اسے بارہ برس کا چھوڑ کر مرگیا تھا - ایک دفعہ مصیبت کیوجہ سے یہ ارادہ کیا کہ فقیر† ہو کر چین کو چلا جاوے الغرض ۲۲ برس کی عمر مین سمرقند‡ کی بادشاہت سے مایوس ہو کر وہ کابل مین چلا آیا اور اس ملک کا سنہ ۱۵۰۴ع مین قابض ہو گیا اور اوسکے بعد قندہار اور ہرات وغیرہ کو فتح کیا بیس برس کابل مین بادشاہت کر کے ہندوستان کیطرف قدم بڑھایا - پنجاب کے صوبہ دار دولتخان لودی کے بلانے پر بابر سنہ ۱۵۲۴ع مین آتے ہی پہلے تو لاہور پہونچا اور پھر دیپالپور والونکو قتل کرتا ہوا سرہند کے قریب آپہونچا اس عرصہ مین دولتخان باغی ہو کر پہاڑون کو بھاگ گیا بابر بھی کابل کو لوٹ گیا لیکن پھر جلد ہندوستانکی فتح کا ارادہ کیا اور پہاڑون مین دولتخان کو مغلوب کرتا ہوا دہلی کی راہ پانی پت مین پہونچا - ابراہیم لودی شاہ دہلی ایک لاکھہ سوار اور پیادے اور ہزار ہاتی کے ساتھہ مقابل ہوا بابر کے ساتھہ کل بارہ ہزار آدمی تھے مگر ابراہیم لودی باوجود اس جمعیت کے ۱۶ ہزار آدمیون کے ساتھہ میدان مین مارا گیا اور دلی آگرہ سنہ ۱۵۲۶ع مین بابر کے ہاتھہ لگے ؛

---

* صاحب تاریخ فرشتہ نے بابر کو بلقب فردوس مکانی لکھا ہی ؛

† بابر اپنی سوانح عمری مین لکھتا ہی کہ مین اکثر اپنی مصیبتون پر زار زار روتا اور غمناک اشعار لکھتا اوسنے لکھا ہی کہ مینے کبھی ایسی خوشی اور راحت نہین پائی جیسی کہ چند روز کیلئے سمرقند چھوڑ کر مجھکو حاصل ہوئی تھی پیٹ بھر کھانا نہین نو مین کھایا اور نیند کا بھی مزا انہین ایام مین پایا محنت و فکر سے بھی فی الجملہ آسایش پائی [illegible] انگیز سفر نہین اوسکو شوق جنگل پہاڑ کے پہل پھول پر رہا ایکمرتبہ اوسنے کہین ایک خاص قسم کا خربزہ دیکھا تھا اوسکی شرح اوسنے بہت مفصل لکھی ہی ؛

‡ ایکمرتبہ جب بابر سمرقند کا قابض تھا ایسا سخت اوسکی ملک مین قحط پڑا کہ لوگون نے سوکھی لکڑیکا برادہ پانیمین بھگو کر گھوڑونکو کھلایا ؛

محمد بابر اپنی سوانح عمری تزک بابری مین فخریہ یہ لکھتا ہی کہ سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین محمد غوری نے جب ہندوستان پر حملے کیے تو اونکے ساتھہ فوجین بہت زیادہ تھین اور اوسوقت اس ملک مین متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستین تھین [illegible] اونکا فتح کرنا کوئی بڑی بات نہی بخلاف اسکے مینے صرف بارہ ہزار سوار سے اوسوقت کہ جب ہندوستان مین آیا جبکہ ابراہیم لودی اور دو سیر طرے نامی گرامی دشمن مقابل تھے اس ملک کو فتح کیا اور اپنی سلطنت قائم کی ؛

۱۱ دلی اور آگرہ ہاتھہ آنے پر بابر نے خوب دل کھولکر روپیہ بانٹا اپنے بیٹے ہمایونکو ۱۰۲ رتی کا ایک ہیرا دیا اوسوقت اوسکا مثل ساری دنیا مین نتھا اور کابل کے ملک مین ایک ایک آدمی کو ایک ایک شاہرخی روپیہ جو قریب آٹھہ آنے کے ہوتا ہی بھیجا ؛

س ہندوستان کے پولیٹیکل (ملکی) حالات بابر کے حملہ کرنیکے وقت کیا تھے؟

ج بابر کے حملہ کرنیکے وقت ہندوستان نہایت ابتر حالت مین تہا۔ لودیون کے پاس سوای دلی آگرہ کے اور کچہہ ملک نہتا دولتخان لودہی پنجاب پر قابض۔ رانا سانگا راجپوتنکا طاقتور راجہ کل راجپوتانہ پر حکمران۔ ادھر میدنی رای چندیری کا مالک تہا۔ بہار اور بنگالہ بہی دلی کے تخت سے خودمختار تھے ملک دکن* سنہ ۱۴۰۳ع سے بالکل تخت دہلی سے علیحدہ ہوگیا تہا ❊

س راجپوتونکی اوس جہد اور کوشش کا حال جو انہون نے ہندوستان کے بچانیکے واسطے مغلون کے مقابلہ مین کی تھی بیان کرو

ج راجپوتون نے بڑی کوشش اپنے ملک کیواسطے رانا سانگا† کے زیر حکم بابر کے مقابلہ مین کی تہی تمام راجپوت میواڑا اور جیپور کے اور نیز میدنی رای چندیری کا اوس سے آکر ملے تہے رانا سانگا کا اوس وقت یہ ارادہ تہا کہ تمام مسلمان ہندوستان سے نکالدیے جاوین۔ اوسنے بڑی جمعیت کے ساتہہ بابر کی فوج کا مقابلہ فتحپور سیکری‡ سنہ ۱۵۲۷ع مین کر کے پہلے تو شاہی ہراول کو شکست دیکر پیچھے ہٹا دیا پہر خود شکست فاش کہائی اور اپنی جان لیکر بہاگا اس فتح سے مغلونکی سلطنت ہندوستان مین اچھی طرحسے قایم ہوگئی۔

س کونسی دو بڑی لڑائیونسے بابر کو ہندوستانکی سلطنت ملی وہ لڑائیان کب اور کہان ہوئین کونسے شہر اور صوبے اوسنے فتح کیے وہ کب مرا اوسکا چال چلن لکہو

ج وہ دو لڑائیان جنسے مغلون کو ہندوستانکی سلطنت ملی مقام پانی پت اور فتحپور سیکری پر ہوئین

* دکن مین سلطنت بہمنی اوس وقت پانچ سلطنتونپر منقسم ہوگئی تہی اور سلطنت بیجانگر اونکے مقابل مین اپنے زور پر قایم تہی۔ پورتگیزنے گوا کو سنہ ۱۵۱۰ع مین فتح کرلیا تہا اگرچہ اونکا نامی جنرل ابوالقرق سنہ ۱۵۱۵ع مین مرچکا تہا تاہم وہ قوم غربی کنارہ پر بڑی طاقتور تہی

† یہ راجہ ہمیری جیٹھی پشت مین چتور یعنی میواڑ کا راجہ تہا یہ اوس وقت اوسنے اونہی لوہری ادہم پر تہا اجمیر لیکر بہا تہہ چندیری تک اوسکا راج تہا - جیپور - جودہپور سب جگہ کے راجاؤنکا وہ سرتاج اور پیشوا گنا جاتا تہا۔ رانا سانگا بابر کے مقابلہ کو بڑی بہیڑ بہاڑ لیکر آیا۔

‡ تاریخ اس لڑائی کی فتح بادشاہ اسلام ہے ❊

اس شکست سے بابر کے ساتہیونکا دل سست ہوگیا تہا اور اسی عرصہ مین کابل سے محمد شریف نامی ایک نجومی نے آکر کہا کہ مریخ سامنے ہے بابر کی فوج کی بربادی یقینی ہے مگر بابر کو اسکا مطلق خیال نہوا مگر اپنی فوج کو سست ہوتے دیکہکر اسنے اللہ سے التجا کی اور منت مانی کہ اگر سانگا پر فتح پاؤن تو پہر کبہی شراب نہ پیون اور داڑھی نہ منڈاؤن بلکہ شراب پینے کے سونے چاندی کے برتن جو اوس وقت تہے اونکو توڑ کر بانٹ دیا اور اپنے سپاہیونسے کہا کہ یاد رکہو غرقی کے ساتہہ پیٹہہ دکہانیسے تو زمین سامنے ہوکر مرنا بہتر ہے سب نے قرآن کی قسم کہائی کہ مرجاینگے پر پیٹہہ نہ دکہائینگے الغرض بابر نے فتح پائی جب وہ نجومی بابر کی فتح پانے کی مبارکبادی دینے آیا تو بابر نے بجای اسکے کہ اوسکو قتل یا اوسکا منہ کالا کرے اوسے لعنت و ملامت کر بہت سے دولت دی صرف اتنا کہدیا کہ جا اب تو میری قلمرو سے نکل جا

❊ ❊ ❊ ❊ ❊

پانی پت ایک مقام دہلی سے شمال و مغرب مین پچاس میل ہی یہان پر ۱۵۲۶ء مین بابر نے ابراہیم شاہ دہلی کو شکست دی۔ فتحپور سیکری آگرہ کے قریب ہے یہان ۱۵۲۷ء مین بابر نے رانا سانگا اور ان کی طاقت کو نیست و نابود کیا۔ تہوڑے دن بعد شاہزادہ ہمایون نے بیانہ۔ دہولپور۔ گوالیار۔ جونپور کے تابع کئے اور ۱۵۲۸ء مین بابر نے چندیری کو فتح کیا* اسی سال اوسنے افغانون سے اودہ اور بہار لیا اور رنتہمبور کا قلعہ بہی اوسکے ہاتھہ آگیا ۱۵۳۰ء مین پچاس برس کی عمر مین آگرہ مین مرا† بابر اپنی شجاعت استقلال اور متانت کے باعث بہت مشہور ہی اوسنے اپنی بہت مصیبتون مین کبھی نہین ہاری وہ بڑا‡ مستعد اور حوصلہ مند بادشاہ تہا مگر اپنے مغلوب دشمنون کے ساتھہ بڑی بیرحمی سے پیش آتا سزا کڑی دیتا اوسکے مزاج مین کچھہ بناوٹ نہ تہی۔ اسکا ٹہیک ٹہیک حال اوسکے سوانح عمری سے جو اوسنے خود ترکی زبان مین لکھی ہی معلوم ہوتا ہی وہ بڑا رقیق القلب اور نرم دل تہا یہ اوسیکا کام تہا کہ بادشاہ ہونے پر بہی لڑکپن کے یار دوست اور سنگی ساتہیون کی یاد مین

* جب بابر کے سپاہی قلعہ مین پہونچے تو قلعہ والون نے پہلے تو اپنی عورتون کو مار ڈالا پہر آپ سب کے سب ننگے ہی باہر آدمیون سے اور کوئی آپس مین ایکدوسرے کے ہاتھہ سے لڑکر مر گئے تاریخ اس قلعہ کے فتح کی فتح دار الحرب ہی

† اسکے مرنیکا سبب یون لکھا ہی کہ جب شاہزادہ ہمایون بہت بیمار ہوا اور حکیمون نے جواب ہی دیا تو بابر نے ہمایون کی چارپائی کے تین پہیرے دیکر یہ دعا مانگی کہ یا خدا تو میرے بیٹے کی جان بخشی کر اور اوسکے بدلی مجہے لے اور ایک دفعہ اپنے سچے اعتقاد سے چلاکر یہ کہا کہ میری دعا مقبول ہوگئی اور مین آتا بیماری کے اپنے مین پاتا ہون کہتے ہین کہ اس دعا کا دونون کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ہمایون تو اوسیدم سے اچہا ہونے لگا اور بابر بیمار ہوگیا بابر اپنی وصیت کے مطابق کابل مین دفن کیا گیا چنانچہ اوسکی قبر ایک عمدہ جگہہ مین واقع ہے ؎

‡ بیماری سے تہوڑے ہی دن پہلے کالپی سے آگرہ تک ۱۶۰ میل دو دن مین گہوڑے پر گیا اور گنگا جمنا کو تو پیرکر کئی بار اوترا گیارہ برس کی عمر سے اوسنے کبھی ماہ رمضان کے روزے دو برس ایک جگہہ مین نہین رکہی اور جو وقت لڑائی اور سفر سے بچا وہ شکار اور دیگر شغلون مین صرف کرتا ؎

§ بابر اور تیمور کی سوانح عمری مین بڑا فرق ہی بابر کے بیانات مین بالکل سادگی اور سچائی پائی جاتی ہی بخلاف اوسکے تیمور کی تحریر سے تصنع اور بناوٹ ظاہر ہوتی ہی مثلاً تیمور ایک دفعہ کا ذکر لکھتا ہی کہ ایکروز اتفاقیہ میرا پیر ایک چیونٹی پر پڑگیا فوراً خوف خدا سے میری یہ حالت ہوئی کہ گویا میری اوس پیر کی طاقت سلب ہوگئی۔ جب ہم تیمور کے ظلم اور بیداد کا خیال کرتے ہین تو یہ کلمہ اوسکی زبان سے محض جہوٹا اور لغو معلوم ہوتا ہی بہلا یہ کون یقین کریگا کہ تیمور سے ظالم اور بیرحم شخص کے دل سے یہ بات نکلی ہو ؎

|| بابر نے اپنی کتاب مین اپنے دوستون کی اوقات کا حال اچہا بیان لکہا ہی اوسنے ایکمرتبہ ایک خط اپنے دوست خواجہ کلان کے نام کابل کو بہیجا اور اوسمین بعد اوسرات ملکی کے لکہا کہ تم بہی مثل میرے شراب پینا چہوڑ دو کیونکہ وہ پرانے دوست اور یار جنکے ساتہہ شراب بیٹہکر پیتے تمہارے پاس نہین رہے اوس وقت اوسنے یہ بہی لکہا کہ مین تمہارے کابل کے رہنے پر رشک کرتا ہون کاش مین بہی وہان ہوتا حال مین کوئی ایک تربوز میرے نذر کیا تہا یہ پہل اس بادشاہ سے پہلے ہندوستان مین نہ تہا مجہے اوسکو دیکہکر اور اپنی تنہائی کا خیال کرکے اپنے وطن کے لڑکپن کے یار یاد آئے اور جبتک مین اوس تربوز کو کہایا اپنے دوستونکو یاد کرکے روتا رہا ؎

گھڑیون رویا کرتا - اوسنی بہت سی فارسی و ترکی زبان مین قصیدے لکھے ہین ؛ دور دور ملکون سے نئی نئی پہل اور دیگر پیداوار منگواتا اور اپنے باغ مین لگواتا ؛

س **ہمایون کب تخت پر بیٹھا اور کسطرح اوس سے تخت جاتا رہا اوسکی زندگی کا حال ابتداے سلطنت سے ایران مین پناہ گیر ہونیکے وقت تک کا لکھو ؟**

ج ہمایون ۱۵۳۰ء مین اپنے باپ بابر کے بعد تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت نرم دل اور مثل اپنے باپ کے مصائب انگیز تھا اوسکا ایک بھائی کامران* پہلے سے کابل قندہار کا ناظم تھا اور باقی ہندال اور مرزا عسکری ان دو بھائیون کو ہمایون نے سنبھل اور میوات کا ناظم بنایا - ہمایون پہلے تو کالنجر اور جونپور مین دشمنون سے لڑتا ہوا گجرات† کے شاہ بہادر شاہ‡ کو شکست دیتا اور اوسکے ملک مین دخل کرتا کھمبات چلا گیا لیکن جب شیر خان کی سرکشی کی خبر سُنی گجرات چھوڑکر منہ پورب کیطرف پھیرا یہ شخص اوسوقت مین بہار - و بنگالہ کو دباکر ہمایون کے مقابلہ کو آمادہ ہوا اوسوقت چنار کا قلعہ اوسکے قبضہ مین تھا آخرکار اوسنی ۱۵۳۹ء مین موقع پاکر مقام بکسر پر ہمایون کو شکست دی اور بادشاہ بڑی دقت[11] سے آگرہ کو بھاگا - آگرہ پہنچکر ہمایون نے پھر لڑائی کی

---

* کہتے ہین کہ کامران اس ملک مین اکثر بیمار رہا اور یہان سے تنگ آکر کابل کا قصد کیا شہزادہ نے چلتے وقت شہر دلی کی کسی عمارت پر یہ شعر لکھدیا ۔ شعر ۔ اگر بخیر و سلامت گذر بسند ہ کنم ؛ سیاہ روی شوم گر ہوای ہند کنم ؛

† کہتے ہین کہ گجرات مین چمپانیر قلعہ ایک اونچی پہاڑی پر بنا ہے ہمایون تین سو چیدہ سپاہی لیکر رات کیوقت لوہے کی میخون پر چڑھتا ہوا قلعہ مین جا کودا اور دشمنون سے اوسنے خالی کرا لیا بہادر شاہ کا خزانہ صرف ایک ہی آدمی کو معلوم تھا اوسنے بتانے سے انکار کیا لوگون نے چاہا کہ اوسپر سختی کرین اور اوسے تکلیف دین لیکن ہمایون نے یہ بات پسند نکی اور صلاح دی کہ اسکی خاطرداری کرو اور خوب شراب پلاؤ جب وہ نشہ مین ہو تو اوس سے پوچھو جہان خزانہ گڑا ہوا تھا بتا دیا اور کہا کہ فلانے حوض کا پانی نکالو اوسکے اندر خزانہ ملیگا چنانچہ ایسا ہی کیا اور بے شمار سونا چاندی ملا ؛

‡ ہمایون نے قبل پہونچنے گجرات کے بہادر شاہ شاہ گجرات کو جو اوسوقت قلعہ چتور کے محاصرہ مین مشغول تھا یہ قطعہ خود تصنیف کرکے بھیجا قطعہ ۔ ای کہ ہستی غنیم شہر چتور ؛ کافران راچہ طور میگیری ؛ بادشاہی رسید بر سر تو ؛ تو نشستہ چتور میگیری ؛ بہادر شاہ نے اوسکے جواب مین یہ قطعہ لکھکر بھیجا ۔ قطعہ ۔ من کہ ہستم غنیم شہر چتور ؛ کافرانرا بہر میگیرم ؛ ہر کہ بکند حمایت چتور ؛ تو ببین کش چہ طور میگیرم ؛

مدر جب ہمایون قلعہ چنار کا محاصرہ کر رہا تھا تو شیر خان نے اوسوقت مقابلہ مناسب نسمجھا اپنے بال بچونکو مع خزانہ قلعہ رہتاس گڈھ مین بھیجکر قابو کا منتظر رہا جب برسات آئی ندی نالے بہر گئے ہمایون کے لشکر مین بیماری پہیلی اور اوسکی تمام خیمے مثل حباب پانی پر معلوم ہونے لگے اور بہتیرے آدمی مر گئے اطلاع دینے کے لئے دروانگی لوگ جو چھوڑکر آگرہ کو جانے لگے تو شیر خان شیر کیطرح ماند مین سے نکلا اور بہار بنارس چنار لیتا ہوا جونپور جا گھیرا اور ہمایون کا مقابلہ بکسر مین کیا ؛

[11] ہمایون نے اپنا گھوڑا گنگا مین ڈالدیا گھوڑا پار پہونچنے سے پہلے تھک کر ڈوب گیا ہمایون بھی ڈوبنے پر تھا کہ نظام نامی سقہ نے مشک پر تیر کر بادشاہ کے پاس پہونچکر اوسکو بچا لیا - عماد السعادۃ مین لکھا ہے کہ اس سقہ نے اپنی خدمت کے انعام مین آدھے دن کی سلطنت مانگی اور جب ہمایون نے اوسکی خواہش پوری کی تو اوسنے آدھے دن مین چمڑے کا سکہ چلایا کہ اوسکا شہرہ آجتک چلا جاتا ہے ؛

تیاری کی اور قنوج کے قریب پھر شیرشاہ سے ۱۵۴۰ء مین شکست فاش کھائی* اور آگرہ پہنچکر
شیرشاہ کے ڈر سے لاہور بھاگا اور وہان سے سندھ† اور پھر سواڑا اور پھر امرکوٹ کو گیا اس مقام پہ
اوسکا بیٹا اکبر ۱۴ اکتوبر ۱۵۴۲ء مین پیدا ہوا آخرکار رستہ مین بہت سی مصیبت اوٹھاتا ہوا ہمایون
ایران مین جاکر پناہ گیر ہوا ۔

س ہمایون کی جلاوطنی کا حال لکھو اور تخت دلی کا وہ پھر کب اور کس طرح سے مالک ہوا وہ کب مرا اوسکا چال چلن لکھو؟

ج ہمایون ۱۵۴۴ء مین اپنے بھائی عسکری کے خوف سے سیستان‡ ہوتا ہوا ایران بھاگا ایران کے
تخت پر اوسوقت طہماسپ شاہ صفوی تھا اوسنے ہمایون کی بڑی خاطرداری کی اور ملاقات کیوقت
اپنے برابر کی عزت دی لیکن اپنا شیعہ مذہب قبول کرانیکو فائدہ نقصان سے اسے بہلا سب کچھہ دکھلایا ہمایونکو
یہ بہت برا لگا مگر لاچار تھا آخرکار شاہ طہماسپ کی مدد سے اوسنے قندھار کابل فتح کرکے اپنے بھائیونکو مغلوب
کیا اور ۱۵۵۵ء مین جب محمد شاہ عدلی کے عہد مین ہندوستان مین بڑی ابتری ہوگئی ملک مین ہر طرف
بلوہ ہوگیا اور ہر جانب جدا جدا مالک بن بیٹھے تو ہمایون کو یہ موقع ہندوستان مین آنیکا اچھا ملا

---

* ہمایون نے اس پار اپنا ہاتی گنگا مین ڈالدیا کنارہ اس پار بہت اونچا تھا مع ہاتی کے ہمایونکے ڈوبنے مین کچھہ باقی نرہا تھا لیکن
دو سپاہیون نے اپنی پگڑی جوڑکر اوسکا ایک سر کنارہ پر سے ہمایون کے پاس پھینکا اوسے تھامکر وہ کسیطرح سے اوپر چڑھ آیا ٭

† سندھ سے بھاگتے گئے تین دشمنونکی تعاقب سے ہمایون نے بڑی بڑی تکلیفین اور سختیان اوٹھائین - ریگستان مین پانی بغیر پیاس کے
مارے اوسکے بہت سے ساتھی مرگئے اور اکثرون نے اپنے آپ کو شدت پیاس سے ایک کنوئین مین ڈالکر ہلاک کیا جو وہان تھے قریب ایک سقہ تاجر
جسکا ہمایون قرضدار تھا اوسکو بلاتا جو اوسوقت شدت پیاس سے نہایت بیقرار تھا اور ہمایون سے پانی مانگا ہمایونکے پاس اوسوقت
پانی بہت تھا مگر اوسنے اوسوقت تک اوسکو پانی ندیا جب تک کہ اپنے تمام قرضہ کی فارغخطی لکھوا لی ٭

‡ حاکم سیستان نے ہمایون کی بڑی خاطر اور مدارات کی بہت سی عورتین اور کنیزین اوسکو خدمت کے لیے بھیجین تو
منتخب التواریخ والا لکھتا ہے کہ ہمایون نے بظاہر شیعہ مذہب قبول کرلیا تھا اور نماز بہی اوسی طور کی پڑہا کرتا تھا لیکن ہم اتنا کہسکتے
ہین کہ وہ شیخ شفیع الدین کی جسکو شاہ صفوی کہتے ہین درگاہ کی زیارت کو بیشتاب گیا تھا یہ کام بھی سنیونکے طریق سے البتہ برخلاف تھا
- ایکمرتبہ ہمایون نے بیرم خان کو بطور ایلچی کے شاہ طہماسپ کے پاس بھیجا تھا شاہ ایران نے باصرار بیرم خان سے کہا کہ یہ ٹوپی جو مذہب شیعہ مین
بالخصوص لوگ اوڑھتے ہین اوڑھو بیرم خان نے عرض کیا کہ مین دوسرے بادشاہ کا نوکر ہون اور بلا اونکے حکم کے مجھے کوئی کام کرنیکا اختیار نہین شاہ
نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہے مگر شاہ اوسکے انکار سے ناراض ہوگیا اور اپنا رعب اور عبرت دکھانیکے لیے چند مجرمون کو بلاکر اوسیوقت
اوسکے سامنے اونکو سنو کی پر چیر ہوایا ٭

|| ایکمرتبہ سفر سندھ کے واسطے ہمایون نے کہا کہ مین اسطرح تفاؤل یعنی شگون کرونگا کہ تہوڑی سی دور چلکر صرف تین شخصون کے نام پوچھکر انکے
نامون سے شگون لونگا چنانچہ تہوڑی دور چلکر ایک شخص سے ملا اوس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ میرا نام دوست خواجہ ہے تہوڑی دور اور
چلکر ایک دوسرے شخص سے ملا اوس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ میرا نام مراد خواجہ ہے اسصورت مین بادشاہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ کیا اچھی بات
ہوگی کہ تیسرا شخص اپنا نام سعادت خواجہ بتائے حسن اتفاق سے جب تیسرا شخص ملا تو اوسنے بوقت استفسار وہی نام یعنی سعادت خواجہ
بتایا ہمایون اس بات سے بہت ہی خوش ہوا اور پندرہ ہزار سوار سے ہندوستان کیطرف ارادہ کیا ٭ ٭ ٭

پندرہ ہزار سوار لیکر سندھ کے پار اتر کر پہلے لاہور لیا اور پھر سرہند مین سکندر سور کو شکست دیکر
دہلی آگرہ مین قبضہ کیا دلی لینے سے چھ مہینے کے اندر کتب خانہ کی سیڑھیون پر سے* پیر پھسلکر ۴۹ برس کی
عمر مین مرگیا۔ یہ بادشاہ† مثل اپنے باپ کی نہایت نیک‡ اور مصیبتون کا عادی تھا اور سخاوت و
مروت بھی اوسمین بہت بڑھی ہوئی تھی سمجھ اور دانائی بھی اوسکی بہت اچھی تھی علاوہ علوم ریاضی کے
فقہ۔ موسیقی۔ علم شعر وغیرہ مین بھی اوسکو کمال حاصل تھا اور نہایت خوش کلام اور خوبصورت
اور خندہ رو تھا

س ہمایون اور اوسکے بھائیونکے آپسمین جھگڑونکی شرح لکھو

ج ہمایون کے تین بھائی کامران۔ مرزا عسکری اور ہندال تھے جب وہ قنوج کی شکست کے بعد
دریای جمنا گنگا سے سلامت نکلا تو اوسکے دونو بھائی ہندال اور عسکری باقی فوج لیکر اوس سے
آملے آخرکار تینون بھائی آگرہ سے اپنے گھربار کے لوگون کو لیکر شیر شاہ کے خوف سے لاہور
اپنے بھائی کامران کے پاس گئے کامران نے بھائیون کے لئے شیر شاہ سے بگاڑنا مناسب نہ سمجھا ہمایون
کامران کا رخ اپنی طرف نپاکر وہان سے چلدیا اور ملکون ملکون پھرتا ہوا ۱۵۴۳ء مین قندہار
پہونچا اوسوقت عسکری کامران کیطرف سے قندہار کا صوبہ دار تھا ہمایون کے سردار نے خبر دی
کہ تیرا بھائی عسکری فوج لیکر تیری گرفتار کرنیکے لئے آتا ہے۔ یہ سن فوراً وہ اپنی بیوی حمیدہ کو لے
وہان سے روانہ ہوگیا اور اضطرابی اور عجلت مین اوسکو اسقدر بھی مہلت نتھی کہ اپنے صغیر سن

---

* ہمایون اپنے کتب خانہ کے چھت پر ٹہل رہا تھا اور سیڑھیون سے اوترنیکا قصد تھا کہ اوسنے اذان کی اواز سنی وہ فوراً ٹھہر
اور تکبیر پڑھنے لگا جب موذن اذان کہہ چکا وہ لاٹھی کے سہارے سے اوٹھا مگر اوسکی لاٹھی پھسل گئی اور وہ سنگ مرمر
کی سیڑھیون سے نیچے گرا۔ تھوڑی دیر بعد بادشاہ گنگ ہوگیا اور ہوش جاتے رہے بہت علاج ہوئے مگر کچھ فایدہ نہوا چوتھے
دن مرگیا۔

† صاحب تاریخ فرشتہ نے اس بادشاہ کو ہر جگہ بہ لفظ جنت آشیانی لکھا ہے۔

‡ کہتے ہین کہ ہمایون ہمیشہ باوضو رہتا اور کبھی بے وضو خدا کا نام نہ لیتا۔ ایکروز کا ذکر ہے کہ میر عبد الحی صدر کو ہمایون نے
کسی موقع پر صرف عبدل کہکر پکارا اور جب وضو کر چکا تو اس سے کہا کہ مجھے معاف رکھئے میرا وضو نتھا اسلئے آپکا
پورا نام جسمین ایک جزو یعنی لفظ حی نام خدا کا ہے نہ لے سکا۔

¶ جنتری کا موجد ہندوستان مین ہمایون تھا۔

" ہمایون کے سوانح عمری ایک شخص جوہر نامی نے لکھے ہین جو ہمایون کا ملازم تھا اور ہاتھ
دھلانے کی خدمت اوسکو سپرد تھی وہ ہمیشہ ہمایون کے ساتھ رہا کرتا اور جو کچھ حالات گذرتے
اون پر بخوبی نظر رکھتا۔

ہمایون کے عہد مین مشہور شاعر اخوند میر نے وفات پائی۔ وہ بابر کے ہمراہ ہندوستان مین آیا تھا ؞

نیچے اکبر کو وہان سے اُٹھا تا ۔ جب عسکری اوس جگہ آیا تو وہان ہمایون کو نپا کر اپنی طرف سے اظہار محبت کرنے لگا اور اپنی بھتیجے کو بڑی محبت سے قندہار لے گیا ۔ ہمایون اس عرصہ مین ایران پہنچکر شاہ کے یہان پناہ گیر ہوا ۔ دو برس بعد ۱۵۴۵ء مین شاہ ایران نے قندہار لینے کے وعدہ پر ۱۴ ہزار سوار اپنے لڑکے مرزا مراد کے ساتھہ ہمایون کی مدد کو دئیے چنانچہ پانچ مہینے کے محاصرہ مین قندہار فتح ہو گیا اور مرزا عسکری ہمایون کے پاس حاضر آیا ۔ ہمایون نے پہلے تو اوسکی بڑی خاطر کی لیکن بعد کو کسی اگلے قصور کے بہانہ سے اوسکے پیر مین بیڑی ڈالکر اوسے قید کرلیا ہمایون نے قلعہ قندہار اور جو کچھہ اوسمین خزانہ تھا حسب وعدہ سب ایرانیونکے حوالہ کردیا مگر تھوڑی عرصہ کے بعد وہ ایرانیون کو دہوکہ سے نکالکر خود قلعہ کا مالک ہو گیا قندہار لینے کے بعد ہمایون نے کابل پر چڑہائی کی راستہ مین ہندال بھی اوس سے آملا کامران سندھ کیطرف بھاگا آخر کار دوسری سال تھک کر ہمایون کے پاس چلا آیا اب مرزا عسکری کو بھی ہمایون نے قید سے چھوڑ دیا ۔ چارون بہائیون نے ۱۵۴۹ء مین باہم ایک دسترخوان پر بیٹھکر کھانا کھایا اور اس ملاپ کی بڑی خوشی منائی لیکن جب ہمایون بدخشان کیطرف گیا تو کامران نے پھر بگڑ کر کابل کا قبضہ کرلیا ۔ جب ہمایون لوٹا کامران شکست کھاکر ہندوستان کی طرف بھاگا لیکن گکرون کے سردار نے اوسکو دغا سے پکڑ کر ہمایون کے حوالہ کردیا اور ہمایون نے اوسکی آنکھین نکلوا کر اوسکو مکہ بھیجدیا* اور وہ ۱۵۵۸ء مین وہان مرا اور مرزا عسکری مکہ کو جاتے راہ مین ۱۵۴۹ء مین مرگیا ؏

خاندان سور

خاندان سور کے بادشاہونکی ایک فہرست ترتیب دو جسمین ہر بادشاہ کا نام معہ سنہ جلوس اور اوسکی عہد کی مختصر کیفیت ہو ؏

[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	شیر شاہ	۱۵۴۰	اسکا باپ حسن خان پٹھان سہسرام مین پانسو گھوڑونکا جاگیردار تھا ۔ بہار و بنگالہ کا مالک ہوا قلعہ چنار ورتہاس لیا ۔ اسنے ہمایون کو دو مرتبہ شکست ۱۵۳۹ء مین مقام بکسر پر و ۱۵۴۰ء مین مقام قنوج پر دی قلعہ رئیسین و کالنجر فتح کیا ۔ کالنجر کے محاصرہ مین میگزین سے جلکر مرگیا اچھے اور عقلمند بادشاہون مین گنا جاتا ہے بڑی سڑکین بنوائین ۔
۲	سلیم شاہ	۱۵۴۵	شیر شاہ کا بیٹا تھا یہ بھی نیکنام بادشاہ ہوا اسنے سلیم گڈھ بنوایا ہے

* کہتے ہین کہ دو دن تو کامران کی بڑی خاطر کی لیکن تیسرے دن اوسے اندھا کردینیکا حکم دیا جب تک اوسکی آنکھہ مین نشتر لگا کہتے ہین کچھ نبولا لیکن نمک ڈالکر لیمون نچوڑا گیا تو چلا اُٹھا کہ ہے خداوند کریم جو کچھہ مینے گناہ کئے تہے تو نے ان کی سزا پاچکا عاقبت مین اب مجھپر رحم کر ۔ مصنف سوانح عمری ہمایون کا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۴	محمد شاہ عدلی	۱۵۵۴	سلیم شاہ سور کا سالا تھا بڑا نادان بدکار تھا لوگ اوسکو اندلی کہتے تھے ہیمو بقال اسکا وزیر تھا ملک مین جا بجا بغاوتین ہوئین ہمایون نے ایران سے آکر ہندوستان مین پہر دوبارہ سلطنت قایم کی ⁂

س   *شیر خان کون تھا اوسکے زمانہ ابتدائی کا حال لکھو ؟

ج   شیر خان ابراہیم خان افغان کا پوتا اور حسن خان کا بیٹا تھا۔ ابراہیم خان اپنے آپ کو غور کے بادشاہون سے بتلاتا تھا اسکا بیٹا حسن سہسرام علاقہ ملک بہار مین جونپوری کا جاگیردار تھا حسن کا بیٹا شیر خان اپنے باپ سے ناراض† ہوکر سلطان جونپور کے یہان نوکر ہوگیا تھا اور بعد کو سلطان سکندر شاہ دہلی کے یہان اوسنے نوکری کرلی اور اپنے باپ کی وفات کے بعد اپنی آبائی جاگیر کا مالک ہوا وہ بابر کے ہمراہ اکثر لڑائیون مین رہا وہ رفتہ رفتہ کل ملک بہار و بنگالہ اور قلعہ چنار گڈھ کا مالک ہوگیا اور اوسکے بعد قلعہ رہتاس‡ لیا جب ہمایون گجرات کے فتح کرنیکو گیا اوسوقت شیر خان نے سرکشی کی اور ہمایون کو دو دفعہ مقام بکسر اور قنوج پر سنہ ۱۵۳۹ اور سنہ ۱۵۴۰ء مین شکست دی اور اوسکو ہندوستان سے نکالکر خود دہلی کے تخت پر بیٹھا

س   خاندان سور کب سے کب تک تخت دہلی پر متمکن رہا اوس خاندان کے بادشاہون کے نام لکھو اور ہر بادشاہ کا مختصر حال بیان کرو

ج   پہلا بادشاہ اس خاندان کا شیر شاہ سور تھا جب ہمایون شکست کھاکر ہندوستان سے بھاگ گیا تو شیر شاہ سنہ ۱۵۴۰ء مین تخت پر بیٹھا اور ہندوستان کا بادشاہ ہوا۔ کامران کے چلے جانیکے بعد

---

* شیر خان کا اصل نام فرید خان تھا اوسنے ایک مرتبہ سلطان بہار کے روبرو ایک شیر مارا سلطان نے اوسکو خطاب شیر خان کا دیا۔

† حسن اپنی بی بی شیر خان کی ما اور اوسکے بچون سے کچھہ التفات نکرتا تھا اوسے ایک اور عورت سے عشق تھا اور اوسیکے کہنے مین تھا جب شیر خان سن شعور کو پہونچا تو وہ اپنے باپ کے گھر سے نکل گیا اور جونپور مین جاکر گلستان و بوستان و سکندرنامہ اور عربی مین کافیہ وغیرہ پڑھا ہر چند اسکے باپ حسن نے جونپور کے حاکم کو لکھکر شیر خان کو طلب کیا مگر شیر خان نہ گیا اسکے حقیقی بھائی کا نام نظام تھا۔

‡ شیر خان نے یہ قلعہ بڑی حکمت سے لیا وہان کے راجہ ہرکشن سے کہلا بھیجا کہ مین مہم پر جاتا ہون اپنے بال بچے اور خزانہ تمہارے پاس بھیجتا ہون راجہ نہایت خوش ہوا شیر خان نے بارہ سو چیدہ جوان ڈولیون مین عورتون کی جگہ بٹھاکر یا انکو جوانون کے سر پر روپیہ کا شرفیون کے نام سے پیسون کے توڑے رکھکر روانہ کئے اور آپ اپنی فوج سمیت گھات مین رہا جب انہون نے قلعہ مع دروازون پر قبضہ کیا شیر خان نے جاکر قلعہ لے لیا راجہ کھڑکی کی راہ نکلکر بھاگ گیا ⁂ — اس واقعہ پر فریب سے شیر شاہ کے چال چلن پر بڑا بھاری دھبہ لگتا ہے ⁂

اوسنے پنجاب بھی جادبایا اور جہلم پار ایک پہاڑی پر رہتاس نامی ایک قلعہ بنوایا* اوسنے ملک مالوہ مین قلعہ رایسین† پر سنہ ۱۵۴۳ء مین حملہ کیا اور اوسکے باشندونکو بڑی بیرحمی اور ظلم سے قتل کیا پھر اوسنے سنہ ۱۵۴۴ء مین چیتور لیا اور اوسکے بعد کالنجر کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہان پر اتفاق سے شیرشاہ کا میگزین اوڑ گیا اور اوسکی آگ سے وہ ایسا جھلسا کہ اوسیدن نہایت تکلیف کے ساتھ سنہ ۱۵۴۵ء مین مرگیا‡۔ اسکی قبر گنگا و سون کے درمیان سہسرام مین اتبک موجود ہی - شیرشاہ¶ بڑا لائق|| عقلمند اور ہوشیار بادشاہ تہا اسکا حوصلہ بہت بڑہا ہوا تہا اوسکو اپنی رعایا کی بہبودی کا بڑا خیال تہا اوسنے اپنی ملک کا انتظام** بڑی صلاحیت اور عمدگی سے کیا تہا ابوالفضل لکھتا ہی کہ اوسنے علاؤالدین خلجی کے انتظامون کو اختیار کیا تہا گھوڑونکا داغ دینا جو علاؤالدین نے مقرر کیا تہا مگر اسبچ تہا سو اسنے اوسکو رواج دیا۔ عمارت سے بھی اوسکو بہت شوق تہا اوسنے اونچی سڑک†† پندرہ سو کوس لانبی چارمہینے کی مسافت کی بنگالہ سے دریاے سندھ تک بنوائی تھی اور لب سڑک کوس کوس کے فاصلہ پر مہمان سرای کنوئین مسجدین‡‡ پختہ بنوائین اور ہر سرای مین ہندو و مسلمان کیواسطے علیحدہ علیحدہ کہانیکا بندوبست کیا تہا اور نیز ہر سرای مین دو دو گھوڑے اور ایک ایک نقارہ

* جب شیرشاہ بعد فتح قلعہ گوالیار کے مالوہ کیطرف متوجہ ہوا تو ملوخان حاکم مالوہ جو سلاطین خلجیہ کے غلامون سے تہا تاب مقاومت نہ لاکر بہاگا شیرشاہ نے حاجی خان ایک سردار کو حاکم مالوہ مقرر کرکے رنتھمبور کا قصد کیا اثناے راہ مین سنا کہ ملوخان نے پھر مالوہ آکر حاجی خان سے مقابلہ کیا لیکن ہار گیا اوسوقت بیساختہ شیرخان نے یہ مصرع پڑہا ع باما چہ کرد دیدی ملو غلام گیدی پشیخ عبدالحی ولد شیخ جمال نے دوسرا مصرع کہا ع قولیست مصطفیٰ را لاخیر فی العبید

† پہلے اوسنے قلعہ رایسین والونکو جان کی امان دیکر قلعہ سے باہر نکالا لیکن پھر مولویون سے فتوی لیکر سبکو کٹوا ڈالا

‡ عین نزع کیوقت جب اوسکو خبر قلعہ کے فتح کی پہونچی تو اوسنے الحمدللہ تعالی کہا اور پھر ہوا تاریخ وفات شیرشاہ ز آتش مرد ہی جس سے سنہ ۹۵۲ ہجری نکلتے ہین -

¶ شیرشاہ کا مزار نہایت خوبصورت ایک مصنوعی حوض کے درمیان جسکا کہ محیط ایک میل کا تہا واقع ہی تراشی ہوئی پتہر کی دیوارین اور پانیمین اوترنے کے لئے سیڑہیان ہین ؛

|| تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ اوسکے باورچیخانہ کا خرچ پانسو اشرفی روز تہا ہزارون سپاہی کسان کنگالونکو ہمیشہ اوسکے باورچیخانے سے کہانا ملا کرتا ؛

|| جسوقت یہ بادشاہ اپنی سفید داڑہی آئینہ مین ملاحظہ کرتا تو بہت تاسف سے فرماتا کہ دولت مجہی شام کیوقت یعنی زندگی آخر دن مین ملی اور اکثر اشعار مفصلہ پڑہا کرتا -

** صاحب تاریخ فرشتہ اوسکے انتظام سلطنت اور عہد کے امن کا حال اسطرح لکھتا ہی کہ اگر کوئی بڑہیا سونے کا بہرا ہوا توڑا جنگل مین لیکر سورہی کوئی اوسے نقصان نہ پہونچا دے -

†† صاحب منتخب التاریخ جسنے اس سڑک کو اوسکی تعمیر سے باون برس بعد دیکہا تہا لکھتا ہی کہ وہ اوسوقت بہت سی صورتونمین اوسی کیفیت سے تہی جیسیکہ مورخون نے بیان کی ہی -

‡‡ ہر مسجد مین ایک موذن اور ایک امام رہتا تہا جنکو سرکار سے وظیفے ملتے تہے -

مقرر کر کے اوسکا نام ڈاک چوکی رکھا - اور ہر مسافر کو بادشاہ کیجانب سے کہانا ملتا تہا اور سایہ دار درخت مثل کہرنی و جامن وغیرہ کے دو طرفہ مسافرون کے آرام کیواسطے لگوائے اسیطرح سے آگرہ سے سندہ شور تک تین ہزار کوس لانبی ایک سڑک بنوائی اور اوسپر بھی میوہ دار درخت اور مسجدین اور مہمان سرائے اوسی طریق سے بنوائین - بعد اوسکے اوسکا بیٹا سلیم شاہ* سور تخت پر بیٹھا یہ بہت لائق اور مستعد† بادشاہ تہا اور ملک کی بہبودی کیواسطے اوسنے بہت کوشش کی دلی مین سلیم گڈھ (نور گڈھ) جو ابتک موجود ہے اسیکا بنوایا ہوا ہے ۱۵۵۳ء مین وہ ایک دُنبل کے باعث سے مر گیا - سلیم شاہ کے مرنے پر اوسکا سپہ سالار مبارز خان اوسکے بیٹے کو مار کر‡ محمد شاہ عدلی کے لقب سے تخت نشین ہوا یہ بڑا ظالم اور عیاش تہا اور اپنے امرا سے جاگیرین اور علاقے چہین کر غیر لوگون کو دیتا اسکا وزیر ہیمو نامی ذات کا بنیا تہا مگر بڑا لائق اور ہمت کا آدمی تہا اس بادشاہ کے عہد مین بہت سی بغاوتین^١١ ہوئین خزانہ خالی ہو گیا اور سلطنت کے حصے ہو گئے - ہمایون نے ہندوستان پر اسوقتین حملہ کرنا غنیمت جانا اور خود آکر آگرہ دلی لے لیا اور ۱۵۵۶ء مین پانی پت کی لڑائی مین ہیمو^٢٢ گرفتار اور قتل ہوا ؎

* اسکا اصلی نام اسلام شاہ تہا -

† ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ اوسکو خبر ہمایون کی آمد کی پہونچی اوسوقت سلیم شاہ کچھہ علیل تہا اور اپنی گردن مین جونکین لگوا رہا تہا یہ خبر سنتے ہی آمادہ کوچ ہو گیا اور دہلی سے ۳۰ میل چلکر مقام کر دیا اور یہانتک جلدی کی کہ توپخانے کے بیل جو اوسوقت پرگنات مین چرائی پر گئے ہوئے تہے حکم دیا کہ اونکی بجائے پیادے لوگ توپخانہ کو کہینچ کر لیجاوین ؎

‡ خواجہ نظام الدین بخشی نے تاریخ اکبری مین لکھا ہے کہ سلیم شاہ اپنی مرض موت مین اکثر اپنی منکوحہ سے جسکا نام بی بی بائی تہا کہتا تہا کہ اگر تجھکو اپنا بیٹا فیروز خان عزیز ہے تو اجازت دے کہ مین مبارز خان تیرے بہائی کو قتل کر ڈالون اور جو تجھکو اپنا بہائی پیارا ہے تو اپنے بیٹے سے ہاتھہ دہو بیٹھہ کسواسطے کہ اوسکو مبارز خان سے سخت اندیشہ ہے اوسکی منکوحہ نے جواب دیا کہ میرا بہائی عیش و عشرت مین مشغول رہتا ہے اور ساز و نغمہ مین اوقات گذارتا ہے اوسکو حوصلہ بادشاہت کا نہین ہے ہرچند بادشاہ نے اپنی بیوی کو اس بارہ مین ملامت کی مگر وہ راضی نہوئی آخر الامر بعد وفات سلیم شاہ کے تیسرے ہی روز مبارز خان معہ اپنے مددگارون کے محل فیروز خان مین آکر اپنے بہانجے کے قتل پر آمادہ ہوا اسکی بہن نے ہرچند منت و زاری کی اور یہ کہا کہ تو اسے چھوڑ دے مین اسے ایسی جگہ پہچاؤن کہ تو کہین اوسکا نشان نپاوے مگر اوسنے نمانا اور اپنے اوس خرد سال بہانجے بے گناہ کو تیغ ظلم سے قتل کیا ؎

ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ بادشاہ نے ایک جاگیر جو کسی فوجی سردار کے قبضہ مین تہی اپنی ایک ادنی رتبہ کے معشوق کو دینا چاہی اوس سردار کے بیٹے نے آگے بڑھکر بادشاہ سے کہا کہ کیا میرے باپ کی جاگیر اوس سنگ فروش کو دیجاویگی غرض وہ شخص نے جسکو وہ جاگیر ملی تہی بحکم بادشاہ اسی بچہ کو دربار سے نکالنے کا ارادہ کیا اور اوسکی گردن پکڑ لی کہ فوراً اسی بچہ نے خنجر نکال اوسکا کام تمام کیا چاہ رہ فطرت سے جوان پر یورش ہوئی اوسنے بادشاہ کیطرف حملہ کیا بادشاہ تخت سے کود حرم کیطرف بہاگا اور جوان بھی اوسکے پیچہے دروازہ پر جا موجود ہوا آخرکار بادشاہ نے کنڈی دیدی اور جوان اس اثنا مین مارا گیا ؎

١١ ابراہیم سور نے دلی آگرہ اور سکندر سور نے پنجاب محمود سور نے بنگالہ پر قبضہ کیا - اسکے سوا مالوہ مین بھی بغاوت ہوئی ؎

٢٢ ہیمو ایک ادنی دکاندار تہا اور صورت کا بھی نہایت حقیر تہا وہ ریواڑی کا رہنے والا تہا محمد شاہ عدلی کیوقت مین بہت بڑہا

دوبارہ خاندان مغلیہ

اکبر کا حال اوسکی وقت ولادت سے عہد تخت نشینی تک کا لکھو؟

س۔ ج

اکبر* بمقام امرکوٹ (راجپوتانہ) مین ۱۴ اکتوبر ۱۵۴۲ء مین پیدا ہوا تھا۔ اوسکی مان کا نام حمیدہ تھا اسوقت مین اوسکا باپ ہمایون شیرشاہ کے خوف سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا۔ اسی زمانہ مصیبت مین جب ہمایون نے کابل پہونچکر سنا کہ اوسکا بھائی کامران اوسکے گرفتار کرنیکو آتا ہے تو گھبراہٹ مین اپنے ننہے بچہ کو وہین چھوڑکر اپنی بی بی کو لے سیستان کو بھاگا اور اکبر† اپنے چچا کامران کے ہاتھون مین جو اوسوقت قندھار کا مالک تھا پڑگیا۔ ۱۵۴۷ء مین جب ہمایون نے کابل پر چڑہائی کی تو کامران اکبر کو چھوڑ سندھ کیطرف بھاگا۔ ہمایون نے اپنے چھوٹے بیٹے کو چھاتی سے لگایا۔ لیکن ہمایون کے چلے جانیکے بعد کامران نے پھر کابل لے لیا اور اکبر بھی اوسکے ہاتھہ آیا جب ہمایون نے لوٹکر کابل کا محاصرہ کیا اور گولا چلانا شروع کیا تو کہتے ہین کہ کامران نے اکبر کو بہالہ باندھکر قلعہ کی دیوار پر کھڑا کردیا لیکن بقول کسیکے ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ؎ اکبر کو کچھہ بھی گزند نہ پہونچا۔ غرض اکبر تہ اور کامران کے ہاتھون مین ۱۵۵۳ء مین اکبر آیا اور ۱۵۵۵ء مین اپنے باپ کے ساتھہ بیرام خان کی مدد سے سکندر لودھی صوبہ دار دہلی و آگرہ سے

یہ بقال ابتدائی مین کھاری نون بیچا کرتا تھا۔ نصیبے کے جو مدد کی ان بادشاہون کے معتمد علیہون سے ہوگیا اور سلطان محمد شاہ عدلی کے یہان ایسا اعتماد پایا کہ ملکی اور مالی کا سوکا مختار ہوگیا کہتے ہین کہ ہیمو بدقیافہ اور بدصورت اور پست قد دوراندیش تھا گھوڑے پر چڑہنا جانتا تھا نہ کمر مین تلوار باندہتا تھا ہمیشہ ہاتی ہی پر سوار ہوا کرتا تھا پر جوانمرد ایسا تھا کہ جن افغانون نے سلطان محمد عدلی سے سلطنت کا دعوی کرکے فساد اوٹھایا تھا اونسے بائیس دفعہ لڑکے فتح پائی اور ایسا عقلمند تھا کہ اپنی درست تدبیری سے سارے رئیس افغانون کو تابع کیا۔

* کہتے ہین کہ ہمایون ایکدن اپنی سوتیلی مان کے جو ہندال کی حقیقی مان تہی محل مین کہانیکو گیا تھا وہان ہندال کے استاد ایک سید کی لڑکی حمیدہ کو دیکھکر عاشق ہوگیا اور اوسی دم اوسکے ساتھہ نکاح کرلیا۔ جسدن امرکوٹ سے کوچ کیا اوسکی دوسرے دن اوس سے اکبر پیدا ہوا۔ ہمایون کے پاس اوسوقت سوای ایک مشک نافہ کے اور کچھہ بھی دینیکو موجود تھا اسیکو کاٹ کر چٹکی چٹکی مشک بیٹا ہونیکی خوشی مین یہ کہکر سب کو بانٹا کہ جیسا یہ مشک خوشبو دی اسیطرح اکبر کی تعریف اور نیکنامی بھی سب طرف پھیلے۔ اسوقت ہمایون پر جو آفت اور مصیبت تھی وہ اسی ایک بات سے سمجھہ لینی چاہئے کہ ہمایون نے اپنی بیگم حمیدہ کو سواری کیواسطے کسی عہدہ دار سے ایک گھوڑا جو اوسکے پاس خالی تھا مانگنی لے دیا لیکن جب اوس عہدہ دار کا گھوڑا اتھکا تو اونسے اوسیدم حمیدہ کو اوتروا دیا اور اپنا گھوڑا لے لیا۔ ہمایون نے اپنا گھوڑا حمیدہ کو دیا اور آپ پیدل ہوا۔ کچھہ دور چلکر بوجھی کا اونٹ ملا تو چارا وسکے اوپر بیٹھہ گیا ؎

† یہان اکبر اپنی دایہ مسماۃ جی جی انکا اور اوسکے خاوند شمس الدین محمد خان اتکا کی حفاظت مین رہا۔ اکبر نے جو محبت اپنی اس دودھ پلائی مان اور اوسکے خاوند کے ساتھہ کی وہ مشہور معروف ہے۔ اوسی شمس الدین محمد خان اتکا کے قاتل ادہم خان کو نہایت جرات سے قتل کرکے اوسکی لاش کو محل کے باہر پھینک دیا تھا اور اپنی دودھ شریک بھائی مرزا عزیز کو جب بادشاہ ہوا بڑے مرتبہ کو پہونچایا اور اوسکو خطاب خان اعظم کا دیا۔ عزیز بڑا بہادر

مقابلہ کو پنجاب گیا اسی اثناء مین ہمایون مرگیا اور اکبر تخت پر بیٹھ گیا ؁

س اکبر کب تخت پر بیٹھا - اور بہرام خان کون تھا اوسکا حال لکھو اور اکبر بیرام خان کے پیچھے سے اپنی خلاصی کے لئے کیا تدبیرین عمل مین لایا ؟

ج اکبر ۱۵۵۶ء مین ۱۳ برس ۴ مہینے کی عمر مین تخت پر بیٹھا - بیرم خان اکبر کا اتالیق ترکی خاندان سے تھا بادشاہ ہمایون کا اوسکے عہد جلاوطنی مین بڑا معاون رہا ہمایون کو دوبارہ تخت اسیکی فوجی ہنر لیاقت اور ہمت سے حاصل ہوا اکبر نے اپنے جلوس کیوقت خطاب خان بابا کا دیا ۱۵۵۶ء مین بیرم خان نے محمد شاہ عدلی کے وزیر ہیمو کو مقام پانی پت پر شکست دی اور اوسکو گرفتار اور قتل کیا - بیرم خان بڑے رتبہ کا آدمی تھا اسیکی ہمت اور مستعدی سے سلطنت تیمور کے گھرانے مین رہی لیکن وہ اپنے آگے کسیکو نہ مانتا تھا اسی سے دربار مین اوسکے بہت سے دشمن ہوگئے - بیرام خان کا اکبر پر اسقدر اختیار اور رعب تھا کہ چار برس تک اوسنے اپنے آپکو صرف برائے نام سلطنت کا مالک جانا - اکبر جیسے حوصلہ ور بادشاہ کو ایسی اطاعت کب پسند ہوتی چنانچہ وہ شکار کے بہانہ بیرام خان کے قابو سے نکلکر دلی چلا گیا اور ۱۵۶۰ء مین ایک اشتہار جاری کیا کہ اب سلطنت کا کام مینے اپنے ہاتھ مین لیا سواے میرے حکم کوئی کسی دوسرے کا حکم نمانے جب بیرم خان نے یہ سنا تو کچھ سپاہی جمع کرکے پنجاب پر حملہ کیا اور جب بادشاہی فوج نے اوسکو شکست دی تو اکبر سے اپنے قصور کی معافی چاہی اور اوسکے پیرون پر آگر پڑا اور رونے لگا - اکبر نے اسے اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر داہنی طرف بٹھایا اور کہا کہ خواہ کوئی صوبہ لیجیے خواہ پہلے درجہ کے سردار ہوکر دربار مین رہنے چاہتے ہو یا پنشن لیکر مکہ کو جاؤ - بیرم خان کی غیرت نے ہندوستان کا رہنا قبول نکیا - مکہ جانیکی اجازت مانگی لیکن گجرات پہونچکر ایک پٹھان* کے ہاتھ سے جسکے باپ کو اوسنے کسی لڑائی مین مارا تھا مارا گیا ؁

شخص تھا مگر اکبر کو دق کیا کرتا تھا لیکن اکبر اوسکو کچھ نہ کہتا اور ہمیشہ یہی کہا کرتا کہ میرے اور خضر کے درمیان ایک دودھ کا دریا حائل ہے جسکا عبور کرنا مجھکو محال ہے

* اس قاتل کا نام مبارک خان تھا اوسنے ایک جمدہر بہرام خان کے پیٹ مین ایسا مارا کہ چھاتی کے پار ہوگیا اور وہان فقیرون نے اوسکی لاش اٹھا شیخ نظام الدین کے مقبرہ کے پاس خاک کو سونپا اور پھر اوسکی ہڈیان مشہد مقدس مین بھیجین - مبارک خان کا باپ بہرام خان کے نوکرون کے ہاتھ سے پانی پت کی لڑائی مین مارا گیا تھا - قطعہ تاریخ بہرام خان کی وفات کا یہ ہی قطعہ
بیرم بہ طواف کعبہ چون بست احرام ؁ در راہ شد از شہادتش کار تمام ؁ در واقعہ ہاتفی پے تاریخش ؁ گفتا کہ شہید شد محمد بیرام ؁ ؁

س اکبر کے جلوس کے وقت ہندوستان کی کیا کیفیت تھی اور تخت دہلی کی سلطنت کہان تک تھی

ج اکبر کے جلوس کیوقت دکن مین پانچ اسلامی سلطنتین بیجاپور - گولکنڈہ - برار - بیدر - احمدنگر علیحدہ علیحدہ خودمختار تھین اور اسوقتمین سلطنت راجہ بیجانگر کی اپنے اوج کمال پرتھی شاہ گجرات بھی اسیوقتمین پھر خودمختار ہوگیا تھا - اور خاندیس - بنگالہ - بہار - جونپور - سندھ اور ملتان بھی تخت دلی سی خودمختار تھے اور راجہ جودھپور - بیکانیر جیسلمیر - بوجہ ریگستان کے ہمیشہ محفوظ رہی -

س اکبر کے عہد سلطنت کا حال لکھو - اوسکا چال چلن بیان کرو

ج اکبر* ۱۵۵۶ء مین تخت نشین ہوا - وہ مغلون کے بادشاہونمین سب سی بڑا بادشاہ ہوا - بھرام خان اوسکا اتالیق تھا - ۱۵۵۶ء مین بھرام خان نے عدلی بادشاہ کے وزیر ہیمو کا مقام پانی پت پر مقابلہ کیا اور اوسکو شکست دی اور گرفتار کرکے قتل کیا - بھرام خان کے زمانہ مین اکبر کا عمل پورب مین جونپور تک پہونچ گیا تھا اور گوالیار اور اجمیر کا قلعہ بھی ہاتھ آگیا ۱۵۶۰ء مین اکبر نے اپنے آپ کو بھرام خانکی حفاظت سی خودمختار کیا اور اول اپنے باغی صوبہ داروں کے مغلوب کرنیکو متوجہ ہوا یعنی ۱۵۶۱ء مین اوسنی آدم خان کو فوج دیکر مالوہ کے صوبہ دار باز بہادر کے مغلوب کرنیکو بھیجا غرض وہ صوبہ فتح ہوا اور باز بہادر اکبر کے امیرونمین داخل ہوا - اکبر نے راجہ جیپور اور جودھپور کی لڑکی سے اپنا بیاہ کیا اور ۱۵۶۸ء مین اوسنی اودیپور پر چڑھائی کی رانا اودی سنگہ قلعہ چھوڑکر جنگل پہاڑونمین جا گھسا - جیمل قلعہ دار نے اکبر کا خوب مقابلہ کیا آخرکار وہ بادشاہ کے تیر سی مارا گیا اور قلعہ کے آٹھ ہزار آدمی مسلمانون کے ہاتھ سی

* صاحب تاریخ فرشتہ بلفظ خاقان اکبر بہ لقب عرش آشیانی کے اکبر کو ہر جگہ لکھا ہی ثبوت کہتے ہین کہ اکبر کے ساتھ اس مہم مین پانچہزار بڑھئی اور سنگتراش اور لوہار اور نقب زن اور گلکار اور بیلدار موجود تھے ؁

† جیمل قلعہ دار کے مارے جانے سی رانا کی فوج بالکل بیدل ہوگئی اور عورتونکو جو قلعہ مین تھین جیمل کی لاش کے ساتھ چتا پر سُلا کر جلا دیا اور مرد تلوار ہاتھ مین لے اور زعفرانی پوشاک پہنی قلعہ سی باہر نکل آئے کہتے ہین کہ اوسوقت کم سی کم دس ہزار آدمی مسلمانون کے ہاتھ سی قتل ہوئی جتنا ایک بھی نہ بچا بالک تھوڑے سے آدمی اپنے لڑکون اور عورتون کو قیدیون کی طرح سے باندھ باندھ کر بادشاہی فوج کے بیچ ہوکر نکل گئے - بادشاہی فوج والون نے یہ جانا کہ ہمارے ہی آدمی قلعہ والونکے بال بچے پکڑے لئے آتے ہین اس لئے کچھ نہ بولے ؁

اس موقع پر قتل ہوئے* سنہ ۱۵۶۸ء مین اکبر نے ہتھمبور اور کالنجر کو فتح کیا سنہ ۱۵۷۳ء مین گجرات
جو مدت سے جدا بادشاہون کے قبضہ مین چلا آتا تھا اکبر کے ہاتھ آیا اور سنہ ۱۵۷۶ء مین بنگالہ۔
بہار۔ اوڑیسہ فتح ہوئے اور پٹھان بادشاہونکا خاندان بالکل نیست و نابود ہوگیا سنہ ۱۵۸۶ء مین
اکبر نے کشمیر کو اپنی سلطنت مین ملایا اس سال† راجہ بیربل جو اکبر کا نامی مصاحب تھا
یوسف زیونکی لڑائی مین مارا گیا سنہ ۱۵۹۲ء مین سندھ کے حاکم‡ نے مغلوب ہوکر اکبر کی اطاعت
قبول کی اسیوقت مین قندھار بھی ایرانیونکی جھگڑے کی وجہ سے اکبر کو ملگیا۔ دکن مین بادشاہ نے سنہ ۱۵۹۵ء
مین شاہزادہ مراد کو بیرم خانکے بیٹے مرزا عبدالرحیم خانخانان کے ساتھہ فوج دیکر احمدنگر بھیجا
احمدنگر کو وہان کے نابالغ بادشاہ کی چچی چاند سلطانہ نے بڑی دانائی اور دلیری سے مغلوں کے
مقابلہ مین بچایا مگر اوسکا وزیر محمد خان نامی اوس سے پھر کر مغلون سے ملگیا اسی اثنا مین شاہزادہ
دانیال کو بھیجا اور اکبر خود برہانپور تک آیا۔ احمدنگر کے سپاہیون نے چاند سلطانہ کو مار ڈالا اور پھر
مغلون نے احمدنگر کو فتح کرلیا اور بہادر نظام شاہ صغیر سن بادشاہ کو قید ہونے کے لئے گوالیار
کے قلعہ مین بھیجدیا سنہ ۱۶۰۰ء مین خاندیس اور کچھہ حصہ برار کا فتح ہوگیا اسیوقت مین اکبر کے بڑے
بیٹے ولیعہد شاہزادہ سلیم نے اپنے باپ سے بغاوت کی اور الہ آباد لیکر صوبہ اودھ اور بہار
پر سنہ ۱۶۰۲ء مین اپنا قبضہ کرلیا اکبر نے اپنے لڑکے پر سختی کرنا نامناسب سمجھا اور نرمی کے ساتھہ فہمائش
کا خط لکھا اور آپ بھی بہت جلد آگرہ چلا آیا آخرکار شاہزادہ سلیم نے اپنے باپ کی اطاعت اختیار کی||

---

* عین فتح چتوڑ کے صبح کو بادشاہ ہاتی پر سوار ہوکر مع اپنی تمام امیرون اور سردارونکی قلعہ مین داخل ہوا مگر قلعہ کے اندر وہ لوگ جو گھرون اور تہخانون مین چھپے ہوئے تھے سوار ہوکر نکلے اور صبح سے دوپہر تک ایسی جنگ کی کہ دس ہزار آدمی چھوٹی بڑی مرد عورت ایکدم سے کٹ گئے مگر یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ لشکر بادشاہی سے صرف ایک آدمی قضیہ علی کام آیا ||

† اسیکے سفر کشمیر کیوقت شاہ فتح اللہ شیرازی کا کشمیر مین انتقال ہوا بادشاہ کو بہت غم ہوا فیضی نے اوسکی مرثیہ مین ترکیب بند لکھا جسکا یہ پہلا شعر ہے۔ دگر ہنگامہ آن آمد کہ عالم از نظام افتد ۔ جہان عقل را در تیمور زر علم شام افتد ||

‡ اکبرنامہ مین لکھا ہے کہ سندھ کا حاکم لڑائی کے لئے پورتگیز سپاہی ساتھہ لایا اور دو سو ہندوستانیونکو انگریزی جامہ پہنوایا تھا یعنی گورہ اور تلنگے اوسکی فوجمین موجود تھے انکی نام لیوا ملک کی فوجین اسی جگہ سے پہلے مرتبہ سننے مین آئے۔

§ ابوالفضل لکھتا ہے کہ یہ مہم بڑی بھاری شمار کیجاتی ہے اسمین جانے کے لئے ہر سردار نے خواہش کی اور قرعہ ڈالا گیا چنانچہ ابوالفضل اپنا نام نہ آنے سے ازحد رنجیدہ ہوا تھا اوسکا بھائی فیضی اس مہم مین گیا تھا اور زین خان بادشاہ کا سوتیلا بھائی بھی شریک تھا ||

|| شاہزادہ سلیم نے اپنے باپ کے خط کا جواب بہت منت وسماجت کے ساتھہ لکھا اور قدمبوسی حاصل کرنیکو آگرہ روانہ ہوا لیکن جب اٹاوہ مین پہونچا اور اکبر نے معلوم کیا کہ سلیم کے ساتھہ فوج ہے اوسنے کہلا بھیجا کہ اگر مجھے دیکھنا چاہتے ہو تو بجریدہ چلے آو ورنہ الہ آباد لوٹ جاو اور پھر تھوڑے دنون کے بعد اکبر نے صوبہ بنگالہ اوڑیسہ اوسکے حوالہ کردیا۔

سنہ ۱۶۰۲ء مین اکبر کا وزیر ابو الفضل شاہزادہ سلیم کے اشارہ سے اڑچھا کے راجہ نرسنگ دیو کے ہاتھہ سے مارا گیا*۔ بادشاہ کا دوسرا لڑکا مراد سنہ ۱۵۹۹ء مین اور دانیال سنہ ۱۶۰۴ء مین مرے† سنہ ۱۶۰۵ء مین اکبر نے خود اس دنیا سے کوچ کیا‡۔ اکبر ہندوستان کے بادشاہون مین سب مین بڑا صاحب اقبال اور دبدبہ کا بادشاہ گنا جاتا تہا وہ بڑا محنتی اور اپنے کامون مین پابند اوقات تہا اٹہارہ برس کی عمر مین

ان ایام مین شاہزادہ سلیم کا غصہ بہت بڑہ گیا تہا اوسکے خدمتگار اوسکے پاس جاتے ہوئے ڈرتے تہے اوسنے بڑی بڑی ظلم کئے تہے چنانچہ ایکمرتبہ ایک قوم کی کہال کہنچوائی اور اکبر نے اوسکو سنکر نہایت افسوس سے یہہ کہا کہ تعجب کی بات ہے کہ مجہے مردہ جانور کی کہال کہنچوانے سے تکلیف معلوم ہوا اور میرے لڑکے نے زندہ آدمیون پر یہہ ظلم روا رکہا ؂

* تاریخ وفات مراد کی ۔ ۴ انگلستان اقبال نہال شندہ کم ؂ سے نکلتی ہے ؂

† شاہزادہ دانیال شراب بہت پیتا تہا جب بیمار پڑا اور اکبر نے شراب بہیجنی بند کی تو وہ اپنے نوکرون سے بندوق کی نالون مین شراب بہروا کر منگواتا تہا ؂

‡ اکبر کو اپنے عزیزون کی مرنیکا اتنا رنج ہوا کہ آخرکار بیمار ہو گیا اوسکے جسم مین گہر لیا بہوک بالکل جاتی رہی دم ناک مین آ گیا پلنگ سے لگ رہنے لگے اور کسی کام کی طاقت نرہی آخر وقت مین شاہزادہ سلیم موجود تہا اکبر نے اوسے حکم دیا کہ میرے سب امیرونکو یہان حاضر کرو مین نہین چاہتا کہ جن لوگون نے تمام عمر میری خدمت کی اب کسیطرح جیسے تہا ہے ساتہ اونکی نا اتفاقی ہو جب امیر حاضر ہوئے تو اکبر نے بہت پند و نصایح کرنیکے بعد سب دیکہہ کر کہا بہائیو اگر مین نے کچہہ قصور کیا ہو تو معاف کیجیو ۔ شاہزادہ سے نہ رہا گیا پیرون پر گر پڑا دہاڑ مار کر رونے لگا اکبر نے اپنی تلوار کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ میرے سامنے اپنی کمر پر باندہو اور پہر ایک سرہانے ملا کر بلا کر اوسکے سامنے کلمہ پڑہتے پڑہتے اس ناپایدار دنیا سے کوچ کیا تاریخ اوسکی وفات کی یہہ ہے قطعہ جلال الدین محمد شاہ اکبر ؂ ز دنیا گشت سوئے خلد راہی ؂ چو رضوان دید حیران شد که این کیست ؂ ندا آمد که این ظل الہی ؂

اکبر کا بدن سڈول اور زور آور اور رنگ تہا مگر ہر ایک کی لبہانیوالی تہین ۔ آگرہ کو بیانے کے بعد کے لگا اگر سکندرہ لودی نے اپنا پایہ تخت بنایا تہا لیکن رونق اوسکو اکبر نے ہی دی اسلئے وہ اکبر آباد کہلایا اس شہر مین ایک قلعہ لال پتہر کا بنوایا جسکی بنیاد سنہ ۱۵۶۶ء مین رکہی گئی ہر روز چار ہزار آدمی اس عمارت کے کام مین اوستاد سنگتراش کام کرتے تہے اور اسکی لاگت پانچ سو لاکہہ سے زیادہ ہوئی اور آٹہہ برس مین کام سے تیار ہوئی تہی انگلستان کی ملکہ الزبتہ کی چہٹی فچ صاحب لیکر ہندوستان آئے تہے وہ کہتے ہین ہم نے ایسی دولت کسیکی یہان نہین دیکہی سونیکے طلائی پہلے سونے چاندی اور جواہر بادشاہ تلتا تہا اور وہ سب اوسی جگہ اوٹہا دیا جاتا تہا بادشاہ لوگون کو انعام بہت کچہہ دیتا تہا اور سونے چاندی کے بادام دربار مین پہینکتا تہا پانچ ہزار اکبر کے فیلخانہ مین ہاتی تہے اور بارہ ہزار گہوڑے خاصہ کے اصطبل مین تہے اونکی ساز و گہنے سے انکہین چوندہیا جاتی تہین اور سوارونکے بدن پر کمخواب کی وردیان جگمگاتی تہین پانچ ہزار ہرن اور قریب ایک ہزار چیتے تہے بادشاہ ہر چند کوشش کرتا کہ چیتونکی تعداد ایک ہزار ہو جاوے جہان تو سو سے زیادہ ہوئے اونمین کوئی مرض پہیلا مرنا شروع ہو گئے غرض ایکہزار نہوتے تہے ؂

۱۴ ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ برسات کی موسم مین احمد آباد سے خبر پہونچی کہ دشمنون نے قلعہ کو چالیس ہزار آدمیون سے گہیر لیا ہے اور اب اوسکے بچنے کی کوئی امید نہین ہے اکبر اسوقت آگرہ مین تہا اتنی دور سے ایسے موسم مین فوجکا روانہ کرنا بالکل بیفایدہ تہا فوراً سانڈنی پر سوار ہوا اور تین سو سانڈنی سوار اسوقت توشہ خانہ مین موجود تہے ہزار اونکو تیر و کمان لیکر بند ہو کر ہمراہ لے لیا اور ایک اٹہوارے مین ۴۲۲ کوس چلکر احمد آباد کے سامنے جا پہونچا اتنا ہی نقشان دیکہکر دشمنون کا ہوش اوڑ گئے بہتیرا کہ تیار ہو کر اونکا مقابلہ ہو سکے مگر بہاگنے کے سوا کچہہ نہ بن پڑا اس موقعہ پر دشمن بادشاہ کو دیکہکر نہایت دنگ ہو گئے اور یہہ کہا کہ ہمارے جاسوسون نے ابہی چودہ روز ہوئے ہمکو خبر دی تہی کہ بادشاہ

ادس* نے ستی اور جزیہ بالکل مسدود کر دیا تھا - اکبر کے دربار مین بڑی بڑی عقلا اور اہل کمال رہتے تھے فرشتہ نامی مورخ اسکے عہد مین گذرا ہے ابو الفضل - فیضی - بیربل - عرفی - ٹوڈرمل - مان سنگھ بھگوانداس وغیرہ اوسکے دربار کی زینت تھی - بیجو باورہ - تانسین گویے بھی اور بابا تلسی داس مصنف بھاکا راماین اسکے زمانہ مین ہوئے ہین - اوسنے مالگذاری کا انتظام‡ زمینداروں سے کیا - تمام ملک کو اٹھارہ صوبون پر تقسیم کیا - فوج کے سپاہیون کو بجاے جاگیر دینے کے نقد دینے کا انتظام کیا ؁

اکبر اپنی فتوحات کے تسلط کے اہتمام مین کیا تدابیر عمل مین لاتا - بیربل - فیضی - ابو الفضل - ٹوڈرمل کا مختصر حال لکھو ؁

اکبر اپنے ممالک مفتوحہ کا بڑی دانش و تجربہ کے ساتھ تسلط و اہتمام کرتا ہندو اور مسلمانون کے ساتھ اوسکا یکسان سلوک تھا - اوسنے ہندونکو مثل مسلمانون کے بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا

سات سو کوس کے سفر کو پانچ دنمین طے کیا ہے مالگذاری کے انتظام مین اکبر کے تین بڑے مقصود تھے - اول کل زمین کی صحیح پیمایش کرنا دوم ہر بیگہ مزروعہ کی پیداوار کا تخمینہ کرنا اور یہ کہ ہر بیگہ سے کسقدر مالگذاری سرکار کو ملنا چاہیے - سوم جو پیداوار سرکار کو بجاے اوسکی قیمت تجویز کرنا پہلی صورت کے لئے اوسنے آلات پیمایش ایک طرحکی سب جگہ جاری کئے اور اونمین بہت سی اصلاح اور ترمیم کین سرانجام کے انتظام کے لئے اوسنے زمین کو با عتبار اوسکی ترو تازگی تین قسمون پر تقسیم کیا اور پیداوار کا تخمینہ کرکے اوسنے ہر قصبہ گانون سے پہلی اونیس برس کے نقشے طلب کئے اوسنے با عتبار مال کے ملک کو ایسی قسمین کی تھین اور ہر قسمت کا کلکٹر کروڑی کہلاتا تھا اور ہر اوسے ایک کروڑ دام جو دہائی لاکھ روپیہ کے برابر ہوتے ہین وصول ہوتی تھی کل سلطنت کو اٹھارہ صوبون پر تقسیم کیا تھا حاکم اعلی ہر صوبہ کا سپہ سالار کہلاتا تھا اکبر نے اوس عہدہ کا نام صوبہ دار بدل دیا اور اوسکی تحتی ایک دیوان اور مقرر کر دیا تھا جسکو اختیار مالی و ملکی دونو منظوری بادشاہ حاصل تھے اوسکی تحت مین جو صدر ہوتے جو ایک ایک ضلع کا مالک ہوتا دیوان عدالت کا میر عادل اور قاضی تمام مقدمے قاضی مقدمہ کی تحقیقات کرکے قانون کے مطابق اوسکا چالان کرتا اور میر عادل فیصلہ کرتا محکمہ پولیس پر حکم کوتوال کی ہوتا شہر نہ ہوتین یا نہ پاتو تھین کیطرا ہی جاتے تھے اور نہ کوئی ظلم کیا جاتا اکبر نے اپنی فوج کا انتظام بھی خود کیا تھا اوس سے پہلے یہ رسم تھی کہ سپاہیونکو جاگیر دیدی جایا کرتی تھی اور انکو اختیار تھا کہ بلا مزاحمت جسطرح چاہین اپنی رعایا سے وصول کرلین اور قواعد کے روز کسی کا گھوڑا انگلیا تو مالک کر سپاہیونکی نوکر حاضر ہو جایا کرتے تھے اکبر نے نقد تنخواہ اپنی خزانہ سے دینے کا حکم دیا اور جاگیرونکی رسم بند کردی اور سپاہیونکا حلیہ لکھوایا اور ہر گھوڑے پر نشان لگا رسالہ کے افسرونکو منصبدار کہتے تھے انکی سوا احدی سوار تھے جنکی تنخواہ عام سوارون سے زیادہ ہوتی تھی کیسی منصبدار کی تحت مین نہین ہوتی تھی اونکی تنخواہ اگر دریاے سندھ کے اوس پار کی ہوتی تو پچیس ۲۵ روپیہ اگر اس پار کی ہوتی تو تیس ۳۰ روپیہ ماہواری دیجاتی تھی جو تو بندوق بانڈتے تھے انکو چھ روپیہ ماہوار - اور تیر کمان والونکو آٹھ روپیہ ماہوار ملتا تھا منصبدارونکو بڑی بڑی تنخواہین ملتی تھین چنانچہ دس ہزاری منصبدار کو تخمیناً بارہ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی - ابو الفضل کے لکھنے مطابق اکبر کی فوج ۳ لاکھ تھی ؁

* راجہ جو دھو اپنی لڑکے کی بیوہ کو ستی ہونیکو مجبور کرتا تھا اکبر اسیوقت گھوڑے پر سوار ہوکر وہان جا پہونچا اوسکو ستی ہونے سے باز رکھا ؁

† اوسکی دربار کی شب میں قندیلیان بانڈتے تھے اور فیضی صاحب کے لکھے بموجب جیسا آسمان تارون سے جگمگاتا ہے ویسے ہیروان سے چمکتی تھی ؁

‡ زمین کی مالگذاری سے اکبر لے لیتا تھا اور ابو الفضل لکھتا ہے کہ شیرشاہ کی مالگذاری جو چوتھائی تھی اوس سے یہ ملایم شمار لیجاتی تھی ؁

اوس پر سے جزیہ موقوف کیا اور اونکو اونکے جاترا اور مذہبی رسومات کے ادا کرنیکی پوری آزادی دی۔
اسکے سوا جب اس بادشاہ نے ہندوون کے ساتھہ ربط ضبط بذریعہ بیاہ شادی کے اور زیادہ بڑہا کر اوس
قوم کو اپنا خیرخواہ بنایا۔ اوسکی حکمت عملی یہہ تھی کہ وہ اپنے مغلوب دشمن کو کوئی رتبہ عظیم اپنے دربار مین دیتا یا
اوسکو کسی صوبہ کا صوبہ دار مقرر کردیا کرتا ؛

بیربل اکبر کا بڑا دوست تہا بادشاہ کو اوس سے بہت محبت تھی اور اکثر اوسنے باہم بیٹہکے لطائف اور ظرافت
کی باتین جلسون مین ہوا کرتین۔ بیربل ۱۵۸۶ء مین پہاڑی قومونکے ہاتھہ سے مارا گیا اکبر کو اپنے دوست
کے مارے جانیکا حال سنکر بہت رنج ہوا۔ تہوڑے دنون بعد یہہ مشہور ہوا کہ وہ پہاڑی قومون کے ہاتھہ
مین قید ہے* گو یہہ خبر غلط تھی مگر اس سے فی الجملہ بادشاہ کو تسکین ہوئی ؛

فیضی و ابوالفضل اکبر کے اول درجہ کے دوست تھے یہ دونون ایک بڑے عالم مبارک
نامی کے بیٹے تھے۔ مبارک† ناگور کا رہنے والا تہا پہلے وہ سنی تھا مگر بعد کو شیعہ ہوگیا تھا لوگ
کہتے ہین کہ وہ ملحد یعنی دہریہ تہا وہ آگرہ مین علم فقہ پڑہایا کرتا تھا۔ یہ دونون بھائی اکبر کے
بڑے دوست اور مشیر تھے۔ فیضی بڑا بھائی پہلا مسلمان تھا کہ جسنے زبان سنسکرت کو سیکھا
اوسنے بہت سی کتابین‡ سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کین اوسکا حافظہ ضرب المثل ہے وہ اکبر سے
دکن کو سفارت پر بھیجا گیا تہا اکبر کو اوس سے نہایت محبت تھی اور اوسکے مرنیکا بادشاہ کو بہت رنج||
ہوا تہا۔ فیضی نے اپنے چھوٹے بھائی ابوالفضل کو ۱۵۷۴ء مین اکبر کے دربار مین پیش کیا تھا

* اکبر کو اپنے دوست بیربل کے مرنیکا نہایت رنج تہا چونکہ اوسکی لاش نہین ہاتھہ لگی تھی اوس سے یہہ بھی گمان کیا جاتا تہا کہ شاید
وہ قید ہو اور زندہ ہی ہو چنانچہ بہت دنون بعد ایک شخص نے اپنے آپکو جعلی بیربل بنا کر اکبر کے دربار مین حاضر کیا۔ اکبر نے اوسکا اعتبار کیا
اور جب یہہ جعلی بیربل اپنی موت سے مرا تو اکبر نے اوسکی موت کا ویسا ہی غم کیا جیسا پہلے بیربل کے مارے جانیکا کیا تہا۔ اکبر
بیربل سے اوسکی خوش کلامی اور ظرافت کی وجہ سے زیادہ محبت کیا کرتا تہا ؛

† اس شخص سے لوگ اسقدر نفرت کرنے لگے تھے کہ آخر کار اوسکو آگرہ چھوڑکر بہاگنا پڑا ؛

‡ فیضی نے بیجا گنت اور لیلاوتی کا ترجمہ کیا اور بید۔ مہابھارت۔ رامائن اور تاریخ کشمیر کے ترجمون مین وہ شریک تہا ؛
مصنف منتخب التواریخ عبدالقادر بدایونی لکھتا ہے کہ فیضی نے مرتے وقت کتا کہنا شروع کیا تہا اور آخر کار وہ مثل کتے کے
بھونکنے لگا اور اوسکا چہرہ بگڑ گیا تہا اور اوسکے ہونٹھ سیاہ پڑگئے تھے۔ اکبر کے جو مذہبی خیالات مین پہلے دنون مین فرق
پڑگیا تہا وہ بھی فیضی اور اوسکے بھائی ابوالفضل کے اثر صحبت سے لوگ بتلاتے ہین۔ فیضی کا سن وفات عبدالقادر
نے یہہ لکھا ہے ع سال تاریخ خالدا فی النار ؛

|| اوسی رات کیوقت جب اکبر کو فیضی کے دم نزع کی خبر پہونچی تو فوراً اوسکے کمرہ مین جاکر اوسکے سر کو اوٹھا اپنے زانو پر رکھہ لیا
اور نہایت محبت سے شیخ جی شیخ جی پکار کر اوس سے کہا کہ مین علی طبیب کو آپکے معالجہ کیواسطے لایا ہون مگر جب فیضی بہت بیہوش
ہوگیا اور کچھہ نبولا تو اکبر نے اپنی پگڑی زمین پر پٹک کر زار زار رونا شروع کیا اور اوسکے بعد ابوالفضل کے پاس جاکر بہت
دیر تک اوسکی تسلی و تشفی کی ؛

جیسے بھی شامل اپنے بھائی کے اکبر کا بڑا معتمد علیہ اور دوست خالص ہوا وہ آخرکار وزیر اعظم مقرر ہوا اور فوج مین اعلی درجہ پر تھا ۱۶۰۲ء مین شاہزادہ سلیم کے اشارے سے نرسنگھ دیو راجہ اورچھا کے ہاتھ سے مارا گیا* - اوسکی مشہور تصنیفات آئین اکبری جسمین اکبر کے تمام حالات خانگی اور ملکی وغیرہ کا ذکر ہے اور اکبرنامہ اور رقعات ابوالفضل ہین -

ٹوڈرمل نے انتظام محاصل ملک بہت خوبی کے ساتھ کیا تھا اوسنے مالگذاریکا ذمہ دار زمینداروں کو کیا اور زمیندار کاشتکاروں سے روپیہ وصول کیا کرتے تھے اوسنے تمام ملک کو اٹھارہ صوبوں پر تقسیم کیا تھا - وہ بعد بیربل کے مارے جانیکے راجہ مانسنگھ کے ساتھ پہاڑی قوموں کے مغلوب کرنیکے لئے بھیجا گیا تھا -

ابوالفضل اوسکو نہایت صاف اور طمع سے خالی لکھتا ہے وہ اپنی ہندو رسوم کا بہت پابند تھا -

س راناسنگا - میدنی رای - ہیمو - باز بہادر - آدم خان - بھگوانداس - پرتاب سنگھ - چیمل - چاند سلطانہ کا مختصر حال لکھو

ج راناسنگا ہمیر سنگھ کی چھٹی پشت مین تھا (ہمیر سنگھ وہی تھا جسنے علاء الدین خلجی کے وقت مین چیتور مین ۱۳۱۶ء مین سلطنت قائم کی تھی) راناسنگا کی سلطنت مین شرقی حصہ مالوہ بھیلسہ اور چندیری تک شامل تھا مارواڑ - جیپور اور تمام راجپوتانہ کے راجہ اسکو اپنا سردار جانتے تھے جب بابر نے ہندوستان پر حملہ کیا تو اوسنے اوسکا مقابلہ ایک بڑی جمعیت کے ساتھ بامداد راجگان راجپوتانہ کے ۱۵۲۷ء مین فتحپور سیکری پر کیا لیکن شکست فاش کھائی اور اپنی جان بچاکر بھاگ گیا -

میدنی رای ایک راجپوت سردار تھا اسنے محمود دوم بادشاہ مالوہ کے عہد مین عروج پایا اور اوسنے سلطنت مالوہ کو چھین لیا تھا مگر محمود نے بادشاہ گجرات کی مدد سے اسکو نکالدیا لیکن میدنی رای نے اپنی سلطنت چندیری مین راناسنگا کے زیر حکومت قائم کی اسنے راناسنگا کا ساتھ بابر کے

* شہزادہ سلیم اپنی سوانح عمری یعنی تزک جہانگیری مین لکھتا ہے کہ ابوالفضل نے میرے باپ کو قرآن کے کتاب الہی ہونے اور محمد رسول خدا کی رسالت مین شک ڈلوا دیا تھا اسلیئے مینے اوس کافر بیدین کو مروا ڈالا - وہ لکھتا ہے کہ جسوقت مینے اپنے باپ سے بغاوت کی تھی نرسنگھ دیو نے ابوالفضل کا سر کاٹ کر شہزادہ کیپاس بھیجدیا تھا جب سلیم تخت پر بیٹھا تو اوسنے پہلے نرسنگھ دیو کو ایک بڑے مرتبہ پر پہونچایا اور ہمیشہ مہربانی و عنایت کرتا - اکبر نے جب ابوالفضل کے مارے جانیکی خبر سنی تھی اوسنے نہایت رنج کیا اور بہت رویا اور شبانہ روز نہایت رنج مین گذاری - اوسکو اس قتل مین اپنے بیٹے کی شرکت کا حال نہین معلوم ہوا

مقابلہ مین دیا بسنہ ۱۵۲۸ء مین بابر نے اسپر حملہ کرکے چندیری کو لیلیا مغلون کے مقابلہ مین وہ اور اوسکی ساتھی بڑی جرأت سی لڑی مگر آخر کار اسیری کی ذلت سی بچنے کے لئی چندیری کے لوگ آپ اپنی سرون کو مار کر مر گئی ۔

ھیمو ذات کا بنیا ریواڑی کا رہنی والا محمد شاہ عدلی کا وزیر بڑا لائق اور تجربہ کار شخص تھا وہ پہلے دکانداری کرتا تہا پانی پت کی لڑائی مین سنہ ۱۵۵۶ء مین اوسکی آنکھہ مین ایک تیر لگا اور پہر گرفتار ہوگیا بہرام خان نے اپنی ہاتہہ سی اوسے قتل کیا* ۔

باز بہادر اکبر کے عہد مین مالوہ کا صوبہ دار تہا جب اسنی بغاوت کی تو اکبر نے آدم خان کو اوسکی مقابلہ کیواسطی بہیجا اوسنے باز بہادر کو شکست† دیکر نکالدیا اور خود وہانکا صوبہ دار بن بیٹہا مگر سنہ ۱۵۶۱ء مین اکبر نے اوسکو بہی مغلوب کیا اور اوسکی جگہ پیر محمد خان کو صوبہ دار مالوہ کا مقرر کیا باز بہادر پیر محمد خان کو نکالکر اپنی صوبہ کا مالک ہوگیا اکبر نے عبد اللہ ازبک کو بہت جلد اوسکے مقابلہ کو بہیجا اور اوسنی باز بہادر کو سنہ ۱۵۶۲ء مین مغلوب کیا لبعد ازان باز بہادر کا قصور معاف ہوگیا اور وہ اکبر کے دربار مین آگیا ۔

آدم خان ادہم خان بہی اکبر کے عہد مین گذرا ہی اوسکو اکبر نے باز بہادر کے مغلوب کرنیکو بہیجا تہا وہ صوبہ مالوہ کو فتح کرکے وہان کا مالک بن بیٹہا اکبر نے سنہ ۱۵۶۱ء مین اوسپر حملہ کرکے اوسکو مغلوب کیا اور پہر اوسکا قصور معاف کرکے اپنی دربار مین بلالیا ۔ لبعد ازان سنہ ۱۵۶۲ء مین آدم خان نے اکبر کے وزیر کو نماز پڑہتی وقت مار ڈالا اکبر نے اوسکی خون کے انتقام مین آدم خانکو ایک بلندی پرسی گروا کر مروا ڈالا‡ ۔

---

* بہرام خان نے اکبر سی کہا کہ پہلے آپ اسکو زخمی کرکے لقب غازی کے مستحق ہوجئے مگر اکبر کی ہمت نہ پڑی کہ ایسی مجروح پر ہاتہہ ڈالنی سو منع کیا اور تلوار اوسکی سر پر چہوکر علیحدہ ہوگیا لبعد ازان بہرام خان نے خود اوسکا سر جدا کیا ۔

† باز بہادر جب شکست کہا کر بہاگا تو اوسکی عورت جسی لوگ پدمنی کہتی ہین اور جو بہت حسین اور خوبصورت تہی آدم خان کے ہاتہہ پڑ گئی یہ عورت ہندی مین شعر بہی بہت اچہی کہتی تہی آدم خان اوسی اپنی محل مین داخل کرنا چاہتا مگر اوسنی ایک حیلہ سی اپنی عزت بچائی اوسنی آدم خانکو کہلا بہیجا کہ فلان وقت آپ میری محل مین تشریف لائیی اور جو آپ فرماینگے وہ مین کرونگی اور خود عمدہ لباس پہنکر اور خوشبو مین معطر ہوکر زہر کہا چادر اوڑہ کے لیٹ رہی جب خان وقت مقررہ پر پہونچا اور لوگون نے اوسکو جگایا تو اوسکو مردہ پایا ۔

‡ آدم خان اتکا خان شمس الدین محمد اتکا کی عزت و مرتبہ پر حسد کرکے ایکدن اوسکو مار ڈالا … کیونکہ وہ میری تعظیم کو نہ اٹہا قتل کیا اوسکا بہائی … ایک شور برپا ہوا اکبر جو حرم مین سو رہا تہا … کیفیت معلوم ہوئی تو … برآمد ہوا جب اوسکی نگاہ شمس الدین اتکا مقتول پر پڑی … آدم خان … اور پوچہا کہ خان اعظم اتکا خانکو تونی کیون مارا آدم خان … بادشاہ اوسکی گستاخی سی برہم ہوا اور اپنی ہاتہہ چہڑا کر اسی اوسکے منہ پر ایسا مارا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور … بادشاہ کی حکم سی اوس محل پر سی جو بارہ گز اونچا تہا نیچی پہینکدیا گیا مگر چونکہ اوسمین پہر بہی کچہہ جان باقی تہی دوبارہ اوسکو اوسی محل پر لیجاکر پہینکا آخر اوسکا کام تمام ہوگیا شمس الدین کے بیٹی نی اپنی باپ کی لاش کو دلی مین لاکر دفن کیا

بھگوانداس اکبر کا سالا راجہ بہاری مل جیپور کے راجہ کا بیٹا تھا یعنی اکبر کا بڑا معتمد علیہ تھا اور اکبر نے اسکو اپنی فوج مین بہت بڑے عہدہ پر مقرر کیا تھا اسکی بیٹی شہزادہ سلیم کو بیاہی تھی*
پرتاب سنگہ اودی سنگہ کا بیٹا اور رانا سنگا کا پوتا تھا جب اکبر نے چتور کا ۱۵۶۷ء مین محاصرہ کیا تو اوسوقت اوسکا باپ اودی سنگہ شاہی فوج کے خوف سے جنگل و پہاڑ مین بہاگ گیا اور نو برس بعد اسکے بیٹے رانا پرتاب سنگہ کو بھی مغلون کے خوف سے سندھ کیطرف بہاگنا پڑا مگر اوسنے پھر ہزیمت کرکے اکبر کے مرنے سے پہلے ہی بہت سا ملک اپنے قبضہ مین کر لیا اور اپنے باپ کے نام پر شہر اودے پور بسایا کہتے ہین کہ اس گھرانے نے اپنی بیٹیان مسلمانون کو بیاہ مین نہین دین۔†

جیمل ایک راجپوت سردار بڑی جرأت اور لیاقت کا شخص تھا جب رانا اودی سنگہ مغلون کی چڑہائی کیوقت چتور سے گجرات کیطرف بہاگ گیا تو جیمل نے اوسکے پیچھے اکبر کے مقابلہ مین قلعہ چتور کے بچانیکی کوشش کی جیمل رات کو اکبر کے ہاتھ سے سر مین گولی کھا کر مارا گیا اسکے مرنے پر اسکے قلعہ والون کے دل چھوٹ گئے اور عورتون نے جیمل کی لاش کے ساتھ اپنے آپکو جلایا اور مرد شاہی فوج کے مقابلہ مین لڑ کر مر گئے راجپوت لکھتے ہین کہ آٹھ ہزار آدمی اس موقع پر تلف ہوئے۔

چاند سلطانہ (چاند بی بی) سلطان بہادر نظام شاہ احمد نگر کے بادشاہ کی چچی تھی جب مغلون نے ۱۵۹۵ء مین اکبر کے عہد مین احمد نگر پر حملہ کیا اوسوقت بہادر نظام شاہ صغیر سن تھا اور چاند سلطانہ اوس سلطنت کی منتظمہ تھی اوسنے شاہ بیجاپور اپنے خسر سے صلح کرکے شاہزادہ مراد کے مقابلہ مین بڑی جرأت اور بہادری سے ہتیار باندہے اور منہہ پر نقاب ڈالے‡

---

* اکبر آپ برات کے ساتھ بھگوانداس کے مکان پر گیا تھا اور وہان ہندوون کے دستور کے مطابق آگ کے گرد پھیری پھر کر بیاہ ہوا تھا ڈولے کے پیچھے روپیہ اور اشرفیان لٹاتا آیا بھگوانداس نے سو ہاتھی کئی طویلہ گھوڑے بہت سے لونڈی غلام سونے چاندی جواہر کے اسباب ہتیار برتن جہیز مین دئے امیرون کو جو براتی تھے عراقی ترکی تازی سونے چاندی کے ساز سمیت گھوڑے دئے ؛

† لیکن اورنگ زیب نے رقعات عالمگیری مین جو ایک خط شہزادہ کام بخش کو لکھا ہے وہ اس روایت کے منافی ہے وہ لکھتا ہے کہ اودے پوری والدہ شما در بیماری با من بود و ارادہ رفاقت دارد ؛

‡ خفی خان نے لکھا ہے کہ اوس نے چاند بی کے گولے مغل کے لشکر پر چلائے تھے اور احمد نگر مین عام روایت اسطرح سے ہے کہ جب اوسکے پاس گولہ وغیرہ ہو چکا تو اوسنے بندوقون مین تانبے چاندی سونے کے سکے بھرے اور بعد ازان جواہرات بھرے تھے ؛

ننگی تلوار ہاتھہ مین لیے ہوئے اپنے شہر کی حفاظت کے انتظام مین مصروف تھی آخر کار شہزادہ مراد نے محاصرہ اوٹھا لیا اور باہم صلح ہوگئی مگر چاند سلطانہ اپنے بھتیجے کے* دشمنونکے ہاتھہ سے ماری گئی اوسکے بعد مغلون نے اس شہر کو لے لیا اور وہانکے صغیر سن بادشاہ کو قید کرکے گوالیار کے قلعہ مین بھیجدیا۔

س جہانگیر شاہجہان۔ اور اورنگزیب کے عہدونکا مجملاً حال لکھو۔

ج یہ تینون بادشاہ بیٹے پوتے پرپوتے اکبر کے تھے جو ایک دوسرے کے بعد تخت ہندوستان پر جلوہ گر ہوئے یہ بادشاہ ہندوستان کے تمام بادشاہونمین طاقتور اور بڑی بان شان وشوکت اور صاحب جاہ وحشمت تھے۔ ان تینون کے عہد مین دکن کی تمام اسلامی سلطنتین رفتہ رفتہ مغلوب ومفتوح ہوئین۔ جہانگیر اپنی مشہور ملکہ نورجہان کے تعشق مین رہا اور اخیر وقتمین اپنے جنرل مہابت خان سے کچھہ صدمے اوٹھائے۔ شاہجہان کو اپنے بیٹونکا غم سہنا پڑا اور خود اپنے بیٹے اورنگزیب کی قید مین دم واپسین تک رہا۔ اورنگزیب متعصب شخص تھا اوسنے اپنے بھائی بھتیجونکو نہایت ظلم وفریب اور دغابازی سے قتل کیا راجپوتون اور مرہٹون سے اسکا ناک مین دم رہا حقیقت مین بناء زوال سلطنت مغلیہ اسی نے ڈالی۔

س جہانگیر کے عہد سلطنت کا مختصر حال لکھو۔

ج جہانگیر جسکا نام سلیم تھا سنہ ۱۶۰۵ء مین تخت پر بیٹھا اسکی تمام تدابیر† انصاف اور عقل پر مبنی تھین گوکہ خود شراب پیتا مگر اورونکو شراب پینے پر سزا دیتا تھا سنہ ۱۶۰۶ء مین اسکے بیٹے خسرو نے‡ بغاوت کی جہانگیر نے اوسکی عبرت کے لیے اوسکے ہمراہیونکو سخت سزا دی اور اونکو ہلاک کیا۔ سنہ ۱۶۱۱ء مین بادشاہ کی

---

* اوسنے ایک شخص محمد خان نامی کو خطاب بیتو العینی وزیر اعظم کا دیا تھا اسی شخص نے بعد کو اوسکی خلاف شہزادہ مراد سے سازش کی۔

† اپنی جوانی کے دنونمین شراب بہت پیتا تھا اور افیون بھی کھاتا تھا وہ آپ اپنی کتابمین لکھتا ہے کہ مین جوانی کی حالتمین بیس بیس پیالے کہ ہر ایک پیالہ مین آدہ آثار شراب آتی تھی پیتا تھا اگر گھنٹہ بھر بھی بے شراب گذرتا تو میرا ہاتھہ کانپنے لگتا لیکن جب مین تخت پر بیٹھا کل پانچ پیالے پر کفایت کرتا ہون اور وہ بھی رات کیوقت پیتا ہون اوس زمانہ مین بادشاہ اور عمایدے سب شراب پیتے تھے بابر ہمایون اور اکبر نے بھی شراب پی۔

‡ اکثر محصول جنسے رعیت کو تکلیف ہوتی تھی اور اکبر کے وقتمین بھی جاری ہوگئے تھے بند کردیئے اوسکا حکم تھا کہ دورہ کے وقت کوئی سپاہی یا بادشاہی نوکر زبردستی کسی رعیت کے گھر مین نہ اوترا کرے۔ ناک کان کاٹنے کی سزا بھی جہانگیر نے موقوف کی اپنے رہنے کے محلونمین ایک زنجیر سونیکی گھنٹیان باندہکر لگادی تھی اور زنجیر کا دوسرا سرا قلعہ کے باہر لٹکوا دیا تھا کہ فریادی کو اگر کوئی پیادہ یا چوبدار بادشاہ تک نہ پہونچنے دے تو وہ اس زنجیر کو ہلادے جہانگیر گھنٹیان بجتے ہی باہر نکل آتا تھا کو میناسی جو ادنی زمانہ مین اس ملک مین جاری ہوا تھا اوسنے موقوف کیا۔

§ جب خسرو اپنے باپ سے بگڑکر کابل کیطرف بھاگا اور جہلم مین ناو اٹک جانیکے سبب پکڑا آیا جہانگیر نے اوسکے ساتھیون

نورجہان سے شادی ہوئی - اور اس ملکہ کا انتظام سلطنت مین بڑا اختیار ہوا وہ بڑی قابلیت سے کاروبار سلطنت انجام دیتی ۱۶۱۴ء مین رانا اودی پور نے جہانگیر کی اطاعت اختیار کی اور اوسکے بیٹے کو شاہجہان نے دہلی مین لاکر اپنے باپ سے بڑا درجہ دلایا ۱۶۱۵ء مین سر ٹامس رو* سفیر جیمس اول شاہ انگلستان کے پاس سے جہانگیر کے دربار مین آیا جہانگیر نے اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی اور انگریزونکو ہندوستان مین سوداگری کرنیکے واسطے اونسے بہت حقوق عطا کیئے ۱۶۱۶ء مین شاہزادے شاہجہان ملک عنبر کے مقابلہ کو دکن مین بہیجا گیا اور اونسے جاکر اوس سے صلح کی اور پہر تہوڑے دنون کے بعد کانگڑہ نامی قلعہ جہانگیر کے قبضہ مین آیا ۱۶۲۱ء مین نورجہان نے بادشاہ کے چہوٹے بیٹے شہریار† کو ولیعہد کرنا چاہا اور اسی سبب سے شاہجہان نے بغاوت کی نورجہان نے مہابت خان جنرل کو شاہجہان کے مقابلہ کے لئے مقرر کیا مگر مہابت خان نے بہی نورجہان کے منشا کی خلاف شہزادہ پرویز کا ساتہہ دیا اور اسلیئے وہ بہی ملکہ کا مورد عتاب ہوا اونسے آخرکار بغاوت کی اور بادشاہ کو گرفتار کرلیا نورجہان اپنے خاوند کے چہڑانے مین ناکامیاب‡ ہوئی مگر تہوڑے دنون بعد

سات سو آدمیونکی کہال کہچوا کر اونہین لاہور کے باہر کہڑا کر دیا اور خسرو کو ہاتی پر بٹہلا کر اونہین دیکہنے کے لئے بہیجا اور نقیب کو حکم دیا کہ ایک ایک کا نام لیکر معمول کے مطابق کہے کہ وہ رو برو ہے خسرو نے اس صدمہ سے تین دن تک کچہہ نہ کہایا اور رویا اور کرایا کیا ؞

* سر ٹامس رو لکہتا ہے کہ بار برداری نہ ملنے کی سبب ہم اور ایران کے بادشاہ کا ایلچی دونون کچہہ دنتک اجمیر مین پڑے رہے اور بادشاہ کو بہی اپنی فوج کا بہت سا ذخیرہ ڈنڈہ جلوا دینا پڑا انہین دنونکا سبب بار برداری مشکل تہا وہ لکہتا ہے کہ جہانگیر نے انگریزونکی بڑی خاطر کی رعیت ہندی بولتی تہی پر دربار مین فارسی بولی جاتی تہی - ایلچی مذکور نے بادشاہ کو ایک عمدہ ولایتی گاڑی اور تصویر نذر کی تہی بادشاہی کاریگرون نے تہوڑے ہی دنونمین اوس سے بہتر گاڑی تیار کی اور تصویر کی ایسی نقل اوتاری کہ اصل سے نقل جدا کرنی مشکل پڑگئی - ہندرگاہونمین شاہی ملازم بڑی رشوتین لیتے اور لوگونکی مال کو تہوڑی ہی قیمت پر چہین لیتے تہے ایلچی کے اسباب کی بہی اون لوگون نے تلاشی لی - اس انگریزی سفیر نے دربار کی شان و شوکت کا حال بڑی تعریفون سے لکہا ہے وہ لکہتا ہے کہ دربار کی دولت و شوکت بیحد اندازہ سے باہر تہی - اکثر بادشاہ مجہسے عام جلسونمین بات چیت کرتا بادشاہ ایک تخت پر جو کہ ہیرے موتیون اور لعلون سے جڑا ہوا تہا بیٹہا کرتا سونیکی رکابیان اور پیالی وغیرہ جنمین جواہر اجڑے تہے کثرت سے تہے رات کیوقت بادشاہ لوگونمین بیٹہکر ہر قسم کی گفتگو کیا کرتا ؞

† شاہجہان کو نورجہان کی بہتیجی بیاہی تہی اسلیئے وہ شاہجہان کی طرفدار تہی اب اوسنے اپنی بیٹی جو شیر افگن خان سے ہوئی تہی جہانگیر کے چہوٹے لڑکے شہریار کو بیاہ دی اور اس فکر مین پڑی کہ شاہجہان کو علیحدہ کرکے جہانگیر کے بعد شہریار کو تخت پر بٹہاوے چنانچہ اوسنے جہانگیر کا دل شاہجہان کیطرف سے پہیر دیا اور اوسکی جاگیرین ضبط کراکے شہریار کو دلا دین اسپر شاہجہان نے اپنے باپ سے بغاوت کی اور آخرکار بہت خراب و خستہ ہوکر مجبوراً اطاعت قبول کی جب مہابت خان کے ہاتہہ سے بادشاہ اور نورجہان بیگم دہوکہ سے نکل گئی تو وہ دکن مین شاہجہان سے جا ملا ؞

‡ نورجہان بہیس بدلکر ٹٹو سی ڈولی پر سوار ہوکر مہابت خان کے سپاہیون کے درمیان سے پل پار اپنی فوج مین چلی گئی دوسرے روز دریا پار اوترکر ساری فوج مہابت خان پر چڑہا لائی آپ تیر و کمان لیکر ہاتی کے ہودے پر سوار تہی لیکن مہابت خان کے سامنے کچہہ پیش نہ گئی آدمی بہت مارے گئے بادشاہ کو نہ چہڑا سکی نورجہان کا ہاتی فیلبان کے

جہانگیر کسی حیلہ سے قید سے رہا ہوگیا اور ‡ سنہ ۱۶۲۷ء مین لاہور مین مرگیا ۔

س کونسی دو انگریزی سفارت جہانگیر کے دربار مین بھیجی گئی تھین ؟ اونکے حال لکھو ۔

ج کپتان ہاکنس سورت مین سنہ ۱۶۰۸ء مین آیا اور جیمس اول انگلستان کا خط جہانگیر کے نام اوسنے آگرہ مین پہونچکر بادشاہ کو دیا چنانچہ سنہ ۱۶۱۲ء مین کمپنی کا کارخانہ سورت مین قائم ہوا ۔

دوسری سفارت سر ٹامس رو کی تھی جسکو جیمس اول مذکور نے بڑی تزک اور شان سے سنہ ۱۶۱۵ء مین تاجرونکی کمپنی کیواسطے ہندوستان مین سوداگری اور کارخانہ کرنیکے لئے چند حقوق جہانگیر سے حاصل کرنیکو بھیجا تھا ۔

سر ٹامس رو سورت سے برہانپور اور چیتور ہوتا ہوا اجمیر پہونچا اور یہان پر جہانگیر سے گجرات کو جاتے ہوے راستہ مین ملاقات ہوئی سر ٹامس رو بڑی عزت سے دربار مین لیا گیا ۔ سفیر دربار کی شان وشوکت دیکھکر دنگ ہوگیا اور اپنی فصاحت وخوش بیانی کیوجہ سے کمپنی کیواسطے اوسنے بہت سے حقوق حاصل کئے ۔

س نورجہان ٭ شیر افگن خان ۔ ملک عنبر ۔ اور مہابت خان کا مختصر حال لکھو ۔

ج نورجہان جسکا نام مہر النساخانم تھا ایران کے معزز خاندان سے تھی اسکا دادا ایران مین

٭ ... نے اور سونڈ لٹکنی پر دریا مین بھاگ گیا اور پھر بہت دور بھاگ کر کنارے پر لگا نورجہان کے ساتھ ہودے پر [illegible] تو آخر بھی تھی جو کہ صغیرسن اور تیر سے زخمی تھی نورجہان ہاتھی سے اوتر پڑی اور اوس لڑکے کی زخمون پر پٹی باندھی آخر تھک کر اپنی قسمت کے بھروسے پر جہانگیر کے پاس مہابت خان کی قید مین چلی آئی ؂

٭٭ نورجہان نے اپنے خاوند کے پاس مہابت خان کی قید مین جاکر اوسکو اس بات کی صلاح دی کہ وہ مہابت خان اسکا حکم دے کہ سب جاگیردار اپنے سوارونکی موجودات دلوائین چنانچہ مہابت خان نے ایسا ہی کیا ۔ نورجہان بھی ایک جاگیردار تھی اپنے سوارونکو درست کرنے لگی اور نئے سوار اس حکمت سے بھرتی کئے کہ موجودات کے دن تک کسیکو اونکی تعداد کی خبر نہ تھی مہابت خانکو نورجہان کیطرف سے کھٹکا ہوا لیکن جہانگیر نے کہلا بھیجا کہ نورجہان کے سوار ہم جاکر دیکھینگے تم اونکو دیکھنے مت جانا لیکن جب جہانگیر نورجہان کے ساتھ اونکے سوارونکو دیکھنے گیا وہ اتنے تھے کہ فوراً انھون نے اونکو گھیر لیا اور مہابت خانکے آدمیونکو جو بادشاہ کے ساتھ تھے مار ڈالا جب مہابت خان نے دیکھا کہ بادشاہ اور بیگم دونون اوسکے ہاتھ سے نکل گئے وہان سے کوچ کیا اور پھر دکن مین شاہجہان سے جاملا ؂

٭ سنہ ۱۶۲۶ء مین کئی بڑے آدمیون نے وفات پائی شہزادہ پرویز برہانپور مین مرا عزیز اکبر کا جنرل اور ملک عنبر بھی اسیوقت مرے ۔ مرزا عبدالرحیم خانخانان بیرم خان کا بیٹا بھی اسی سن مین مرا ۔ سردار سیواجی مرہٹونکی سلطنت کا بانی اسیوقت پیدا ہوا ؂

‡ تاریخ وفات اس بادشاہ کی ۔ سہ جہانگیر از جہان عزم سفر کرد ؂ ۔ سے جس سے ۱۰۳۷ھ نکلتے ہین ؂

بڑی درجہ کا آدمی تھا لیکن اوسکا باپ مرزا غیاث ایسا غریب ہو گیا کہ اوسی روزگار کی تلاش
مین ہندوستان کیطرف آنا پڑا اور قندھار مین جب نورجہان پیدا ہوئی اوسنے اوسی سڑک پر
پھینک دیا قافلہ والون نے رحم کھا کر اوٹھا لیا اور اوسیکی مانکو اوسکی دایہ مقرر کیا اوسکے
باپ سے بھی قافلہ والے کام کاج لینے لگے اور پھر ہوتے ہوتے وہ بادشاہ کے یہان نوکر
ہو گیا اپنی مان کے ساتھہ جب نورجہان اکبر کے محل مین جاتی وہان جہانگیر کی بھی اوسپر آنکھہ پڑی
جب جہانگیر اوس سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا اور اسکا چرچا اکبر تک پہونچا اکبر نے اوسکے باپ سے کہکر
اوسکا نکاح شیر افگن خان سے کہ جسکے ساتھہ وہ منسوب ہو چکی تھی کرا دیا جہانگیر جب تخت پر بیٹھا تب
اوسنے نورجہان کے خاوند کو* مروا ڈالا اور خود اوسکے ساتھہ سنہ ۱۶۱۱ء مین اپنی شادی کی۔ نورجہان کا
رعب جہانگیر پر بہت تہا اوسکا نام بادشاہ کے نام کے ساتھہ سکہ پر چھپتا سارا کام بادشاہت کا نورجہان کے
حوالہ تھا اوسکا باپ وزیر اعظم اور اوسکا بھائی آصف خان ایک اور عہدہ جلیلہ پر مقرر ہوئے۔
نورجہان اپنے باپ اور بھائی کی مدد سے کاروبار سلطنت بڑی خوبی اور قابلیت کے ساتھہ انجام دیتی
۔ بادشاہ کو بسبب اوسکے حسن و خوش لیاقتیون کے+ اوس سے نہایت الفت تھی اوسنے سنہ ۱۶۴۶ء مین وفات پائی

شیر افگن خان ایک ایرانی جوان اکبر کے عہد مین بردوان کا حاکم تھا جب اکبر کو شہزادہ سلیم
جہانگیر کا تعشق نورجہان کے ساتھہ معلوم ہوا تو اوسنے نورجہان کی شادی شیر افگن خان سے
کرا دی یہ امر جہانگیر کو بہت شاق ہوا جب جہانگیر اکبر کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا تو اوسنے
قطب الدین صوبہ دار بنگالہ کو لکھا کہ نورجہان کو اوسکے خاوند سے طلاق دلا کر ہمارے پاس بھیجدو شیر افگن خان نے
اس امر سے انکار کیا اور اسی جھگڑے مین صوبہ دار و شیر افگن خان دونون ایک دوسرے کے ہاتھہ سے مارے گئے۔

* نورجہان کے خاوند شیر افگن خان کو اکبر نے بنگالہ مین جاگیر دی تھی جہانگیر نے بنگالہ کے صوبہ دار کو لکھا کہ جسطرح
ممکن ہو نورجہان کو شیر افگن خان سے لیکر بھیجدو صوبہ دار نے سمجھایا شیر افگن خان نے کچھہ بھی نہ مانا اور جب صوبہ دار
نے دھمکانا شروع کیا شیر افگن خان نے اوسپر حملہ کیا صوبہ دار کے مرتے ہی اوسکے نوکرون نے شیر افگن خان کو ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالا اور نورجہان کو پکڑ کر جہانگیر کے پاس بھیجدیا۔ جہانگیر نے اوسکے ساتھہ بڑی دہوم دہام سے شادی کی۔ اور سارا کام بادشاہی
اوسکے حوالہ کر دیا بادشاہی کیا وہ جہانگیر کی بیوی تھی [illegible] اور عقلمند ایسی تھی کہ اوس سے بہت اچھی سلطنت کرتی تھی
سکہ پر بھی جہانگیر کے ساتھہ اوسکا نام ہوتا تھا اوسکے جہانگیر کو اکیلا [illegible] آرام ہوتا تھا ؛
+ کہتے ہین کہ جہانگیر کہ نورجہان ہی کے لیے [illegible] ہندوستان کی شان و شوکت مین بہت سی زیادہ ترقی کی
اور اوسکی خوش اشتہائی سے [illegible] سامان آسایش کی [illegible] مین بھی بہت صورتین پیدا کین [illegible]
پوشش مین بھی نئی باتین نکالین [illegible] عطر کی ایجاد اوس نے کیا اوسکی بات سنہ [illegible]
ابتدا ہی عہد مین عطر کی قیمت اسقدر تھی [illegible] ساتھہ [illegible] روپیہ تولہ بکتا تھا ؛

ملک عنبر ایک حبشی رئیس دکن میں جہانگیر کیوقت مین تہا یہ شخص بڑا لائق کارکن سلطنت تہا اسنے مقام کہڑکی کو جسکا نام بعد کو اورنگ زیب نے اورنگ آباد بدل دیا تہا احمدنگر کا پایۂ تخت بنایا اوس نے راجہ تودرمل کا طریقہ مالگذاری دکن مین جاری کیا اور مغلونکا مقابلہ[*] زمانہ وفات ۱۶۲۶ء تک کیا۔

مہابت خان جہانگیر کے عہد مین بڑا مشہور جنرل تہا اوسکو نورجہان نے کابل سے شاہجہان کے مقابلہ کے لئے بلایا تہا ابتدا مین تو اوسنے نورجہان کی خواہش کے مطابق کام کیا مگر بعد کو شہزادہ پرویز کیجانب ہوگیا نورجہان پرویز سے اوسیقدر نفرت کرتی تھی جسقدر کہ شاہجہان سے۔ چنانچہ وہ مہابت خان سے ناراض ہوگئی اور اوسکو اپنے حضور مین طلب کیا مگر مہابت خان نے دیکھا کہ اوسکے ذلیل و گرفتار کرنیکی تجویز ہے تو اوسنے بادشاہ کو دریاے جہلم عبور کرتے وقت گرفتار کرلیا۔ نورجہان اپنے شوہر کے چہوڑانیکی سعی مین ناکام رہی۔ مہابت خان تمام ملک کا مالک سال بہر تک رہا مگر بعد کو نورجہان نے بادشاہ کو چہوڑالیا اور مہابت خان دکن کو بہاگ کر شاہجہان سے جا ملا۔ اسی اثنا مین جہانگیر نے انتقال کیا اور شاہجہان جلد دکن سے آگرہ مین پہونچکر تخت نشین ہوا اور مہابت خانکو دکن کا صوبہ دار مقرر کیا ؎

شاہجہان کے عہد سلطنت کا مختصر حال لکھو ؟

شاہجہان ۱۶۲۸ء مین جلد دکن سے آگرہ پہونچکر تخت نشین ہوا۔ اوسنے نورجہان کی ایک معقول تنخواہ[†] کردی۔ اور اوسکے بہائی آصف خان کو اپنا وزیر مقرر کیا ۱۶۳۰ء مین خان جہان خان لودہی صوبہ دار دکن نے بغاوت کی مگر وہ مغلوب ہوا۔ اسی بادشاہ کے زمانہ مین ۱۶۳۲ء مین پرتگال والون نے ہگلی مین جو قلعہ بنایا تہا بنگالہ کے صوبہ دار نے گہیر لیا۔ شاہجہان کے عہد کا ایک بڑا وقت دکن کی لڑائیون مین صرف ہوا اخیر زمانہ مین اسکا بیٹا شہزادہ اورنگ زیب دکن کی مہمون مین رہا ۱۶۳۶ء مین احمدنگر فتح ہوا اور بیجاپور و گولکنڈہ[‡] سے صلح ہوئی

---

[*] ۱۶۲۳ء مین شہزادہ شاہجہان سے اوسنے ایک مرتبہ بڑی شکست کہائی اور آخرکار صلح کی ؎

[†] پچیس ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ نورجہان کا وظیفہ مقرر ہوا۔ کہتے ہین کہ بعد اپنے خاوند کی موت کے نورجہان نے دنیا کی تمام زیب و آرایش ترک کردی تہین اور ہمیشہ اپنے خاوند کی یاد مین رہتی کوئی رنگین کپڑا نہین پہنتی وہ لاہور مین جہانگیر کے مزار کے قریب دفن ہوئی ؎

[‡] گولکنڈہ کے وزیر میر جملہ نے اپنے بادشاہ عبداللہ سے ناراض ہوکر شاہجہان سے مدد مانگی اور شہزادہ اورنگ زیب دیوبکس سے اوسکی دارالسلطنت حیدرآباد مین پہونچ اوسکو لوٹنا اور پہونکنا شروع کیا ناچار عبداللہ اورنگ زیب کے لڑکے سلطان محمد کو اپنی بیٹی بیاہ مین دی اور ایک کروڑ روپیہ بادشاہ کی نذر کرنے کے لئے دیکر اپنا پیچھا چہوڑایا میر جملہ نے

اسی عہد مین شاہ جی سیواجی کا باپ گذرا۔ سنہ ۱۶۳۷ء مین ہی صوبہ دار علی مردان خان نے قندہار
شاہجہان کے حوالہ کیا مگر دس برس بعد پہر ایرانیون نے لے لیا اوسکے بعد شہزادہ اورنگ زیب
نے گولکنڈہ کے بادشاہ کو دہوکے سے مغلوب کیا۔ سنہ ۱۶۵۸ء شاہجہان بیمار ہو گیا اسوقت اسکے چارون
بیٹون مین تخت نشینی کیواسطے بڑی خونریز لڑائیان ہوئین آخرکار اورنگ زیب سب پر اپنی حیلہ
وبہادری سے غالب آیا اور سنہ ۱۶۵۸ء مین اپنے باپ کو تخت سے اوتار دیا۔ شاہجہان سنہ ۱۶۶۶ء مین
اپنے بیٹے اورنگ زیب کی قید مین مر گیا۔ یہ بادشاہ بڑے دبدبے اور شان وشوکت* کا تہا سلطنت نے
اسکے عہد مین بڑی رونق پائی۔ اسکو شوق عمارات بہت تہا اسکی مشہور عمارت آگرہ مین تاج محل†
جو اوسنے اپنی ملکہ ممتاز محل کے روضہ کے لئے بنوایا تہا ہے۔ اور تخت‡ طاؤس جو سات کروڑ دس
لاکہہ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اب تک ایران مین موجود ہے سوا اسکے دہلی مین جامع مسجد
بنوائی اور شاہجہان آباد کو بسایا ؛

س۔ اشخاص ذیل کا مفصل حال لکہو۔ خانجہان لودی۔ علی مردان خان۔ میر جملہ۔

شاہجہان کو وہ مشہور تین سو اونتیس رتی کا کوہ نور ہیرا نذر دیا جو اوسکی کسان کو گوداوری کے کنارہ کولور کی کہان مین
خربوزے کا کہیت جوتتے ہوئے ملا تہا۔ شاہجہان کے جوہریون نے اوسے ۵۲۵۵۱۵۰۰ روپیہ کا آنکا تہا۔ اور چونکہ
یہ کوہ نور کی کہان مین ملا تہا شاید اسی سبب سے اوسکا نام کوہ نور رکہا گیا ہو۔ اب پنجاب سے ملکہ معظمہ کی خدمت مین پہونچا ؛

* کہتے ہین کہ شاہجہان کی سالگرہ مین سوا معمولی تلادان کے جواہرات سے پیالے بہر بہر کے صدقہ اوتارے جاتے تہے
خفی خان لکہتا ہے کہ انعام واکرام خلعت تلادان صدقہ وغیرہ کل ملا کر اس سالگرہ مین ایک کروڑ ساٹہہ لاکہہ روپیہ سے کم صرف
نہین پڑا تہا۔ وہ کہتا ہے کہ اوسنے کشمیر مین دو خیمے تیار کرائے تہے جنکے استادہ کرنے مین دو مہینے لگے تہے۔ ٹورنیر فرانسیسی
سوداگر خود اوسوقت یہان آیا تہا اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ شاہجہان لوگون پر بادشاہی نہین کرتا تہا بلکہ اپنے بچون کی طرح
اونہین پالتا تہا اوسکے انتظام کی خوبی اس بات سے جان لینی چاہئے کہ اس بڑے خرچ پر بہی وہ سوائے سونے چاندی اور جواہرات
کے چوبیس کروڑ روپیہ نقد چہوڑ کر مرا اور کبہی رعیت سے ایک پیسا معمول سے زیادہ نہین لیا۔ خفی خان شاہجہان کی
آمدنی تیئیس ۲۳ کروڑ روپیہ لکہتا ہے لیکن ٹورنیر بتیس ۳۲ کروڑ بتلاتا ہے ؛

† تاج محل لفظ ممتاز محل کو بگاڑ کر بنایا ہے۔ یہ جمنا کے کنارے آگرہ مین بیشتر سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور پتہر کی پچی کاری کا
کام بہت صنعت سے اوسمین کیا ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ اوسکو غالبا ملک اٹلی کے کاریگرون نے بنایا تہا ؛

‡ طول اس تخت کا چہہ فٹ اور عرض چار فٹ۔ ۱۰۸ لعل اوسمین سوا سو رتی سے لیکر دو ہائی سو رتی کے جڑے ہوے تہے
اوسکے سائبان مین تمام ہیرے اور موتی ٹکے ہوے تہے اور جہالر بڑے موتیونکی لٹکتی تہی اس تخت کے محراب پر ایک
طاؤس طلائی جواہر سے جڑا ہوا دم پہیلائے ہوئے نصب تہا دم مین بالکل نیلم اور سینہ پر ایک بڑا سا لعل تہا گردن مین
ترسٹھ رتی کا موتی لٹکتا تہا ایک ہیرے کا آویزہ بہی اوسمین ۱۲۰ رتی کا تہا۔ بارہ ستونون پر اوس تخت کا سائبان
کہڑا ہوا تہا تمام آبدار گول موتی سے بارہ رتی تک موتیون سے جڑے تہین اور اوسکے دونون طرف جو دو چہتر تہے
اونکی ڈنڈیان آٹہہ آٹہہ فٹ یعنی ساری نیچے سے اوپر ہیرون مین لدی تہین۔ شیر خان لودی صاحب تذکرہ مراۃ الخیال
لکہتا ہے کہ جب شاہجہان نے تخت طاؤس پر اجلاس فرمایا اوامرا وارکین دولت اور ہندوستانکے اکثر نواب وراجہ

خان جہان خان لودھی ایک شخص قوم افغان سے رزیل ذات کا تھا وہ جہانگیر کے عہد مین بڑی بڑی خدمتون مین رہا تھا اور لعد کو دکن کا صوبہ دار ہوگیا تھا اوسنی شاہجہان کی تخت نشینی کیوقت بغاوت کی۔ شاہجہان نے حکم دیا کہ وہ مالوہ کی صوبہ داری کرے اور اوسکی جگہ مہابت خان دکن کا صوبہ دار ہوا۔ چنانچہ اس غرض سے وہ دربار مین بلایا گیا مگر وہ رات کیوقت آگرہ سے بھاگا اور شاہی فوج سے اوسکا مقابلہ دریای چنبل پر کیا خان جہان دریا مین کود کر گونڈوانہ کے جنگل مین بھاگ گیا۔ بادشاہ نے پھر ایک بڑی فوج کے ساتھ دکن پر حملہ کیا اور خان جہان اوسکے خوف سے بھاگا گھبھاگا پھر آخرکار قلعہ کالنجر کے قریب سنہ ۱۶۳۰ء مین مارا گیا۔

علی مردان خان قندھار کا صوبہ دار تھا وہ بادشاہ ایران سے بہت ناراض تھا چنانچہ سنہ ۱۶۳۷ء مین اوسنی قندھار شاہجہان کے حوالہ کر دیا اور خود دہلی مین آکر پناہ لی وہ مختلف اوقات مین کشمیر اور کابل کا صوبہ دار کر دیا گیا تھا اور بہت سی لڑائیون مین شریک ہوا۔ اسکو سامان ضیافت و زیبالیش وغیرہ کی ترتیب مین بڑا ملکہ حاصل تھا۔ عمارات مین بھی وہ اکثر اپنی ہنر دانش کو کام مین لایا۔ اوسنی دہلی کی بڑی نہر بنوائی۔ دولت اوسکے پاس اتنی تھی کہ لوگونکے گمان مین اوسنی کہین سے گڑی ہوئی پائی تھی۔

میر جملہ پہلے تو دکن مین ہیرے کی تجارت کرتا تھا لیکن لعد کو عبداللہ قطب شاہ گولکنڈہ کا وزیر ہوگیا تھا عبداللہ نے کسی بات سے ناراض ہوکر اسکے بیٹے محمد امین کو قید کیا تب اوسنی شاہجہان سے مدد مانگی۔ شاہجہان نے شہزادہ اورنگ زیب کو بھیجا اوسنی اوسکے بیٹے محمد امین کو چھوڑایا۔ میر جملہ نے کوہ نور نامی ہیرا شاہجہان کے نذر کیا۔ وہ اورنگ زیب کا بڑا معتمد علیہ ہوگیا تھا۔ اوسنی اورنگ زیب کی اوسکے بھائیون کے جھگڑے مین بڑی مدد کی۔ سنہ ۱۶۶۲ء مین اورنگزیب نے اوسکو آسام کے فتح کرنیکو بھیجا وہ آسام اور کوچ بہار فتح کرنیکے بعد ڈھاکہ کے قریب مرگیا۔

وہ لڑائی کب اور کہان ہوئی جس سے کہ شاہجہان کے عہد سلطنت کا خاتمہ ہوا
شاہجہان کے چارون بیٹون کے نام اور ہر ایک کا حال و چلن لکھو۔

و علما و فضلا دربار مین دست بستہ کھڑے ہوئے اسوقت بادشاہ نے تخت طاوس سے اوتر کر دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی اور پھر سب حاضرین کیطرف مخاطب ہوکر یہ لفظ فرمائے۔ اے حاضران گواہ باشید کہ تخت فرستادن از خاص آبروی بود [illegible] تخت [illegible]

ج آگرہ کی لڑائی سے شاہجہان کا عہد سلطنت ۱۶۵۸ء مین ختم ہوا۔ اورنگ زیب نے داراشکوہ پر
فتح پائی اور تخت پر قابض ہوا شاہجہان کو قلعہ مین قید کیا ؛
شاہجہان کا سب مین بڑا بیٹا داراشکوہ تھا۔ وہ صاف باطن فیاض اور جری تہا اوسکے
خیالات آزادانہ تھے اسیواسطے اسکو مسلمان کافر خیال کرتے ہین۔ دوسرا بیٹا شجاع شرابی
اور عیاش تھا اسکے عادات زنانہ تھے اسم نے مسماتہا۔ تیسرا اورنگ زیب۔ یہ شہزادہ صورت
شکل مین بہت خوبصورت اپنے مذہب مین سخت متعصب* اور نہایت ہی بلہوس مگر کامل
سپاہی تھا وہ دوراندیش مطلب کا یار مکر وفریب مین بھی بڑا چالاک تہا۔ مراد سب مین چھوٹا
مثل داراشکوہ کی بہادر اور فیاض مگر سادہ لوح خود غرض اور عیاش تہا ؛

س اورنگ زیب کس طرح سے تخت دہلی کا مالک ہوا ؟

ج جب اورنگ زیب کو ۱۶۵۷ء مین اپنے باپ کے بیماری کی خبر پہونچی† تب اوسنے اپنے چھوٹے
بہائی مراد سے ساز کیا اور اوس سے‡ بیان کیا کہ مین تمہکو تخت دلاکر خود مکہ کو چلا جاونگا۔
چنانچہ اورنگ زیب اور مراد مالوہ مین ملکر دونو کی متفق فوجون نے اوجین کے قریب جسونت سنگہ
داراشکوہ کے جنرل کا مقابلہ کیا اور اوسکو شکست دی بعد ازان خود داراشکوہ ایک لاکہہ
سوار لیکر اونکے مقابلہ کو چلا اور آگرہ مین ایک بہاری لڑائی ہوی اور داراشکوہ شکست کہا کر

* اورنگ زیب اموی ہونکی طرح رہا کرتا جو کچھ ہاتھ کی مدد سے [illegible] اپنی گذران کرتا ساتہہ ہی ہمیشہ
کہا کرتا کہ مین فقیر ہو کر مکہ کو چلا جاون لیکن کیا کرون داراشکوہ کافر ہے اگر اسکا اختیار ہوگا تو دین کو بہت خراب کریگا ؛
† اورنگ زیب کو شاہجہان کے منصوبونکا حال اپنی بہن روشن آرا بیگم سے ملا کرتا تہا ؛
‡ جب اوسکا چھوٹا بہائی مراد گجرات کا صوبہ دار اپنی فوج لیکر دہلی کو روانہ ہوا [illegible] تو اورنگ زیب نے جو اوسوقت دکن کا
صوبہ دار تہا مراد کو کہلا بہیجا کہ تخت آپکو مبارک ہو مین مکہ جاونگا [illegible] کا کام مجہکو جب تک
اسکا فقر داراشکوہ کا کچھ بندوبست نہو جاوے مین تمہارا مددگار ہون [illegible] مالوہ مین آکر مراد سے ملا ؛
مرد کہتے ہین کہ مراد کا ہودا تیرون سے اس لڑائی مین خارپشت یعنی سیہہ کی پشت بن گیا تہا۔ [illegible] کو اسیطرح
فرخ سیر کے عہد مین خفی خان نے دیکہا تہا۔ مراد آپ بہی کئی جگہ زخمی ہوا ہاتھی نے کسی وقت میدان سے بہاگنا چاہا تو اوسکے
اوسکے پیرونمین کہٹ بندہن ڈلوایا تہا۔ راجہ رام سنگہ زعفرانی پوشاک پہنے موتیونکا ہار سر مین لپیٹے مراد کے ہاتہی تک
جا پہنچا اور بہالا چلایا مراد نے اوسکا بہالا تو ڈہال سے روکا اور راجہ کو ایک ہی تیر سے مار ڈالا۔ [illegible]
بڑی جوش مین آئی اور ڈہیر کی ڈہیر وہان اونکی لاشون کے لگ گئے اورنگ زیب چلا کر اپنی سپاہیونکو سناتا تہا یا اللہ [illegible]
یعنی اللہ ہمارے ساتہہ ہے۔ راجہ روپ سنگہ گھوڑے سے اوتر پڑا اور دوڑ کر اپنی تلوار سے اورنگ زیب کے ہودے کا رسّا کاٹنے لگا اورنگ زیب
اوسکی بہادری دیکھکر ایسا خوش ہوا اور چلایا کہ یہ مارا نہ جاوے لیکن اوس ہجوم مین کون سنتا تہا بات کی بات مین اوسکی دہجیان اوڑا دین
۔ دارا کی فوج کو غلبہ تہا لیکن اوسکے ہاتھی کے بان آ لگا اس سبب سے اوسنے بہاگنا چاہا داراشکوہ نیچے کو دپڑا فوج نے

لاہور کو بہاگ گیا۔ اورنگ زیب شہر مین داخل ہوا اور اپنے باپ کو قلعہ مین قید کیا۔ پس ۱۶۵۸ء مین
شاہجہان کا عہد سلطنت ختم ہوا۔ اورنگ زیب نے آگرہ کا قبضہ کیا اپنے بہائی مراد کو دہوکے سے
قید کر کے اپنے آپ کو بادشاہ مشتہر کیا۔ ابہی اوسکو دارا کا تعاقب اور شجاع کا مقابلہ کرنا باقی تہا۔
دارا* بہت مصیبتونکے بعد آخرکار گرفتار ہو مقتول ہوا۔ اوسکا بیٹا سلیمان† بہی مارا گیا۔ اور شجاع‡ نے

جانا کہ وہ مارا گیا فوراً سب کی سب بہاگ گئی مجبوراً دارا شکوہ کو بہی بہاگنا پڑا ٭

* بعد شکست آگرہ کے دارا شکوہ دہلی لاہور ہوتا ہوا ملتان گیا اور وہان سے سندہ کیطرف بہاگ گیا۔ اتنے مین سوچا یہین پر
اوسکی ملاقات ایک فرانسیسی سے ہوئی تہی داراکی بیوی زخمی ہوگئی تہی اور کوئی طبیب نہین ملتا تہا اوسکا علاج فرانسیسی نے
تین ہفتہ کیا۔ اور وہانکے صوبہ دار نے ملکر بیس ہزار فوج جمع کر کے اجمیر مین لایا لیکن وہان اورنگ زیب سے شکست کہا کر
گجرات کیطرف بہاگا راستہ مین بہت سختیان اوٹہائین جب سندہ کی سرحد پر پہونچا ایک دہن کے حاکم ملک جیون نے دغا کی (یہ وہی
ملک جیون تہا جسکو شاہجہان نے کسی جرم مین قتل کا حکم دیا تہا اور دارا شکوہ نے سفارش کر کے بچا لیا تہا) اوسکو
اور اوسکے بیٹے کو قید کر کے اورنگ زیب کے پاس لے آیا۔ بعد اورنگ زیب نے پہلے اس خبر کو سنا وہ روز اوسکی سنہ جلوس کی
سالگرہ کا تہا اول اوسنے اس خبر کو چہپایا آخر جب اوسکی تصدیق ہوگئی تو بڑی خوشیان منائین اور اپنے سال جلوس کی
محفلونکو اور بڑہایا۔ دارا شکوہ کو پہلے تو ہاتہون مین ہتکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈلوا کر نہے جہول کے ہاتی پر بازار مین
پہرایا اور پہر قید خانہ مین بہیجکر اس بہانہ سے کہ اوسنے مسلمانونکا دین چہوڑ دیا مولویون سے اسپر نام فتوی لیکر جلاد کے
ہاتہ سے قتل کرایا اور اوسکے بیٹے سپہر شکوہ کو قید رہنے کے لیے قلعہ گوالیار مین بہیجدیا کہتے ہین کہ جب دارا اور اوسکا بیٹا کوٹہری مین
پکانیکی تیاری کر رہے تہے کیونکہ وہ بخوف زہر کے اور کسی کے ہاتہ کا کہانا نہین کہاتے تہے جلادونکو آتے ہوے دیکہکر اونکا
ارادہ معلوم کر لیا اور سمجہ گئے کہ ہمارے مارنیکے لیے آتے ہین دارا نے اوسی چہوٹے چاقو سے جو اوسکے ہاتہ مین تہا اون کا
مقابلہ بڑی جرأت سے کیا مگر آخرکار مغلوب ہوا اوسکی لاش ہاتی پر رکہکر تمام لوگونکو دکہائی گئی اور اوسکا سر ایک طشت
مین رکہکر اورنگ زیب کے سامنے منگوایا گیا اورنگ زیب نے اپنے آگے اوسکو صاف کرایا اور دہلوا کر اطمینان کر کے کہ حقیقت
مین وہ سر دارا کا ہی ہے رونا شروع کیا اور بہت سا اظہار افسوس کر کے ہمایون کے مزار مین دفن کرایا۔ جسوقت اوسکی لاش کو
شہر مین نکالا تو لوگ زار زار چلا چلا کر روتے اور ملک جیون کو برا بہلا کہتے تہے بلکہ لوگون نے ملک جیون پر پتہر اور کنکر بہی
پہینکے اور اگر پولیس والے اوسکو نہ بچاتے تو وہ ضرور مارا جاتا (خفی خان) ٭

† اورنگ زیب نے راجہ سری نگر کو مجبور کر کے دارا شکوہ کے بڑے بیٹے سلیمان شکوہ کو اپنے پاس بلوایا۔ پہلے تو اوسکو
ہاتی پر بٹہا کر شہر مین پہرایا اور پہر اپنے سامنے بلا کر اوسکے پیرون مین سے بیڑیان نکلوائین مگر ہاتہ اوسکے سونیکی ہتکڑیون سے
بند ہوے رہے۔ سلیمان شکوہ کی صورت غمناک دیکہکر بہت سے درباریونکو رحم آیا اور زار زار رونے لگے اورنگ زیب کو
بہی اوسپر رحم آیا۔ سلیمان شکوہ نے اپنے چچا سے التجا کی کہ بجاے اسکے کہ آپ میری طاقت و عقل کو دوا دیکر زائل
کرین (جیسا کہ اکثر شہزادونکے ساتہ اوس زمانہ مین برتاو کیا جاتا تہا) مجہے قتل کرا دیجیے اورنگ زیب نے
اوسکی تسلی دی اور کہا کہ تیرے ساتہ کوئی بدسلوکی نہین کیجائیگی۔ الغرض سلیمان شکوہ اور دارا کا بہائی سپہر شکوہ
اور مراد کا بیٹا سب کے سب تہوڑے دنون مین گوالیار کے قلعہ مین مر گئے ٭

‡ جب اورنگ زیب نے سنا کہ شجاع بنگالہ سے لڑنیکے ارادہ سے آتا ہے فوراً الہ آباد پہونچ گیا اور کہجوہ مین ۱۶۵۹ء مین
شجاع کے ساتہ لڑائی ہوئی شجاع نے شکست کہائی بنگالہ کیطرف بہاگا اور جب وہان بہی اوسکا پیچہا نہ چہوڑا گیا تو
اراکان مین جا کر وہان کے آدمیون سے مع اپنے کنبے کے مارا گیا ٭

بنارس کے پاس شکست کھائی اور آخرکار وہ اور اوسکا تمام خاندان مقام اراکان مین مارے گئے۔ مراد بھی نامراد رہا کسی حمایت سے سنہ ۱۶۶۱ء مین قلعہ گوالیار مین مارا گیا* غرض اس خونریزی کے بعد اورنگ زیب تخت دہلی پر متمکن ہوا۔

س اورنگ زیب کے عہد سلطنت کا مختصر حال لکھو۔ اور اوسکا چال چلن مقابلہ اکبر کے چال چلن سے بیان کرو۔

ج بعد آگرہ لینے اور اپنے باپ کے قید کرنے کے اورنگ زیب نے اپنی تخت نشینی کا سنہ ۱۶۵۸ء مین اشتہار دیا۔ اسنے تخت کی ہوس مین اپنے تینون بھائیوں اور بھتیجون کو قتل کیا۔ میر جملہ اوسکا وزیر آسام کو فتح کرکے ڈہاکہ مین سنہ ۱۶۶۳ء مین مرگیا۔ اورنگ زیب اسوقت سخت بیمار پڑا اور اوسکی بیماری کیوجہہ سے اوسکی سلطنت مین فتور کے آثار پیدا ہوئے مگر تھوڑے ہی دنون بعد اوسکو آرام ہوگیا اسوقتمین سیواجی مرہٹون کی سلطنت کا بانی مغلون کو دکن مین بہت دق کرتا تھا اوسکے مقابلہ کے لئے اورنگ زیب نے اپنے ماموں شائستہ خان† دکن کے صوبہ دار کو بھیجا مگر سیواجی شائستہ خان کے ہاتھہ نہ لگا اوسکے بعد اورنگ زیب نے راجہ جیسنگہ و دلیرخان کو بھیجا اور اونسے مغلوب ہوکر سیواجی دہلی آکر بادشاہ کیخدمتمین حاضر ہوا مگر پھر یہان سے کسی حیلہ سے نکلکر اوسنے اپنی اونہین لٹیری عادتون کو

---

* اورنگ زیب نے ایک روز مراد کو ضیافت کے بہانے سے بلایا اور اوسکو اتنی شراب پلائی کہ وہ بیہوش ہوگیا تب اوسکے ہتیار اوتروا کر اور بیڑیان ڈلوا کر گوالیار کے قلعہ مین قید کرکے بھیجدیا۔ یہ نامراد شہزادہ ایک روز رسی ڈالکر قلعہ کی فصیل سے اوترنا چاہتا تھا کہ ایک بندی حرم کی فریاد ولکاسی جس سے کہ یہ اوسوقت رخصت ہوتا تھا گارد کے سپاہیون کو خبر ہوگئی۔ اورنگ زیب کو اسکے زندہ رہنے سے اطمینان نہ تھا اوسنے ایک شخص کے بیٹے کو اس بات کی اشتعالک دیکر کہ تو یہ نالش کر کہ جب شہزادہ مراد گجرات کا صوبہ دار تھا اوسوقت اوسنے میرے باپ کو مار ڈالا تھا غرض اوسنے ایسے ہی کیا اور برائے نام مقدمہ ہوکر مراد کو قتل کا حکم ہوا ؎

† سنہ ۱۶۰۰ء کے شروع تک مرہٹون کا نام ایسا مشہور نہ تھا دکن کے بادشاہونکی فوج مین سوارونکی نوکری البتہ کرنے لگے تھے سیواجی کے باپ کا نام ساہ جی اور دادا کا مالوجی بھونسلا تھا۔ سیواجی سنہ ۱۶۲۷ء مین پیدا ہوا تھا اور اوسی نے مرہٹون کا راج قائم ہوا۔ وہ بڑا جوانمرد سپاہی تھا ؎

‡ شائستہ خان پونہ مین پہونچکر سیواجی کے مکانمین جاکر ٹھہرا ایک روز سیواجی رات کو پچیس آدمی کے ساتھہ بھیس بدلکر کسی برات کے ساتھہ شہر مین گھس گیا اور ایک چور دروازہ کی راہ سے ہو اونسے پہنچکر ٹہیک اوس مقام پر جا پہونچا جہان شائستہ خان پلنگ پر سوتا تھا سیواجی کی تلوار سے شائستہ خان کی صرف دو اونگلیان کٹگئی یا ہین کہ وہ کہڑکی کی راہ سے کودکر اپنی جان بچا لیگیا۔ لیکن اوسکا لڑکا اوسکا کام آیا سیواجی بعجلت تمام وہان سے نکل بہاگا مع جمیعت مشعلین جلاکے اپنے سپاہیون سے جا ملا اور شائستہ خان کا سارا لشکر دیکہتا رہگیا۔ مرہٹے اب تک اس اپنی کامیاب حیلہ کا فخر کرتے ہین ؎

جب سیواجی اپنے لڑکے سمبھا کو لیکر بادشاہ کی قدمبوسی کے لئے دہلی مین آیا وہان اوسکی خاطرداری کچھہ اچھی نہوئی اور اس بات سے جب اوسنے اپنی دلگیری اظہار کی اورنگ زیب نے اوسپر پہرہ بٹھادیا سیواجی جاکر ٹوکرون میں چھپکر نکل بھاگا

اختیار کیا۔ سنہ ۱۶۶۶ء مین شاہجہان نے قیدخانہ مین وفات پائی۔ اسوقت مین اورنگ زیب کی سلطنت
پوری ترقی پر تھی کشمیر کے صوبہ دار نے چھوٹا تبت فتح کیا اور بنگالہ کے صوبہ دار نے چٹگاؤن کا علاقہ
بادشاہی عملداری مین ملالیا تھا۔ عرب حبش سے لیکر ایران توران تک کے ایلچی* اوسکے دربار مین
حاضر تھے۔ جب جسونت سنگہ جودھپور والا کابل کی مہم مین سنہ ۱۶۷۸ء مین مرا اورنگ زیب نے اوسکی
بیوہ اور بچون کے ساتھہ بڑی بدسلوکیان† کین اور اسیوجہ سے اوس سے تمام راجپوت برہم ہوگئے
سنہ ۱۶۷۹ء مین اورنگ زیب نے جودھپور اور اودیپور پر حملے کئے۔ سنہ ۱۶۸۶ء مین ‡بیجاپور کو فتح کیا
اور اگلے سال گولکنڈہ§ بھی لے لیا۔ اسوقت اسکی سلطنت اوج کمال پر پہونچی تھی۔ سنہ ۱۶۸۰ء مین
سیواجی مرگیا اورنگ زیب نے اوسکے بیٹے سمباجی[11] کو گستاخی پر قتل کیا اور اوسکے پوتے
ساہو کو قید کیا اس فعل سے مرہٹے بھی بادشاہ سے بہت ناراض ہوگئے۔ سنہ ۱۷۰۰ء مین اوسنے ستارہ لیا اور سنہ ۱۷۰۷ء
مین بمقام احمدنگر نواسی ۸۹ برس کی عمر مین مرا[12]۔ اہل اسلام اس بادشاہ کو خاندان مغل مین سب سے اچھا

کرتا تھا ایک روز بیٹی سمیت دو ٹوکرون مین بیٹھکر شہر سے نکل گیا اور کچھ دنون بعد فقیری بھیس مین پونا جا پہونچا ؛

* ایکسال پانچ بادشاہون کے ایلچی آئے تھے۔ اتہاری دربار ہوا ایران کے ایلچی کی بڑی خاطر ہوئی شہر کی آئینہ بندی کی گئی سڑک کے دونون
طرف سوار کھڑے کئے گئے امرا استقبال کو گئے تو اونکی سلامی ہوئی شاہ کا خریطہ اورنگ زیب نے اپنے ہاتھہ سے لیا ۲۵ گھوڑے ۲۰ شتر
ایرانی کجاوے پارچہ قالین بیدمشک کے کھڑے تحفہ مین گذرے مکہ کے شریف نے عربی گھوڑے اور ایک جہاز وہین سے کعبہ جہاز [illegible] تھا
بھیجے۔ یمن کے بادشاہ اور بصرے کے حاکم نے بھی گھوڑے بھیجے تھے۔ انگلستان کے بادشاہ جیمس کے ایلچی نے ایک بیل کا
سینگ کچھ ہاتھی دانت ایک گورخر اور ۲۵ غلام نذر کئے ؛

† بعد راجہ جسونت سنگہ کے مرجانیکے اوسکی رانی اور دو چھوٹے بچے بادشاہ کی بلا اجازت دہلی چلی آئی بادشاہ نے اونھین گرفتار کرنیکا
حکم دیا مگر رانی اور دونو لڑکے اوسکی بھیس بدلکر نکل گئے [illegible] اجیت سنگہ جودھپور کی گدی پر بیٹھا اورنگ زیب اوسکی زندگی بہر
کرتا رہا راناراج سنگہ اودیپور والا بھی اوس سے ملگیا [illegible] انکار کیا فوجین جودھپور اور اودیپور پر بھیجی گئین بادشاہ کا اونکو
حکم تھا کہ ملک ویران کر ڈالین کسانون سب ہو تکدین درخت پہاڑ کاٹ سب باغ بھی کھود ڈالین بال بچے عورتین سب کو پکڑ لادین ؛

‡ اول مغلون نے شہرپناہ کا محاصرہ کیا اور تھوڑی دنون مین شہرپناہ ٹوٹ گئی اورنگ زیب تخت روان پر اندر گیا اور نابالغ بادشاہ کو
قید کر لیا اور اوسکا سارا علاقہ اپنی عملداری مین ملالیا ؛

§ گولکنڈہ کا بادشاہ ابوالحسن جو تانا شاہ کے نام سے مشہور ہے سیواجی کے بیٹے سمبھاجی سے ملگیا تھا جب شاہی فوج گولکنڈہ پر پہونچی بادشاہ تو قلعہ مین
جا چھپا اور حیدرآباد برابر تین دن تک لٹا کیا آخر بادشاہ نے اوسنے ناچار ہوکر بہت سا روپیہ دیکر صلح کر لی [illegible] بہانہ سے کہ گولکنڈہ
کا بادشاہ کافرونکو پناہ دیتا ہے پھر یکایک اوسپر جا پڑا اور سات مہینے کے محاصرہ مین گولکنڈہ [illegible]

[11] اورنگ زیب کے ایک سردار نے تھوڑی سی فوج سے خبر لگا کر سمبھاجی کو بجبر سنگ مشہور کے باغ مین جا گھیرا وہان وہ تھوڑے آدمیون کیساتھ [illegible] سیلا ہوا تھا
نشہ مین ہونیکی سبب بھاگ نہ سکا یہ اوسے اورنگ زیب کے پاس قید کر لایا اورنگ زیب نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا لیکن اوسنے ایسا جواب دیا کہ اورنگ زیب
اوسپر ہم گرم ہو بیٹھے اوسکی آنکھین نکلوا کر اور زبان کٹوا کر مار ڈالا ؛

[12] مرتے وقت اورنگ زیب نے شہزادہ معظم کو چند خطوط بطور پند و نصایح لکھے ہین اور اوسمین اکثر دو اہی مضمون حسرت
و افسوس کی ہے اسیوقت ایک وصیت نامہ لکھا تھا جو بعد مرنیکے اوسکی تکیہ تلے ملا اسمین متعلہ اور حالات کے اوسنے شہزادہ معظم کو

کرتے ہین بلکہ اوسکو اکبر سے بڑہکر جانتے ہین - اسمین کچہہ شک نہین کہ عام لیاقت مستعدی اور کوشش
مین وہ اکبر کی برابر بلکہ اوس سے زاید تہا - مثل اکبر کے یہ منصف مزاج اور محنتی تہا مگر اور سب باتونمین
اوسکی ضد تہا - یہ دونو بادشاہ تدابیر ملکی مین کامل اوستاد تہے مگر اورنگ زیب ہمیشہ دہوکے اور
فریب سے اپنا کام نکالتا تہا - اکبر رحیم اور چشم پوشی اور اپنے مغلوب دشمنون پر مہربان تہا - اورنگ زیب
سخت اور بیرحم تہا - اکبر کے خیالات آزادانہ تہے مگر اورنگ زیب اپنے مذہب کا پابند اور سخت
متعصب تہا - اورنگ زیب کو کسی پر اعتماد نہ تہا اور یہی باعث اوسکے ملک کی تخریب کا ہوا
- اکبر ہندو و مسلمان کے ساتہہ یکسان پیش آتا تہا اورنگ زیب نے ہندونکو تمام بڑے بڑے عہدون سے
نکالدیا اور اونکے مندرون کو جا بجا مسمار کرادیا اور اونکے رسومات مذہبی مین مزاحم ہوا - اکبر نے

اپنا جانشین قرار دیا - تاریخ تولد عالمگیر آفتاب عالمتاب ۱۰۲۸ھ - تاریخ جلوس آفتاب عالم تاب ۱۰۶۸ھ - تاریخ وفات آفتاب عالمتاب مین ۱۱۱۸ھ

* دکن کی لڑائیونمین وہ جوان سپاہیون سے بہی زیادہ سختی سہتا جمیلی کریری نے اورنگ زیب کو ۸۰ برس کی عمر مین دیکہا تہا -
وہ لکہتا ہے کہ قد اوسکا پست تہا بدن دبلا پتلا جہکی ہوئی ناک لمبی ڈاڑہی گول بالکل سفید سادہ کپڑا پہنے پگڑی مین ایک بڑا پنا لگا ہے
چہڑی کے سہارے سے اپنے امیرونکے درمیان کہڑا ہوکر لوگون سے عرضیان لیکر بے چشمے آپ پڑہتا اور اون پر حکم لکہتا جاتا تہا اور چہرہ
اوسکا اس کام مین بہت خوش معلوم ہوتا تہا ؎

† مرتے دم لکہہ گیا کہ ٹوپیان سیکر جو مین بیچتا تہا اوسمین کا ۴ روپیہ ۲ آنہ باقی ہے وہی میرے کفن مین خرچ کرنا اور قرآن لکہکر جو مینے
۸۰۵ روپیہ جمع کیا ہے اوسے فقیرونکو بانٹ دینا - ۱۶۷۵ع مین اوسنے شمسی سال کو کہ ایجاد آتش پرستونکا ہے دور کیا اور اہل اسلام کا قمری
سال استعمال کرایا اوسنے ایک ملا اسلئے مقرر کیا تہا کہ تمام قماربازی و شراب خواری کے مقامات تلاش کرکے اونکو نیست و نابود کرے
اور ایک فرمان اس بات کا جاری کیا کہ کوئی شخص گالی نہ دے اور نہ کچہہ سخن آرائی کرے اور محل سرا مین جسقدر گوئیے نوکر تہے سب
یک قلم موقوف کردیا اور جوتشی وغیرہ کی بہی مخالفت کی اور دربار کے تمام خوشنویسونکو موقوف کردیا اوسنے شعرا کی بہی قدر نہ کی اور
شاہی بنگلہ کا عہدہ بالکل توڑ دیا اوسکی تہد خطوط وغیرہ مین بیشتر شعر پائے جاتے ہین - تاریخ لکہنی کو بہی اوسنے منع کردیا تہا
کہتے ہین کہ سکندر لودی کے عہد سے اورنگ زیب کے زمانہ تک کوئی بادشاہ اپنے مذہب کا ایسا پابند نہین ہوا - خفی خان کہتا ہے کہ
اوسکی ہواس خمسہ سے کوئی گناہ نہین ہوا - وہ فقیر و درویش کا بڑا دوست تہا ؎

‡ ذرا ذرا کام آپ دیکہتا آنے جانیوالون پر ہر طرح کی خبر لیتا رہتا تہا اوسکے حکم کے کچہہ بہی نہوتا تہا یہانتک کہ ادنی ادنی
محرر کو بہی خود مقرر کرتا اوسکو اپنے بیٹونکا بہی اعتبار نہ تہا اور شاہجہان کی کیفیت لکہہ چکا تہا اپنے بیٹون سے ہمیشہ چوکنا رہتا - نقل ہے
کہ جب اورنگ زیب اپنے مرتے وقت بیمار پڑا تو اوسوقت شہزادہ اعظم نے اوسکو گجرات سے اس مضمون کا خط لکہا کہ مجہکو
گجرات کی آب و ہوا ناموافق ہے اور مین احمدنگر مین آپکے پاس آنا چاہتا ہون اورنگ زیب نے خط کو سنکر فوراً کہا کہ مینے بہی
ٹہیک یہی حیلہ اپنے باپ شاہجہان سے اوسکی بیماری کے وقت کیا تہا کوئی آب و ہوا ایسی ناموافق نہین ہے جیسی کہ سلطنت
لینے کے حوصلے تکے دم تا وقعی ہین - مگر شہزادہ اعظم کے بہت اصرار سے اوسنے اوسکو بعد اجازت اپنی قدمبوسی
کی دیدی لیکن یہ لکہدیا کہ کوئی عذر بہانہ شہر تک نہ پیش لانا ؎

اوسنے اپنے تمام صوبہ دارونکو بنام ایک گشتی [illegible] بہیجا تہا کہ کوئی ہندو نوکر نہ رکہا جاوے تمام عہدے مسلمانون کو دو ؎

۱۱ بنارس مین [illegible] بشیشر ناتہہ اور بندہ ماہو اور [illegible] دیوہ کا مشہور مندر اسنے توڑا ؎

راجپوتون کو دشمن سے دوست بنایا کہ وہ اپنی لڑکیون خوشی سے شاہزادون کو شادی مین دیتے - اکبر نے اون پر سے جزیہ موقوف کیا - مگر اورنگ زیب نے راجپوتون کو دوست سے دشمن بنالیا - اور جزیہ نہ صرف ہندوستان بلکہ دکن مین بھی لگایا + - اکبر کی وفات کے وقت اوسکی تمام سلطنت مین تسلط اور امن تھا مگر اورنگ زیب کے مرنیکے وقت تمام ملک مین شورش اور بغاوت تھی - اکبر کے عہد مین فوج مین سپاہگری اور مستعدی تھی مگر اورنگ زیب کے زمانہ مین سپاہی بڑے آرام طلب ++ اور سست ہو گئے تھے اگر ایک کو بانی سلطنت مغلیہ کا کہا جاے تو دوسرے کو اوسکا مخرب خیال کرنا چاہیے -

س اہل اسلام کی سلطنت ہندوستان مین اوج ترقی پر کسکے وقت مین پہونچی ہے اور سلطنت مغلیہ کا حال اورنگ زیب کے عہد کے اختتام کیوقت کیا تھا -

ج اہل اسلام کی سلطنت ہندوستان مین بلحاظ فتوحات کے اورنگ زیب کے عہد مین ‡ ۱۷۰۷ء مین جبکہ

+ تمام ہندون اور بالخصوص دہلی کے ہندون نے اس جزیہ پر بڑا شور مچایا اور بادشاہ کے محل کو جا کر گھیر لیا اور داد فریاد مچانے لگے بادشاہ نے اونکی شکایتون کا کچھ خیال نکیا جمعہ آئندہ کو جب بادشاہ مسجد کو جاتا تھا تو اوسنے دیکھا کہ راستے لوجہ کثرت ہنود مستغیثون کے بند مین اوسنے تھوڑی دیر تو انتظار کیا کہ شاید راہ ہو جاوے مگر جب لوگ کھڑے ہی رہے تو اوسنے اپنے تمام سپاہیون کو حکم دیا کہ آگے بڑھو چنانچہ بہت سے آدمی گھوڑون اور ہاتیون کے پیرونکے نیچے دب کر مر گئے ÷

++ اورنگ زیب کے سردارون کے گھوڑونکا حال اسطرح لکھا ہے کہ اونکی دم اور یال مین بالکل رنگی ہوئین سونے چاندی کے ساز سر سے پیر تک لدے ہوئے کلغیان بہت لمبی لمبی پیرون مین جھانجھین بجتی ہوئین - سوار ایسے کہ جتنی لمبی شاید اونکے قریب پہنچ رہی - اور پھر جار جامے اونپر مخملی زرد وزی بڑی بھاری پڑی ہوئی اور اونمین شریک گاڑی کی وجہ سے چور دونو طرف لٹکتی ہوئی - سوار گھوڑون سے بھی زیادہ دیکھنے کے لائق کوئی اپنے بدن سے زیادہ بھاری دگلہ او زرہ بکتر پہنے ہوئے کوئی گھیر دار جامہ اور شال دوشالے لپیٹے ہوئے لیکن چہرے زرات کے جاگے نشہ مین چور دس قدم گھوڑا چلا گھوڑے کو پسینہ آیا سوار بیہوش ہو گیا اگر دو چلنا پڑا دونون بیدم ہو کر گر پڑے جیسے سردار ویسے ہی اونکے پیادے اور سوار - لشکر مین جہان دس بیس سپاہی تو تنبولیون دوکاندار - بھانڈ بھگتیے زندہ ہی چھوکرے لونڈے خدمتگار غلام ساتھ سب کا سب کو ملسکتی - ڈیرے ڈنڈے عیش وعشرت کے ساز و سامان اتنے کہ کبھی اچھی طرح بار برداری کی تدبیر نہو سکتی - تلوار بیچی رہجاے تو مضائقہ نہین پر طنبورا ساتھ رہنا چاہیے - دشمن دار لگے چاہے تو پروا نہین پر پلم تہ جلنے پاوے - اوسوقت کا ایک فرانسیسی اس فوج کی خوب تعریف لکھتا ہے کہ تنخواہین بہت بڑی بڑی پر جا کر ہی کچھ بھی نہین تہ کوئی پہرا چوکی دیتا ہے نہ کوئی دشمن سے مقابلہ کرتا ہے اور بڑی سے بڑی سزا ہوتی تو ایک دنکی تنخواہ کٹ گئی ـــــ جیملی کریری نے بابت سنہ ۱۶۹۵ء مین اورنگ زیب کی چھاونی گلگلے مین دیکھی تھی وہ لکھتا ہے کہ دس لاکھ سے اوپر آدمی تھے اور ڈیڑھ کوس مین صرف بادشاہ اور شہزادون کے ڈیرے کھڑے ہوتے تھے - مگر انکو اون مرہٹون سے لڑنا پڑا جو انگرکھا کیا ایک پیچ پگڑی پہنے کمر کسے ہاتھ مین بھالا - دبلی گھوڑون پر سوار بیس کوس طے ہوا کھانا سکو جاتے نہ تھکتے نہ ماندے ہوتے تھے - جو باجرے کی روٹیان پیاز کے ساتھ کھاتے تھے اور گھوڑے سے زمین کو تکیہ بناتے زمین اونکا بچھونا اور آسمان اونکا سائبان تھا ÷ ÷ ÷

‡ اسی سال سے سلطنت مغلیہ کا زوال بھی شروع ہوا اور تنگ بینی نے تمام اپنی رعایا کو برہم کر دیا تھا ÷ ÷ ÷

بیجاپور اور گولکنڈہ دکن مین فتح ہو کر ترقی پر پہونچی - اورنگ زیب کی وفات کیوقت بلحاظ ترقی کے تو گویا اور ملک گیری کے سلطنت مغلیہ اپنے اوج کمال پر تھی - کل ہندوستان اور ایک بڑا حصہ دکن کا تخت دہلی کے تابع تھا - مگر اورنگ زیب کے مرتے ہی مرہٹون نے سر اوٹھایا اور راجپوت جو پہلے سے اوس سے سخت ناراض تھے بعد اوسکے خود مختار ہو بیٹھے - غرض جیسا اوسنے اپنی عہد زندگی مین سلطنت مغلیہ کو ترقی دی ویسی ہی اوسنے اپنی زندگی کے بعد اوسکی زوال و بربادی کا تخم بو دیا ؛

س سلطنت مغلیہ کے اسباب زوال تحریر کرو -

ج سلطنت مغلیہ کے اسباب زوال یہ تھے (۱) عہد اورنگ زیب مین اس سلطنت کا بہت بڑھ جانا اور فتوحات کی ترقی اور اورنگ زیب کی اپنے تمام لوگون کے طرف سے بے اعتباری اور کسیکے کام پر بھروسا نکرنا - (۲) بھاری بھاری ٹیکس مثل جزیہ وغیرہ کے غیر مسلم رعایا پر لگانا - (۳) اورنگ زیب کی ہندؤنکی ساتھ بدسلوکیان اور انکے مندرونکو لوٹنا اور توڑنا اور اونکے رسومات مذہبی مین مزاحمت کرنا اور اونکو سرکاری نوکریوں سے محروم کرنا - (۴) اس بادشاہ کا راجپوتون کے ساتھ بڑی بیرحمی اور زیادتی کے ساتھ پیش آنا حالانکہ وہ عہد اکبر سے تخت دہلی کے ہمیشہ معاون رہے - اوسکی بدسلوکی جسونت سنگھ کی بیوہ اور اوسکے بچون کے ساتھ اور نیز سمبھاجی سیواجی کے بیٹے کو ظلم سے قتل کرانا - (۵) اوسکا وہم و تعصب اور رعایت عموماً - (۶) اوسکے بیٹون مین اوسکی وفات کے بعد تخت نشینی کے لئے جھگڑونکا پیدا ہونا اور اونکا باہم لڑنا - (۷) اورنگ زیب کے بعد اراکین سلطنت کے دربار مین اختیارات اور اونکی سازش اور کاروبار سلطنت کیطرف عدم توجہی اپنی نفعون اور مقاصد پر نظر - (۸) اورنگ زیب کے جانشینونکی کمزوری اور نالائقی اور اسوجہ سے فساد و جھگڑے پیدا ہونا اور تمام سلطنت مین بغاوت اور جا بجا صوبون کا خود مختار ہو جانا -

س خفی خان - و جسونت سنگھ کے حالات تاریخی لکھو

ج خفی خان - میر محمد نامی مغلون کے پچھلے زمانے کا مورخ تھا - ہرچند کہ اورنگ زیب نے بتاکید حکم دیا تھا کہ کوئی شخص اوسکے عہد کی تاریخ نہ لکھے مگر میر محمد نے اوسکی عہد کی تاریخ مخفیہ مخفیانہ طور مین لکھی اسیواسطے لوگون نے اوسکو خطاب خفی خان کا دیا تھا ؛

جسونت سنگھ دارا شکوہ کا معاون اور جنرل تھا اوسنے اورنگ زیب اور مراد کا مقابلہ

اوجین میں کیا مگر شکست کھائی - پھر اوسنے دارا شکوہ کی قوت کو ضعیف پاکر اوسکا ساتھہ چھوڑ دیا اورنگ زیب کے یہان ایک عرصہ تک رہکر وہان سے کابل کو گیا - اور ۱۶۷۸ء میں مر گیا - عالمگیر نے اوسکی بیوہ اور بچون کے ساتھہ بڑی بدسلوکیان کین - اوسکے بعد اوسکا بیٹا اجیت سنگہ جودھپور کی گدی پر بیٹھا ؛

س اورنگ زیب کے بیٹون کے نام بیان کرو - کونسا بیٹا اوسکے بعد تخت نشین ہوا ؟ اوسکے عہد سلطنت کا حال لکھو -

ج اورنگ زیب کے تین بیٹے تھے - اعظم - معظم - کام بخش - شہزادہ معظم اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا مگر اورنگ زیب کی وفات پر شہزادہ اعظم نے جیند ہی تخت کا قبضہ کر لیا تھا اور شہزادہ معظم نے کابل میں اپنے آپ کو بہادر شاہ کے لقب سے بادشاہ مشتہر کرکے تاج شاہی سر پر رکھا اور اپنے بھائی کا مقابلہ آگرہ کے قریب آکر کیا اس لڑائی مین شہزادہ اعظم مع اپنے دو جوان بیٹون کے مارا گیا شہزادہ اعظم سے اسد خان اور اوسکا بیٹا ذوالفقار خان دونون ناراض تھے اور جب اونکو معلوم ہوا کہ بہادر شاہ فتحیاب ہوا تو اونہون نے اوسکی اطاعت اختیار کر لی بہادر شاہ نے منعم خان کو اپنا وزیر مقرر کیا - شہزادہ کام بخش اورنگ کا تیسرا بیٹا اسوقت دکن میں تھا اوسنے بہادر شاہ کی اطاعت نہ قبول کی - آخرکار حیدرآباد کے پاس ۱۷۰۸ء میں لڑائی ہوئی اور کام بخش کی شکست ہوئی اور وہ لڑائی کے روز ہی اپنے زخمون کی باعث مر گیا - اسوقت مین ساہو مرہٹون کا راجہ قید سے رہا ہوا - بہادر شاہ نے ذوالفقار خان کو دکن کا صوبہ دار مقرر کیا مگر اوسنے اپنی جگہ داود خان پنی کو وہان بھیجدیا اور خود دربار میں رہا - اسیوقت مین سکھون کی قوم کو عروج ہوا اور بندا اونکے افسر نے سرکشی کرکے سرہند کے حاکم کو شکست دیکر اوس شہر کو لوٹا بہونکا اور قتل کیا اور سہارنپور تک ہر طرف غدر مچایا - بہادر شاہ نے بندا اور اوسکے ساتھیونکو پہاڑ تک نکالدیا - ۱۷۱۲ء مین یہ بادشاہ اکہتر برس کی عمر مین لاہور مین مر گیا -

س جہاندار شاہ اور فرخ سیر کی سلطنت کا حال لکھو -

ج جہاندار شاہ بہادر شاہ کا بیٹا تھا ۱۷۱۲ء میں ذوالفقار خانکی مدد سے تخت نشین ہوا - یہ بادشاہ بڑا سست و کاہل اور نالائق تھا اور اوسکے عہد مین درحقیقت سلطنت ذوالفقار خان کے

- [illegible] گھر مین ایک کسبی لال کنور نامی تھی بادشاہ نے اوس کسبی کے رشتہ دارونکو درجے سب سے اوپر بڑہا دیے یہ بادشاہ بار والونکو بہت کسبی معلوم ہوتی

کی جہاندار شاہ نے خاندان کے سب شہزادون کو قتل کیا مگر صرف اوسکا ایک بہتیجا فرخ سیر اوسکے
ہاتھ سے بچگیا تہا فرخ سیر نے بمدد سید حسین علی اور عبد اللہ کے بنگالہ سے آکر آگرہ پر حملہ کیا
یہان ایک بھاری لڑائی ہوئی۔ جہاندار شاہ اور ذو الفقار خان دونونکو شکست ہوئی۔ جہاندار شاہ
دہلی[+] کو بہاگا اور ذو الفقار خان بہی اپنی فوج کے ساتھہ فرار ہوگیا دہلی مین جہاندار شاہ ذو الفقار خان
کے باپ اسد خان کے یہان ٹھہرا مگر اسد خان نے اوسکو گرفتار کرکے اپنے بیٹے ذو الفقار خان
سے کہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ اب نئے بادشاہ کی اطاعت کرنا چاہیئے اور جہاندار شاہ کو اوسکے حوالہ کرکے اوسکا
خیرخواہ بننا چاہیئے چنانچہ اونسے ایسا ہی کیا فرخ سیر نے اسد خان کو تو معاف کیا مگر ذو الفقار خان
اور جہاندار شاہ کو بڑی عذابون کے ساتھہ ۱۷۱۳ع مین قتل کیا ؛

فرخ سیر نے ۱۷۱۳ع سے ۱۷۱۹ع تک سلطنت کی بارہ کے سید حسین علی اور عبد اللہ ایک
بہار کا دوسرا الہ آباد کا صوبہ دار دونون بہائی اسکے عہد مین بڑے لایق شخص تھے حسین علی فرخ سیر
کا وزیر اور عبد اللہ فوج کا سپہ سالار رہا۔ ان دونونکے حریف (۱) محمد امین[+] خان وزیر اعظم (۲)
سعادت خان خراسانی تاجر اودھ کی سلطنت کا بانی (۳) نظام الملک عرف آصف جاہ بڑا سپاہی
اور چالاک شخص ریاست حیدر آباد کا بانی تھا (۴) شخص داؤد خان پنی تھا ؛

فرخ سیر نے اجیت[‡] سنگہ راجہ جودھپور کی بیٹی سے شادی کرکے اوسکے ساتھہ صلح کی ۱۷۱۶ع
مین فرخ سیر کچہہ بیمار تہا اور ڈاکٹر ہملٹن کے علاج سے اوسکو آرام ہوگیا اس خدمت کی صلہ
مین اوسنے ڈاکٹر موصوف کی درخواست کے مطابق انگریزی کمپنی کو ۳۷ قصبونکی زمینداری عطا
فرمائی اور اونکے مال پر محصول معاف کردیا۔ اوسکے عہد مین قوم سکھہ اور اونکا سردار بندا
۱۷۱۶ع مین بڑی عذابون سے مارگئے۔ اسوقت مرہٹے بڑی زور شور سے سلطنت مغلیہ پر حملہ
کرتے تھے۔ فرخ سیر کو سید حسین علی اور عبد اللہ کیطرف سے کچہہ کھٹکا تھا اور اونکو بھی بادشاہ کیطرف
سے بدگمانی ہوگئی تھی آخرکار ۱۷۱۹ع مین فرخ سیر حسین علی کے ہاتھہ سے مارا گیا ؛

سکھونکی اصل۔ اونکے عقائد کا ذکر۔ اونکی فوجی ہنر سیکھنے کا سبب۔ اور اونکے نامی گروکا نام لکھو

+ صبح ہوتے داڑھی کتروا صورت بدل اپنی معشوقہ اور چند معتمدونکے ساتھہ دہلی کو روانہ ہوا ؛
+ یہ اجیت سنگہ جسونت کا بیٹا تھا ؛
‡ یہ شخص بعد کو فرخ سیر کا ساتھہ چھوڑ کر محمد شاہ سے جا ملا تھا وہ اور بادشاہ ترکی زبان مین گفتگو کرتا اور اس بات سے سید ناواقف
تھے اور نہ سیدون کے خیرخواہ نوکر چاکر وغیرہ جو ہر وقت دربار مین رہتے تھے بادشاہ کی سازش سمجھ سکتے ؛

ج پندرہوین صدی کے آخر مین کبیر کے چیلہ نانک شاہ نے سکھونکا ایک نیا مذہب نکالا۔ اس مذہب کا اصول یہ تہا کہ ہندو اور مسلمان ایک خیال کیے جائین۔ مسلمانونکا مذہب صوفی اور ہندؤنکا بیدانت دونون اس فرقہ کے عقاید مین شامل اور ہر مذہب اور ملت کے آدمی اسمین شریک تہی مگر مسلمانون نے اسکو ناپسند کیا اکبر کے بعد سنہ ۱۶۰۶ع مین اونکے گروکو مار ڈالا اسپر سکھ مسلمانون کے دشمن ہوگئے۔ سکھ ہندو دیوتاؤنکی بھی پرستش کرتے تہی اس مذہب مین گاؤکشی اور شراب نوشی وغیرہ کی سخت ممانعت ہے بال منڈانے اور حقہ پینے کا بھی اِنکے مذہب مین بڑا گناہ ہے۔ جب اس فرقہ پر بڑے ظلم ہوئے اور یہ لوگ مارے جانے لگے تو اونہون نے فوجی علم اور ہنر بھی سیکھنا شروع کیا۔ انکا دسوان گرو گوبند سنگھ جو سنہ ۱۶۷۵ع مین مسند پر بیٹھا بڑا نامی اور حوصلہ ور ہوا۔ اوسنے سکھون کی قوم بنائی وہ اپنے کسی دشمن کے ہاتھ سے ناندیر مین مارا گیا؛

س فرخ سیر کے وقت مین سکھونکا کیا حال ہوا اور اونکے گرو بندا کا کیا انجام ہوا ؟

ج فرخ سیر کے عہد مین سکھون نے سنہ ۱۷۱۰ع مین پہر سر اوٹھایا لیکن بادشاہی فوج نے اونہین جا دبایا بہتونکو کاٹ مارا اور اونکا سردار بندا جسنے بہت ظلم کیے تھے آخرکار مغلوب ہوا اور بہت سے ہمراہیونکے ساتھ گرفتار ہوکر دلی مین آیا یہان پر اون سب کو طرح طرح کی تکلیف اور اذیت سے ہلاک کیا اور نانک کے پیرو بیشتر نکالدیے گئے؛

س ذوالفقار خان اور داؤد خان کے مختصر حال لکھو

ج ذوالفقار خان ایک قدیم خاندانی رئیس اسد خانکا بیٹا تھا اوسنے سنہ ۱۶۹۰ع اورنگزیب کے عہد مین مرہٹونکی لڑائی مین بہت شہرت پائی۔ اوسکی اور اوسکے باپ کی مدد سے بہادر شاہ کو تخت ملا۔ اور بہادر شاہ نے اسکو دکن کا صوبہ دار کردیا۔ بعد وفات بہادر شاہ کے سنہ ۱۷۱۲ع مین ذوالفقار خان نے جہاندار شاہ کو گرفتار کرکے بنظر خیرخواہی فرخ سیر کے حوالہ کیا مگر فرخ سیر نے جو ذوالفقار خان کے ظلم اور دغابازی سے خوب واقف تہا اوسکو فوراً پھانسی دلوادیا؛

+ یہ سب سکھ بہیڑ کی کہال پہناکر اونٹون پر ساری شہر مین تشہیر کرائے گئے اور پہر سات دن تک قتل ہوتے رہے لیکن بندا کو تماش جامہ پہنا اور سرخ پگڑی بندہا لوہے کے پنجری مین بند کیا اور اوسکے گرد پہالون پر اوس کے ساتھیون کے سر تہی ایک بلی اوسنے پالی تہی اوسے بھی مارکر ایک پہالے پر لٹکا دیا جلاد ننگی تلوار لیے پیچھے کہڑا تہا اوسکی چہوٹے بچہ کو اوسنے دیکر کہا کہ تو ہی اپنے ہاتھ سے اسے مار جب اوسنے انکار کیا جلاد نے اوسکے سامنے اوس بیچارے بچہ کو ذبح کیا اور اوسکا کلیجہ اوسکے پاس پہینک دیا اور پہر گرم چمٹون سے نوچ کر بندا کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ یہ سب سکھ بڑی جوانمردی سے مرے اور اپنے مذہب سے ذرا نہ پہرے؛

داؤد خان بہی ایک بڑا بہادر شخص فرخ سیر کے عہد مین بہت مشہور ہوا۔ اسکی شجاعت و بہادری کے دکن مین اب تک قصے و کہانیان مشہور ہین۔ اورنگ زیب کے عہد مین وہ دکن کی مہمون مین شامل رہا کچہہ دنون کو دکن کا صوبہ دار ہوا اور بعد کو گجرات و خاندیس کا صوبہ دار ہو گیا۔ اوسنے فرخ سیر کے اشارے سے سید حسین علی کا مقابلہ کیا اور سید کی فوج کو بالکل پسپا کر دیا مگر عین لڑائی مین داؤد خان سر مین گولی کہاکر ۱۷۱۶ء مین مارا گیا۔ اسکی بی بی نے جو رانی بھی اسکے مرنیکا حال سنکر اپنے آپ کو ہلاک کیا*

بارہ کے سید حسین علی اور عبد اللہ خانکے حالات تاریخی لکھو۔ کون سے بادشاہ کو اونہون نے تخت سے اوتارا اور کسکو تخت پر بٹہایا؟

بارہ کے سید حسین علی و عبد اللہ خان دونون بہائی بڑی لیاقت اور حوصلہ کے شخص تہے حسین علی بہار اور سید عبد اللہ خان الہ آباد کا صوبہ دار تہا۔ اونہون نے شہزادہ فرخ سیر کی اعانت کر کے اوسکو تخت نشین کرایا۔ فرخ سیر کے عہد مین حسین علی وزیر اور عبد اللہ خان سالار سپہ مقرر رہے اونہون نے بعد کو فرخ سیر سے ناراض ہو کر اوسکو تخت سے اوتار دیا اور مار ڈالا اور اوسکی جگہہ شہزادہ رفیع الدرجات کو بٹہایا۔ مگر وہ تین ماہ کے اندر مر گیا بعد ازان سیدون نے رفیع الدولہ کو تخت دلایا۔ جب وہ بہی مر گیا تو اونہون نے شہزادہ روشن اختر اورنگ زیب کے پوتے کو محمد شاہ کے لقب سے ۱۷۱۹ء مین تخت نشین کیا۔ یہ بادشاہ بہی ان سیدون سے بیزار تہا۔ آخر کار سید حسین علی ایک شخص میر حیدر کے ہاتہہ سے ۱۷۱۹ء مین مارا گیا۔ اور عبد اللہ خان نے اس خبر کو سنکر اور محمد شاہ کی سازش جانکر فوج جمع کر کے چورامن جاٹ کی مدد سے بادشاہ کا مقابلہ بمقام شاہ پور مین کیا لیکن شکست کہائی اور گرفتار ہوا مگر سید ہونیکی وجہہ سے جان بر ہو گیا۔ ان دونون بہائیونکی اولاد اب تک مقام بارہ ضلع مظفر نگر مین رہتی ہے*

محمد شاہ کب سے کب تک تخت پر رہا؟ اسکے عہد کے واقعات لکھو۔

محمد شاہ تخت دہلی پر ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء تک رہا۔ اسکے عہد مین (۱) دونون بہائی سید حسین علی

---

* کہتے ہین کہ یہ عورت حاملہ تہی جب اوسنے ہلاکت کا قصد کیا تو پہلے خنجر سے اپنا پیٹ چیر کر بچہ کو علیحدہ نکالکر رکہدیا اور پہر خود مر گئی
† سید ونکی دشمنون نے جو بادشاہ کی مرضی معلوم کی تو آپس مین اونکے مار ڈالنے کا اتفاق کیا چنانچہ چین قلیچ خان آصف جاہ نے جو سید ونکے دکن مین نہ گیا تہا اسلیے حسین علی بادشاہ کو لیکر فوج سمیت دکن کو روانہ ہوا اور عبد اللہ کو دکن مین چہوڑا مگر راستہ مین ایک قلماق نے عرضی دینے کے بہانے پاس آکر اوسکے ایک ایسا خنجر مارا کہ وہ فوراً مر گیا لوگون نے اوسکی قاتل میر حیدر نامی کو پارہ پارہ کر ڈالا*
‡ یہ بادشاہ نہایت عیاش اور آرام طلب تہا مہر اوسکی محلونمین رہتی اور چہوکرے مصاحبت کرتے*

اور سید عبد اللہ نے بڑا عروج پایا گویا کل سلطنت کے مالک یہی تھے اور بادشاہ برائے نام تھا مگر ۱۷۲۰؁ء مین حسین علی مارا گیا اور عبد اللہ خان بھی کاروبار سلطنت سے علیحدہ ہوگیا۔ لہذا اونکے (۲) آصف جاہ کا دور دورا شروع ہوا وہ بہت دنون تک وزیر رہا بعد کو صوبہ دار دکن مقرر ہوا اور وہان وہ خود مختار بن بیٹھا۔ (۳) سعادت خان صوبہ دار اودھ نے بھی اسی عہد مین خود مختاری حاصل کی۔ (۴) اسی عہد مین مرہٹون+ کا بڑا زور ہوا اکثر ملک اونکے قبضہ مین ہوگیا۔ اسی عہد مین ۱۷۴۴؁ء مین علی محمد‡ افغان نے روہیلون کی سلطنت کی بنا روہیل کھنڈ مین قایم کی۔ (۵) نادر شاہ نے ۱۷۳۹؁ء مین ہندوستان پر حملہ کیا اور مغلون کو شکست دیکر دہلی کا قتل عام کیا اور بہت سا روپیہ اور مال غنیمت لیکر واپس چلا گیا۔ بعد ازان ۱۷۴۸؁ء مین احمد شاہ ابدالی نے ملک پنجاب پر حملہ کیا مگر شہزادہ احمد اور وزیر قمر الدین سے سرہند کے قریب شکست کھائی۔ محمد شاہ جنگ سرہند کے ایک مہینہ بعد مر گیا۔

س نادر شاہ کی ابتدائی زندگی اور اوسکے ہندوستان پر حملہ کرنیکا حال لکھو۔

ج نادر شاہ ایران کا بادشاہ بڑا بہادر سپاہی ذات کا گڈریہ تھا۔ یہ اپنے بہادر ساتھیون کی مدد سے ایران‡ کو غلزیون کے ظلم سے چھوڑا کر خود بادشاہ بن بیٹھا اور ہرات اور قندہار کو فتح کیا

+ باجی راؤ پیشوا نے دیکھا کہ دہلی مین اب کچھ دم باقی نہین ہے فوج کو نربدا پار اوتار لایا اور مالوہ اور بندیل کھنڈ مین تھانہ اٹھائی ہی دہلی کے دروازہ پر [illegible] الا آصف جاہ کے آنیکی خبر سنکر پھر دکن کیطرف لوٹ گیا اور ملک پر پنجاب تک اپنا قبضہ کرلیا [illegible] اندر [illegible] مرہٹون کی سلطنتین قایم ہوگئین۔

‡ علی محمد پہلے ہندو تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا اوسکو ایک افغانی سردار نے اپنا متبنی کیا تھا۔

‡ شاہ حسین صفوی خاندان کا اخیر بادشاہ تھا غلزیون سے اسکا ناک مین دم تھا تھوڑے دنون کیلئے شہزادہ گرگین خان نے اونکو مغلوب کیا مگر چند روز کے بعد غلزیون کے ایک سردار میرویس نامی نے ایرانیون کو ۱۷۰۹؁ء مین نکالدیا اور ۱۷۱۵؁ء مین بعد ازان ہرات کو لیکر خراسان پر حملہ کیا آخر کار میرویس کے جانشین محمود نامی نے ایران کو فتح کیا اور اس شخص نے ایرانیون پر بڑے ظلم کیے کہتے ہین کہ اسنے تمام امرا کو بلاکر اونکے بچون کا شکار کیا اور اسکے بعد تمام مالی و ملکی نوکرون کو جنہون نے کہ صفوی خاندان کے یہان نوکری کی تھی قتل کیا اور تین سو آدمی شاہ حسین کے گارد کے قتل کیے۔ مصنف نادر نامہ لکھتا ہے کہ اوسنے شاہی خاندان کے ۲۹ شہزادونکو قتل کیا مگر شاہ حسین کو اوسنے نہین مارا اور اوسکو ایک چھوٹی محل سرا مین مقید کردیا اور خدمت کیواسطے صرف پانچ مرد اور پانچ عورتین مقرر کین آخر کار یہ ظالم ۱۷۲۴؁ء مین پاگل ہوکر مرا۔ اوسکے بعد اوسکا بھائی اشرف تخت پر بیٹھا اسی اشرف کے زمانہ مین نادر قلی نے جو بعد کو نادر شاہ کے نام سے مشہور ہے عروج پایا اوسنے مشہد خراسان کو لیکر اشرف کا مقابلہ کرکے اوسکو شکست دی اور اشرف ایک بلوچی کے ہاتھ سے ۱۷۲۹؁ء مین مارا گیا۔ اسکے بعد نادر شاہ نے ہرات فتح کیا اور ایران کے تخت پر اپنے نام شاہ حسین کے بیٹے طہماسپ نابالغ کو بٹھایا۔ اسکے بعد روسیون اور ترکیون سے اوسنے بہت سا ملک فتح کیا اور ایک میدان مغان نامی مین اوسنے اپنی تمام فوج اور کل مالی و ملکی افسران اور صوبہ داران اور قریب ایک لاکھ کے عمائد جمع کرکے ان سب کی رضامندی اور اتفاق سے تاج شاہی سر پر رکھا اور حکم دیا کہ شیعہ مذہب بالکل اوٹھا دیا جاوے اور اوسکی جگہ تمام ایران مین سنی مذہب

اور اس حیلہ سے کہ مغلون نے اوسکے افغان دشمنونکو پناہ دی ہی ماہ نومبر ۱۷۳۸ع مین ہندوستان پر حملہ کیا اس حملہ کرانیمین نظام الملک† اور سعادت خان کا بھی ساز تھا مقام کرنال پر ہندوستانی فوج نے اوسکا مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور محمد شاہ نے اپنے آپ کو نادر شاہ کے حوالہ کر دیا نادر شاہ نے دہلی کے لوگون کی حرکت پر ناراض‡ ہو کر شہر کے قتل عام کا حکم دیا اور سب سامان غنیمت جسمین شاہجہان کا تخت طاؤسی بھی تھا لیکر ۱۷۳۹ع مین اپنے ملک کو واپس گیا اور محمد شاہ کو

پھیلا دیا جاوی - اسکے بعد اوسنے غلزئیون کا اسی ہزار فوج سے پھر مقابلہ کیا اور بعد سال بھر کے لڑائی کے ۱۷۳۸ع مین قندہار کو فتح کیا اور اوسکے بیٹے رضا قلی مرزا نے صوبہ بلخ کو فتح کرکے شاہ بخارا کو دریای جیحون پر شکست دی ؛

† جب نادر شاہ قندہار کی محاصرہ مین مصروف تھا تو اوسنے شاہ دہلی کو لکھا کہ افغان جو غزنی مین بھاگ کر چلے گئے ہین انکو پکڑ کر بھیجا بھیجے یا ادنکو نکال دیجئے لیکن اوسکی درخواست پر کچھہ التفات نہوا نادر شاہ نے پھر ایک خط بڑی ملامت کا لکھا اور غزنی و کابل تک خود بڑھ آیا پھر ایک ایلچی دہلی کو روانہ کیا جو افغانون کے ہاتھہ سے پہاڑون مین مارا گیا - پس اس حیلہ سے نادر شاہ نے فوراً ہندوستان پر حملہ کیا ؛

† کہتے ہین کہ نادر شاہ کو آصف جاہ اور سعادت خان نے بلایا تھا اور انہین کیوجہ سے کرنال کی شکست ہوی شاہ دہلی کو ہوی نادر شاہ نے بجای اسکے کہ ادنکو اسخدمت کے صلہ مین کچھہ انعام دے ادنکو اپنے بادشاہ کی نمک حرامی پر بہت ذلیل کیا اور بلکہ ہدایت کی کہ ادنکی داڑھی پر تہوک کر ادنکو دربار سے نکلوا دیا - ان دونون سردارونکو اس ذلت سے ایسی شرم آئی کہ ہر ایک نے خودکشی کا ارادہ کیا مگر چونکہ وہ ایکدوسرے کی حرف نہی اعتبار نہی ایکدوسرے کے قول کی صداقت پر شک کرتے تہے اور اپنے اپنے جاسوس ایکدوسرے کے پاس بہیجے کہ وہ دریافت کرکے خبر دین کہ آیا ایکدوسرے نے اپنی اپنی خودکشی کا اہتمام کیا یا نہین - آصف جاہ بڑا چالاک اور حیلہ باز تہا اوسنے جہوٹ موٹ ایک پیالہ اوٹہا سعادت خان کے جاسوسون کے سامنے پیا شروع کیا اور بظاہر اپنے آپ کو مردہ بنا کر گرا دیا سعادت خان اسکے دہوکے مین آ گیا اور خود زہر کہا کر مر گیا ؛

‡ نادر شاہ کے دہلی مین داخل ہونیکے دوسرے روز یہ افواہ مشہور ہوگئی کہ نادر شاہ مر گیا چنانچہ ہندوستانی فوج اور دہلی کے باشندے ایرانیون پر ٹوٹ پڑے اور بہت سے ایرانی مارے - اور امرا نے بہی جو ایرانی لوگونکے پناہ گیر ہوئی قتل کرکے ادنکو حوالہ کر دیا - علی حزین کے بیانکے بموجب سات سو ایرانی اس موقع پر مارے گئے اور بعض لوگ ایک ہزار بتاتے ہین - نادر شاہ نے ہرچند اس بلوہ کے فرو ہونیکی کوشش کی مگر نہ ہوا تمام رات یہی حال رہا اور پہر دوسرے روز گہوڑے پر سوار ہو کر شہر مین نکلا تا کہ لوگ اوسکی موجودگی کی خبر پا کر اپنی حرکت سے باز آوین - اوسنے سڑکون پر دیکہا کہ اوسکی سپاہیون اور ہموطنون کی لاشین جا بجا پڑی ہوئی ہین اور لوگون نے اپنے گہرون مین سے بادشاہ پر بہی پتہر پہینکنا شروع کئے ایک اوسکا سردار جو اوسکے ساتہہ جاتا تہا ایک گولی سے مارا گیا پہر تو نادر شاہ کا خون جوش پر آیا گہوڑے سے اوتر روشن الدولہ والی مسجد مین بیٹھہ گیا اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا یہ قتل صبح سے دوپہر تک رہا - اور کئی جگہ آگ بہی لگا دی آخر محمد شاہ اپنے وزیرون سمیت سامنے آکر کہڑا ہو گیا اور جب نادر شاہ نے بولنے کی اجازت دی تو محمد شاہ رویا اور التجا کی کہ اب میری رعایا پر رحم کیجئے نادر شاہ نے اوسیوقت قتل کی موقوفی کا حکم دیا اوسکے حکم کے ساتہہ ہی اگر کسی نے کسیکی گردن پر کاٹنے کو تلوار کہینچی بہی اور موقوف ہوگئی امن کی منادی کا نہین پہونچ گئی فوراً اوٹہا لی - حزین جو اوسوقت موقعہ پر موجود تہا لکہتا ہے کہ قتل آدہے دن تہا اور تعداد مردونکو بتاتا ہی ایک بیس ہزار کوئی ڈیڑہ لاکہہ بیان کرتا ہی جنانا دنار لکہتا ہی کہ قتل قریب تمام دن رہا اور تیس ہزار آدمی مارے گئے اور یہ بہی خیال کرنا چاہئے کہ بیس ہزار آدمی مارے جاسکتے تھے ؛

مصرعہ تاریخ قتل عام دہلی خراب شد ؛

|| کہتے ہین کہ اوسکو پہانسٹر کروڑ روپیہ سے زیادہ کا مال ہاتھہ لگا ستاکروڑ کا تو ایک تخت طاؤسی تھا نادر شاہ نے لوگون سے روپیہ لینے مین بڑی زیادتی کی بڑے بڑے عزت دارون کو کوڑون سے پٹوایا بہتیرون نے اس خوف سے زہر کہا لیا ؛

تخت پر بٹھایا گیا ؛

س اشخاص ذیل کا حال لکھو۔ نظام الملک۔ سعادتخان۔ بندا۔ اجیت سنگھ

ج **نظام الملک** جسکا نام چین قلیچ خان اور جو اکثر آصف جاہ کے لقب سے معروف ہی حال کے نظام حیدرآباد کا مورث اعلی تھا۔ یہ شخص ترکی خاندان سے اورنگ زیب کے دوست غازی الدین کا بیٹا تھا وہ بڑا بہادر سپاہی اور قابل اور چالاک تھا جہاندار شاہ کے عہد مین جب امرا بادشاہ کے گھر مین کسبی کے ناجایز اختیار ہونے سے ذلیل و حقیر تھے اور اوس کسبی کے رشتہ دار بڑے عہدون پر مقرر ہوے اوسوقت آصف جاہ نے اپنی مرتبہ کو بڑی جرأت و دلیری سے قائم رکھا۔+ ۱۷۱۳ع مین داؤد خان کے بعد دکن کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ سید عبد اللہ و حسین علی سے اوسکی ہمیشہ دشمنی رہی آخر کار ۱۷۱۹ع مین اونکی فوجون کو اسنے بڑی شکست دی۔ سیدونکے زوال اور محمد امین وزیر کی وفات کے بعد آصف جاہ دہلی مین آکر وزیر ہو گیا مگر بادشاہ سے ناراض ہو کر اپنے صوبہ دکن کو جا کر وہان خود مختار ہو گیا۔ مرہٹون سے بھی اسکے بہت سے جھگڑے رہے اور ۱۷۴۸ع مین اکیانوے+ برس کی عمر مین مر گیا ؛

سعادتخان اصل مین ایک ایرانی تاجر باشندہ خراسان اودھ کا صوبہ دار تھا۔ محمد شاہ کے عہد مین وہ خود مختار ہو کر سلطنت اودہ کا لکھنو مین بانی ہوا۔ اور ۱۷۳۹ع مین مر گیا۔ ۱۸۵۶ع تک اوسکی اولاد سے گیارہ بادشاہ حکمران رہے بعد ازان سرکار انگریزی نے لکھنو لے لیا اور واجد علیشاہ آخر بادشاہ کو پنشن دیکر کلکتہ بھیجدیا ؛

بندا اسکھونکا سردار بہادر شاہ اور فرخ سیر کے عہد مین گذرا ہی اسنے مسلمانونپر بڑی بڑی ظلم کئے اکثر مسجدین توڑ ڈالین اور ملاؤن کو قتل کیا اور بلا لحاظ عمر اور جنس کے دیگر قومونکے لوگون کو بھی ہلاک کرنا شروع کیا بلکہ مُردونکی لاشین کھود واکر پرندون اور درندون کو کھلادین بہادر شاہ کے عہد مین وہ بچکر بھاگ گیا مگر فرخ سیر کے وقت مین ۱۷۱۶ع مین اپنے ہمراہیون کے ساتھہ

+ ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ آصف جاہ کو لوگون نے یکا یک راستہ مین روکا اور کہا کہ فلان عورت جو بادشاہ کی حرم مین داخل ہونے جاتی ہی اور اوس سے بادشاہ بہی مشتاق ہی اس راستہ مین آرہی ہی آپ ذرا ٹھہر جائین کہ وہ نکل جاوے مگر آصف نے کچھہ نسنا بلکہ اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ اس عورت کے جو ساتھی ہین اون کو مار کے ہٹا دو اور اوس عورت کو حکم دیا کہ وہ ہاتی سے اوتر کر محل سرا کو پیدل جاوے ؛

+ مارشمین کی مطابق آصف جاہ ۱۰۴ برس کی عمر مین مرا مگر الفنسٹن اور لتھبرج نے اوسکی عمر ۷۷ برس کی لکھی ہی

گرفتار ہوکر دہلی مین آیا اور بڑی عذابون سے مارا گیا اور اوسکی ساتھی تمام پھانسی دیے گئے ؂

اجیت سنگہ راجہ جسونت سنگہ کا بیٹا تہا - اوسنے اپنی بیٹی کی شادی فرخ سیر سے کرکے اوسکی ساتہہ صلح کی اور بعد کو محمد شاہ کے عہد مین بادشاہ کی رضامندی سے اجمیر لیکر خود مختار ہوگیا اور اوسوقت سے راجپوتون کو مغلون سے کچہہ تعلق نرہا ؂

احمد شاہ ابدالی کون تہا اوسنے ہندوستان پر کے حملے کس کس سنہ مین کیے - ؟

احمد شاہ ابدالیون کے سردار زمان خان کا بیٹا تہا بیس برس کی عمر مین اپنی حسن لیاقت سے نادر شاہ کا مورد لطف و عنایات ہوا وہ اپنی قوم کا سردار تہا نادر شاہ کے ۱۷۴۷ء مین بلوائیون کے ہاتہہ سے مارے جانیکے+ بعد احمد شاہ ابدالی قندہار کا بادشاہ بن بیٹہا اور بلخ اور سندہ اور کشمیر تمام اوسکے قبضہ مین آگئے - اوسنے اپنی قوم ابدالی کا نام کسیوجہ سے درانی بدل دیا - اوسنے ہندوستان پر چار حملے کیے - اول حملہ بطمع دولت ہندوستان پر ۱۷۴۸ء مین کیا اور پنجاب کو بآسانی فتح کرلیا مگر دریای ستلج پر شہزادہ احمد اور وزیر قمرالدین+ نے مقام سرہند پر اوسکا مقابلہ کیا اور احمد شاہ ابدالی شکست کہاکر بہاگ گیا - (۲) ۱۷۴۸ء مین احمد شاہ درانی سلطنت مغلیہ کے ضعف کی خبر سنکر پھر عازم ہندوستان ہوا اور پنجاب کو حملہ کرکے لے لیا اور شاہ دہلی پنجاب سے بالکل دست بردار ہوگیا - (۳) تیسرا حملہ احمد شاہ کا ۱۷۵۶ء مین ہوا - غازی الدین خان عالمگیر ثانی کے وزیر نے میر منو حاکم پنجاب کی بیوہ کو جو اوسوقت مین اپنے صغیر سن بیٹے کے نام سے پنجاب مین زیر نگرانی احمد شاہ درانی کے حکمران بھی گرفتار کرلیا تہا احمد شاہ یہ سنکر قندہار سے دہلی مین آیا غازی الدین خان کا قصور میر کی بیوی کی سفارش سے معاف کردیا - اور اس مرتبہ اوسنے شہر کا قتل عام کیا اور دہلی پر بڑی بڑی ظلم کیے - شہر کو لوٹ کر نجیب الدولہ کو دہلی کے بادشاہ کا وزیر مقرر کرکے اپنے ملک کو واپس گیا - (۴) چوتہا حملہ احمد شاہ کا بوجہہ نکالدینے غازی الدینخان کے نجیب الدولہ کو اور رگھوبا کی پنجاب پر حملہ کرنیکے ۱۷۵۸ء سے ۱۷۶۱ء تک ہوا اسوقت مین مرہٹون کی فتوحات ہندوستان مین بہت بڑہی ہوئی تہین نمسیند ہیا - ملکر - گائکواڑ - پیشوا سب

+ تاریخ وفات نادر شاہ - فی النار والسقر مع الجدد والبیدر - ہی صاحب کتاب نادر نامہ نے اس موقع پر شعر لکہی ہین

سر شب سر قتل و تاراج داشت ؂ سحرگہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت ؂ بیکگردش چرخ نیلوفری ؂ نہ نادر بجا ماند نہ نادری ؂

+ وزیر قمرالدین اپنے خیمہ مین نماز پڑہتے وقت گولی کہاکر مارا گیا ؂

اسوقت مین احمد شاہ کے مقابلہ کے لیئے متفق ہوگئے۔ اِن سب نے پانی پت کے میدان مین زیر حکم
بھاؤ کے احمد شاہ کا مقابلہ کیا آخر کار شکست فاش کھائی۔ اور مرہٹونکی طاقت کا زوال اسیوقت
سے ۱۷۶۱ء مین شروع ہوا۔ ٭

س احمد شاہ۔ عالمگیر ثانی۔ اور شاہ عالم ثانی کا حال لکھو۔

ج احمد شاہ نے ۱۷۴۸ء مین اپنے باپ محمد شاہ کے بعد تخت پر بیٹھکر سعادتخان کے بیٹے
صفدر جنگ کو وزیر بنایا لیکن صفدر جنگ کی غازی الدینخان سے لاگ پڑ گئی تھی اور دربار کے
سب لوگ غازی الدین کیطرف تھے اکثر دہلی کے گلی کوچون مین طرفین کے آدمیونمین دنگا و
فساد ہونے لگا اور خانہ جنگی کا بازار خوب ہی گرم ہوا اس سبب سے صفدر جنگ وزارت سے استعفا
دیکر اودھ کیطرف اپنی صوبہ داری پر چلا گیا مگر بادشاہ کی غازی الدین سے بھی نہ بنی جب
وہ جاٹون کے قلعہ بھرت پور اور ڈیگ سے لڑ رہا تھا بادشاہ شکار کے بہانے اوسپر فوج لیکر جا پہنچا
غازی الدین نے راستہ مین بادشاہ کو اوسکی والدہ سمیت پکڑکر اونکی آنکھین نکلوائین۔ اور ۱۷۵۴ء
مین جہاندار شاہ کے بیٹے کو تخت پر بٹھا اوسکا لقب عالمگیر ثانی رکھا ؛

عالمگیر ثانی۔ اس بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی تھوڑے دنون بعد غازی الدین کی حرکت سے
احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر ۱۷۵۶ء مین حملہ کیا اور دہلی کو خوب لوٹا چلتے وقت نجیب الدولہ
روہیلہ کو اپنی طرف سے سپہ سالار مقرر کر گیا۔ جب غازی الدین اسطرحسے محروم ہوا تو
پیشوا کا بھائی رگھناتھہ راؤ اوسکی مدد کو آیا۔ وہ مہینہ بھر تک دہلی کا قلعہ گھیرے پڑا رہا۔ ولی عہد
عالی گہر اور نجیب الدولہ دونون کسیطرف کو بھاگ گئے بادشاہ نے قلعہ کا دروازہ کھلوا دیا اور
غازی الدینخان کو پھر وزارت کا اختیار ملا۔ احمد شاہ درانی اپنے لڑکے تیمور شاہ کو پنجاب مین
چھوڑ گیا تھا۔ جب رگھناتھہ راؤ نے دہلی سے فرصت پائی تو قابو پاکر پنجاب پر بھی قبضہ کیا
احمد شاہ یہ خبر سنکر پھر ہندوستان پر ۱۷۵۹ء مین چڑھ آیا۔ غازی الدین نے اوسیدم بادشاہ
کے مارڈالنے کا حکم دیا اور آپ جاٹون کی عملداری مین چلا گیا۔ غازی الدین کے آدمیون نے
بادشاہ کو چھریون سے مارکر جمنا کے ریت مین ڈالدیا بدمعاشون نے وہان اوسکے کپڑے تک اوتار
لئے۔ بعد مرہٹونکی شکست کے شجاع الدولہ نے عالمگیر ثانی کے بیٹے عالی گہر کو بنگالہ سے بلا کر تخت پر بٹھایا ؛

٭ اس لڑائی کا مفصل حال مفتاح التاریخ کے دوسرے حصہ مین مرہٹونکے حال مین بیان ہوگا ؛

شاہ عالم ثانی - عالی گہر نے سنہ ۱۷۶۱ء مین تخت پر بیٹھکر لقب اپنا شاہ عالم رکھا۔ اور دس برس اسنی الہ آباد کیطرف کاٹے اور انگریزون سی بہار مین لڑتا رہا۔ جب احمد شاہ درانی پانی پت مین مرہٹون کا مقابلہ کر رہا تہا وہ انگریزون سی بہار مین لڑتا تہا آخر کار بادشاہ کو سرکار انگریزی سے صلح کرنا پڑی اور کئی صوبے اونکو لکھدئی - بعد کو مرہٹون نے اسکو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اونکا شریک ہوکر ضابطہ خان نجیب الدولہ کے بیٹے کو دہلی سے نکال دی چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور اوسوقت سی سنہ ۱۸۰۳ء تک مرہٹے دہلی پر قابض رہے اسی اثنا مین غلام قادر ضابطہ خان کے بیٹے نے سنہ ۱۷۸۸ء مین شاہ عالم ثانی کی بڑی ظلم اور بیرحمی سے آنکھین نکالین - اوسکے بعد مہاجی سیندہیا نے غلام قادر کو پکڑکر بڑی عذابون[*] سے مارا اور پھر بادشاہ کو قلعہ مین بند کیا اور دہلی کا خود قابض ہو گیا - سنہ ۱۸۰۳ء مین لارڈ لیک نے[†] بادشاہ کو مرہٹون کے ہاتھ سے چھوڑایا اور اوسکی پنشن مقرر کردی - سنہ ۱۸۰۶ء مین شاہ عالم مر گیا

صفدر جنگ - غازی الدین - نجیب الدولہ - اور غلام قادر کے مختصر حالات لکھو -

صفدر جنگ سعادت خان صوبہ دار اودہ کا بیٹا تہا اوسکو احمد شاہ نے اپنا وزیر کیا اور اوسنے صوبہ اودہ پر بھی قبضہ رکھا - اس صوبہ کے ایک حصہ مین روہیلون نے اوسوقت بڑی شورش مچائی اوسنے اونکے مغلوب کرنیکی غرض سی قائم خان بنگش جاگیردار فرخ آباد کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ روہیلونکو مغلوب کری مگر وہ مارا گیا - روہیلون نے پھر صوبہ اودہ پر حملہ کیا اور وزیر نے اونکے مقابلہ کے لئی بہت فوج جمع کی مگر روہیلون نے اوسکو زخمی کیا - آخر کار صفدر جنگ نے مرہٹون اور جاٹون کی مدد سے سنہ ۱۷۵۱ء مین روہیلون کو مغلوب کیا اور مرہٹون نے خوب اونکو لوٹا حتی کہ اونہون نے تنگ ہوکر صفدر جنگ کی اطاعت قبول کی - صفدر جنگ نے بادشاہ کی معشوق جوید نام خواجہ سرا کو قتل کرایا - آخر کار غازی الدین آصف جاہ کے پوتے نے صفدر جنگ کو دہلی سے نکال دیا - اور سنہ ۱۷۵۴ء مین وہ مر گیا ؛

---

[*] ناک کان ہاتھ پیر کاٹکر اور آنکھین نکالکر غلام قادر کو لوہے کے پنجرے مین بند کیا اور اوسی مین تہوڑی دیر مین تڑپکر مر گیا ؛

[†] اوسکے بعد اوسکا بیٹا اکبر ثانی براے نام تخت نشین ہوا اور اوسکی وفات پر اوسکا بیٹا محمد بہادر شاہ جو آخری بادشاہ تیمور خاندان کا تہا تخت پر بیٹہا - اسکے بیٹے اور پوتے کو سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین کپتان ہڈسن نے ہمایون کے مقبرہ کے قریب گولی سے مار دیا اور بادشاہ رنگون جلا وطن کیا گیا ؛

غازی الدین آصف جاہ کا پوتا تہا۔ اسنے مرہٹونکی مدد سے صفدر جنگ کو جو شیعہ مذہب کا تہا دہلی سے نکالدیا پہر اوسنے جاٹون کے راجہ سورجمل پر حملہ کیا اور قلعہ ڈیگ اور بہرت پور پر قابض ہوا مگر احمد شاہ اس سے بہت ناراض تہا غازی الدین نے مرہٹونکی مدد سے بادشاہ کو تخت سے اوتارا اور اوسنے بادشاہ اور اوسکی ملکہ اور اوسکی ماں کی آنکہین نکالین اور عالمگیر ثانی کو ۱۷۵۴ء مین تخت پر بٹہایا اور خود وزیر ہوا تہوڑے دنون بعد احمد شاہ درانی نے غازی الدین کو ایک قصور پر سزا دینے کے لئے ہندوستان پر حملہ کیا مگر درانی بادشاہ نے اوسکا قصور معاف کر دیا بعد ازان غازی الدین نے ۱۷۵۹ء مین عالمگیر ثانی کو بھی قتل کیا ؛

نجیب الدولہ روہیلونکا سردار بڑا لائق شخص تہا اوسکو عالمگیر ثانی نے فوج کا سپہ سالار مقرر کیا مگر غازی الدین نے اوسکی جگہہ احمد خان بنگش کو سپہ سالار مقرر کیا۔ احمد شاہ اپنے تیسرے حملہ پر نجیب الدولہ کو شاہ دہلی کا وزیر کر گیا تہا مگر غازی الدین نے مرہٹونکی مدد سے اوسکو نکالدیا نجیب الدولہ اپنے قوی دشمن غازی الدین کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر اپنی ملک نجیب آباد کو بجنور کے قریب چلا گیا۔ احمد شاہ درانی نے اپنے تیسرے حملہ مین نجیب الدولہ کو جسنے اوسکی مدد کی تہی شاہ دہلی کا وزیر اعظم (سپہ سالار) کیا۔ ۱۷۷۰ء مین مر گیا ؛

غلام قادر ضابطہ خان کا بیٹا نجیب الدولہ کا پوتا تہا ۱۷۸۵ء مین اپنے باپ کی وفات کے بعد اوسکی جاگیر پر قابض ہوا۔ اوسنے بادشاہ سے بغاوت کر کے دہلی کا قبضہ کیا اور شاہ عالم ثانی کی اس ظالم نے ۱۷۸۸ء مین اپنے خنجر سے آنکہین نکالین اور قلعہ دہلی کو خوب لوٹا + آخر کار شاہ عالم کو مرہٹون نے اسکے پنجہ سے چہوڑایا اور دولت راؤ سیندہیا نے غلام قادر کو گرفتار کر کے اوسکو بڑے عذابون کے ساتہ قتل کیا اور اوسکی آنکہین نکلوا کر نابینا بادشاہ کے قدمونکے نیچے ڈالین ؛

س ۱۲۰۶ء و ۱۸۰۳ء کے درمیان دہلی کب اور کن کن لوگون کے قبضہ اختیار مین پہونچی ؟

ج ۱۲۰۶ء و ۱۸۰۳ء کے درمیان مین دہلی بہت سے اشخاص کے قبضے مین رہی۔ (۱) شہاب الدین محمد غوری نے راجہ پرتہی راج سے لیکر اوسپر اپنا قبضہ کیا اور اوسکی نائب قطب الدین

+ غلام قادر بادشاہ کو دومین پر پٹک چہاتی پر چڑہ بیٹہا اور اوسکی آنکہین کٹار سے نکالکر پہینک دین ؛

+ اوسنے [illegible] بادشاہ [illegible] سر [illegible] لگوایا اور سیکڑون جگہہ پر قلعہ مین جابجا کہودوایا۔ بیگمونکو [illegible] کر [illegible] اور [illegible] والیا

غلامونکے خاندانکے پہلے بادشاہ نے اوسکو اپنا پایہ تخت بنایا۔ اور پہر اوسکی اولاد قابض رہی۔ (۲) غلامونکے خاندانکے سنہ ۱۲۹۰ع مین معدوم ہونے پر دہلی کا قبضہ جلال الدین خلجی نے کیا اور اوسکے خاندان نے حکومت کی۔ (۳) سنہ ۱۳۲۱ع مین غیاث الدین تغلق اور اوسکے بعد اوسکی اولاد اس پایہ تخت کی قابض ہوئی۔ (۴) سنہ ۱۳۹۸ع مین دہلی چند روز کو تیمور کے اور اوسکے بعد دولتخان لودی کے قبضہ مین ہوگئی۔ (۵) پہر سنہ ۱۴۱۴ع مین خضر خان سید اور اوسکے بعد اوسکی اولاد نے اس پر سنہ ۱۴۵۰ع تک قبضہ رکہا (۶) سنہ ۱۴۵۰ع مین بہلول لودی اور اوسکے بعد اوسکی خاندان کے دو اور بادشاہ اس شہر کے مالک ہوئے (۷) سنہ ۱۵۲۶ع مین بابر نے دہلی کو فتح کرکے سلطنت مغلیہ کو قایم کیا اور اوسکے بعد اوسکی اولاد قابض رہی۔ (۸) شیرشاہ افغان اور اوسکی اولاد نے سولہ برس سنہ ۱۵۴۰ع سے سنہ ۱۵۵۶ع تک قبضہ رکہا پہر اوسکو مغلون ہی نے لے لیا۔ (۹) سنہ ۱۷۳۹ع مین نادر شاہ تہوڑہی دنون کے واسطے دار الخلافہ مذکور کا مالک ہوگیا۔ (۱۰) پہر چند روز کیواسطے دہلی احمد شاہ درانی اور مرہٹون کے پاس زیر حکم ملکہ اور سیندہیا کے ہوگئی۔ (۱۱) سنہ ۱۸۰۳ع مین یہہ شہر پایہ تخت ہندوستان سرکار انگریزی کی قبضہ مین آگیا۔ اور لارڈ لیک سرکار انگریزی کے جنرل نے شاہ عالم ثانی کو مرہٹون کے ہاتہہ سے چہوڑایا ؎

ریویو

ھندوستانکی تاریخ کے زمانہ ابتدا مین ھمنی دیکھا کہ ایک قدیم قوم جنکو عجیب غریب طبعی قوتین حاصل - جنکی تہذیب بہت بڑھی ہوئی بھی تمام ھندوستان مین پھیلی ہوئی تھی - اس قوم نے علم فلسفہ مین بڑی بڑی طرح طرح کے نقشے سوچکر پیدا کئے - اپنی زبانونکو بڑی وسعت دیکر اوسمین بڑی بڑی کتابین نظم مین لکھین جنکی خوبی بیان و ناز کی خیالات اور صنعت او ر استعارون اور محاورونکی غیر قوم کے لوگ تعریف کرتے ہین اہل ھند نے دو مذہب قائم کرکے شائع کئے اور ان دونون مین سے ایک مذہب باوجود ھندوستان مین جاری ہونیکے اس ملک سے گو اب بالکل معدوم ہی مگر دنیا کے تمام مذھبون سے زیادہ پھیلا ہوا ہی - ہمین افسوس ہی کہ جو ترقیان اس قدیم قوم نے تمام علوم و فنون مین اپنے زمانہ قدیم مین کین وہ اب محض معدوم ہین اور اونکا ذکر اب بطور قصہ و کہانی کی باقی رہگیا ہے زان بعد ہندوستانکی تاریخ ایک دفتر اون حملون کے بیانات کا ہی جو شمال و غرب یا مغرب سے مثل ایرانی یونانی افغانی و تاتار و عرب کی قومون نے کئے -

زمانہ قدیم مین صرف صوبہ پنجاب سلطنت ایران مین شامل تھا اور مقدونیہ کے فتحمند نے جسنے کہ سلطنت ایران کو فتح کیا ہندوستانکی فتوحات کو اور زیادہ بڑھایا یونانیونکی حکومت کے نشانات بہت دنون تک دریای سندھ کے کنارے باقی رہی بعد ہزار برس کے وقفہ کے اہل اسلام نے ملک سندھ کیجانب سے اس ملک مین آنا شروع کیا اس حملہ کے قریب تین سو برس بعد غزنی والوان نے دریای راوی کے کنارے پر غزنی سے آکر اپنی سلطنت کی بنا ڈالی - محمود غزنوی کے لعبد محمد غوری بڑا فتحمند ہوا اور ان دونون فتحمندون یا غارتگرون نے بارہ بارہ حملے ھندوستان پر نربدا کے شمال مین کئے اور ہمیشہ ملک کو لوٹ کر واپس چلے جاتے سلطنت قائم کرنیکا خیال کبھی دلمین نہ لاتے - بعد وفات محمد غوری کے اوسکے ایک غلام نے اسلامی سلطنت کی بنا ھندوستانمین قائم کرکے دہلی کو اپنا پایہ تخت بنایا - پانچ خاندان تکے بعد دیگرے ۳۲۰ برس تک دہلی و آگرہ مین حکمران رہے آخرالامر ۱۵۲۶ء مین بابر نے اپنی آبائی اجدائی ریاست سے محروم ہوکر ہندوستان کو فتح کرکے سلطنت مغلیہ کی بنا ڈالی ہر چند کہ بابر سے پہلے بھی مغل تاتار دریای سندھ کو پار کرکے آتے اور ملک تیمور تو سنہ ۱۳۹۸ء مین تھوڑے دنون کو دہلی کا مالک ہو گیا تھا مگر کسی نے کبھی سلطنت قائم نکیا

خیال نکیا۔ تاریخ سلطنت مغلیہ مین (۱) ایک عجیب بات یہ ہے کہ ایک ہی خاندان کے سترہ بادشاہون
نے بہ تسلسل سلطنت کی انمین چھہ بڑے بادشاہ شمار کئے جاتے ہین اور باقی سب برائے نام
تھے۔ (۲) عہد اکبر سے لیکر شاہ عالم اول تک ہر بادشاہ کی وفات پر اوسکی اولاد مین
تخت کیواسطے جھگڑے اور فساد ہوتے رہے اور جو سب پر غالب ہتا وہی مالک تخت ہوتا تھا
۔ اِس امر کا خیال مطلق نہ تھا کہ سب مین بڑا بیٹا تخت نشین ہو (۳) شاہ عالم اول کے
زمانہ سے شاہ عالم ثانی تک جبکو لارڈ لیک نے مرہٹون کے پنجہ سے چھوڑایا ہر عہد مین بڑے بڑے
طاقتور کارکن دربار مین رہتے اور بادشاہ کا اختیار ان لوگون کے سامنے کچھہ نتھا حقیقت
مین وہی لوگ فرمانروا تھے۔ اِس قسم کے لوگ ذوالفقار خان دو نو بھائی بارہ کے سید
نظام الملک۔ صفدر جنگ۔ غازالدین۔ غلام قادر۔ مادہوجی سیندھیا۔ دولت راؤ سیندھیا
تھے (۴) بڑے بڑے ذیشان محل سرا۔ روضے مسجدین اور منارے مغلیہ خاندان کی دولت
وامارت کے شاہد ہین (۵) مغلون کو افغان راجپوت اور مرہٹون سے لڑنا پڑا۔ افغان تو
جیسے نادر شاہ درانی ان پر غالب آئے راجپوتون سے مغلون نے ابتدا مین رسم ورواج شادی کا
کرکے اونکو اپنا دوست بنا لیا اورنگ زیب مرہٹونکو کبھی مغلوب نکر سکا چنانچہ بتدریج مرہٹے
دہلی کے قابض ہوگئے۔ سرکار انگریزی خاندان مغل کے بعد ملک کی مالک ہوئی مگر مغلون
اور اہل فرنگ مین کبھی کوئی لڑائی نہین ہوئی اہل فرنگ نے شاہ عالم ثانی کو ۱۸۰۳ء مین
مرہٹون کے ہاتھہ سے چھوڑایا اور اوسکے بیٹے کو پنشن دی اور اوسکی پوتے کو جلاوطن کیا ؛

تیرھوین صدی کے آخر مین علاؤالدین خلجی پہلی مرتبہ اہل اسلام کی فوج بندھیاچل کے
اوس پار لے گیا اوسکے بعد دیگر بادشاہ اور اونکے جنرل برابر دکن مین جاتے رہے علاؤالدین
کے یادگار حملے کے پچاس برس بعد مقام گلبرگہ مین ایک اسلامی سلطنت جو اپنی شان وشوکت
اور جاہ وعظمت کے لحاظ سے سلطنت دہلی سے کسیطرح کم نہ تھی پیدا ہوئی۔ یہ سلطنت ایکسو اسی برس
برس تک قائم رہی۔ اور اپنی حریف سلطنت بیجانگر سے ہمیشہ معرکہ آرا رہی حتی کہ اسلامی
سلطنت کے تو پانچ ٹکڑے ۱۵۲۶ء مین ہوگئے اور سلطنت بیجانگر ۱۵۶۵ء مین انھین مین
سے چار سلطنتون کے اتفاق سے تباہ وبرباد ہوئی۔ اور پھر یہ پانچون سلطنتین بھی اپنے
اپنے وقت مین اورنگ زیب کے زمانہ کے آخر تک معدوم ہوگئین ؛

انتظامات اندرونی کا بیان

اہل اسلام کے اصول کے مطابق بادشاہ اہل اسلام یعنی امیر المومنین کا انتخاب عام لوگوں کی رائے سے ہونا چاہئے اور اگر وہ قران کے کسی مسائل کے خلاف عمل کرے تو فوراً اوسکو معزول کر دینا لازم ہے مگر عملاً یہہ دستور تھا کہ بادشاہی موروثی ہوتی تھی اور بادشاہ کی طاقت و اختیارات بے روک و غیر محدود تھے - بادشاہوں کا یہ فرض تھا کہ شرع کی مطابق عمل کریں - وزیروں کے متعلق کام مطابق اونکی لیاقت یا بادشاہ کی مستعدی کے مناسبت سے اختلاف کے ساتھہ ہوتے - بعض اوقات تو وہی قائم مقام بادشاہ ہوتے اور بعض مرتبہ صرف برای نام مقرر ہوکر اور عہدہ داروں کے افسر شمار کئے جاتے ؛

بادشاہوں تک رسائی بہت آسان تھی وہ عرایض کو خود سنا کرتے اور بہت سا کام روزمرہ دربار عام میں آپ کرتے اسلیئے گو اونکا وقت بہت صرف ہوتا مگر اونکو ذاتی واقفیت اپنی رعایا کے حالات بخوبی ہوتی تھی - صوبہ دارونکو اپنی اپنی حدود میں کل اختیارات حاصل تھے - بادشاہ اونکے چند ماتحت مقرر کرتا مگر وہ سب تابع احکام صوبہ دار ہوتے - اکثر صوبوں میں صوبہ داروں کے ماتحت ہندو سردار بھی تھے - جو اپنی موروثی جاگیر کے مالک رہتے اور صوبہ دارونکو مالگذاری باسانی ادا کرتے بلکہ بوقت ضرورت اپنی فوج سے بھی اعانت کرتے - انہیں موروثی جاگیرداروں کو پہلی مرتبہ لفظ زمیندار سے تعبیر کیا ہے اہل اسلام نے خود مختار راجاؤں کو بھی مثل اودے پور اور جیپور کے بسبب اونکے تابع اور مالگذار ہونیکے بڑے قسم کے زمیندار یا التعلقہ دار اونکو اپنی کتابوں میں لکھا ہے - مگر اوسکے بہت دنوں بعد لفظ زمیندار اون لوگوں پر بھی عاید ہونے لگا جنکے پاس عطیہ گورنمنٹ مالگذاری کا ہوتا ؛

فوج کے تھوڑے آدمی تو بادشاہ خود فرداً فرداً نوکر رکھہ کے اونکو اپنے پاس سے گھوڑے دیتا - باقی اور لوگ اپنے گھوڑے ہتیار وغیرہ لاکر جدا جدا جماعتیں اپنے افسر کے تحت میں بناکر نوکری اختیار کرتے بجای تنخواہ کے سپاہیوں کو جاگیر کے عطا ہونیکا سلسلہ پہلی مرتبہ فیروز شاہ تغلق سے جاری ہوا مگر علاء الدین خلجی نے اسکے خلاف کیا ؛

انصاف قران کے احکام کی موجب یا پیغمبر صاحب کے فیصلہ اور عمل کی موجب ہوا کرتا ملکی قانون اکثر مطابق رسم ورواج یا بادشاہوں کے پسند اور اختیار کی موجب ہوتے - مقدمات دیوانی یا معاملات متعلقہ شادی - میراث تبنیت وغیرہ اور عموماً تمام جھگڑے مال کے اور خفیف

نالشین فوجداری کی قاضی ہی کے سامنے پیش کرتے ہین اور بڑی بڑی مقدمات کی بادشاہ یا صوبہ دار خود سماعت کیا کرتے ہ

یہہ دستور تھا کہ جو لوگ مسجدین بنواتے وہ امام اور ملّا وغیرہ یا طالبعلمونکے واسطے کچہہ جایداد بھی وقف کرتے ایک افسر جو صدر کہلاتا تہا اوسکا یہ کام ہوتا کہ وہ اس بات پر نظر رکھی کہ جو وقف بادشاہ یا رعایا سے ایسی رفاہ عام اور خیراتی کام کیواسطے ہوتے ہین اونکی آمدنی واجب و جائز طور سے صرف ہوتی ہی - مولوی لوگونکی دستار مولویت جب وے تحصیل علم پوری کر لیتے ایک عام جلسہ مین باندہی جاتی - منصف و شارع اور ملّاؤن کے کام کیواسطے انہین فضلاء و علماء مین سے منتخب کئے جاتے - مولویون اور طالب علمون کے فرقہ سے علیحدہ ایک فرقہ فقیرونکا تہا جنکو امورات سلطنت سے کچہہ تعلق نتہا ان لوگونکو اولیاء اللہ کہتے تہے انکی اکثر پیشگوئیان پوری اور سچی ہوتی تہین - مگر اونکے مریدون نے اونکے اعجاز و کرامات+ کو بہت مبالغہ کے ساتہہ بیان کیا ہی - تیرہ صدی کے آخر اور چودہ صدی کے شروع مین ایسے متبرک لوگ بکثرت گذرے ہین - بہت سے اولیاء اللہ کے مزارون پر لوگ اب بھی بکثرت جاتے اور منت وغیرہ مانتے ہین اب وہ عزت فقیرونکی نہین رہی - ہندونکی میل جول سے اہل اسلام کے مذہب مین بہت سی بدعتین بھی پیدا ہوگئی ہین مثلاً جو تش - جادو - شگون وغیرہ پر اعتقاد - اکبر بھی اسی قسم کی باتون کا معتقد تہا مگر اورنگ زیب اوسکی بالکل برعکس تہا اور ایسی اعتقادون سے اوسکو بڑی نفرت تھی - شیعہ مذہب جیسا کہ دکن مین بڑہا ویسی اوسکی ترقی ہندوستان مین نہین ہوئی - اہل اسلام کو ہندوؤن سے دشمنی و عداوت نہین تہی مگر غیر مذہب ہونے کیوجہ سے اون لوگوں سے نفرت عموماً بیشک تھی سواے دو ایک بادشاہ کے اور کسی بادشاہ نے اونکے مذہبی رسومات مین کبہی مزاحمت نہین کی اور اکثر ہندو نکی فوج اور صیغہ مالیہ مین بڑی بڑی اعتبار کے عہدے بھی دیے جاتے تہے - مثلاً ہیمو اور ہیدنی راے کہ اونکی سپرد تمام کاروبار سلطنت تہا یا مبارک خلجی کے دربار مین تمام ہندو بہرے ہوئے تہے - یا اکبر کیوقت مین بیربل - ٹوڈرمل - مانسنگہ - بہگوانداس بڑی بڑی عہدون پر مامور تہے - بابر لکہتا ہی کہ

+ ابن بطوطہ افریقی سیاح لکہتا ہے کہ مین چند اولیاء اللہ سے ملا جو حقیقت مین مجھکو سچے معلوم ہوے اور وہ کسیطرح سے اپنے آپ کو جتلانا پسند نہین کرتے تہے وہ لکہتا ہی کہ ایکمرتبہ میرا ایک ایسی تقریب سے اتفاق ہوا کہ جو بالا کہانے بیٹہے کے زنفہ تہا اور ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ کہتا تہا کہ مجھی خلیفہ کا زمانہ جسکو سو برس گذرے ہین یاد ہی - پہلی فقیر نے سیر و دکا حال بہی بیان کیا اور چند امورات کی پیش گوئی کی - ایک اور فقیر کے پاس پہنچا تو پھر لکہتا ہی کہ مین نے مسات ہو قری شکل کرتون کے

سیری ہندوستان مین آنیکے وقت ہندو بھی اس ملک مین بڑی دولتمند تاجر تہی اور دیگر کاروبار انجام دیتی تھے نومسلم اکثر بنگالہ مین کثرت سی ہوی اور دہلی آگرہ مین بہت کم تہی ۞
مالگذاری کا طریقہ وہی تہا جیساکہ اب جاری ہی اور جیساکہ ہندوؤنکے وقتمین تہا۔ جو تغیرات شیرشاہ نے کئے اور جنکی تکمیل اکبر کیوقتمین ہوئی اون سی غرض ہندوستان کے قدیمی طریقہ مالگذاری کے بدلنے کی نہ تھی بلکہ اوسکو مکمل کرنا مقصود تہا۔ شاید عمال کی لاعلمی اور جدید فتوحات کی ابتری سی کچھ خرابیان یا کہین زاید ستانی ہوگئی ہو۔ رعایا کے حالات عموماً بہت اچھی تھے اونکے مکان اونکے اسباب سب عمدہ تکلف سے تھے۔ اونکی عورتین سونے اور چاندی کے زیور پہنتین۔ ہر رعیت کیے پاس عمدہ پلنگ اور نفیس باغ تھے۔ ملک مین عموماً رونق تھی۔ ایک سیاح نے جسنے ۱۴۸۸ء مین اس ملک کی سیر کی ہی گجرات کی بڑی تعریف لکھی ہی اوسکا بیان ہی کہ گنگا کے کنارہ عمدہ عمدہ شہر اور خوبصورت باغ آباد تھے اور سیاحون نے کھمبات کو سولہ صدی کے شروع مین لکھا ہی کہ نہایت ہی عمدہ بنا ہوا شہر تہا اور وہ خوبصورت اور زرخیز ملک مین واقع تہا وہان تمام ملکونکے تاجر اور ہر قسم کے اہل حرفہ اور دستکار موجود تھے۔ ابن بطوطہ نے بھی جسنے محمد تغلق کے سی ظلم رسیدہ اور ابتری کے زمانہ مین سیر کی ہی لکھتا ہی کہ مین نے اکثر بڑی بڑی شہر آباد دیکھی۔ بابر بھی جوکہ مثل یورپین کی اس ملک کو ذرا نفرت سے دیکھتا تہا اپنی تزک بابری مین یہانکی زرخیزی اور شان وشوکت کی بڑی تعریف لکھتا ہی اوسنے بیان کیا ہی کہ اس ملک مین مینے سونا اور چاندی کثرت سی دیکھا اوسنے بہت آبادی اور بے شمار کاریگر ہر ایک تجارت اور پیشہ کے دیکھکر بڑا تعجب ظاہر کیا ہی۔ عبدالرزاق ایلچی نے جس کو سنہ ۱۴۴۲ء مین تمرلنگ کے پوتے نے بھیجا تہا اوسوقت جنوبی ہندوستانکی سیر کی۔ اوسنے بھی اس ملک کی سبزی اور فرحت وتازگی کا حال بڑی تعریف سے لکہا ہی۔ اوسکے سیاحون نے اوس زمانہ مین بیجانگر کو دیکھا اوس سلطنت کی وسعت اور شان وشوکت اور رعایا کے تمول اور راجہ کی جاہ وحشمت غرض ہر امر کو ایسی ہی تعریفون سے لکہا ہی جیساکہ اوس زمانہ

اوسکے پیچھے پیچھے جاتی دیکھین اور اوسی فقیر کے پاس ایک شیر تہا جو ہرنی کے ساتھ باتفاق رہتا تہا ۞

+ بنگالہ مین گنگا کے مشرق قریب نصف آبادی کی مسلمان تھی۔ اور بنگال کے اکثر حصہ مین یہ تہائی تھی مگر بہار کے مغرب مین اور بنارس مین بیسوین حصہ سی زیادہ نہ تھے ۞

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

دہلی اور قنوج کو سراہا ہی۔ ایک سیاح نے اس شہر کا محیط ساٹھ میل لکھا ہی مگر ایک دوسرے
سیاح کے تحریر کی بموجب سات میل تہا۔ ابن بطوطا شہر مدہورا کی نسبت جو کہ ہندوستان
جنوبی کنارے کے سرے پر واقع تہا اور جسکو کہ مسلمانون کو فتح کئے تہوڑے دن گذرے تھے
بیان کرتا ہے کہ وہ شہر مثل دہلی کے آباد تہا اور یہ بھی لکھا ہی کہ تمام ملک مالابار مین جو دو مہینے
کے سفر کی راہ کے دورہ مین ہی ایک بالشت بہر زمین بھی غیر مزروعہ نہتی ہر شخص
کے پاس ایک عمدہ مکان نفیس باغ کے درمیان مین بنا ہوتا اور باغ کا اکثر چوبی احاطہ ہوتا
بندرگاہون کی بھی بڑی تعریف لکھی ہے سیاحون نے لکہا ہے کہ دونون ساحل پر
بندرگاہ مثل بڑے بڑے شہر کے تھے اور انمین دنیا کے ہر سمت سے تاجر آتے جاتے
تھے۔ بیرونی تجارت افریقیہ۔ عرب۔ ایران اور چین سے ہوتی اور اندرونی تجارت ہندوستان
کے شہرون مین بھی بکثرت جاری تھی۔

ابوالفضل نے اکبر کے عہد مین سلسلہ ڈاک کا بذریعہ گہوڑون کے جاری کیا تہا مگر ابن بطوطا
لکھتا ہے کہ محمد تغلق کے عہد مین بھی یہی سلسلہ جاری تہا اور شیر شاہ نے بھی اپنے
وقت مین سڑکون کو بہت درست کیا ابن بطوطا لکھتا ہے کہ مالابار کے کنارے جو دو سو [illegible]
مین ہندون نے پاس تہا ہر سڑک پر سایہ دار درخت ٹہرنے کے مکان اور کنوئین
دیکھنے مین آئی اور حال مین جو ایک کتبہ ملا ہے جسکی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ عیسی سے
پہلے تیسری صدی مین اسی راجہ نے کنوئین کہدوائے اور شارع عام پر درخت لگوانے
کے حکم دئے تھے لوگونکا ایسا بیان ہے کہ پہلے پہل چاندی اور سونیکا سکہ اکبر ہی نے
جاری کیا ہی مگر یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہندون کے یہان بھی اونہین دہاتون سے
اگلے زمانہ مین سکے موجود تھے اور غالبا یونانیون سے سنہ عیسوی کے شروع مین سکہ
اہل ہند نے اختیار کیا تہا۔ ایک چاندیکا سکہ التمش کے عہد کا بھی دیکھنے مین آیا۔
پہلے بادشاہون نے دینار اور درہم مثل خلفاء کے جاری رکہے اور پہر اوسکے بعد
ٹنکے ہوئے اور ٹانکونکو دام اور جیتل مین تقسیم کیا۔ شیر شاہ نے ٹانکہ کا نام روپیہ رکہدیا
اور اسیکا اکبر نے بھی رواج دیا۔ اور اوسنے اوسکا وزن ایک خاص پیمانہ پر مقرر رکہا
اور یہی وزن مغلیہ خاندان کے آخر تک رہا ؛

جو نمونے اہل اسلام کی عمارات کے اب موجود ہین اون سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اون سلاطین کو کسیقدر توجہ عمدہ اور نفیس مکان تیار کرانیکی جانب تھی - اونکی عمارتین نہین اکثر لوگ دار مسجد بنواتے تھے اکبر کے زمانہ سے لیکر بعد بڑی بڑی اور شان و شوکت کی عمارتین بنوائی گئین اوس سے پہلے فیروز تغلق اور اوسکے بعد شاہجہان کو اس طرف بڑی توجہ رہی قطب منار - دلی کی جامع مسجد - تاجگنج - ہمایونکا مقبرہ - اور اونکے سوای اور عمارتین سلاطین اہل اسلام کے شوق عمارت کی شاہد ہین ؛

ابتدا مین مسلمان بڑے مضبوط ہوتے تھے اور قوی موٹے کپڑے کی پہنتے مگر اورنگ زیب کے زمانہ مین وہ کمزور اور سپاہ تمام ہو گئے اور ڈھیلے کرتے بہت باریک ململ کے پہننے لگے اور اونکے جامہ ان مین بہت تبدیلیان ہوئین - اکبر نے مسلمانونکو ہند کے اصلی باشندون سے ہماوات اور طریقون مین یکسان کرنا چاہا - چودہ صدی کے شروع مین پان کا رواج ہوا اور کیا ہی نئی نئی ایجاد ہوئین - عطر گلاب کا ایجاد نور جہان سے اور حقہ پینے کا رواج جہانگیر کے عہد سے ہوا -

اہل اسلام نے سنسکرت دان اون پر ترجیح تاریخ لکھنے مین حاصل کی - گو اونکی تواریخ مین بعض نقص بھی ہین مگر عموماً اون مین واقعات کے حالات مسلسل اور علم جغرافیہ اور سند وغیرہ کی تفصیل اور دیگر مصنفون کے حوالے پائے جاتے ہین اور انہین امورات سے برہمنونکے قصے اور کہانی کی کتابون پر انکو ترجیح دیجاتی ہے - جسوقت مسلمانون نے سلطنت دہلی کو قایم کیا تو اوسوقت بیشک اونکی بولی مین سنسکرت الفاظ شامل ہونگے ایک اسلامی مورخ لکھتا ہے کہ یہ حال کی زبان تیمور کے حملے کے زمانہ سے جاری ہوئی ہے مگر اسکے یقین کرنے مین بہت شک ہے - سولہوین صدیکے شروع مین اس زبان نے ایک صورت پکڑی - اردو کی زبان کا سب مین پرانا شاعر ولی ہوا جسنے سترہوین صدیکو دیوان بنوا لکھا ہے - اوسکے بعد بہت شعرا گذرے ہین سودا نے مثل فردوسی اکثر ہجو کے قصیدے لکھی ہین - میر - انشا - ناسخ - ذوق - غالب وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیفات سے اردو زبان کو بہت رونق اور زینت دی - بنگالی - گجراتی - دکھنی زبانونمین فارسی عربی زبانون کے الفاظ بکثرت شامل ہین - مگر اون تو مثل ہندوستانی کے کوئی نئی زبان نہین پیدا ہوئی وہ اپنی حالت پر قایم رہین ؛

مشہور واقعات سنین

واقعہ	سنہ
سکندر نے ہندوستان پر چڑھائی کی	۳۲۷ برس قبل عیسی
بکرماجیت تخت پر بیٹھا	۵۷ برس قبل عیسی
نوشیروان کا لشکر ہندوستان مین داخل ہوا	۵۳۰ سنہ مسیحی بعد
خلیفہ ولید کے عہد مین مسلمانون نے اول دفعہ سندھ کے پار داخل ہو کر بڑا تسلط کیا	۷۱۱ ع
سبکتگین نے ہندوستان پر چڑھائی کی	۹۷۰ ع
ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی کا پہلا حملہ ہوا	۱۰۰۱ ع
محمود غزنوی نے سومناتھ کو فتح کیا	۱۰۲۴ ع
شہاب الدین محمد غوری کا پہلا حملہ	۱۱۹۱ ع
پرتھی راج کو شہاب الدین غوری گرفتار کر لے گیا	۱۱۹۳ ع
قطب الدین ایبک دہلی کا اول بادشاہ ہوا	۱۲۰۶ ع
چنگیز خان کی فوج ہندوستان کیطرف آئی	۱۲۱۳ ع
رضیہ بیگم دہلی کے تخت پر بیٹھی	۱۲۳۶ ع
ہندوستان کی بادشاہت غلامونکے خاندان سے نکلکر خلجیون کے ہاتھ آئی	۱۲۸۰ ع
دکن پر مسلمانونکا پہلا حملہ ہوا	۱۲۹۴ ع
خلجیونکے خاندان سے بادشاہت نکلکر تغلقونکے ہاتھ گئی	۱۳۲۱ ع
امیر تیمور صاحبقران دہلی مین داخل ہوا	۱۳۹۸ ع
اکبر بادشاہ بمقام امرکوٹ مین پیدا ہوا	۱۴۴۲ ع
ہندوستانکی بادشاہت سیدون سے لودیون نے لی	۱۴۵۰ ع
بابر بادشاہ ابراہیم لودی کو پانی پت کی لڑائی مین مارکر دہلی کے تخت پر بیٹھا	۱۵۲۶ ع
نظام نامی ایک سقہ نے تخت پر بیٹھکر چمڑے کا سکہ جاری کیا	۱۵۳۹ ع
اکبر بادشاہ نے دنیا سے رحلت کی	۱۶۰۵ ع
مرہٹونکے راج کا بانی مبانی سیواجی پیدا ہوا	۱۶۲۷ ع
اورنگ زیب نے احمد نگر مین وفات پائی	۱۷۰۷ ع
نادر شاہ نے دہلی مین قتل عام کیا	۱۷۳۹ ع
پانی پت مین احمد شاہ درانی نے بہاؤ مرہٹہ کو شکست دی	۱۷۶۱ ع
دہلی کے آخری بادشاہ شاہ عالم کو غلام قادر نے اندھا کیا	۱۷۸۸ ع
لارڈ لیک انگریزی فوج لیکر دہلی مین داخل ہوا۔ اور شاہ عالم کو مرہٹونکی قید سے چھوڑا کر پنشن مقرر کر دی	۱۸۰۳ ع

تفصیل مشہور جنگ متعلق مفتاح التاریخ حصہ اوّل

نام جنگ	کہاں وہ مقام واقع ہے	سنہ	نام فریقین	فتحیاب	کیفیت
کورکشیتر	قریب دہلی کے ہے۔ اب پانی پت نام سے مشہور ہے	۱۴۰۰ برس قبل عیسی	پانڈو زیر حکم جدہشتر و ارجن کے اور کورو زیر حکم درجودہن کے	پانڈو	تین آدمیون کے سوای کورون کے تمام لوگ مارے گئے
جہیلم	پنجاب کے پانچ دریاؤن مین سے ہے	۳۲۷ برس قبل عیسی	یونانی زیر حکم سکندر اعظم اور ہندی زیر حکم راجہ پورس	سکندر	راجہ نے اطاعت اختیار کی
لمغان	پیشاور کے قریب ہے	۹۷۶ء	اہل اسلام زیر حکم سبکتگین اور اہل ہنود زیر حکم جیپال	سبکتگین	راجہ نے اطاعت اختیار کی
پیشاور	پنجاب کے شمال مین	۱۰۰۱ء	اہل اسلام زیر حکم سلطان محمود اور اہل ہنود زیر حکم راجہ جیپال	سلطان محمود	راجہ اپنی ذلت کے باعث جلکر مر گیا
وہیند	قریب پیشاور کے	۱۰۰۰ء	اہل اسلام زیر حکم سلطان محمود و اہل ہنود زیر حکم راجہ انندپال	سلطان محمود	
تلاوڑی	دریای تہانیسر اور کرنال کے	۱۱۹۱ء	اہل اسلام زیر حکم شہاب الدین محمد غوری اور ہنود زیر حکم راجہ پرتھی راج	راجہ پرتھی راج	
تہانیسر	انبالہ و کرنال کے درمیان	۱۱۹۲ء	ایضاً ایضاً	شہاب الدین محمد غوری	بنا سلطنت اہل اسلام قائم ہوئی
پانی پت (جنگ اوّل)	۵۰ میل دہلی سے شمال مغرب مین	۱۵۲۶ء	مغل زیر حکم بابر اور اہل ہند زیر حکم ابراہیم لودی	بابر	ہندوستان مغلونکے ہاتھ مین آگیا
فتحپور سیکری	آگرہ کے قریب	۱۵۲۷ء	مغل زیر حکم بابر اور راجپوت زیر حکم رانا سنگا	بابر	راجپوتونکی قوت کا زوال
بکسر	بنارس سے پچاس میل پر	۱۵۳۹ء	ہمایون اور شیر شاہ کے درمیان	شیر شاہ	
قنوج	دریای گنگا پر فرخ آباد کے قریب	۱۵۴۰ء	ہمایون و شیر شاہ	شیر شاہ	ہمایون ایرانکو بھاگ گیا اور تخت دہلی شیر شاہ کے قبضہ مین آیا

پانی پت (جنگ دوم)	۵۰ میل دہلی سے شمال و غرب	۱۵۵۶ء	بیرم خان اکبر کیجانب اور ہیمو بقال شاہ عدلی کیجانب	بیرم خان	
تیلیکوٹ	دریائے کرشنا پر	۱۵۶۵ء	اسلامی سلطنتین بیجاپور، احمد نگر، گولکنڈہ، بیدر ایکجانب اور بیجانگر کا راجہ دوسری جانب	اسلامی سلطنتین	سلطنت بیجانگر کا معدوم ہونا
اُجین	سپرا ندی کے کنارے	۱۶۵۷ء	راجہ جسونت سنگھ منجانب دارا شکوہ اور اورنگ زیب و مراد	اورنگ زیب و مراد	
آگرہ (جنگ اول)	دہلی کے جنوب و مشرق	۱۶۵۸	دارا شکوہ راجہ جسونت سنگھ ایکجانب اور اورنگ زیب و مراد دوسری جانب	اورنگ زیب و مراد	شاہجہان کا قید ہونا اور اورنگ زیب کا تخت پر بیٹھنا
کجھوہ	گورکھپور کے ۵ میل شمال و مغرب	۱۶۵۹ء	اورنگ زیب اور شجاع	اورنگ زیب	
آگرہ (جنگ دوم)	دہلی کے جنوب و مشرق	۱۷۰۷ء	شہزادہ اعظم شہزادہ معظم	شہزادہ معظم	اعظم لڑائی مین زخم کھا کر او بیٹون سمیت مر گیا
آگرہ (جنگ سوم)	"	۱۷۱۳ء	جہاندار شاہ و فرخ سیر	فرخ سیر	
شاہ پور	قسمت راولپنڈی مین گجرات کے جنوب و مغرب	۱۷۱۹ء	محمد شاہ اور عبد اللہ خان و چوڑامن جاٹ	محمد شاہ	
سرہند	لودھیانہ کے جنوب و مغرب	۱۷۴۸ء	شاہزادہ احمد اور احمد شاہ درانی	شاہزادہ احمد	
پانی پت (جنگ سوم)	۵۰ میل دہلی کے شمال و مغرب	۱۷۶۱ء	مرہٹے زیر حکم بھاؤ اور احمد شاہ درانی	احمد شاہ درانی	مرہٹوں کی طاقت کا زوال

مختلف سوالات امتحانات یونیورسٹی کلکتہ و مڈل کلاس انگریزی و اردو و نارمل اسکول

(۱) اکبر کے عہد سلطنت کا مختصر حال لکھو۔

(۲) منو نے اپنی آئین مین ہندوستان کے زمانہ قدیم کی گورنمنٹ کا قانون ذات اور حرفہ کا کسطرح سے حال لکھا ہے؟

(۳) زمانۂ قدیم کے ہندوستانکی مالگذاریکا حال لکھو۔ زمیندار کون تھے اور اونکو کیا اختیار حاصل تھے اور اوسکا کیا کام تھا؟

(۴) جینی والے بدھ اور برہما کے پیرو کے درمیان مین ہین" اسکی تشریح کرو۔ اور بتاؤ کہ بدھ اور برہما کے اصول و عمل آپسمین ایک دوسرے سے کن کن باتونمین مطابق اور کن کن مین مختلف ہین؟ اور مذہب جینی ان ایکسے کن کن باتونمین مطابق ہے۔

(۵) سکندر اعظم کے ہندوستان پر حملہ اور بابر کی فتح کا حال لکھو۔ بابر نے اپنے حالات اپنے آپ لکھین ہین۔ اوسکی تحریرات کی کیا کیفیت ہے اور وہ کس قسم کی ہین اور اون سے مصنف کے چال چلن کا کیا حال معلوم ہوتا ہے؟

(۶) ہندوستان کے ملک کیحالت اورنگ زیب کے عہد کے اختتام کے زمانہ کے قریب کیا تھی؟

(۷) ذیل کے اشخاص کا حال مفصل لکھو۔ ٹوڈرمل - ابوالفضل۔

(۸) ہندوستان کے سرحد تک آج کا حال بیان کرو۔ اور آریا والونکا حال ابتدا سے لیکر اونکے دریای گنگا کے میدانون مین آباد ہونے تک کے زمانہ کا لکھو۔

(۹) یونانیون کے سرحد حملون کے مختصر حالات لکھو۔

(۱۰) کونسی بڑی لڑائی سے ہندوستانمین اسلامی طاقت اچھی طرح سے قائم ہوئی ہے۔ قطب الدین کون تھا؟ جسکا خاندان وہ تھا اوس خاندانکی بڑی بڑی مشہور بادشاہونکے نام بتاؤ۔

(۱۱) یونان والون نے جو ہندوستان کا حال لکھا ہے اوسکی مختصر کیفیت لکھو۔ یہ بیانات کس قدر اعتبار کے قابل ہین؟

(۱۲) ہمایون کی تاریخ کا مختصر حال لکھو۔

(۱۳) شمال و مغرب سے ہندوستان پر جو حملے ہوئے ہین اونکو بترتیب سنہ لکھو۔ اور یہ بتاؤ کے کسطرح

کہ کون سے حملوں مین استمراری فتوحات ہوئین ؟

(۱۴) ہندوؤن کے طریقہ انتظام دیہات کا حال لکھو۔

(۱۵) بارہوین صدی کے آخر مین ہندوستان کے شمال مین جو ہندو سلطنتین فتح ہوئین اونکے واقعات لکھو

(۱۶) اکبر کے مذہب اور اوسکے ذاتی اعتقاد کے بارہ مین کیا جانتے ہو اوسکی تشریح کرو۔

(۱۷) جب بابر نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت ہندوستان کے ملکی حالات کیا تھے ؟۔ بابر کے حملون کے حالات لکھو۔

(۱۸) مذہب بدھ کے ہندوستان مین پیدا ہونے اور ترقی و زوال کا حال لکھو۔ اور ہندو مذہب سے اوسے مشابہ کرو۔

(۱۹) مذہب بدھ کے دو مشہور راجاؤن کا حال تم کیا جانتے ہو۔ ؟

(۲۰) بنگالہ کی تاریخ بختیار خلجی سے لیکر اکبر تک لکھو۔

(۲۱) اکبر کی فتوحات اور اونکے تسلط کا حال لکھو۔ اور تھوڑا سا حال اوس زمانہ کے ہندو سرداروں کا بیان کرو۔

(۲۲) تہانیسر اور پانی پت کہان پر واقع ہین ؟۔ ان جگہون پر جو لڑائیان ہوئین اونکا حال اختصار کے ساتھ بیان کرو۔

(۲۳) بدھ ۔ بہلول لودہی ۔ چندر گپت اور نظام الملک ۔ ان اشخاص کا کچھ احوال بیان کرو۔ نادرشاہ و احمد شاہ ابدالی کے حملہ جات کا حال صاف صاف لکھو۔

(۲۴) اکبر اور اورنگ زیب کے وقت ہندوستان مین مغلونکی عملداری کہان تک تھی ؟ ان دونون بادشاہون کے چال و چلن مین کیا فرق تھا ؟۔ کن وجوہات سے مغلونکی سلطنت تباہ ہوئی ؟ اورنگ زیب اور مرہٹونکے درمیان کیون لڑائی ہوئی ؟

(۲۵) جنگہائے مندرجہ ذیل کا احوال صاف مختصر بیانکرو۔ فتحپور سیکری ۔ شاہ پور۔

(۲۶) بلبن کا چال و چلن بیانکرو۔ فیروز تغلق کس سنہ مین مرا اوسنے کون عمدہ کام کئے ؟۔

(۲۷) تیمان بادشاہونکے خاندان کی بنیاد کسنے ڈالی اوس کا مختصر حال لکھو۔

۲۸ شمال و مغرب کے گوشہ سے ہندوستان پر کتنے حملے ہوئے ؟ ہر ایک کی تاریخ معلوم حملہ کرنیوالے اور مقام حملہ و ضرر نتیجہ کے ترتیب وار لکھو۔

(۲۹) جنکے نام ذیل مین لکھے ہین اونکا حال مختصر لکھو - بدہ - نور جہان - آصف جاہ - میر جملہ نانک شاہ -

(۳۰) ہمت کس راجہ کیوقت سے جاری ہوا وہ کس بنس مین تہا - سکندر اعظم نے کب ہندوستان پر چڑہائی کی - محمود غزنوی کے خاندانین کس سنہ تک سلطنت رہی اور آخری بادشاہ کون تھا اور کسطرح سلطنت جاتی رہی -؟

(۳۱) غلامونکے خاندانکے اول و آخر بادشاہ کے نام لکھو اور حال وفات پچھلے بادشاہ کا - سنہ ۱۲۱۰ء سے سنہ ۱۲۹۰ء تک کن کن واقعات کے باعث مشہور ہین -؟

(۳۲) تغلق خاندانمین کون کون بادشاہ کس کس سنہ مین تخت نشین ہوئے بہ ترتیب لکھو اور یہ بھی بتاؤ کہ ان بادشاہون نے کس کس سنہ مین کسطرح وفات پائی -؟

(۳۳) اکبر کل ہند کے کونسے حصہ کا راجہ تھا - اور ناگ بنسی راجون مین پہلا راجہ کون تھا -؟ بابر کا حال مختصر لکھو -

(۳۴) محمود غزنوی کے ہندوستان پر کتنے حملے کس کس سنہ مین کس کس جگہہ ہوئے - اور دکن پر پہلے کون سے بادشاہ اہل اسلام نے چڑہائی کی -؟

(۳۵) تخت طاؤس کس بادشاہ نے بنوایا تہا - اور اوسکو کس بادشاہ کیوقتمین اور کون بادشاہ کہانکو لیگیا - احمد شاہ درانی اور بہاؤ مرہٹہ کی لڑائی کیوقت دہلی مین کون بادشاہ تہا -؟

(۳۶) شمس الدین التمش اور علاؤالدین خلجی کی بادشاہت کا اختصار کے ساتھہ حال بیانکرو -

(۳۷) جسوقت اکبر تخت پر بیٹھا ہندوستان کیحالت کیا تھی کون کون صوبے اوسنے فتح کیے اونکے نام لکھو - احمدنگر کے فتح کرنیکا کچھہ مختصر حال لکھو - کون کون آئین اوسنے جاری کئے - کون کون سے مشہور شخص اوسکے زمانہ مین ہوئے اونکے نام لکھو -

(۳۸) سنہ ۱۲۰۶ء اور سنہ ۱۸۰۳ء کے درمیان دہلی کتنی بار فتح ہوئی اور کس سنہ مین کس کس نے فتح کی -

(۳۹) کرکستر کی لڑائی کا حال مختصر طور سے لکھو -

(۴۰) سکندر کے ہندوستان پر حملہ کا حال لکھو - بتاؤ کہ وہ کہانتک آیا تہا - اور کون شخص اوس سے لڑا -

(۴۱) محمود غزنوی کے مشہور تاریخون حملون کے سنہ اور نام لکھو -

(۴۲) مسلمان بادشاہوں مین سب سے مشہور بادشاہ تمھارے قیاس مین کون تھے اور انکے مشہور ہونے کے کیا سبب تھے ؟

(۴۳) خلجی بادشاہوں مین سب سے بڑا بادشاہ کون تھا اور اوسکی بادشاہت کا حال مختصر طرح سے لکھو۔

(۴۴) منو۔ سیواجی۔ بابر۔ ابوالفضل۔ یہ اشخاص کس کس وقت مین ہوئے انکا کچھہ حال لکھو۔

(۴۵) دکن پر پہلی پہل کس مسلمان بادشاہ نے حملہ کیا اور کس سنہ مین اس سے پہلے کون بادشاہ ہوا اوسکا چال چلن اور موت کا حال لکھو۔

(۴۶) سومناتھہ۔ تلاوری۔ پانی پت۔ ان مقامون پر کب اور کنکے درمیان لڑائی ہوئی اور کیا کیا عہد وپیمان ہوا۔

(۴۷) مغلون کے خاندان سے بادشاہت کب اور کسطرح جاتی رہی۔

(۴۸) اکبر نے اپنے عہد سلطنت مین جو جو فتوحات کین اونکا مفصل حال لکھو اور ان اشخاص کے نام لکھو جنسے اوسکا ہر ایک لڑائی مین مقابلہ ہوا۔ اور یہہ بھی لکھو کہ اوسکی تخت نشینی کے وقت کس قدر ملک ہندوستان کا مغلون کے قبضہ مین تھا اور اوسوقت کون کون شخص اوسکی تخت نشینی کے مانع ہوئے۔ اکبر کے وفات کیوقت سلطنت مغلیہ کی حد کہانتک تھی ؟

(۴۹) اشخاص مندرجہ ذیل کا مفصل حال لکھو رانا سنگا۔ میدنی رای۔ شیر شاہ۔ ہیمو۔ داؤد خان۔ باز بہادر۔ بھگوانداس۔ بہرام خان۔ عبدالله خان۔ راناپرتاب سنگھ۔ چاند بی بی۔ مہابت خان۔ شیر افگن خان۔ مسٹر ٹومس رو۔

(۵۰) مقامات ذیل پر کس کس سنہ مین اور کس کس کے درمیان لڑائیان ہوئین ٹھیک ٹھیک لکھو۔ ٹیلی کوٹ۔ آگرہ۔ قنوج۔ سرہند۔ فتحپورسیکری۔ پانی پت۔ اور علاؤالدین خلجی کے چتور کے حملہ کا حال اور یہہ بھی لکھو کہ اول ہی اول فوج سپاہیون کی ہندوستانیون کو ملنسی لڑائی مین تیار ہوئی تھی یعنی ہندوستانی لوگ گوردون کی سی وردی پہنکر اور قواعد سیکھکر کب لڑے۔

(۵۱) خاندان تغلق کا سب سے مشہور بادشاہ کون ہوا ہے اوسکا مختصر حال لکھو۔

(۵۲) محمود غزنوی۔ شہاب الدین غوری اور تیمور نے ہندوستان کے کن کن حصے

جو جو شہر فتح کیے ان تینوں کے فتح کیے ہوئے شہروں کی علیحدہ علیحدہ فہرست مع سنہ علیسوی کے لکھو۔

(۵۴) سنہ ۱۲۰۶ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک دہلی کون کون سے بادشاہوں کے ایک سلطنت میں شامل رہی۔

(۵۵) تہانیسر - پانی پت - پلاسی کی لڑائیاں کس کس سنہ میں اور کن کن کے درمیان ہوئین تھین اور ہر ایک کا نتیجہ کیا ہوا۔ ؟

(۵۶) سلطنت مغلیہ کو کس بادشاہ کے عہد میں استحکام حاصل ہوا اور کس کے عہد میں زوال ہوا ان دونوں بادشاہوں کے خصایل اور ملکی انتظام میں کیا فرق تھا۔ ؟

(۵۷) سلطنت بہمنی کا بانی کون تھا اسکی وجہ تسمیہ بتلاؤ۔ یہہ سلطنت کب سے کب تک قایم رہی اور اس کے ہمعصر سلاطین دہلی کے نام لکھو۔ اور کسکے عہد میں اسکی بنا پڑی اور وہ برباد ہوئی اور کونسی پانچ سلطنتین اوس سے پیدا ہوئین۔ اوسکی حریف سلطنت کون تھی اور وہ کب اور کسطرح برباد ہوئی اور یہہ بھی تحریر کرو کہ یہہ پانچ سلطنتین کب اور کسطرح ہر ایک اپنی باری باری سے معدوم ہو گئین۔ ؟

(۵۸) بعد وفات اورنگ زیب کے کن کن بڑے شخصوں نے اپنی اپنی باری سے دربار دہلی میں بار پایا۔ ؟

(۵۹) نادر شاہی کا مفصل حال لکھو۔ تیمور نے کب حملہ کیا اور ہند کے کون کون سے شہروں کو گذرا۔ ؟

(۶۰) اکبر کے انتظامات مالی و ملکی کا مفصل حال بیان کرو۔ اور شاہجہان و دربار کا چال چلن بیان کرو۔ ؟

(۶۱) اشخاص ذیل کا حال لکھو۔ گرو - باپا - بہوج - ابو الفتح لودہی - پرتہی راج - بیربل - نورجہان - چاند سلطانہ - ملک عنبر - آصف جاہ - رام راجہ - ذو الفقار خان - غلام قادر -

(۶۲) سلطنت بہمنی اودہ اور حیدرآباد دکن کی بنیاد کا حال لکھو۔ اونکے بانی کون تھے اونکی مختصر تاریخ بیان کرو۔

شجرہ خاندان مغلیہ معہ سنہ جلوس

- امیر تیمور صاحبقران سنہ ۱۳۶۹ء
  - میران شاہ میرزا
    - محمد شاہ میرزا
      - ابو سعید میرزا
        - شیخ میرزا
          - ظہیر الدین محمد بابر سنہ ۱۵۲۶ء
            - ہمایون سنہ ۱۵۳۰ء
              - جلال الدین محمد اکبر سنہ ۱۵۵۶ء
                - سلیم عرف جہانگیر سنہ ۱۶۰۵ء
                  - خسرو
                  - مرزا خرم عرف شاہجہان سنہ ۱۶۲۸ء
                    - دارا شکوہ
                    - شجاع
                    - اورنگ زیب عرف عالمگیر سنہ ۱۶۵۸ء
                      - مرزا اعظم
                      - شاہزادہ معظم بہادر شاہ عرف شاہ عالم اول سنہ ۱۷۰۷ء
                        - جہاندار شاہ سنہ ۱۷۱۲ء
                          - عالمگیر ثانی سنہ ۱۷۵۴ء
                            - شاہ عالم ثانی سنہ ۱۷۵۹ء
                              - اکبر ثانی سنہ ۱۸۰۶ء
                                - محمد بہادر شاہ
                        - عظیم الشان
                          - فرخ سیر ۱۷۱۳
                          - محمد شاہ سنہ ۱۷۱۹
                            - احمد شاہ سنہ ۱۷۴۸ء
                      - شاہزادہ کام بخش
                    - مراد بخش
                  - شاہزادہ پرویز
                - مراد
                - دانیال
            - کامران
            - ہندال
            - مرزا عسکری

قطعه تاریخ من نتایج طبع عالم مثال عالی نظر بلند خیال جناب مولانا مولوی محمد فضل الرحمن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بجنور

بارک الله وزیر احمد صافی طینت
فیض طبع تو باران بهارست که داد
کرده نسخه تالیف که چون داروی جان
نامه تو که مخشی ست با نواع نکات
قادر انداز تواریخ لبسی تیر انداخت
زنهی مانی بطرب گزره اخلاص و ادب
نام تو تا باید باد که نام شاهان
فضل تاریخ عجیب از سر اخلاص بگفت

داری از گنج تواریخ چها الفت بکف
طالبان را در شهوار چو گوهر بصدف
می سزد گر ببرند اهل کمالش بشغف
چون نباشد زتصانیف مغز اشرف
لیک تیرت بعجب اسلوب رسیده بهدف
کرده زنده باین آب لقا نام سلف
بهتینک و تشبیه نگهداشتی آن از تلف
یادگار سلف و تاریخ وهادی خلف
۱۲

نتیجه فکر شاعر نازک خیال شیرین مقال منشی کیو رام صاحب متخلص هوشیار دهلوی

آن وزیر احمد که باشد مهر اوج اقتدار
ذره از نور رای انورش مهر منیر
هادم کاخ جهالت بانی قصر علوم
باد دانش است مهر و باغ بینش را بهار
کرد تاریخی مرتب با هزاران زیب و زین
معنی او آب حیوانست در ظلمات لفظ
آمدش تاریخ موج چشمهای فیض و خیر
گر بفصلی روکنی شد زبده تاریخ هند
عیسوی را زبده تاریخ لاثانی نهاد
جستجو کرده است زینت رای تاریخها
بنده هم گفته برای سال هجری مصرعی

مرکز فضل و بلاغت علم و دانش را مدار
برگی از گلزار طبع خرمش فصل بهار
حامی رسم محبت قامع اصل نقار
بحر رافت راست در و نخل همت را ثمار
از برای فیض و نفع اهل امصار و دیار
هر که آنرا یافت ماند زنده دائم خضروار
هست نزهت گاه خاطر سال هجری یادگار
هم چنان مرغوب دلها دید رنگ اعتبار
فرخ و فرخنده و دمساز از بی سمت شمار
کرده جز دولتش یکی از بندگان خاکسار
شمس فخر ارباب اصل چو عقلات لیست یار

غلطنامہ مفتاح التاریخ حصہ اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۶	اور	اور	۳	۹	الزام	التزام
۔۔	۲۴	جادوسمت	جادہ چشمت	۔۔	۱۶	غبی	نبی
۳	۸	حسن کانوی	حسن کانگوی				
۳	۱۳	تیہرون	پتہرون	۲۹	۲۰	سومناہہ	سومناتہہ
۴	۴	کہتے ہین	کہتے تہے	۳۱	۳۰	سلطان کی ہے	سلطان کی کی ہے
۵	۴	جاری ہون	جاری تہے	۳۲	۲۷	۱۰۹۶	۹۹۶
۶	۱۸	سورج بنسی چندر بنسی	سورج بنسی اور چندر بنسی	۳۳	۱	غزنی مین	غزنی
۹	۶	یسمی	رشیمی	۔۔	۲۷	معافی کا	معافی کا حکم دیا
۔۔	۱۰	جاسون	جاسوسون	۳۵	۱۸	راج سوجگ	راجبوجگ
۔۔	۱۸	برہی	بُری	۳۹	۵	بدر	نذر
۱۰	۱	روی	روسی	۔۔	۱۱	سنہ ۱۱ء	سنہ ۱۲۱ء
۱۱	۴	سلوب	سلوب	۴۱	۳	اوسنی	اوسے
۱۴	۴	بجیرہ	بحیرہ	۔۔	۲۶	لوگون	لوگون سے
۱۵	۱۹	چندرگیت	چندرگپت	۴۳	۱	امران	ایران
۔۔	۲۲	صلح جو	صلح جو	۔۔	۲	خاندانکا	خاندانکا
۔۔	۔۔	تُران	پُران	۔۔	۴	بہرا اور بہت سے	بہرا اور بہت سے
۔۔	۲۳	جہکاما	جہکاتا	۔۔	۳۰	قراخان سے	قراخان سے
۱۸	۱۱	سنہ ۴ء	سنہ ۶ء	۴۸	۱۷	ادمی	آدمی
۲۰	۸	سلطت گدہ	سلطنت گدہ	۵۰	۱۵	پنداروں	پندرہ ۱۵ دن
۲۲	۱۴	بلبہی	بلبہی پور	۵۱	۱۴	بہال لودی	بہلول لودی
۔۔		صوبہ	صوبہ	۵۲	۲۶	کسانکو ساتہہ جہ گہری	کہانیکو ساتہہ جہ گہری
۲۲	۱۴	تاسخ	تناسخ	۵۴	۸	حوش	خوش
۔۔	۲۳	خاک	خاک کے	۔۔	۱۸	وبین	وقتین
۲۴	۲۰	حو	جو	۔۔	۱۹	احراجات	اخراجات
۲۶	۱	الپتگین	الپتگین	۵۵	۱۷	بیشتر	پیشتر
۔۔	۳	۔۔	۔۔	۔۔	۲۱	جوناخان محمد تغلق	جوناخان عرف محمد تغلق
۔۔	۱۳	۔۔	۔۔	۵۶	۵	ہاتحون	پانچون
۲۷	۱۰	دیگر	دیگر	۔۔	۲۳	آب	آپ
۲۸	۱۷	قصہ	قصبہ	۵۹	۳	سنہ ۵۵۵ء	سنہ ۱۵۵۵ء
۔۔	۲۶	جالت	حالت	۔۔	۵	۱۴ برس	۱۳ برس ۴ مہینے
۲۹	۵	ہی	سے	۔۔	۶	سے	پہلے
۲۸	۲۹	آگر	آگرہ	۶۲	۱	پولیٹیکل دگی	پولیٹیکل دلگی
۔۔	۱۳	کہمیر	کہمیرہ	۔۔	۱۸	احمد سی لیکر سہاسہ چندر	احمد سی لیکر سہاسہ چندر

تقریظ دلپذیر من نتائج طبع بلند ماہر علوم خفی و جلی جناب مولوی سید محمد حیدر علی صاحب سہسوانی

تاریخ ہندوستان مروجہ مدارس جو اپنے اجمال کے باعث سے شائقین فن تاریخ کو بے لطفی
بخشتی تھی اور کوئی شخص سوای طلبا مدارس کے جو بضرورت اوسکو پڑھتے تھے اوسکا دیکھنا
پسند نکرتا تھا جناب مولوی وزیر احمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ضلع اسکول بجنور نے بہت سی کتب تواریخ
اردو فارسی انگریزی جمع کرکے ہر بادشاہ کے متعلق جسقدر عمدہ عمدہ حالات و واقعات تھے
اوسکی حاشیہ پر لکھکر بمقبول طبائع خاص و عام کر دیا اسمین ایک یہہ خوبی کتنی بڑی ہوگئی کہ وہی
اجمال موجود ہے کہ جس سے طلبا مدارس صرف سنہ اور مشہور واقعات کو یاد کیا کرین اور
ایسی وضاحت ہی کہ شائقین تاریخ لطف قصص و حکایات حاصل کرین ہر چند کہ یہہ ایک اعلی درجہ کا
کام ہے مگر مین جناب مولویصاحب موصوف کے اعلی لیاقت اور بلند خیالات کے مقابلہ
مین کوئی بڑا کام نہین سمجھتا اس سے بہت عمدہ عمدہ کتابین تالیف کی ہین چنانچہ ایک کتاب
اعلام الناس جسمین خلفاء کے زمانہ کی بہت دلچسپ اور سچی واقعات ہین اور جسکو حسب الارشاد
جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر انگریزی سے اردو زبان مین نہایت خوبی کے ساتھہ ترجمہ کیا
اور جو بالفعل صاحب ممدوح کی قدردانی اور سرپرستی کیوجہ سے زیر طبع ہی نہایت خوب ہی۔
اور ایک تاریخ زبان انگریزی مین بہت عمدہ لکھی ہی جو عرصہ سے رائج ہی اور فی الحال ایک
کتاب انگریزی کی مبتدیونکے واسطے اس خوبی سے ترتیب دی ہی کہ جس سے ہر نوآموز کو
انگریزی حاصل کرنیمین نہایت آسانی ہوگی حقیقت مین مولویصاحب موصوف کی ذات
نہایت فیض رسان ہی مین دعا کرتا ہون کہ وہ ہمیشہ باین جوش لیاقت اپنے مقاصد مین کامیاب رہین ؛

OR

QUESTIONS AND ANSWERS.

ON THE TEXT BOOK OF THE

HISTORY OF INDIA.

(IN URDU.)

with a valueable preface, useful appendices and interesting foot-notes taken from English + Persian and Urdu Indian Histories.

BY

M. WAZIR AHMAD. B.A.

Head Master Government School Bijnor.

for the use of

the Candidates for the Middle-Class Examinations, for Tehsili and Village School-boys, for Normal School's pupil-teachers & for general readers.

1881.

SECOND EDITION.

Improved and Enlarged.

Printed and published by Thakur Pershad Manager.

QAISRI PRESS BAREILLY.

Price per Copy including postage. 6 Anas. } Commission Rs. 10. per cent.
Do. on thick paper 7 " } to a purchaser of above 10

مفتاح التاریخ حصہ دوم

یعنی

سوال و جواب تاریخ ہندوستان مروجہ مدارس سرکاری

جسمین حالات مرہٹہ و برٹش و حال جنگ افغانستان حال و دلچسپ حواشی و مفید ثبت

شامل ہین اور جسکو

مولوی وزیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول بجنور نے

بغرض فائدہ امیدواران امتحان مڈل کلاس انگریزی و اردو و طلبار ضلع اسکول

و مدارس تحصیلی و حلقہ بندی و متعلمان نارمل اسکول و عام شائقین کے تالیف کیا

سنہ ۱۸۸۲ء

مطبع ودیا درپن واقع شہر میرٹھ مین باہتمام خالیپا کلیانزا کے چھپا

قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک ۵ ۱۰ جلد سے زائد خریدار کو بیس روپیہ سیکڑہ کے حساب سے

کمیشن مجرا دیا جاویگا

طبع ثانی ۱۰۰۰ جلد

مفتاح التاریخ حصہ دوم

یعنی

سوال و جواب تاریخ ہندوستان

تاریخ عہد مرہٹہ

س ملک مہاراشٹر کس ملک سے مراد ہے؟ اوسکی حدود اور کیفیت لکھو

ج ملک مہاراشٹر مین کل جنوبی حصہ حاطہ بمبئی مع برار کے اور بیشتر حصہ اضلاع متوسط اور ایجنسی ممالک متوسط ہند اور نیز کچھ حصہ نظام حیدرآباد کی ریاست کا سب شامل تھا

اس ملک کے شمال مین ستپڑا پہاڑ ہے۔ مغرب مین سمندر اور مشرق مین ناگپور ہے۔

اس ملک کو دریاے نربدا۔ تاپتی۔ گوداوری۔ بھیما اور کرشنا سیراب کرتے ہین۔

اسمین جگہ بجگہ بڑے بڑی بھاری پہاڑی چٹانین ہین اور ذراسی محنت سے اون پہاڑیون کے عمدہ و محفوظ قلعے بن سکتے ہین۔ مرہٹون کے پہاڑی قلعے بھی کہلاتے تھے

س ابتدائی مرہٹونکا حال لکھو اور بیان کرو کہ وہ کسطرح سے سپاہی حالت سے شاہانہ رتبہ پر پہنچ گئے دکن کے کن اسلامی بادشاہونکے یہان اونہون نے پہلے نوکری کی اور اسلامی مورخون نے کس سنہ سے اونکو قابل بیان تاریخی سمجھا؟

ج مرہٹے پست قد اور گنوار صورت تھے راجپوتونکی شکل و صورت سے وہ بالکل عکس تھے مگر مضبوط محنتی جفاکش اور حیلہ باز ہوتے تھے صدہا برس تک وہ محاسب پٹواری اور گانون کے محرر رہے مگر سولوین[16] صدی مین اونھون نے شاہان بیجاپور اور احمدنگر کے یہان نوکری کرنا شروع کی اور یہ بادشاہ بھی اس قوم کو مضبوط اور جفاکش سمجھکر جاگیرین اور علاقے

فوج طیار کرنیکے واسطے اونکے سردارونکو عطا کرتے اونکو خطاب در منصب بھی عطا کیے جا[تے]
جو لڑائیان ان بادشاہونکی اور لوگون سی ہوئین اونمین مرہٹون نے اپنی بادشاہونکی
جانب سی بڑے بڑے کارنمایان کیے اور بالخصوص ملک عنبر کے عہد مین اس قوم نے
بڑی ترقی کی آخرکار یہ قوم دیہاتی محرری اور کسانی سے سپاہی پیشہ ہوگئی اور شاہی
مرتبہ کے پایہ ثبات کو یہ قوم سیواجی کے عہد مین پہنچی
اہل اسلام مورخون نے سولہ صدی سے پہلے اس قوم کا حال قابل تحریر نہ جانکر
فروگذاشت کیا۔

س ساہ جی کون تھا؟ اوسکا حال لکھو

ج مالوجی بھونسلہ نامی شخص بڑا مستعد کپتان سوارونکا سولہ سو عیسوی کے قریب
بادشاہ احمدنگر کے نوکر تھا اوسکی بی بی نے جسکے بہت دنون سے اولاد نہین
ہوتی تھی شاہ صفر بزرگ کے مزار پر جاکر اولاد کے لیے دعا مانگی اور منت مانی
چنانچہ اوسکے لڑکا پیدا ہوا اوسنے اوس بزرگ کے نام سی اوس طفل کا نام ساہ جی رکھا
ساہ جی ۱۵۹۴ع مین پیدا ہوا تھا اور اوسکی شادی (۱) جادو راؤ کے خاندان مین ہوئی۔
شاہ احمدنگر بھی اس شادی مین شریک ہوا۔ اپنے باپکے مرنیکے بعد ساہ جی ۱۶۲۰ع
مین اپنی آبائی جاگیر کا مالک ہوا اور ملک عنبر کے یہان نوکری کی۔ اوس اس زمانہ سی
نو برس کے بعد اوسنے خان جہان لودی کا ساتھ دیا اور پھر مغلون سے جا ملا جنھون نے
اوسکو پنجہزاری جاگیردار مقرر کیا اسکے بعد وہ مغلون سی ناراض ہوکر احمدنگر چلا گیا۔
۱۶۲۷ع مین اوسکا بیٹا شیواجی پیدا ہوا۔ ۱۶۴۹ع مین اوسکو شاہ بیجاپور نے

(۱) لوک جی جادو راؤ کو راجپوتونکے خاندان سے نسبت کرتے ہین وہ بھی دس ہزار آدمیونکا سردار تھا ایکدن
لوک جی اپنی لڑکی اور ساہ جی مالوجی بھونسلہ کے بیٹے کو اپنی گود مین بٹھا کے سیڑھی کی راہ سی کہہ رہا تھا کہ یہ جوڑا تو
بیاہ کرنیکے لایق ہے اتنے مین جو لوگ وہان موجود تھے اونکو مالوجی بھونسلہ کو گواہ کرکے کہنے لگا کہ دیکھو بھائیو لوک جی نے
لڑکی میرے بیٹے کو دے دی آخرالامر لوک جی نے اپنی بیٹی کی شادی ساہ جی کے ساتھ کر دی۔

قید کرلیا اور آخرکار چار برس کے بعد اپنے بیٹے شیواجی کی کوشش سے رہائی پائی
سنہ ۱۶۶۴ع مین ستّر برس کی عمر مین مرگیا۔

س سیواجی کی زندگی کا حال لکھو اور اوسکا چال چلن بیان کرو

ج سیواجی خاندان مرہٹہ کا بانی سنہ ۱۶۲۷ع مین پیدا ہوا اوسکا باپ ساہ جی ملک عنبر کے
یہان دکن مین ایک فوجی افسر تھا مگر بعد کو شاہ بیجاپور کے یہان نوکر ہوگیا اور
بیجاپور کی طرف سے اوسنے مہابت خان اور شاہجہان کی فوجونکا مقابلہ کیا۔
جو کچھ مرہٹون کے سردارونکو جاننا چاہئے وہ سب باتین سیواجی کو سکھائی گئین (۱)
مگر لکھنے پڑھنے کے نام وہ اپنا نام بھی نہین لکھ سکتا تھا۔ مسلمانون سے بڑی نفرت
رکھتا تھا۔ اونیس (۱۹) برس کی عمر مین اوسنے قلعہ ٹورنا کو پونہ کے قریب فتح کیا۔
یہان اوسنے بہت خزانہ پایا اور اس روپیہ سے قلعہ راجگڈھ بنوایا۔ بعد ازان اوسنے
کنڈانہ۔ سوپا۔ اور پورندر فتح کیا۔ شاہ بیجاپور نے سیواجی سے ناراض ہوکر
اوسکے باپ ساہ جی کو گرفتار کرلیا اور چار برس تک قید رکھا۔ شاہجہان کے عہد
مین سیواجی چہپر اری کا عہدہ رکھتا تھا سنہ ۱۶۵۹ع مین بیجاپور کے بادشاہ نے
سیواجی کو مغلوب کرنا چاہا مگر اوسنے بڑے دھوکے اور دغابازی سے بادشاہ کے (۲)

---

(۱) سیواجی کے اوستاد کا نام داداجی پنت تھا اوسنے سیواجی کو کمان کھینچنا تلوار لگانا اور گھوڑے پر سوار ہونا
سکھایا اور اوسکے ساتھ اوسکو یہ بھی تعلیم کی کہ برہمنونکی نہایت عزت و قدر اور مسلمانون سے نفرت دلی کرنا چاہئے
وہ اپنی جوانی مین راماین اور مہابھارت کی لڑائیونکا حال سنکر بہت جوش مین آیا کرتا۔ سولہ (۱۶) برس کی عمر مین اپنے
نوجوان ساتھیون کے ساتھ سیر و شکار کرکے تمام پہاڑی راہون سے واقف ہوگیا۔
(۲) سیواجی نے کہلا بھیجا کہ آپ اتنا بڑا لشکر کیون لائے مین تو آپکا نوکر ہون لشکر سے مجھکو خوف ہے اگر آپ تنہا تشریف
لادین تو جو حکم فرمادین مین بجا لانیکو موجود ہون۔ افضل خان دھوکے مین آگیا ململ کا جامہ پہن ایک تیغہ ہاتھ مین لیے
اکیلا اپنے لشکر سے باہر نکلا ادھر سیواجی بھی پرتاب گڈھ کے قلعہ سے آگے کچھ نیچے فولادی زرہ پہن ہاتھ مین
شیر پنجہ چڑھا ایک چھُرا اپنی کمر کے اندر لگائے باہر آیا جب افضل خان نے سیواجی کو گلے سے لگایا سیواجی
نے شیر پنجہ سے دبا فوراً اوسکا کام تمام کیا۔

جنرل افضل خان کو اثناء گفتگو مین مار ڈالا اور اس معرکہ کے بعد بیجاپور کی تمام فوج گرفتار و
مقتول ہوئی۔ سنہ ۱۶۶۳ء مین سیواجی نے مغلون کے ملک کو اورنگ اباد تک فتح کیا اور اورنگ زیب کا
صوبہ دار شائستہ خان اوسکے مقابلہ کو گیا مگر سیواجی نے بڑے دہوکے سے اوسکے بیٹے اور چند ہمراہیونکو
قتل کیا اور شائستہ خان بمشکل تمام اپنی جان بچا کر بھاگا۔ بعد ازان اوسنے سورت کو لوٹا اور
سنہ ۱۶۶۴ء مین راجہ کا خطاب لیکر اپنے نام کا سکہ جاری کیا اور پھر بار سیلور کو لوٹا اورنگ زیب نے
اوسکی حرکات سے بہت دق ہوکر مرزا رضا کو اوسکی سزا کے لئے متعین کیا چنانچہ اس شخص نے بہت سے
قلعے فتح کئے اور آخر کار سیواجی کو قلعہ پورندر مین محصور ہوکر ناچار بادشاہ سے صلح کرنا پڑی
پورندر کے عہدنامہ کے مطابق اوسنے بیس قلعے بادشاہ کو حوالہ کئے اور بارہ اپنے پاس بطور جاگیر کے
رکھے اوسکا بیٹا سمبھاجی بادشاہ کی فوج مین پنجہزاری مقرر ہوا اوسکو کچھ مالگزاری بھی یعنی
چوتھ۔ سردیش مکھی بیجاپور کے اضلاع پر عطا ہوئی۔ یہ انعام گویا اوس بیجا اور غیر واجب
لوٹ اور خراج ستانی کی بنا ہوئی جسکا مرہٹون نے ہر ملک و ہر صوبہ سے دعوی کیا۔ سیواجی
اورنگ زیب بادشاہ کی فوج مین شامل ہوکر بیجاپور پر حملہ کرنے گیا اور بادشاہ اوسکے
کارنمایان سے اسقدر خوش ہوا کہ اوسنے اوسکو دوستانہ خط لکھکر دہلی مین طلب کیا چنانچہ
سیواجی معہ اپنے بیٹے کے سنہ ۱۶۶۶ء مین دربار مین گیا مگر اورنگ زیب اوسکے ساتھ مغرورانہ
پیش آیا اور سیواجی اپنی ناقدری دیکھکر راجگڑھ کو دہوکے سے بھاگ گیا۔ مگر جسونت سنگھ
کی حسن سعی سے بادشاہ سے صلح ہوگئی سنہ ۱۶۷۴ء مین وہ راجگڑھ مین تخت نشین ہوا اور سونا اپنے
ہموزن کراکر برہمنونکو تقسیم کیا سنہ ۱۶۷۶ء مین اوسنے کرناٹک فتح کیا۔ سنہ ۱۶۸۰ء مین وہ راجگڑھ
مین بخار اور گھٹنون کے ورم سے مرگیا[1]۔ سیواجی جری سپاہی جنگ آزما جنرل اور لائق کارکن

(۱) اگرچہ اورنگ زیب سیواجی کی زندگی بھر اوسکی قوت و طاقت کا انکار کرتا رہا اور اوسکو پہاڑی چوہا بتلاتا تھا
مگر اوسکے مرنیکے بعد بادشاہ نے یہ انصافاً بیان کیا کہ واقعی اوسمین حوصلہ سلطنت کے قایم کرنیکا تھا حالانکہ مین ہندوستان
کی پرانی سلطنتونکو معدوم کرنیکی کوشش کرتا تھا میری فوجین ۱۹ اونیس برس تک اوسکے مقابلہ مین رہین مگر باوجود اسکے اوسکی
سلطنت ہمیشہ ترقی پر رہی۔ سیواجی کی سلطنت اوسکی وفات کے وقت چار سو میل طول مین اور ایکسو بیس ۱۲۰ میل تک شمال تھی

سلطنت تھا اگرچہ اوسکی لڑائیوں اور فتوحات مین ہمیشہ لوٹ کھسوٹ ہوتی مگر رعایا کو تکلیف اور مصیبت سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرتا البتہ افضل خان کے مارنے مین اوسنے بڑا ظلم اور دغا بازی کی۔ اپنے گناہونکے خیال سے وہ بعد کو اپنے مذہب کا بڑا پابند ہوگیا۔ چنانچہ وہ اپنے بڑھاپے مین بڑا متعصب اور بھگت ہندو تھا

س سیواجی کی وفات کے بعد اوسکی سلطنت کا کیا حال ہوا؟ اوسکے جانشینونکا حال لکھو۔ ستارہ اور کولاپور کی سلطنت کی ابتدا بیان کرو

ج سیواجی کی وفات کے بعد ۱۶۸۰ء مین اوسکا بیٹا سمبھاجی گدی کا مالک ہوا۔ وہ بڑا عیاش اور ظالم تھا (۱) اوسنے جزیرہ گنجیرہ پر مغلون کے مقابلہ مین حملہ کیا مگر ناکامیاب رہا آخرکار ۱۶۸۹ء مین ہنگامۂ عیش و عشرت و بادہ نوشی مین گرفتار ہوکر اورنگ زیب کے سامنے پیش کیا گیا جب اورنگ زیب نے اوس سے مسلمان ہونیکے لیے کہا تو اوسنے گستاخانہ جواب دیا۔ چنانچہ بادشاہ نے پہلے اوسکی زبان کٹوائی اور پھر طرح طرح کے عذابونکے ساتھ مروا ڈالا۔ سمبھاجی کے بعد لوگون نے اوسکے نابالغ بیٹے ساہو کو گدی پر بٹھا کر اوسکے چچا رام راجہ کو اوسکا اتالیق مقرر کیا۔ جب مرہٹونکی سلطنت شمال مین کچھ بھی باقی نرہی تو رام راجہ نے قلعہ گنجی کو اپنا پایہ تخت بنایا اور خود راجہ بن بیٹھا۔ اوسنے گدی پر بیٹھتے ہی مغلون سے لڑائی شروع کی اور مغلونے زیر حکم ذوالفقار خان کے قلعہ گنجی کا محاصرہ کیا اور بعد آٹھ برس کے محاصرہ کے ۱۶۹۸ء مین

اور جنوب مین بصفت نظام الملک جسکو کئی سلطنتونکی بنا رکھنا چاہیے اوسکے قبضہ مین تھا بعض کو اونکو حیدر علی اور رنجیت سنگھ سے بھی بڑھکر بتاتے ہین گو سلطنت اوسکے بعد خاص اوسکے خاندان سے بسبب دیگر لوگونکے ظلم اور پوتونکی سادہ لوحی کے بہت ضعیف ہوگئی مگر اس قوم نے ایک دوسری قومی خاندان کی بنیاد ڈالی

(۱) اوسنے اپنے باپ کی بیوہ اور ان لوگونکو جو اسکی گدی نشینی کے وقت مزاحم ہوئے تھے اور نیز اناجی برہمن کو جسکا وہ کسی طرح محسن تھا بے قتل کرایا

اوسکو فتح کیا اور رام راجہ نے وہان سے بھاگ کر ستارہ کو اپنا پایہ تخت بنایا آخر کار اورنگ زیب نے اپریل ۱۷۰۰ء مین ستارہ کا محاصرہ کرکے اوسکو بھی فتح کیا - اس معرکہ سے ایک مہینہ پیشتر رام راجہ مرچکا تھا اور اوسکا بیٹا دس برس کی عمر کا راجہ قرار دیا گیا - اور اس لڑکے کی مان تارا بائی اوسکی محافظ ہوئی ساہو مغلونکی قیدمین تھا ۱۷۰۸ء مین رہا ہوا اور ستارہ کا مالک ہوکر اوسی سنہ مین راجہ ہوا چنانچہ پانچ برس تک تارا بائی اور ساہو مین نزاع باہمی رہا اور دونون طرف بہت سا کشت و خون ہوا آخر کار تارا بائی کا بیٹا سیواجی نامی مرگیا اور اوسکے وزیر نے تارا بائی کو علٰحدہ کرکے رام راجہ کے ایک اور لڑکے سمبھاجی نامی کو کولاپور کے تخت پر بٹھا دیا چنانچہ اوسوقت سے دونون گھرانے یعنی کولاپور اور ستارہ علحدہ علحدہ قایم ہوگئے

س مرہٹہ کانفیڈریسی سے کیا مراد ہے اوسمین کون کون سے راجے شامل تھے؟ اونکے نام اور مختصر حال لکھو-

ج مرہٹہ کانفیڈریسی ایک مجمع خود مختار راجاؤنکا تھا یہ سب راجے پیشوا کو اپنا سردار مانتے تھے اور غیر قوم کے مقابلہ مین اکثر سب کے سب جمع ہوجاتے - اس کانفیڈریسی کے بڑے بڑے راجے یہ تھے (۱) ساہو[1] جو براہ راست سیواجی کی نسل مین تھا یہہ ستارہ کا راجہ تھا (۲) سمبھاجی سیواجی کی اولاد مین ساہو کے مقابلہ مین کولاپور مین راج کرتا تھا - مگر ان دونون ریاستون نے عروج نہین پایا (۳) راگوجی بہونسلا[2] جنے کہ مالوہ کے شمال و مشرق گوالیار مین اپنی سلطنت

(۱) ساہو نے اپنے آپکو شاہ دہلی کا تابع مان لیا تھا اور اگرچہ اپنی قلمرو مین خود اپنے آپکو ہندوؤنکا راجہ لکھواتا تھا مگر وہ دربار دہلی کی حیثیت مین دہ ہزاری منصب دار لکھا جاتا تھا - ساہو ۱۷۴۹ء مین مرگیا -

(۲) راجہ سیندھیا اگرچہ راجپوتانہ کے شریف خاندان مرہٹے سے تھا مگر ذات کا کاشتکار تھا اور بالاجی پیشوا کے یہان ادنی ملازمونمین نوکری اختیار کرلی تھی - ایسا بیان کرتے ہین کہ ایک موقع پر جب اوسکا آقا

کی بنیاد ڈالی تھی اس خاندان کے راجے مرہٹونکی نسل مین اکثر طاقتور ہوئے ہین اور وہ سیندھیا کے نام سے مشہور ہین (۴) ملہر راو[1] ہلکر یہہ اندور کا راجہ تھا اسکے خاندان کے راجے ہلکر کے نام سے کہلاتے ہین اور خاندان سیندھیا کے اکثر حریف رہے (۵) پارسوجی[2] بھونسلہ جو برار کا راجہ تھا اس خاندان نے اپنی سلطنت خلیج بنگالہ تک پہنچائی تھی اور کٹک اور کل اڑیسہ کو نواب بنگالہ کے مقابلہ مین فتح کیا تھا مگر آخر کار لارڈ ڈلہوسی نے سنہ ۱۸۵۳ع مین اس ریاست کو لے لیا (۶) دماجی[3] گائکواڑ جو کہ گجرات کا راجہ بڑودہ مین تھا۔ اس خاندان کے لوگ گائکواڑ کے لقب سے مشہور ہین (۷) فتح سنگہ بھونسلہ جو اکل کوٹ کا راجہ تھا (۸) پیشوا ان سب کا سردار جسکا پایہ تخت پونہ تھا۔ اور یہ سب ریاستین مرہٹون کے تفرقہ سے ان سردارون نے خودمختار ہوکر جدا جدا قائم کین

س ایک فہرست کل پیشواؤنکی اسطرح سے ترتیب دو کہ جسمین ہر پیشوا کا نام معہ سنہ جلوس اور اوسکے عہد کی مختصر کیفیت کی ہو

ج نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
۱	بالاجی بشوناتھ راو	۱۷۱۲ع	یہہ بڑا عقیل اور لایق برہمن تھا۔ ساہو کے یہان سنہ ۱۷۱۲ع مین نوکر تھا اور وہان پیشوا یعنی وزیر ہو گیا سنہ ۱۷۱۴ع مین اوسنے ایک علحدہ خاندان کی پونہ مین بنیاد ڈالی۔ اوسنے مرہٹونکے واسطے

راجہ ساہو کے ملاقات کبھی ہوئی آتا تھا اوسنے دیکھا کہ رانوجی[illegible] وسکا خدمتگار اوسکے جوتے اپنے ہاتھ سے نشست پر مضبوط تھامے ہوئے سو رہا ہے پیشوا اوسکی ایسی وفا داری سے خوش ہوکر اوسکو اپنے بادشاہی گارڈ کے رسالہ مین بھرتی کر لیا اسکے بعد جلد رشوت کے نامی سرداروں مین سے گیا اور شل ہلکر کی مالوہ مین جاگیر پا کر اپنے خاندان کا بانی ہوا (۱) ملہر راو ہلکر ایک گڈریہ کا بیٹا تھا مگر بڑا حوصلہ مستعد اور چالاک تھا اوسنے سپاہی پیشہ اختیار کیا اور اپنی جرات و مردانگی سے باجی راو کے سامنے پیش ہوا جنہوں نے اسکو بوجہ اسکی اصلاح کی بالکل اوسی عہدہ کے نیک خدمت عطا کی (۲) پارسوجی بھونسلہ ستارہ کے قریب جو ایک گانو ہے والا تھا پہلے تو وہ ساہو کا نوکر رہا اور پھر ساہو نے اسکا منصب جا کر اسکو برار کا حاکم کر دیا لیکن اسکا چچیرا بھائی رگھوجی بھونسلہ جب وسکا جانشین ہوا تو پیشوا خار کھانے لگا اور خودمختار ہو گیا (۳) دماجی گائکواڑ کے آبا و اجداد گوالے تھے

نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
			دکن کی مالگزاری کا چوتھ اور پونہ اور ستارہ کے درمیان کے اضلاع کا کل اختیار حاصل کیا - مرہٹونکی گرتی ہوئی طاقت کو اوسنے پھر تھام لیا اسلئے اوسکو بانی ثانی مرہٹونکی طاقت کا کہتے ہین
۲	باجی راؤ	۱۷۲۰ء	بالاجی بشناتھ راؤ کا بڑا بیٹا تھا - بڑا طاقتور پیشوا ہوا قوم مرہٹہ اسکے وقت مین مستقل طور سے قائم ہوی - اسیوقت مین سنہ ۱۷۲۴ء کے قریب پانچ مرہٹہ سرداروں نے جو بعد کو اپنی اپنی سلطنت کے بانی ہوے عروج پایا اسنے سنہ ۱۷۳۶ء مین نظام کو شکست دیکر مالوہ اور نیز دریای نربدا اور چمبل کے پار کے ملک حاصل کئے - سنہ ۱۷۳۹ء مین پورچوگیز کے مقابلہ مین قلعہ بسین کا محاصرہ کرکے کیا جس سے پورچوگیز کی طاقت کا زوال ہوا وہ سنہ ۱۷۴۰ء مین مرگیا
۳	بالاجی باجی راؤ	۱۷۴۰ء	باجی راؤ کا بڑا بیٹا تھا - اسکے عہد مین رگھوبا نے سنہ ۱۷۵۸ء مین پنجاب پر حملہ کیا اوسکے بعد مقام اودگر پر سنہ ۱۷۶۰ء مین پیشوا نے نظام کو شکست دی اور اسیوقت مرہٹونکی طاقت اوج کمال پر تھی - اور پھر سنہ ۱۷۶۱ء مین مقام پانی پت پر احمد شاہ ابدالی کا مقابلہ کرکے شکست کھائی اور ہمیشہ کے لئے اوسوقت سے اس قوم کی طاقت کا زوال ہوگیا - آخر کار اس واقعہ جانکاہ کو سنکر تھوڑے دنون بعد سنہ ۱۷۶۱ء مین مرگیا
۴	مادھوراؤ	۱۷۶۱ء	بالاجی باجی راؤ کا بیٹا تھا - بڑا بہادر - رگھوبا اوسکا محافظ تھا اوسکو نظام حیدرآباد - راجہ برار - اور حیدر علی سے اکثر لڑنا پڑا بعد جنگ پانی پت کے مرہٹہ پھر پہلے مرتبہ سنہ ۱۷۶۹ء مین دریاے چمبل کو عبور کرکے ہندوستان مین آئے - اونھون نے راجپوتونکی سلطنت سے

نمبر	نام	سنہ جلوس	کیفیت
			محصول لیا۔ ۱۷۷۲ء مین مرگیا اوسکی وفات کے وقت ۷ کروڑ کا ملک اوسکے پاس تھا
۵	نراین راو	۱۷۷۲ء	مادھوراو کا چھوٹا بھائی تھا۔ رگھوبا اوسکا محافظ اور نانا فرنویس کارکن سلطنت تھا۔ رگھوبا کی بی بی کی سازش سے ۱۷۷۳ء مین مارا گیا
۶	مادھوراو نراین	۱۷۷۴ء	نراین راو کا بیٹا تھا۔ نانا فرنویس اوسکا محافظ مقرر ہوا۔ رگھوبا نے اوسکے خلاف سازش کرکے انگریزون سے مدد لی لیکن انگریزون نے بڑی ذلت اور بدنامی اوٹھائی۔ سلبائی کی صلح سے رگھوبا کی تین لاکھ روپیہ کی پنشن ہوگئی ۱۷۹۵ء مین نانا فرنویس نے مقام کردلا پر نظام کو شکست دی۔ اسی سنہ مین اوسنے محل پر سے گراکر اپنے آپکو ہلاک کیا
۷	باجی راو ثانی	۱۷۹۵ء	رگھوبا کا بڑا بیٹا تھا۔ آخر پیشوا ہوا بڑا نالایق اور اپنے خاندان کی بربادی کا باعث ہوا۔ اسنے خودمختار ہوکر سیندھیا کی مدد سے نانا فرنویس کو گرفتار کیا۔ یہ انگریزون سے نفرت کرتا تھا اور بعد سیندھیا کے رزیڈنسی پر ۱۸۱۷ء مین حملہ کیا لیکن جنرل اسمتھ نے اوسکو شکست دیکر بھگادیا آخرکار مجبور ہوکر اوسنے اپنے آپکو ۱۸۱۸ء مین انگریزون کے حوالہ کیا اور آٹھ لاکھ روپیہ کی پنشن منظور کرکے بٹھور ضلع کانپور مین رہنا قبول کیا۔ ۱۸۵۱ء مین مرگیا

س خاندان پیشوا کہان اور کسطرح قایم ہوا؟ سب مین بڑا اور طاقتور پیشوا کا حال لکھو

ج سیواجی کے بیٹے سمبھاجی کو اورنگ زیب نے بڑے عذاب کے ساتھ قتل اور اوسکے پوتے ساہو کو قید کیا جب ساہو مغلونکی قید سے رہا ہوا تو وہ اسقدر کاہل اور عیاش تھا کہ اوسنے تمام کاروبار سلطنت اپنے وزیر بالاجی بشوانتھ راو کے سپرد کردیا تھا۔ بالاجی بشوانتھ راو بڑا عقیل اور لایق برہمن تھا

وہ کوکن مین کسی گانون کا پشتینی پٹواری تھا۔ ساہو کے یہان ۱۷۱۴ء مین نوکر ہوا اور راو سنے اوسکو پیشوا یعنی وزیر مقرر کیا۔ اس شخص نے اپنی لیاقت سے اپنے خاندان کی عزت اور مرتبہ کو شاہی خاندان پر غالب کر دیا۔ ۱۷۱۸ء مین سیدون اور نظام الملک کی نا اتفاقی سے پیشوا کو معاملات دہلی مین دخل دینے کا موقع ملا وہ ایک فوج کے ساتھ سید حسین علی کی مدد کو دہلی مین گیا۔ اور راو سنے ۱۷۲۰ء مین سید حسین علی کی مدد سے مرہٹون کے واسطے دکن کی مالگزاری کا چوتھ اور پونہ اور ستارہ کے درمیان کے اضلاع کا کل اختیار حاصل کیا۔ یہی بنا پیشوا کے خاندان کے قایم ہونیکی پونہ مین پڑی۔ اس شخص کو بوجہ اوسکی لیاقت کے مرہٹونکی قوت کا دوسرا بانی کہتے ہین

باجی راو اول بالاجی بشناتھ راو کا بڑا بیٹا بڑا طاقتور پیشوا گزرا ہے وہ اپنے باپ کے بعد ۱۷۲۰ء مین مسند نشین ہوا۔ باجی راو کا ارادہ تھا کہ مرہٹونکی سلطنت کو کل ملک ہندوستان مین پھیلا دے چنانچہ ۱۷۳۲ء مین اوسنے ملک مالوہ اور نیز دریاے نربدا اور چنبل کے پار کے ملک فتح کر لیے اور نظام الملک کو سرنال کے قریب شکست دی اور اوس سے جبراً ایک صلحنامہ لکھوا لیا جس سے یہ تمام ممالک مفتوحہ اوسکو عطیہ ہوگئے اور پچاس لاکھ روپیہ اخراجات جنگ کا لیا اس اثنا مین باجی راو کو نادرشاہ کی ہندوستان پر چڑھائی کی خبر پہنچی وہ اس خبر کو سنکر بہت گھبرایا۔ ۱۷۳۹ء مین پورچگیز کے مقابلہ مین باجی راو نے بسین کا قبضہ کیا اور اس معرکہ سے پورچگیز کی طاقت کا زوال ہوا۔ بعد ازان اوسنے دکن اور کرناٹک کو فتح کرنے کا ارادہ کرکے نظام کی سلطنت پر حملہ کیا مگر اس مہم مین وہ ناکام رہا اور ناصر جنگ نظام حیدرآباد سے اوسکو مقام اورنگ آباد پر صلح کرنا پڑی ۱۷۴۰ء مین مرگیا۔ یہ سب پیشواؤن بلکہ تمام مرہٹون سے باستثنا سیواجی کے لایق تھا وہ بڑا حوصلہ مند اور جنگ آزما سپاہی اور مستقل مزاج شخص تھا اور اپنے ملک کا بڑا خیرخواہ تھا اور نظام الملک حیدرآباد کا بڑا لایق زبردست

(۱) باجی راو کے تین بیٹے تھے۔ بالاجی باجی راو۔ رگھناتھ راو (رگھوبا) اور تیسرا شمشیر بہادر جو ایک مسلمان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا باجی راو کے مرنے پر بالاجی باجی راو پیشوا ہوا اور شمشیر بہادر تمام بندیلکھنڈ پر متصرف رہا باندہ کے نواب اسی شمشیر بہادر کی اولاد مین سے ہین

حریف تھا۔ قوم مرہٹونکی طاقت اسکے عہد مین مستقل طورسی قایم ہوئی

س تیسرے ۔ چھٹے اور آخر پیشوا کے عہد کا حال لکھو

ج تیسرا پیشوا بالاجی باجی راو نامی باجی راو کا بڑا بیٹا تھا یہ اپنے باپ کے بعد مسندنشین ہوا۔ اسنے ۱۷۴۰ء سے ۱۷۶۱ء تک سلطنت کی اور اوسکے عہد مین بڑے بڑے واقعات گزرے۔

صلابت جنگ نظام حیدرآباد سے ۱۷۵۱ء سے ۱۷۵۲ء تک لڑائی رہی پیشوا نے مقام راجاپور پیر صلابت جنگ کے معاون فراسیسون سے زیر حکم جنرل بسی کے شکست کھائی مگر تھوڑے دنون بعد اوسی سال مین اوسکو نظام سے بہت ملک ملا۔ اوسکی دوسری لڑائی نظام سے ۱۷۶۰ء مین اسوجہ سے ہوئی کہ اوسنے مقام احمدنگر کا قبضہ کرلیا تھا صلابت جنگنے اوسکے مقابلہ کیواسطے کوچ کیا اور مقام اُدگر پر نظام نے شکست فاش کھائی اور تمام شمالی و غربی حصہ اپنے ملک کا پیشوا کو دینا پڑا۔ ۱۷۵۸ء مین پیشوا کے چھوٹے بھائی رگھوبا نے بیوقوفی سے پنجاب پر حملہ کیا۔ اس ملک کو شاہ دہلی سے احمدشاہ ابدالی نے لے لیا تھا۔ نجیب الدولہ ایک روہیلہ سردار نے جسکو احمدشاہ ابدالی دہلی مین چھوڑ گیا تھا بمدد شجاع الدولہ نواب اودہ کے مرہٹونکا مقابلہ کیا اور احمدشاہ ابدالی خود بھی اوسکی مدد کو فوج لیکر ہندوستان مین آگیا۔ چونکہ پیشوا اسوقت مین نظام کے ساتھ جنگ مین مصروف تھا اسلیے ہلکر اور سیندھیا احمدشاہ کے مقابلہ کو گئے اور ان دونونکی فوجون نے دو مرتبہ شکست کھائی اور پامال ہوئین آخرکار بسواس راو پیشوا کا بیٹا اور سداسِو راو بھاؤ اوسکا نامی جنرل دونون فوج بے شمار کے ساتھ افغانون کے مقابلہ کو آئے مگر اونھون نے مقام پانی پت پر شکست فاش کھائی اور یہ دونون شخص مارے گئے پیشوا بھی اس شکست جانکاہ کی خبر سنکر تھوڑے دنون بعد ۱۷۶۱ء مین مرگیا۔ اس لڑائی سے مرہٹہ طاقت کا بالکل زوال ہوگیا

مادھوراو نراین چھٹا پیشوا ۱۷۷۴ء مین مسندنشین ہوا۔ یہ اپنے باپ نراین راو کے مرنیکے بعد پیدا ہوا تھا مگر رگھوبا نے اس لڑکے کو جعلی فرزند سمجھکر انگریزونکو ترغیب دی کہ میرے حقوق کی

جانب داری کرین چونکہ مادھوراؤ نراین اوسوقت مین صغیر سن تھا نانا فرنویس اوسکا محافظ مقرر
ہوا انگریزونکو رگھوبا کی مدد کرنے اور لڑائی مین شریک ہونے کا یہ بہت برا وقت تھا
کیونکہ اسیوقت مین حیدر علی سلطان میسور - نظام حیدرآباد - سیندھیا - ہلکر اور نیز دیگر
مرہٹون سے انگریزونکو لڑنا پڑا - اس جنگ مین مشہور وقائع یہ ہوے (۱) کرنل گوڈرڈ کا
ایک تھوڑی فوج کے ساتھ کلکتہ سے تمام ہندوستان مین ہوتے ہوئے سورت مین ۱۷۷۹ء مین
پہنچنا اور اوسکے بعد سیندھیا اور ہلکر کی فوجونکو شکست دینا اور پھر بسین کو محاصرہ کرکے اپنا
(۲) صلحنامہ ورگام بمبئی مین انگریزونکی تھوڑی فوج نہایت تنگی کے ساتھ محصور تھی اونھون نے
سخت بیزار ہوکر مرہٹونکی بھاری اور بیجا اور غیرواجب شرطونکو بناچاری قبول کیا اس صلح سے
انگریزونکی بڑی ذلت اور بدنامی ہوئی - یہ جنگ مرہٹہ بعد صلح سلبائی کے ختم ہوئی جسکی خاص
شرطین یہ تھین (۱) قوم فرانسیس اور نیز یوروپین قومین سواے پورچیگیز کے مرہٹون کی
سلطنت سے نکالدی جاوین (۲) حیدر علی اس امر پر مجبور کیا جاوے کہ وہ اون ممالک مفتوحہ کو
جو اوسنے انگریزون سے لئے ہین واپس دے (۳) انگریز مادھوراؤ نراین کو پیشوا ماننے پر راضی ہین
بشرطیکہ (۴) رگھوبا کو تین لاکھ روپیہ سالانہ کی پنشن دیجاوے اور وہ اوسکا جہان جی چاہے
رہے - یہ صلح ۱۷۸۲ء مین ہوئی - مادھوجی سیندھیا کی طاقت اسوقت مین بہت بڑھی ہوئی تھی
وہ دہلی کا مالک ہوگیا تھا اور بالکل خودمختار تھا جب وہ ۱۷۹۴ء مین مرگیا تو اوسکے بعد نانا فرنویس
مرہٹون پر حکمران ہوا اور اوسنے نظام حیدرآباد سے مقام کردلا پر ۱۷۹۵ء مین لڑائی کرکے
فتح حاصل کی - ۱۷۹۵ء مین مادھوراو نرائن نے اپنے آپکو محل پر سے گراکر ہلاک کیا

باجی راؤ ثانی یہ آخر پیشوا ۱۷۹۵ء مین مسندنشین ہوا اور نانا فرنویس اوسکا وزیر مقرر ہوا
یہ پیشوا بڑا نالایق تھا اور اپنے خاندان کی بربادی کا باعث ہوا یہ ہمیشہ چاہتا تھا کہ کسیطرح
نانا فرنویس کے اختیار سے علیحدہ ہوا چاہیے وہ سیندھیا سے مدد کا طالب ہوا اور سیندھیا نے پونہ مین
ایک فوج بھیجکر نانا فرنویس کو گرفتار کیا اور پونہ مین ایک دن اور ایک رات بڑا ہنگامہ خونریزی

وا بتری کا رنا سرجی راؤ گھٹنگے سیندھیا کا خسر پیشوا کا وزیر مقرر ہوا ۔ وہ شہر پونا کے باشندونکو لوٹتا اور عذاب پہنچاتا اور قتل کرتا تھا یہ شخص سخت ظالم تھا بڑے بڑے ناشنیدہ کردار اوسسے پونہ مین صادر ہوئے آخر باجی راؤ کی خوشامد سے نانا فرنویس رہا کر دیا گیا اور پھر وزیر مقرر ہوا مگر تھوڑے ہی دنون بعد سنہ ۱۸۰۰ء مین نانا فرنویس مر گیا اوسکا مرنا گویا پیشوا کی سلطنت کی بربادی کی ابتدا ہوئی ۔ اس اثنا مین سیندھیا اور ہلکر مین لڑائی شروع ہوئی اور سیندھیا اور پیشوا ایک جانب ہوگئے ۔ ہلکر نے پونہ کے قریب ان دونونکو سنہ ۱۸۰۲ء مین شکست دی پیشوا شکست کھاکر انگریزونکے پاس مدد کے واسطے گیا ۔ ہلکر نے پونہ مین لوٹ کھسوٹ کرکے ایک نیا پیشوا مقرر کر دیا ۔ پیشوا نے یہ سنکر صلحنامہ بسین پر جو انگریزونکے ساتھ قرار پایا تھا سنہ ۱۸۰۲ء مین فوراً دستخط کر دئے ۔ اس صلحنامہ سے انگریزون نے پیشوا اور اوسکے ملک کی حفاظت کا ذمہ کر لیا ۔ صلح بسین کی خبر سیندھیا اور ہلکر سنکر بہت ناراض ہوئے اور دونون متفق ہوکر انگریزون سے لڑنیکے لئے تیار ہوئے پس دوسری جنگ مرہٹہ شروع ہوئی ۔ انگریزون نے ہلکر کو پونہ سے نکالکر پیشوا کو وہان سنہ ۱۸۰۳ء مین قائم کیا اور کرنیل الفنسٹن پونہ مین رزیڈنٹ مقرر ہوئے مگر باجی راؤ بھی انگریزون سے بڑی نفرت کرتا تھا چنانچہ اوسنے سیندھیا سے ساز کرکے سنہ ۱۸۱۷ء مین ریذیڈنسی پر حملہ کرکے بہت سے آدمیونکو قتل کیا ۔ جنرل اسمتھ نے اوسکے مقابلہ کے لئے پونہ کو کوچ کیا باجی راؤ بھاگ گیا اور جنرل مذکور نے شہر کا قبضہ کرکے اوسکا تعاقب کیا پیشوا کرنا ٹک کو چلا گیا آخر کار گورنر جنرل نے اسامر کا اشتہار دیا کہ باجی راؤ اور راؤ کی اولاد اپنی ریاست سے خارج کردئے گئے اور راؤ نکا کچھ تعلق سلطنت سے نہین رہا غرض اسطرح خاندان بالاجی بشناتھ راؤ سنہ ۱۸۱۸ء مین ختم ہوا باجی راؤ نے آخر کار اپنے آپکو جانمالکم کے حوالہ کر دیا ۔ اور اونے اوسکے لئے آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن مقرر کرادی اور اوسکو مقام بٹھور مین کانپور کے قریب رہنیکی اجازت دی گئی ۔ وہان وہ سنہ ۱۸۵۱ء مین مر گیا ۔ اسکے بیٹے نانا راؤ نے غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین انگریزون پر بڑے ظلم کئے مگر ہاتھ نہ لگا بھاگ گیا

تیسری جنگ پانی پت کا حال مفصل لکھو

تیسری جنگ پانی پت ۱۷۶۱ء مین احمدشاہ درانی اور مرہٹون کے درمیان مین ہوئی اس لڑائی کا
مفصل حال اسطرح ہو ۱۷۵۸ء مین بالاجی باجی راو پیشوا کے چھوٹے بھائی رگھوبا نے پنجاب
پر حملہ کیا - یہ ملک احمدشاہ درانی کے پاس تھا نجیب الدولہ نے بعد شجاع الدولہ نواب اودہ کے
مرہٹونکا مقابلہ کیا اور احمدشاہ بھی اونکی مدد کو آگیا پیشوا اسوقت مین نظام کے ساتھ لڑائی مین
مصروف تھا ہلکر اور سیندھیا نے افغانونکا مقابلہ کیا مگر یہ دونون دو دفعہ شکست کھاکر
پامال ہوے - مرہٹے اسوقت مین اُدگر کی فتح سے بہت پھولے ہوے تھے - پیشوا نے اپنے بیٹے
بشواس راو اور اپنے چچازاد بھائی نامی جنرل سداس راو بھاو کو احمدشاہ درانی کے مقابلہ
کے لیے بھیجا - تمام مرہٹے راجاؤن سیندھیا ہلکر اور گائکواڑ کو ان دونونکا ساتھ دینے کے لئے
پیشوا کا حکم ہوا - ابراہیم خان گاردی بھی معہ دس ہزار سپاہیون اور چورامن جاٹ کا بیٹا
سورجمل معہ تیس ہزار فوج کے مرہٹونکی مدد کو آیا - مرہٹونکی فوج پچپن ہزار سوار پندرہ ہزار
پیدل دو لاکھ پنڈاری معہ لشکریون کے تھے اور اونکے پاس دو سو توپین تہین - مسلمانون کی
فوج مین ۴۶ ہزار ۸ سو سوار ۳۸ ہزار پیدل ۷۰ توپین تھین اور اونکے معاون نواب
اودہ اور روہیلے تھے (۱) - آخرکار ۷ جنوری ۱۷۶۱ء کو مرہٹونکی فوج نے افغانونکے لشکر پر حملہ کیا
اور ایک بڑا ہنگامہ برپا ہوا دو بجے تک برابر لڑائی رہی اور کچھ دیر تک مرہٹے غالب معلوم ہوے
مگر آخرکار بشواس راو مارا گیا اور بھاو بھی قتل ہوا ہزارون آدمی اس لڑائی مین گرفتار

(۱) احمدشاہ درانی کی نسبت مورخ کاشی راج نے جو اوسوقت نواب شجاع الدولہ کے ساتھ تھا لکھا ہو کہ شاہ بڑی مستعدی کے
ساتھ تمام دن گھوڑے پر سوار ہو فوج کے صفونکا ملاحظہ کرتا پھرتا تھا اور ایکدن مین پچاس یا ساٹھ میل سے کم نہین سوار ہوتا
وہ ہندوستانی سردارون سے کہا کرتا تھا کہ تم فکر سے آرام کرو مین تمہاری حفاظت کرتا ہون - کہتے ہین کہ بھاو نے کاشی راج
کی معرفت اکثر پیغام صلح کا شاہ کو بھیجا مگر شاہ نے جواب دیا کہ اس بارہ مین مجھے کچھ اختیار نہین مین تو صرف ہندوستانی
سردارونکا مددگار ہوکر آیا ہون صلح کرنے نکرنے کا انکو اختیار ہو - شجاع الدولہ اور دیگر ہندی سردار تو صلح پر راضی تھے
مگر نجیب الدولہ نے انکار کیا - غرض پھر بھاو نے کاشی راج کو اپنے ہاتھ سے لکھا کہ اب پیالہ کنارے تک بھرا ہوا ہے ایک قطرہ بھی زیادہ
نہین سماسکتا جو کچھ کہنا سننا ہو جلد کہو سنو ورنہ پھر وقت تحریر و تقریر کا نرہیگا - کاشی راج نے یہ پیغام شجاع الدولہ سے بیان کیا

(۴) اور مقتول ہوے سیندہیا اور ابراہیم خان گاردی بہی مارے گئے ہلکر اور گانکواڑ بچکر بہاگ گئے
اس شکست جانکاہ کی خبر سنکر تھوڑے سے دنون بعد پیشوا بہی مرگیا - اس لڑائی نے مرہٹونکی
طاقت کو بالکل برباد کردیا

مرہٹہ کانفیڈریسی کے زوال کے اسباب لکھو Confideracy

مرہٹہ کانفیڈریسی کے زوال کے اسباب یہ ہین (۱) مادھوجی سیندہیا کا بے انتہا ترقی کرنا اور پیشوا
سے خود مختار بلکہ اوسکا حریف ہوجانا - (۲) وہ جھگڑے جو نرائن راو کے وفات پر رگھوبا نانا فرنویس
باجی راو ثانی - جسونت راؤ ہلکر اور دولت راو سیندہیا مین برابر رہے (۳) اس مجمع مین خود
آثار نا اتفاقی کے موجود ہونا یعنی پیشوا اور راو نکے مشیر تو برہمن اور سیندہیا ہلکر - گانکواڑ اور
پارسوجی بہونسلہ کمتر ذات کے تھے - (۴) شاہ عالم ثانی کا اسوقت مین انگریزون کے اختیار مین چلا جانا
اور انگریزون کی قوت کی وجہ سے اوس ابتری اور بگاڑ کا جس سے مرہٹے نفع اوٹھا سکتے تھے جاتا رہنا

مادھوراو اور نراین راو چوتھے اور پانچوین پیشوا کا حال مختصر لکھو

مادھوراو اس خاندان مین سب مین بہادر تھا وہ سترہ برس کی عمر مین اپنے باپ بالاجی باجی راو
کے بعد ۱۷۶۱ء مین مسند نشین ہوا اوسکا چچا رگھناتھ راو (رگھوبا) اوسکا محافظ تھا -

---

شجاع الدولہ فوراً بادشاہ کی خیمہ مین گیا اور کہا کہ شاہ کو بلا توقف جگانا چاہئے بادشاہ فوراً کپڑے پہن اور گھوڑے پر جو ہمیشہ
طیار دروازہ پر کھڑا رہتا تہا سوار ہوا اپنی فوج کو بڑہنے کا حکم دیکر دشمن کی طرف کو چلا شاہ نے فوراً کاشی راو کو بلوایا اور اس سے
اس خبر کے بارہ مین استفسار فرمایا اور ابہی وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ اوسنے مرہٹونکے گولہ چلانیکی آواز سنی بادشاہ جو گھوڑے پر
بیٹھا ایرانی قلیان پی رہا تھا اوسکو جلد اپنے نوکر کے حوالہ کرکے بڑی متانت سے نواب سے کہا کہ آپکے نوکر کی خبر ٹھیک ہے -
یہ کہہ دشمن کی طرف فوج کو بڑہا آپ اپنے سرخ خیمہ مین کھڑا ہوا - کہتے ہین کہ اس شکست کا گریہ و واویلا ہر گہرانے اور
خاندان مین ہوا - کبہی کوئی شکست ایسی کثرت خون کے ساتھ نہین ہوئی - اس لڑائی کا ذکر ابتک بطور روایت کے لوگونکی بان پر ہے
تعداد مقتول کی قریب دو لاکھ کے تھی تمام بڑے بڑے مرہٹے سردار یا تو زخمی ہوے یا مارے گئے - مادھوجی (مہاجی)
سیندہیا لنگڑا ہوا اور اوسکا بھتیجا جنکوجی گرفتار اور مقتول ہوا - نانا فرنویس بمشکل تمام بہاگ کر بچا - ملہر راو ہلکر
اور گانکواڑ بہی بہاگ گئے - ابراہیم خان گاردی جو قید ہوا ایک ہفتہ بعد اپنے زخمون کے درد سے مرگیا کہتے ہین کہ اوسکے زخمون مین
زہر بھر گیا تھا - جسوقت ابراہیم خان گاردی بہاؤ سے رخصت ہوکر لڑنیکو آتا تھا تو اوسنے بہاؤ کو بڑے ادب سے سلام کیا

رام شاستری ایک برہمن اوسکا گرو اور اُستاد تھا یہ برہمن بڑا عالم فاضل اور ایماندار تھا مرہٹے
ابتک اوسکا نام تعظیم سے لیتے ہین - مادھو راو اکثر نظام حیدرآباد راجہ برار اور حیدر علی سلطان میسور سے
لڑتا رہا - اسکے عہد مین سکھرام باپو اور نانا فرنویس بڑے قابل کارکن سلطنت تھے اور ترمبک راو نانا
اور ہری پنت بڑے جنگ آزمودہ سپاہی تھے اسکے وقت مین مرہٹون نے پھر ۱۷۶۹ع مین بعد پانی پت
کی لڑائی کے دریاے چمبل کو عبور کرکے اکثر راجپوت سلطنتون کو خراج دینے پر مجبور کیا - وہ تھوڑی
عمر مین ۱۷۷۲ع مین مرگیا - وہ بڑا بہادر - دور اندیش - اپنی رعایا کا خیرخواہ - اپنے حکم کا پابند تھا
اوسکا مرنا مرہٹون کیلئے پانی پت کی شکست کی مصیبت سے کچھ کم نہ تھا اسکی وفات کے وقت
مرہٹونکی مالگزاری سات کروڑ روپیہ تھی - بعد اوسکے اوسکا چھوٹا بھائی نراین راو مسندنشین ہوا
یہ آنندبائی رگھوبا کی بی بی سازش سے مارا گیا - اسوقت مرہٹے دہلی کے قابض تھے اور
شاہ عالم ثانی اونکے قبضہ مین تھا - اسوقت مین نانا فرنویس ایک بڑا ہوشیار کارکن سلطنت تھا
رگھوبا نے گدی پر بیٹھنا چاہا مگر محروم رہا

س اہلیا بائی اور نانا فرنویس کا حال لکھو - اور بتاؤ کہ انگریزون نے مرہٹون کے کونسے فریق کا ساتھ نانا فرنویس کے عہد مین دیا ؟

ج اہلیا بائی ملہر راو ہلکر ۱۷۶۶ء مین مرا اور چونکہ اوسکا بیٹا اور پوتا دونون مرچکے تھے اسلئے
اوسکی بہو اہلیا بائی گدی نشین ہوئی یہ بڑی دانا اور عجیب غریب عورت تھی اسنے ایک شخص
تکاجی ہلکر کو متبنی کرکے سپہ سالار فوج مقرر کیا تکاجی کی اولاد ابتک اندور مین حکمران ہے -
تکاجی اہلیا بائی کو مثل اپنی مان کے جانتا تھا یہ عورت بڑی پرہیزگار رحمدل اور جفاکش تھی - اسنے
اندور کو ایک گانون سے شہر بنا دیا - ایک امر مین وہ ایلزبتھ ملکہ انگلستان سے بھی بڑھکر تھی یعنی خوشامد کو
ہمیشہ ناپسند کرتی وہ بڑی پارسا اور صاحب عصمت تھی وہ ۱۷۹۵ء مین مری - مالوہ مین لوگ اوسکو ابتک
دیبی کا اوتار سمجھکر پوجتے ہین

اور پھر یہ کہا کہ لیجئے آج میری اور میری فوج کی شجاعت دیکھئے آپ ہمیشہ مجھسے ناراض ہوا کرتے تھے کہ مین بیکار آدمیونکو
پوری تنخواہ دلوانے پر اصرار کرتا ہون آج آپ دیکھینگے کہ اونکا رکھنا بیکار نہ تھا -

نانا فرنویس جسکا نام بالاجی جنارد ہن تہا بڑا لائق کارکن پونہ کی گورنمنٹ کا تہا۔ یہ رگہوبا کے خلاف ایک سازش مین شریک ہوا اور انگریزون سے پورندر کے مقام پر صلح کی چنانچہ اس صلح پورندر کے مطابق انگریزون نے رگہوبا کا ساتہہ چہوڑ دیا اور سالسیٹ کو لے لیا مگر نانا فرنویس نے اسوقت مین فرانسیسیون سے دوستی کرکے انگریزون سے لڑائی شروع کردی اور صلحنامہ سلبائی کے مطابق یہ ٹہہرا کہ رگہوبا کو تین لاکھ روپیہ سالانہ پنشن بیجا دی۔ نظام علی نواب دکن اور نانا فرنویس مین بابتہ اداے بقیہ خراج بہت جہگڑے پیدا ہوے اور ۱۷۹۵ء مین مقام کردلا پر مرہٹون نے نظام علی کے مقابلہ مین فتح پائی۔ نانا فرنویس کی قوت و اختیار اسوقت مین اوج پر تہے مگر اوسنے جو رگہوبا کے مرہٹون کیساتہہ بدسلوکی کی اور اونکو قید کیا تو اوسسے لوگ ناراض ہوگئے ۱۷۹۶ء مین باجی راؤ بامداد دولت راؤ سیندہیا اور نانا فرنویس کے مسند نشین ہوا لیکن اس پیشوا نے سیندہیا کی مدد سے نانا فرنویس کو قید کرکے احمدنگر بہیجا مگر پہر رہا کردیا گیا نانا فرنویس ۱۸۰۰ء مین مرگیا اسکی موت سے پیشوا کی گورنمنٹ کی بربادی کی ابتدا ہوئی۔ وہ بڑا معتمد کارکن سلطنت مگر بزدل تہا اپنے ملک کا بڑا خیرخواہ تہا سرکار انگریزی کی بڑی تعظیم و تعریف کرتا مگر ہمیشہ اونسے خوف اور نفرت ہی کرتا انگریزون نے نانا فرنویس کے عہد مین رگہوبا کا جو نرائن راؤ کو مارکر مسند نشین ہوگیا تہا ساتہہ دیا

مرہٹونکا دہلی مین کسطرح قدم جما۔ اور کب ونکے ہاتہہ سے دہلی تہوڑے دنونکے لئے نکل گئی اور اونہون نے اوسکو پہر کب لے لیا اور پہر کب اوس شہر سے اونکا قبضہ جاتا رہا؟۔

مرہٹون نے دہلی پر جنگ اودگر کے بعد قبضہ کیا مگر ۱۷۶۱ء مین پانی پت کی شکست کے بعد وہ اوس شہر سے نکالدے گئے اور پہر ۱۷۷۱ء مین شاہ عالم ثانی شاہ دہلی مرہٹون کے قبضہ مین آگیا اور مرہٹے پہر دہلی کے مالک ہوگئے اور ۱۸۰۳ء تک وہان رہے یہانتک کہ لارڈ لیک نے پادشاہ کو اونکے قبضہ سے چہڑا لیا اور اونکو دہلی سے نکالدیا۔

مرہٹون کے عروج اور زوال کا اجمالاً حال لکہو۔

مرہٹونکی ابتداء اور عروج سیواجی کے عہد سے ہوئی جو اس قوم کا بانی تہا سیواجی نے قلعہ تورنا کی فتح سے ابتدا کی جسکو کہ اونکی ابتداء عمر مین فتح کیا۔ جنگ (۱) اودگیر مین مرہٹونکی طاقت ۱۷۶۰ع مین اوج کمال کو پہنچی اس لڑائی مین انہون نے مسلمانون کے مقابلہ مین بڑی بہاری فتح پائی۔ جنگ پانی پت مین انکو بڑا بہاری صدمہ پہنچا جس سے کہ وہ ہمیشہ کے لئے کمزور ہو گئے اور یہی اونکے زوال کی ابتدا ہوئی مقام بسین پر اونکو ایک یورپین دشمن یعنی پورچگیز کے مقابلہ مین ۱۷۳۹ع مین بڑی فتح حاصل ہوئی مقام اراس پر ۱۷۷۵ع مین وہ اول مرتبہ سرکار انگریزی سے مقابل ہوے۔ مقام کردلا مین اونکی تمام فوجین ۱۷۹۵ع مین آخر مرتبہ جمع ہوئین صلح بسین سے ۱۸۰۲ع مین ونکا اتفاق اور مجمع ٹوٹ گیا۔ معرکہ آسائی مین ۱۸۰۳ع مین ولنگٹن نے مرہٹونکو یہ بات جتائی کہ اونکے سوار انگریزونکی سنگینونکے مقابلہ مین نہین ٹہر سکتے۔ جنگ دہلی مین لیک نے شاہ دہلی کو اونکے ہاتہہ سے لے لیا۔ معرکہ لسواری مین تمام ہندوستان اونکے قبضہ اختیار سے جاتا رہا۔

مرہٹونکی چارون جنگ کا مفصل حال لکہو

اول جنگ مرہٹہ وارن ہیسٹنگز کے عہد مین ۱۷۷۴ع مین شروع ہوئی جسمین رگہوبا کی مدد نانا فرنویس کے خلاف جو فراسیسیون سے سازش کرتا تہا انگریزون نے کی۔ اس جنگ مین آراس کی لڑائی ۱۷۷۵ع مین ہوئی انگریز فتحیاب ہوئے۔ کرنیل گوڈرڈ نے کلکتہ سے سورت تک تمام ہندوستان (۲) مین کوچ کیا اور ملتان۔ بہیلسہ۔ بہوپال (۳)۔ ہوشنگ آباد۔ برہانپور۔ ہوتے ہوے ۱۷۷۹ع مین سورت پہنچا۔ اوسکے بعد سیندہیا اور ہلکر کی فوجونکو شکست دی۔ اس لڑائی مین صلحنامہ (۴) ورگام ۱۷۷۹ع مین ہوا جس سے انگریزونکی بڑی ذلت و بدنامی ہوئی۔ بعد ازان کپتان ہارٹلی نے کانکن کا قبضہ کیا اور گوڈرڈ نے بسین فتح کیا اور اسی جنگ مین لاہور اور قلعہ گوالیار کو کپتان پوپہم (۵) نے بڑی بہادری سے فتح کیا۔

مرہٹونے چاہا کہ لیونانس اور پیشوا کو بیچ کو دہلی کے تخت پر بٹہاکر ہندوستان کا شہنشاہ کرین مگر پہر بعد کو یہ راز ظاہر کہ پہلے احمد شاہ ابدالی کو شکست دین لیکن اس جنگ مین انہون نے بڑی بہاری شکست پائی سو کرنیل گوڈرڈ کے ساتہ سلوک کیا اور دوبارہ صوبہ سرکار انگریزی مدراس پاس سے اب تک چلا جاتا ہے امر عجیب غریب صاحب کا نقشہ ہیسٹنگز نے تجویز کیا تہا جسنے تمام ہندوستان کو تعجب مین ڈالا۔ (۴) باس صلحنامہ کی شرائط فہرست مین دیکہو کپتان پوپہم جو بہت ہی خرچ سے جنرل گوڈرڈ کے لشکر مین شامل ہونیکو جاتا تہا اور سے بیجد پہنچنے حکم گورنمنٹ کے

آخر کار ۱۷۸۲ء میں یہ لڑائی صلحنامہ سلبائی سے ختم ہوئی -

دوسری جنگ مرہٹہ سنہ ۱۸۰۳ء میں اس وجہ سے شروع ہوئی کہ باجی راؤ پیشوا نے انگریزوں کی

خلاف مرضی اور مرہٹوں سیندھیا و ہلکر وغیرہ کے بسین پر صلح کی - اس جنگ میں لارڈ ولسلی نے

مرہٹونکو چارون طرف سے گھیرا اور جا بجا قریب سات جگہ کے فوج معین کی - دکن میں جنرل

ولسلی لارڈ ولسلی کے بھائی نے سنہ ۱۸۰۳ء میں احمدنگر لیا اور پھر معرکہ آسائی میں اونکو بڑی بھاری

شکست دی - دولت راؤ سیندھیا اور رگھوجی بھونسلہ میدان سے بھاگ گئے - اسکے بعد شہر برہانپور

اور اسیرگڈھ فتح ہوئے اور گجرات میں بھی کئی قلعے قبضہ میں آئے - اسی زمانہ میں ہندوستان میں

جنرل لیک نے کویل لیکر قلعہ علیگڈھ فتح کیا اور سیندھیا کی فوج کو فرانسیسی جنرل کے زیر حکم دہلی کی شہر پناہ

کے نیچے شکست دی دہلی فتح ہوئی اور شاہ عالم ثانی لارڈ لیک کے قبضہ میں آگیا - لیک نے سیندھیا

کی دوسری فوج کو لسواڑی کے قریب شکست دی - اس فتح سے سیندھیا کی تمام سلطنت

دہلی آگرہ سے چمبل تک لیک کے قبضہ میں آگئی - کٹک اور بندیلکھنڈ بھی انگریزی فوج نے فتح کیے

ولسلی نے پھر مرہٹونکو ارگانو میں شکست فاش دی - اب رگھوجی بھونسلہ نے بیزار ہوکر صلح بوکا(؟)

سرکار انگریزی سے کرلی اور اوسکے تھوڑے دنون بعد سیندھیا نے بھی بہت سا ملک انگریزونکو

دیکر صلح سرجی انجن گانون کی -

تیسری جنگ مرہٹہ اپریل سنہ ۱۸۰۴ء سے دسمبر سنہ ۱۸۰۵ء تک رہی - ہلکر نے دہلی پر حملہ کیا

مگر کرنل اکٹر لونی ریزیڈنٹ نے اوسکو ہٹا دیا - جنرل فریزر اور کرنیل مانسن نے مقام ڈیگ پر

فتح پائی مگر جنرل فریزر اس جنگ میں مارا گیا - کرنیل مانسن نے ستاسی توپیں پائیں انہیں چونہ(؟)

مرہٹونکو گوہد سے نکال دیا اور پہراونکو قلعہ لہار کو فتح کرکے گوالیار کے قلعہ کا جا محاصرہ کیا - یہ قلعہ کھڑے پہاڑ پر ایسی مضبوطی اور

استحکام سے بنا ہوا ہے کہ وہاں کے لوگ گمان کرتے ہیں کہ اگر دس آدمی بھی قلعہ میں بیٹھکر صرف پتھر ڈھلکا دیا کریں تو لاکھوں فوج کو

منہہ نہیں ہے کہ اوسپر حملہ کرے لیکن اوسوقت قلعہ میں سیندھیا کے ایک ہزار جوان معہ سب سامان حرب و ضرب کے موجود تھے

اور کپتان پوفم حیران تھا کہ کسطرح اس پہاڑ پر چلا کیا جاوے کہ اتفاقاً ایک چور جو چوری کرنے جایا کرتا تھا

آ ملا گیا اور اوسنے ایسا ایک راستہ پوشیدہ پگڈنڈی کا پہاڑ پر چڑھ جانیکے لیے کپتان پوفم کو بتلا دیا جس

Wellesley

وہ بھی تھین جو اوس سے پہلے چھین گئی تھین - جنرل لیک نے ہلکر کی فوج کو فرخ آباد کے قریب شکست
دی اور پھر ہلکر کے اکثر قلعے لیکر اوسکے پایہ تخت اندور کو فتح کیا - ۱۸۰۵ء مین بھرتپور کا محاصرہ ہوا (1)
اور اسمین انگریزونکی گونا کامی ہوئی مگر راجہ بھرتپور نے بیس لاکھ روپیہ دیکر صلح کرلی اور ہلکر کا ساتھ
چھوڑ دیا - اسی اثنا رمین دولت راؤ سیندھیا نے عہد شکنی کرکے جنکنس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کو
گرفتار کرلیا اور ہلکر کا ساتھ دیا - آخرکار سیندھیا سے پھر صلح ہوئی اور جسونت راؤ ہلکر نے بھی صلح کی

چوتھی جنگ مرہٹہ ۱۸۱۷ء سے ۱۸۱۸ء تک رہی - مرہٹے پنڈاریون کا ساتھ دیتے - باجی راؤ
ثانی انگریزونکو ہمیشہ دق کیا کرتا اور اوسکا ایک مشیر ترمبک جی ہمیشہ اوسکو انگریزون سے لڑنیکو آمادہ
کیا کرتا تھا - سیندھیا - امیر خان اور راجہ ستارہ نے انگریزونکی اطاعت قبول کرلی -
پیشوا نے رزیڈنسی پر حملہ کرنا چاہا الفنسٹن نے پونہ سے چار میل کہرکی مین آکر پیشوا کی فوج کا
مقابلہ کیا چنانچہ میجر فورڈ نے مرہٹونکو باسانی شکست دیکر ہٹا دیا - اسی اثنا مین پیشوا نے رزیڈنسی
کو لوٹ لیا اور چند افسران مسافر کو مروا ڈالا - اسکے بعد جنرل اسمتھ نے باجی راؤ کا
تعاقب کیا وہ جگہ بجگہ انگریزون کے خوف سے بھاگتا پھرا - اول یکم جنوری ۱۸۱۸ء کو کورے گاؤن مین
پھر انگریزون اور مرہٹہ فوج سے مقابلہ ہوا اور انگریزون نے بڑی بہادری سے کورے گاؤن کی
حفاظت مرہٹون کے مقابلہ مین کی - آخرکار ۱۱ فروری ۱۸۱۸ء کو گورنر جنرل نے اسبات کا اشتہار
دیا کہ باجی راؤ اور اوسکا خاندان سلطنت سے خارج کردیے گئے اور تمام سلطنت گورنر جنرل
نے لے لی صرف ذرا سا حصہ ستارہ کے قریب راجہ کے واسطے چھوڑ دیا گیا تھوڑے دنون بعد
باجی راؤ نے اپنے آپکو سر جان مالکم کے سپرد کردیا اور آٹھ لاکھ کی پنشن قبول کرکے بٹھور مین
کانپور کے قریب رہنا منظور کیا - ترمبک جی بھی قلعہ چنار مین قید کیا گیا - آپا صاحب نے جو

دوسرے دن صبح کو وہ معہ اپنی فوج کے سیڑھیان لگا رسی ٹکا کھونٹیان گاڑ گھاس کی جڑین پکڑ اوپر چڑھ گیا اوسوقت یہہ
نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ آدمی ہین یا بندر - غرض کہ سب بات کی بات مین پہاڑ پر چڑھ دیوارین قلعہ کی کود اندر جا داخل ہوے
سپاہی جو بیکار اپنے بستر سے اوٹھکر دشمنونکو قلعہ مین دیکھا گھبرا کر اوسیدم قلعہ خالی کردیا -

(1) [illegible] کپتان [illegible] آٹھ میل کے محیط مین تھی اور اوسکے گرد بڑی بلند مٹی کی دیوار تھی - ہندوؤنکا یہ عقیدہ تھا کہ اس شہر [illegible]

Jenkins
Elphinstone
Ford
Sir John Malcolm

اسوقت مین ناگپور کا راجہ ہو بیٹھا تہا پیشوا کی تدابیر مین اوسکا شریک ہوکر سیتابلدی کی ریزیڈنسی پر حملہ کیا مگر کپتان فٹزگیرلڈ نے بڑی مردانگی سے اوسکو شکست دی آخرکار آپا صاحب نے اپنے آپکو سرکار انگریزی کے حوالہ کر دیا اور انگریزون نے اوسکو قید کرکے الہ آباد کے قلعہ مین بہیجدیا مگر راہ مین چہوٹ کر سکہون مین جا کر مل گیا اور وہین مرگیا

Fitzgerald.

اشخاص ذیل کا حال لکہو آپا صاحب - رگہوبا - مادہوجی سیندہیا - دولت راؤ سیندہیا - جسونت راؤ ہلکر -

آپا صاحب پرسوجی رگہوجی بہونسلہ والی برار کا چچازاد بہائی تہا - جب رگہوجی سنہ ۱۸۱۶ء مین مرا تو اوسکے بعد پرسوجی مسند نشین ہوا مگر چونکہ وہ دیوانہ تہا اسلیئے آپا صاحب اوسکا چچازاد بہائی اوسکا محافظ کیا گیا سرکار نے آپا صاحب سے صلح کی مگر وہ بہی مثل باجی راؤ کے انگریزون کے خلاف خفیہ ساز رکہتا تہا - چند دنون بعد آپا صاحب نے کسیطرح سے پرسوجی کو مروا ڈالا اور خود اوسکی جگہ مسند نشین ہوا اور باجی راؤ ثانی کا انگریزون کے مقابلہ مین معاون ہوا چنانچہ سنہ ۱۸۱۷ء مین اوسنے ریزیڈنسی پر جو اوسوقت مین سیتابلدی کی پہاڑی پر تہی حملہ کیا مگر ریزیڈنسی والونکو بہت جلد مدد پہنچ گئی اور اونہون نے حملہ آورونکو ہٹا دیا - اور آپا صاحب نے اپنے آپکو انگریزون کے حوالہ کر دیا اور پہر وہ بچند شرائط گدی پر بٹہا دیا گیا لیکن دل سے انگریزون سے برخلاف ہوکر اونکے دشمنون سے سازش کی مگر جنکنس ریزیڈنٹ نے بہت جلد اوسکو گرفتار کرکے گورنر جنرل کے حکم سے قلعہ الہ آباد کو قید کرکے بہیجا لیکن وہ راہ سے فرار ہوکر پنڈاری سردار چیتو سے جا ملا آخرکار بہت سرگردان پہرکر جودہپور کے راجہ کے پاس جا کر پناہ گیر ہوا اور وہان پر چند ایام زندہ رہکر اپنی موت سے مرگیا -

Jenkins.

دشمن توڑکر شہر کے اندر نہ داخل ہوسکے گا - انگریزون نے چار دفعہ حملہ کیا مگر بسبب کمی سامان و خندق کی وسعت و عمق کے ہر مرتبہ ناکام رہے اور قریب تین ہزار آدمیون کے تلف ہوا - اسوقت مین بہرتپور کا راجہ رنجیت سنگہ جاٹ تہا - اس ناکامی کا لوگون کے دلون پر ایک خراب اثر انگریزونکی تدبیر اور قوت کی جانب سے رہا حتی کہ وہ اثر سنہ ۱۸۲۵ء مین جب لارڈ کمبرمیر نے اس قلعہ کو فتح کیا دور ہوا

(۲) ترمبک جی ایک مرتبہ گنگادہر شاستری برہمن کے مروا ڈالنے پر قلعہ تہانا ضلع سالسٹ مین قید کر دیا گیا تہا مگر ایک مرہٹہ سائیس نے تمام کیفیت و تدبیر اوسکی قیدخانہ سے رہائی کی گہوڑے اسطبل کے گیت مین بنا کر اوسکو سنادی اور ترمبک جی

Combermere.

رگہوبا بالاجی باجی راؤ تیسرے پیشوا کا چہوٹا بہائی تہا اسنے اپنے بہائی کے عہد مین ۱۷۵۸ء مین لاہور پر حملہ کیا اور یہی باعث احمد شاہ ابدالی کے چوتہی مرتبہ آنے اور پانی پت کی لڑائی اور مرہٹون کے زوال کا ہوا ۱۷۶۳ء مین اوسنے اُدگر کی لڑائی مین نظام کو شکست دی - اور پہر وہ نرائن راؤ پانچوین پیشوا کا محافظ ہوا پیشوا کے مارے جانیکے بعد رگہوبا خود پیشوا بن بیٹہا مگر نراین راؤ کے بعد اوسکا بیٹا مادہو راؤ نراین نامی پیدا ہوا جو وارث گدی قرار دیا گیا اور نانا فرنویس اور ہری پنت اس لڑکے کی جانب دار ہوے اور انگریز مطابق صلح صورت کے رگہو کی طرف ہوے چنانچہ پہلی جنگ مرہٹون کا انگیزون کے ساتہہ یہی باعث ہوا اور آخرکار صلح سلبائی سے ۱۷۸۲ء مین یہ جنگ ختم ہوئی جسکی مطابق پیشوا نے پچیس ہزار روپیہ ماہواری رگہوبا کو دینا کیا اور اوسکو اجازت دی کہ جہان اوسکا جی چاہے رہے

مادہوجی سیندہیا رانوجی سیندہیا کا بیٹا ۱۷۶۱ء مین مسند نشین ہوا - یہ جنگ پانی پت مین لنگڑا ہو گیا تہا - وہ نانا فرنویس کا بڑا بہاری حریف تہا ۱۷۷۹ء مین انگریزونکو مادہوجی کے ساتہہ صلح درکام کرنا پڑی اور اس صلح کے مطابق سرکار انگریزی نے صوبہ بہڑوچ سیندہیا کو دیدیا اور نیز دو انگریزی افسر بطور اول کے حوالہ کئے ۱۷۸۲ء مین صلحنامہ سلبائی پیشوا کے ساتہہ انگریزون نے کیا اور مین یہی مادہوجی سیندہیا پیشوا کی طرف سے نائب تہا اور پہر وہ دہلی کی طرف متوجہ ہوا اور شاہ عالم ثانی کو بالکل اپنے قبضہ مین کر لیا چنانچہ بادشاہ نے اوسکو اپنی فوجونکا سپہ سالار اور صوبہ دہلی اور آگرے کا منتظم مقرر کیا ۱۷۸۵ء مین اسنے سرکار انگریزی سے صوبہ بنگالہ پر چوتہہ کی درخواست کی اوسکے بعد پرتاب سنگہ راجہ جیپور اور نیز جودہپور اور بہت سے چہوٹے چہوٹے مسلمان جاگیردارون سے اوسنے جہگڑے کر کے خراج لیا اسکی ایک فوج کا ایک حصہ زیر حکم ایک فرانسیسی شخص جنرل ڈیبائن کے تہا اسیوقت مین غلام قادر نے شاہ عالم ثانی کی آنکہین نکالین اور شاہی خاندان پر بڑے بڑے ظلم کئے سیندہیا نے یہ سنکر بادشاہ کو پہر تخت پر بٹہایا اور غلام قادر کو بڑے عذابون سے قتل کیا - الغرض سیندہیا اسوقت مین بطور خود مختار بادشاہ کے تہا اور شاہ عالم

جیلی ۔ کے اندر سنتارہ اور آخرکار اوسی مدبیر سے وہ دارالسلطنت پایا گیا -

Perron

تیسری مرتبہ لقب وکیل مطلق کا پیشوا کے واسطے ۱۷۹۲ء میں حاصل کیا اور اس امر کی پیشوا کو اطلاع
دینے کے واسطے خود پونہ گیا اسی اثنا میں اوس سے کچھ عداوت ہلکر سے پیدا ہوئی اور ایک لڑائی
مقام لکھاڑی پر اجمیر کے قریب ہلکر اور سیندھیا کے جنرل ڈبیا میں پیرن ۔ گوپال راو
اور لکوا دادا میں ہوئی اور ہلکر کی فوج کو شکست ہوئی آخرکار مادھوجی سیندھیا ۱۷۹۴ء میں
قریب پونہ کے مرگیا۔ اسکے بعد اسکے بھتیجے کا لڑکا **دولت راؤ سیندھیا** پندرہ برس کی عمر میں
مسندنشین ہوا۔ جنگ کردلا میں نظام کے مقابلہ میں سیندھیا کی فوج زیر حکم جنرل پیرن کے مرہٹوں کی
امداد کو بھیجی گئی۔ سیندھیا نے بمدد نانا فرنویس کے ۱۷۹۶ء میں باجی راو ثانی کو مسندنشین کیا۔
سیندھیا کا اختیار پونہ میں بہت بڑھا ہوا تھا اوسنے پیشوا کے اشارہ سے نانا فرنویس کو گرفتار کر کے
احمدنگر میں بھیجدیا اور اپنے خسر شرزی راو گھاٹگے کو پیشوا کا وزیر پونہ میں کیا۔ اس شخص نے
اہل پونہ پر بڑے ظلم کئے آخرکار پیشوا نے بیزار ہوکر نانا فرنویس کی رہائی کی سفارش کر کے اوسکو
سیندھیا کی قید سے چھوڑایا اور اپنا وزیر کیا ۱۸۰۱ء میں جسونت راو ہلکر اور سیندھیا میں چند خونریز
لڑائیاں ہوئیں اور سیندھیا فتحیاب ہوا اور اندور کو خوب لوٹا مگر پونہ کے قریب ۱۸۰۲ء میں
ہلکر نے سیندھیا اور پیشوا کی متفق فوجوں کے مقابلہ میں بڑی فتح پائی اور پیشوا بھاگ کر انگریزوں کی
پناہ میں چلا گیا اور سرکار انگریزی سے مقام بسین پر صلح کر لی جسکی شرائط سے دولت راو سیندھیا
اور نیز اور مرہٹے بہت ناراض ہوے اور اسیوجہ سے دوسری جنگ مرہٹہ انگریزوں کے ساتھ
شروع ہوئی اس جنگ میں انگریزوں نے ۱۸۰۳ء میں احمدنگر لے لیا اور معرکہ آسائی میں ولنگٹن نے
سیندھیا اور رگھوجی بھونسلہ کی متفق فوجوں کو شکست فاش دی اور شہر برہانپور اور قلعہ اسیرگڑھ
اور نیز بھروچ اور چمپانیر انگریزوں کے ہاتھ میں آگیا۔ اور ادھر جنرل لیک کو بل اور قلعہ علیگڑھ لیلیا
اور معرکہ دہلی میں سیندھیا کی فوجوں کو شکست دیکے جنرل لیک نے دہلی کا قبضہ کیا اور شاہ عالم ثانی
اور تمام شاہی خاندان انگریزوں کے زیر حفاظت ہوگئے۔ آگرہ بھی اسی مہم میں لیا گیا۔ اوسکے بعد
معرکہ لسواڑی میں جنرل لیک نے سیندھیا کی دوسری فوج کو جنرل ڈوڈرینگ کے زیر حکم شکست فاش دی

اور سیندھیا کا جنرل مذکور اس جنگ مین مارا گیا۔ الغرض سیندھیا کے تمام ممالک مفتوحہ دہلی اور آگرہ چھین تک جنرل لیک کے قبضہ مین آ گئے۔ کٹک اور بندیلکھنڈ مین بہی فتح ہو گئے آخر الامر سیندھیا نے انگریزون سے مقام ورگام پر سنہ ۱۸۰۳ء مین صلح کی اور اس صلح کی مطابق اوسنے انگریزونکو بہت سا ملک گنگا اور جمنا کے درمیان کا دیا۔ اسکے بعد بہی کچھ دنون تک دولت راو سیندھیا انگریزون سے خفیہ عناد اور سازش رکہتا رہا۔ سنہ ۱۸۱۰ء مین اسنے گوالیار کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ اور سنہ ۱۸۲۷ء مین مرگیا۔

جسونت راو ہلکر تکاجی ہلکر کا تیسرا بیٹا اپنے بہائی ملہر راو کے مارے جانے پر مسند نشین ہوا یہہ بڑا لوٹیرا اور سیندھیا کا حریف تہا سنہ ۱۸۰۰ء مین اسنے چند خونریز لڑائیان سیندھیا کے ساتھہ کین جنمین وہ اکثر ناکام رہا اور سیندھیا نے اندور کو لوٹا مگر سنہ ۱۸۰۲ء مین جسونت راو نے سیندھیا اور پیشوا کی متفق فوجونکو پونہ کے قریب شکست فاش دی اور پونہ کا قابض ہوگیا اور سنہ ۱۸۰۴ء مین اسنے انگریزون کے ساتھہ تیسری جنگ مرہٹہ شروع کی اور دہلی پر حملہ کیا مگر ناکام رہا انگریزون نے مقام ڈیگ اور فرخ اباد پر ہلکر کی فوج کو شکست دی۔ یہانتک کہ اوسکا پایہ تخت اندور بہی چہین لیا۔ اسکے بعد ہلکر سکہون سے مدد کا طالب ہوا مگر وہان سے مدد نہ ملی۔ آخرکار اوسنے سنہ ۱۸۰۵ء مین انگریزون سے صلح کی سنہ ۱۸۰۸ء مین وہ پاگل ہوا اور تین برس کے بعد سنہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا

س **ریاستہاے ستارہ۔ پونہ۔ ناگپور کی بنا کب ہوئی اور کب اور کسطرح سے ہر ایک کا زوال ہوا ؟**

ج ستارہ کو ساہو سیواجی کے چہوٹے بیٹے نے مغلونکی قید سے سنہ ۱۷۰۷ء مین رہا ہوکر اپنا پایہ تخت بنایا سنہ ۱۷۳۰ء مین کولاپور کے راجہ سمبہاجی نے دریاے ورنا کو عبور کرکے ساہو کے ملک کو لوٹا مگر آخرکار ان دونون گہرانون مین صلح ہوگئی۔ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۱۸ء کو انگریزون نے اس شہر کو لے لیا اور وہان کے راجہ کو ایک ذرا سا ملک پایہ تخت کے قریب اوسکے رہنے کے لئے دیدیا اور اوسکو سرکار انگریزی نے بڑی دہوم دہام سے گدی پر بٹہایا مگر اوسنے گدی پر بیٹہتے ہی اپنی سلطنت بذریعہ اشتہار سرکار انگریزی کے حوالہ کردی۔

پونہ کی سلطنت کی بنا بالاجی وشوناتہ راؤ نے ۱۷۱۴ء مین ڈالی تہی اس گھرانے کے سات پیشواؤن نے
بڑے زور شور سے پونہ مین راج کیا اور سلطنت مرہٹہ کو اس خاندان کے وقت مین بڑی ترقی ہوئی
آخر کار ۱۱ فروری ۱۸۱۸ء گورنر جنرل نے اشتہار دیا کہ باجی راؤ ثانی اور اوسکی اولاد گدی سے
محروم کی گئی اور سرکار انگریزی تمام ملک کی قابض ہوئی

ناگپور کی سلطنت کی بنا پرسوجی بہونسلہ نے ۱۷۳۹ء کے قریب ڈالی تہی - یہ شخص راجہ
ستارہ کے یہان پٹواریون مین نوکر تہا اور صوبہ برار مین مالگزاری وصول کرنیکی خدمت اسکے
سپرد تہی وہان اوسنے بتدریج ناگپور کے راج کی بنیاد ڈالی - اور اوسکے بعد اوسکا چچازاد
بہائی رگہوجی بہونسلہ مسند نشین ہوا - اسنے کٹک پر قبضہ کیا اور بنگالہ کی چوتہہ کا طالب ہوا
۱۸۱۶ء مین اوسکے مرنیکے بعد اوسکا چچازاد بہائی پرسوجی مسند نشین ہوا مگر چونکہ پرسوجی دیوانہ
تہا اسلئے آپا صاحب اوسکا چچازاد بہائی اوسکا محافظ مقرر ہوا - آپا صاحب چند دنون بعد
پرسوجی کو مار کر خود گدی نشین ہوا - اوسنے انگریزونکے خلاف پیشوا سے سازش کی اور
رزیڈنسی پر حملہ کیا - آخر کار گرفتار ہوکر ۱۸۱۸ء مین قلعہ الہ آباد مین بہیجدیا گیا - اوسکی جگہ
رگہوجی بہونسلہ کا پوتا اپنے دادا کے نام سے مسند پر بیٹہا - یہہ شخص ۱۸۵۳ء مین لاولد مرا -
اور ناگپور کا راج سرکار انگریزی نے اپنی قلمرو مین ملا لیا -

پنداری کون تہے ؟ - جنگ پنداری کا حال لکہو - اونکے سردار کا کیا انجام ہوا ؟ -

پنداری لٹیرے اور قزاقونکا ایک فرقہ تہا جو کہ مرہٹونکی فوج کے پیچھے رہتے تہے اونکو دریاے نربدا
کے کنارے کچہہ زمین عطا ہوئی تہی - وہ وسط ہند کو بہت دنون تک بڑے ظلم سے لوٹتے رہے
گورنر جنرل مارکوئس آف ہیسٹنگز نے اپنے عہد مین اونکے مغلوب کرنے کا ارادہ کیا - امیر خان
جو پنڈاریونکا سردار اعلی تہا سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کرلی چنانچہ اوسکی اولاد
ابتک ٹونک مین نواب ہے - سیندہیا نے بہی پنداریونکی مدد سے ہاتہہ اوٹہایا اور سرکار سے
صلح کرلی مگر پیشوا اور ناگپور کے راجہ نے سرکشی کی آخر کار دونون مغلوب و پامال
ہوے - اب پنداری اپنے سردار چیتو - کریم خان - واصل محمد کے زیر حکم تہے - سرجان مالکم
اور الفنسٹن اونکے مغلوب کرنے کو مقرر ہوے چیتو نے تو آخر کار جہیدپور مین جا ہلکر کے لشکر مین

پناہ لی۔ اور تلسی بائی نے جو اوسوقت مین راجہ کی محافظ تہی چیتو کو مدد دی چنانچہ مہید پور پر ۱۸۱۷ء مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی اور تلسی بائی اپنی فوج کے ہاتہہ سے ماری گئی اور ملہر راو ہلکر کی فوج نے شکست کہائی اور آخر انگریزون سے صلح کر لی۔ کریم خان نے فروری ۱۸۱۸ء مین اپنے آپکو سرجان مالکم کے حوالے کر دیا۔ اور واصل محمد نے پہلے تو اپنے آپکو سیندہیا کے سپرد کیا اور بعد کو زہر کہا کر مر گیا۔ اب صرف چیتو باقی رہ گیا۔ وہ جابجا بہاگتا پہرا آخر کار دشمنون کے خوف سے اسیر گڈہ کے جنگلون مین جا چہپا وہان اوسکو ایک شیر نے کہا لیا۔

قلعہ اسیر گڈہ کو بہی انگریزون نے ۱۸۱۹ء مین لے لیا۔ اسکے سوا انگریزون نے قلعہ راجگڈہ جو مشہور پایہ تخت سیواجی کا تہا۔ اور نیز اور بہت سے قلعے پونہ اور احمد نگر کے درمیان انگریزی قبضہ مین آئے اور گورنر جنرل نے پہر تمام ملک کو چند انگریزی افسرون مین تسلط اور انتظام کے لئے تقسیم کر دیا۔

عہد برٹش

س — کن یوروپین قومون نے ہندوستان مین آکر بود و باش اختیار کی اور انمین سے کون نے تاریخ ہند مین زیادہ تر مشہور ہین اور آخرکار کونسی قوم نے سب پر غلبہ پایا

ج — جو یوروپین قومین مختلف اوقات مین ہندوستان مین آئین وہ یہ تہین (۱) پورتگیز۔ (۲) ڈچ۔ (۳) ڈنیس (۴) فرانسیسی (۵) انگریز۔ انمین پورتگیز فرانسیسی اور انگریز تاریخ ہند مین بہت مشہور ہوے اور انگریز آخرکار سب پر غالب آئے۔

س — فی الحال انگریزونکے سواے اور کونسی یوروپین قومین ہندوستان مین کس کس شہر اور صوبہ پر قابض ہین؟

ج — انگریزون کے سوا جو اور یوروپین قومین ہندوستان مین فی الحال قابض ہین وہ پورتگیز اور فرانسیس ہین پورتگیز کے پاس گوا ڈیمن ڈیو ہین فرانسیسون کے قبضہ مین پانڈیچری کاریکال یانام ماہی اور چندر نگر ہین

س — سب سے اول کونسی یوروپین قوم کب اور کسطرح ہندوستان مین آئی اور کس مقام پر آکر وہ لوگ اوترے؟

ج — سب سے پہلے ہندوستان مین پورتگیز آئے ۱۴۹۸ء مین پورتگیز کے نامی جہازران واسکوڈیگاما

افریقہ کے جنوبی کنارے کیپ آف گڈ ہوپ سے گہوم کر ہندوستان کا راستہ دریافت کیا اور اسی ۱۴۹۸ء میں مقام کلی کوٹ مین لنگر ڈالا۔ پورتگیز ہندوستان مین اول بغرض تجارت کے آئے تھے۔ چنانچہ وہ رفتہ رفتہ تمام شرقی تجارت کے مالک ہوے مگر بعد کو اونہون نے ہندوستان مین سلطنت قایم کرنے کا ارادہ کیا

Cape of good hope

س

ہندوستان کی مختلف سلطنتونکا واسکوڈی گاما کے آنیکے وقت کیا حال تہا؟

ج

دہلی مین سکندر لودی حکمران تہا دکن مین سلطنت بہمنہ محمود شاہ کے پاس ضعیف ہو رہی تہی بیجاپور کا خاندان عادل شاہی کانکان مین غربی گہاٹ اور سمندر کے درمیان گوا سے بمبئی تک حکمران تہا گوا کے جنوب مین چہوٹے چہوٹے راجے جنمین کلی کوٹ کا راجہ شاموری مشہور تہا ملک کے قابض تہے۔

س

پورتگیز کے کون کون سے جنرل اور وایسرائے کس کس وقت مین ہندوستان مین آئے اور کن لوگو نسے اونکو مقابلہ کرنا پڑا اون سب مین طاقتور اور مشہور کون ہوا اور اوسنے کیا کیا فتوحات کین اور اوس شخص کا انجام کیا ہوا؟

ج

پرتگیز کا اول (۱) جہازران واسکوڈی گاما ۱۴۹۸ء مین آکر کلی کوٹ مین اوترا وہان کے راجہ شاموری نے باشندگان ملک افریقہ کے اسلامی تاجرون کے پرتگیز فرنگی جانب سے اپنے دل مین کچہ شبہ پیدا کیا مگر واسکوڈی گاما کے پاس مقابلہ کے لئے امداد کافی نہتی وہ اپنے ملک کو ۱۴۹۹ء مین واپس چلا گیا (۲) کابرل آیا اسنے راہ مین ۱۵۰۰ء مین مقام برازل کو جنوبی افریقہ کے کنارے دریافت کیا اور اوسکا اپنے بادشاہ کے نام سے قبضہ کیا پہر ہندوستان مین راجہ کوچین سے صلح کرکے ۱۵۰۱ء مین واپس چلا گیا (۳) اسکے بعد واسکوڈی گاما نے دوبارہ سفر ۱۵۰۲ء مین کیا اور ... کوچین مین چلا گیا (۴) ۱۵۰۵ء مین شاہ پرتگال نے ایک شخص المیڈا کو ہندوستان مین وایسرائے کے لقب سے بہیجا راجہ بیجانگر نے ایک ایلچی وایسرائے کے پاس بہیجا اور اپنی بیٹی کی شادی شاہ پرتگال کے ساتہ کرنے پر راضی ہوا انتو مین لیکن تجارتی قوم یعنی اہل وینس سلطان روم کی اجازت سے ہندوستان مین تجارت کرنے لگے اور مصری بیڑہ میر حکم نامی کے زیر حکم اپنا بیڑا ہندوستان کو بہیجا شاہ گجرات نے اپنا بیڑا جدا طیار کرکے مصری بیڑہ کی مدد سے المیڈا کے بیٹے لورنزو کا مقابلہ کیا مقام چال

Cabral

Almeyda

پاس دو روز تک سخت ہنگامہ رہا آخرکار شجاعت سے لڑتا ہوا لورنزو اس واقعہ مین مارا گیا
اور المیڈا نے آخر اپنے بیٹے کی موت کا معاوضہ شہر دابل جلاکر اور مصر اور گجرات کے قریب
ڈیو کو لوٹ کر لیا آخرکار اپنی گورمنٹ کے حکم سے اوسکو اپنے عہدہ کا چارج سنہ ۱۵۰۹ع مین ابوالفرق
کو دیکر اپنے وطن کو واپس جانا پڑا مگر راہ مین افریقہ کی قوم کے ہاتھ سے مارا گیا (۵) ابوالفرق
پورچگیز والیسرایے سب افسرون مین بڑا طاقتور اور نامی جنرل تھا وہ سنہ ۱۵۰۹ع ہندوستان مین
آیا اسکے وقت مین پورتگیز کی طاقت ہندوستان مین اوج پر پہنچی اسنے شاہ بیجاپور سے
گوا کو چھین کر اوسکو بہت بڑا شہر اور پایہ تخت پورتگیز کا بنایا اور خلیج فارس مین آہرمز کو فتح کیا
اوسنے ایلچی بہی ہندوستان کے اکثر دربارون مین اور نیز سیام جاوا سماترا کو بہیجے اوسنے پورتگیز
اور ہندوستانیون مین ربط و ضبط پیدا کرنیکے واسطے آپسمین شادی کرائین ۔ اوسنے ہر طرح کی
اس ملک مین پورتگیز کی طاقت کو پختہ کرکے قائم کرنیکی کوشش کی ۔ ان کل کارروائیون کے
صلہ مین پرتگال کے ناسپاس بادشاہ نے اوسکو کسی وجہ سے سنہ ۱۵۱۵ع مین موقوف کر دیا ۔
اس ناقدری سے ابوالفرق شکستہ خاطر ہوکر مر گیا اور گوا مین دفن ہوا

س بنگالہ مین پورتگیز نے کون کون سے شہر پر قبضہ کیا ۔ اونکی طاقت کا زوال کب اور کسطرح اور کس بادشاہ کے عہد مین ہوا ؟

ج سنہ ۱۵۲۷ع مین پورتگیز نے بنگالہ مین ہگلی پر قبضہ کرکے چٹگانو کو فتح کیا ۔ سنہ ۱۶۲۴ع مین جب شاہجہان
مہابت خان کے خوف سے بہاگا پہرتا تھا اوسنے اوسوقت پرتگیز کے والیسرایے ہگلی سے
کچھ توپین اپنی مدد کے لئے طلب کین مگر والیسرایے مذکور نے انکار کیا ۔ یہ بات شاہجہانکو
یاد رہی اور جب وہ بادشاہ ہوا تو اوسنے سنہ ۱۶۳۱ع مین ہگلی کو لیکر پورتگیز کو بڑی خونریزی کے ساتھ
نکال دیا اس معرکہ مین ایکہزار پورتگیز مارے گئے اور چار ہزار زخمی ہوئے اور اونکی مین
جہازون مین سے صرف تین جہاز دریائے ہگلی مین بچے اونکی حسین اور خوبصورت عورتین شاہی
حرم مین داخل ہوئین اونکے گرجے وغیرہ سب توڑ دیئے گئے اس سخت بہاری صدمہ سے
پورتگیز کی طاقت بنگالہ سے بالکل جاتی رہی

س ابوالفرق کے زمانہ کے عہد سے سنہ ۱۷۳۹ع تک پورتگیز کا حال اجمالا لکھو

ج بعد ابوالفرق کی وفات کے پورتگیز نے اپنے آپکو مغل اور دکن کی اسلامی سلطنتون اور مرہٹون سے بچے

حلوان سے بچانیکی سعی اور کوشش کی پورتگیز نے اہل ہند کے معاملہ مین لڑائیون کے وقت بڑی
وحشت اور جہالت کے کام کئے اونہون نے اکثر گانو کو لوٹا اور جلایا سنہ ۱۵۳۴ء مین جب
بہادر شاہ گجرات پر ہمایون نے چڑہائی کی تو پورتگیز نے یہ موقع پاکر ڈیو پر حملہ کیا مگر
ناکام رہے آخرکار سنہ ۱۵۳۵ء مین کچھ صلح کرکے اس شہر کے مالک ہوگئے اور قلعہ بنایا اسکے تہوڑے
دنون بعد اونہون نے بہادر شاہ کو دہوکے سے مارڈالا - ڈیو کا دو دفعہ محاصرہ سنہ ۱۵۳۸ء
و سنہ ۱۵۴۵ء مین ہوا مگر وہ فتح نہوا - سنہ ۱۵۷۰ء مین شاہان بیجاپور و احمدنگر و شاہ سورم و کلی کوٹ
کو پورتگیز نے شکست دی اور ان لوگون نے مجبور ہوکر دس مہینے بعد گوا کا محاصرہ اوٹھا لیا
سنہ ۱۶۴۱ء مین ڈچ والون نے ملاکس پورتگیز سے لے لیا اور سنہ ۱۶۲۲ء مین شاہ ایران نے ارمز
اونسے لے لیا اور امام مسقط نے افریقہ کے شرقی کنارون کے تمام ملکیات اونکی فتح
کرلین سنہ ۱۶۳۳ء مین اونکی قوت کا زوال بنگالہ مین شاہجہان کے عہد مین ہوا اور وہان سے وہ
نکالدئے گئے اور سنہ ۱۶۴۴ء مین ڈچ والون نے ملاکا سے اور سنہ ۱۶۵۶ء مین سرندیپ سے اونکو نکالدیا
سنہ ۱۶۶۲ء مین اونہون نے شیواجی کی اطاعت قبول کرکی مرہٹونکو خراج دیا اور سنہ ۱۶۳۵ء
مین بعد بڑے محاصرہ کے مرہٹون نے پورتگیز کے مقابلہ مین بسین کا قبضہ کرلیا -

ڈچ[1] اور ڈینش ہندوستان مین کب اور کہان آئے ؟

سترہ صدی کے آخر سنہ ۱۶۵۸ء مین ڈچ کو اجازت ہگلی مین اور بعد کو چنسورا مین کوٹھی
بنانیکی مل گئی اونہون نے یہان پر ایک قلعہ بنایا جسکا نام فورٹ اگسٹس رکہا سنہ ۱۶۵۶ء مین
اونہون نے پورتگیز کو جزیرہ سرندیپ سے نکالکر وہان اپنی کوٹھیان اور کارخانے قائم کئے
آخرکار سنہ ۱۸۲۴ء مین اونہون نے اپنا قلعہ چنسورا ✻ انگریزونکو بعوض
کچھ ملک پانیکے سماٹرا مین حوالہ کردیا اسکے سوا اونکے باقی تمالک مقبوضہ بھی انگریزونکے ہاتھ آگئے اسوقت مین ڈینش
بہی دریا سے ہگلی مین سوداگری کرنے آئے - اور اونہون نے ترنکبار کو راجہ تنجور سے
سنہ ۱۶۱۶ء مین خریدا اور ایک کوٹھی سرامپور مین دریاے ہگلی پر قائم کی مگر اونہون نے
ہندوستان کے ملکی معاملات مین کبھی دخل نہین دیا اور آخرکار سنہ ۱۸۴۵ء مین اونکے مقام مقبوضہ
انگریزون نے خرید لئے -

(۱) ساکنان الیٹنڈ کو ڈچ اور ڈنمارک کے باشندونکو ڈینش کہتے ہین -

س صاحبان انگریز ہندوستان مین کب آئے - برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی سے کیا مراد ہے اوسکی ابتدا اور عروج کا حال بیان کرو -

ج صاحبان انگریز ہندوستان مین اول مرتبہ اکبر کے عہد مین آئے - انگلستان مین اوسوقت ملکہ ایلزبتھ حکمران تھی - سنہ ۱۶۰۰ء مین پانچ آدمی تین اور شخص ہندوستان مین تجارت کرنیکے لئے آئے یہ لوگ اکبر کے نام ملکہ ایلزبتھ کے خطوط بھی لائے تھے جنمین اس امر کی سفارش تھی کہ ان لوگونکو ہندوستان مین تجارت کرنیکی اجازت ملے - انہون نے تمام ہندوستان کی سیر کی اور اکبر کی دربار کی شوکت اور شان دیکھکر بہت متحیر ہوا برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی چند تاجرون اور مختلف پیشہ کرنیوالونکا ایک مجمع تھا جنہون نے سنہ ۱۵۹۹ء مین ۔۔۔ روپیہ بغرض تجارت کے جمع کیا سنہ ۱۶۰۰ء مین ملکہ ایلزبتھ سے اس کمپنی(1) کو پندرہ برس کے لئے تجارت کے کرنے کا فرمان مل گیا - یہی اس کمپنی کی بنا تھی - پھر کمپنی نے رفتہ رفتہ اپنے کارخانے اور کوٹھیو کی حفاظت کے واسطے لڑائیان لڑنا شروع کین حتی کہ انگریز ڈیڑھ سو برس کے اندر بتدریج کل ہندوستان کے مالک ہوگئے - اول جہاز اس کمپنی کے زیر حکم کپتان لنکسٹر کے آئے اور ہندوستان کے قریب کے جزیرونمین اپنا مال فروخت کرکے سنہ ۱۶۰۳ء مین واپس چلے گئے سنہ ۱۶۰۸ء مین کپتان ہاکنس نے اکبر جیمس ________ کے خطوط دئے کپتان مذکور کو بادشاہ نے بڑی مہربانی سے لیا اور وہ تین برس تک آگرہ مین رہا - سنہ ۱۶۱۱ء مین مڈلٹن آیا اور وہ کمبات مین اوترا اور پورتگیز کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور ہندوستانی ریاستون سے کچھ حقوق حاصل کئے سنہ ۱۶۱۳ء مین بادشاہ جہانگیر نے انگریزونکو چار کوٹھیونکے قائم کرنیکی اجازت دی - سنہ ۱۶۱۵ء مین شاہ جیمس نے سر ٹامس رو کو جہانگیر کے دربار مین بھیجکر کمپنی کے واسطے بہت سے حقوق حاصل کئے - سنہ ۱۶۱۶ء مین اونہون نے پہلی بندر - سورت - کلی کوٹ مین کوٹھیان قائم کین - سورت کی کوٹھی بہت مشہور ہوئی اور بمبئی ملجانی پر سنہ ۱۶۶۸ء مین وہ کوٹھی سورت سی بمبئی مین قائم ہوئی - سنہ ۱۶۳۴ء مین شاہجہان سے کمپنی کو بنگالہ مین کوٹھی کھولنے کا فرمان ملگیا بوٹن صاحب نے کمپنی کے واسطے اپنی خدمت کے صلہ مین شاہجہان کی بیٹی کا علاج کرنے سی بنگالہ مین بلا محصول سوداگری کرنے کے حقوق حاصل کئے - سنہ ۱۷۴۲ء مین مرہٹون نے بنگالہ پر حملہ کیا انگریزونسے

(1) سنہ ۱۶۹۸ء مین ایک دوسری کمپنی قائم ہوئی تھی اور یہ دونون کمپنیان سنہ ۱۷۰۸ء مین شامل ہوگئین

Lancaster

Boughton Sir Thomas Roe

لڑی - اسی وقت مین انگریزون نے کلکتہ کے گرد اپنی حفاظت کے لئے ایک خندق کہدوائی -

س انگریزونکا بنگالہ مین اوّل کسطرح دخل ہوا اور بمبئی کب اور کسطرح اونکو ملی مدراس ور کلکتہ مین انگریزون نے کب قلعے بنوائے اور اونکے کیا نام ہین ؟

ج سنہ ۱۶۳۸ء مین بوٹن ایک انگریزی ڈاکٹر کو شاہجہان نے اپنی لڑکی کے معالجہ کے واسطے بلوایا اور شاہزادی نے ڈاکٹر موصوف کے ہاتھہ سے شفا پائی اس صلہ مین بادشاہ نے حسب درخواست ڈاکٹر کے بہت سے حقوق تجارتی کمپنی کو عطا فرمائے اور ایسی ہی اپنے علاج کے ذریعہ سے صوبہ دار بنگالہ کے یہان بہی اوسکا رسوخ ہوا آخرکار سنہ ۱۶۵۶ء مین انگریزونکو ہگلی مین قلعہ بنانیکی اجازت مل گئی اور تمام بنگالہ مین سوداگری کرنے لگے بمبئی پرتگال کے بادشاہ نے سنہ ۱۶۶۸ء مین چارلس دوم شاہ انگلستان کو اپنی لڑکی کے جہیز مین دیا تہا غرض شہر مذکور اسطرح انگریزونکے قبضہ مین آیا مدراس سنہ ۱۶۳۹ء مین راجہ بیجانگر کے بہائی سے انگریزون نے کچھ زمین لیکر وہان پر ایک قلعہ بنایا اور اوس قلعہ کا نام فورٹ سینٹ جارج رکہا - سنہ ۱۶۵۳ء مین مدراس احاطہ کا اوسکو دارالخلافت بنایا کلکتہ سنہ ۱۶۹۶ء مین کمپنی نے تین گانون یعنی چہوٹا نتی کلکتہ اور گوبندپور کو اورنگزیب کے پوتے سے خریدکر ایک قلعہ جسکا نام فورٹ ولیم رکہا بنایا - سنہ ۱۷۱۵ء مین بادشاہ فرخ سیر کی اجازت سے کلکتہ ایک جدا پریزیڈنسی قرار دیا گیا اب یہ تینون شہر ہندوستان کے اعلیٰ شہر ہین

س فراسیسی اوّل کب ہندوستان مین آئے اور فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی کب اور کہان اور کس بادشاہ کے عہد مین قائم ہوئے اونکے ابتدائی حالات لکھو -

ج فراسیسی پہلی مرتبہ ہندوستان مین سنہ ۱۶۰۴ء مین آئے مگر فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی سنہ ۱۶۶۴ء مین لوئی چاردہم شاہ فرانس کے عہد مین قائم ہوئی اور اونہون نے سورت مین اپنی کوٹہی کہولی اونکا پہلا گورنر جنرل کیرن نامی تہا دس برس بعد زیر حکم مارٹن کے فراسیسیون نے ہندوستان مین بڑی ترقی کی اور اوسنے پانڈیچری کی جگہ شاہ بیجاپور سے خرید کر وہان فراسیسیونکا دارالخلافت قائم کیا - سنہ ۱۶۸۸ء مین فراسیسیونکو اورنگزیب دریائے ہگلی پر چندرنگر مل گیا - سنہ ۱۷۲۵ء مین لابرڈنی کی کوشش اور بہادری سے ماہی قبضہ مین آگیا - سنہ ۱۷۳۱ء مین ڈوپلی چندرنگر کا ڈائرکٹر

La Bourdonnais.

مقرر ہوا اوسنے اس شہر کو تجارت کی بڑی منڈی بنایا وہ ۱۷۴۲ء مین پانڈی چری کو گورنر جنرل ہو گیا۔ ڈوپلی سے پہلے ایک شخص ڈیوس نامی تہا جو ۱۷۳۵ء مین بعد مارٹن کے پانڈیچری مین مقرر ہوا تہا یہی پہلا فرانسیسی تہا جسنے کہ نہایت مستعدی اور چالاکی سے ہندوستانی رئیسون کے معاملات مین اول مرتبہ دخل دینا شروع کیا۔

س انگریز اور فرانسیسونکے درمیان کب اور کہان اور کس سبب سے جھگڑا پیدا ہوا یہ مخاصمت کب تک رہی؟

ج انگریزون اور فرانسیسون کے درمیان ہندوستان مین جھگڑا ملک کرناٹک و حیدرآباد مین شروع ہوا۔ کرناٹک دوست علی نواب کرناٹک مرہٹون کے ہاتھ سے ۱۷۴۰ء مین معرکہ انبور مین مارا گیا۔ اور مرہٹے اوسکے داماد چندا صاحب کو گرفتار کرکے ستارہ لے گئے اور دوست علی کے بیٹے صفدر جنگ کو کرناٹک کا نواب کر گئے ۱۷۴۲ء مین صفدر جنگ مارا گیا اور اوسکا صغیرسن لڑکا انگریزونکی حفاظت مین تہوڑے دنون رہا اسی اثنا مین نظام الملک نے کرناٹک مین تسلط کرکے انوار الدین فوجی افسر کو ملک کے انتظام اور صغیرسن نواب کے نگرانی کے لئے کرناٹک مین چہوڑا مگر تہوڑے دنون بعد یہ صغیرسن لڑکا بہی مارا گیا اور انوار الدین ۱۷۴۳ء مین نواب کرناٹک ہو گیا اور اودہر چندا صاحب بمدد فرانسیسون کے مرہٹون کی قید سے رہا ہو کر کرناٹک کی نوابی کا دعوی کیا چنانچہ انگریز انوار الدین کی طرف ہوے اور فرانسیسون نے چندا صاحب کا ساتہہ دیا (۲) حیدر آباد ۱۷۴۸ء مین نظام الملک مرا۔ اور حیدر آباد کی صوبہ داری کے لئے اوسکے دو بیٹون مظفر جنگ و ناصر جنگ مین جہگڑا ہوا۔ مظفر جنگ اپنے چہوٹے بہائی ناصر جنگ سے شکست کہا کر ستارہ مین جا کر مرہٹون سے مدد کا طالب ہوا لیکن جب فرانسیسون نے مظفر جنگ کو بہی مدد دینے کا ذمہ کیا۔ اس مقابلہ مین انگریز ناصر جنگ کی طرف ہوے اور یہ لڑائی ۱۷۴۹ء سے ۱۷۶۱ء تک رہی

س انگریزون اور فرانسیسونکی لڑائی مین کیا کیا واقعات ہوے اونکو مفصل لکہو۔ دونون طرف جنرل کون کون تہے اونکے نام بیان کرو۔

ج اس جنگ کا آغاز انگریزون کے واسطے اچہا نہین تہا۔ لبرڈنی فرانسیسی جنرل نے اونکا نامی اور بڑا شہر مندراس ۱۷۴۶ء مین فتح کر لیا۔ نواب انوار الدین نے فرانسیسون سے

اس شہر کا دعویٰ کیا۔ مگر ڈوپلی نے اوسکی دعوے سے انکار کیا۔ اور نواب نے اپنے بیٹے کے زیر حکم دس ہزار آدمی شہر مدراس کے لینے کے لئے بھیجے اور پیریدس نامی فراسیسی جنرل نے اوسکا مقابلہ صرف ۲۳۰ یورپین اور ۷۰۰ سپاہیون کے ساتھہ کیا اور اس فراسیسی فوج سے اوسنے نواب کی کل فوج کو پسپا کر دیا پیریدس اب مندراس کا گورنر ہوگیا۔ مگر انگریزون کو اسی اثنا مین ایک مضبوط جہازی بیڑے کی مدد پہنچ گئی۔ اور اونہون نے مندراس سے فراسیسون کو نکالکر پانڈیچری کا محاصرہ کیا۔ اسی اثنا مین ۱۷۴۸ء مین یورپ مین صلح ہوگئی اور تمام فتوحات اوسیطرح سے واپس ہوگئین جیسے کہ لڑائی سے پہلے تھین۔ اسکے بعد ڈوپلی نے مظفر جنگ کا ساتھہ دیکر پھر لڑائی شروع کر دی۔ اور بسی نے مظفر جنگ اور چندا صاحب کو مدد دی انوارالدین اور اوسکے بڑے بیٹے کو انبور کی دوسری لڑائی مین ۱۷۴۹ء مین شکست دیکر قتل کیا اور چندا صاحب دوسرے بار پایہ تخت کرناٹک کا مالک ہوگیا۔ اور مظفر جنگ نے اپنے آپکو صوبہ دار دکن کا مشہور کیا۔ انوارالدین کی جگہ اوسکا چھوٹا بیٹا محمد علی انگریزونکی مدد کا طالب ہوا۔ اس لڑائی مین کبھی فتح ایک فریق کی اور کبھی دوسرے فریق کی ہوتی رہی ناصر جنگ اور مظفر جنگ اپنی اپنی باری سے صوبہ دار دکن کی ہوکر دونون مارے گئے۔

اور آخر کار فراسیسون نے نظام الملک کے ایک اور چھوٹے بیٹے صلابت جنگ کو ۱۷۵۱ء مین دکن کا صوبہ دار کیا۔ بسی نے قلعہ گنجی کو محاصرہ کرکے چوبیس گھنٹہ کے عرصہ مین ۱۷۵۰ء مین فتح کیا ڈوپلی فراسیسی جنرل اوسوقت فتوحات کی خوشی سے پھولا نہ سماتا تہا اوسنے اپنے نام سے اپنی فتوحات کی یادگار مین ایک شہر اور ایک مینار بنایا۔ اسی اثنا مین کلائیو نے ارکٹ کو لیکر چندا صاحب کی بڑی بہاری فوج کے مقابلہ مین شہر مذکور کے تہوڑے سے آدمیون کے ساتھہ حفاظت[1] کی اور آخر کار چندا صاحب کے جنرل راجہ صاحب نے مجبور ہوکر محاصرہ اوٹہا لیا۔

[1] کہتے ہین کہ اس محاصرہ کے وقت چندا صاحب کے سپہ سالار راجہ صاحب نے کلائیو کو رشوت دینا کی۔ لیکن کلائیو نے انکار کیا اور جب رسد شہر مذکور مین باقی نہین رہی تو سپاہیون نے کلائیو سے آنکر کہا کہ ہم چاولونکو اوبالکر اونکا پانی پی لیا کرین اور آپ اپنے یورپین سپاہیونکو چاول دیدیا کرین۔ کلائیو نے اونکی اس مردانہ ہمت کی بڑی تعریف کی۔ مراسی راؤ ٹی کا مرہٹہ سردار اپنے چھہ ہزار آدمیون کے ساتھہ کلائیو کے آدمیونکی جرات اور مردانگی دیکھکر آملا۔ آخر کار سانڈرس گورنر مندراس کی بہادرانہ کوشش سے راجہ صاحب نے مجبور ہوکر محاصرہ اوٹھا لیا۔

Paradis

Duplex

Bussy

Clive

Saunders

اسکے بعد کلایو نے بہت سی فتوحات کیں اور ۱۷۵۲ء مین ڈوپلی کے فتح کا یادگار شہر اور مینار کو گرا دیا
بہت سی جھگڑون اور دقتون کے بعد چندا صاحب بہی مارا گیا - اور فراسیسی فوج نے اکتالیس
توپون سے مقام سہری رنگم پر ۱۷۵۲ء مین اپنے آپکو انگریزون کے حوالہ کر دیا - آخر کار یہ فیصل ہوا
کہ محمد علی انگریزونکا دوست کرناٹک کا نواب مقرر کیا جاوے - مگر یہ صلح تہوڑی دنون رہکر
پہر لڑائی شروع ہوگئی کونٹ لالی فراسیسی جنرل نے ۱۷۵۸ء مین آکر مندراس کا محاصرہ کیا مگر
مجبور ہوکر پانڈیچری کو واپس جانا پڑا اور پہر لالی اور بسی کی مختلف فوجون نے شہر واندیوش کا
محاصرہ کیا - اور سر ائر کوٹ انگریزی جنرل اونکے مقابلہ کو گیا - آخر کار اس مقام پر لڑائی
ہوئی اور فراسیسون نے شکست کہائی اور بسی قید ہوگیا تہوڑے ہی دنون بعد جو جو شہر فراسیسون
نے فتح کئے تہے کوٹ نے پہر لئے - اور ۱۷۶۱ء مین پانڈیچری بہی فتح ہوگئی - اس جنگ مین
انگریزونکی طرف جنرل کلایو - کرنیل ایر کوٹ - کرنیل فورڈ تہے - اور فراسیسونکی جنرل پریڈیس
لالی - بسی - ڈوپلی تہے الغرض اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا - کہ صلابت جنگ دکن کا صوبہ دار
اور محمد علی کرناٹک کا نواب مقرر ہوا -

س ۱۷۴۸ء مین ہندوستان کی مختلف ریاستونکی کیفیت لکہو

ج ۱۷۴۸ء مین محمد شاہ دہلی کے بادشاہ نے وفات پائی - اور ساہو سیواجی کا پوتا بہی اسیوقت مین
مرا - اور بالاجی باجی راؤ پیشوا اس زمانہ مین مرہٹونکا سردار اپنی طاقت کے عروج پر تہا -
نظام الملک صوبہ دار دکن بہی اسوقت مین ۱۰۴ برس کی عمر مین مرا اور اوسکے لڑکون مین
مسند نشینی کے لئے جہگڑا شروع ہوا - اسیوقت مین کرناٹک کی نوابی کے لئے چندا صاحب
اور انوار الدین مین جہگڑے پیدا ہوئے - بنگال - بہار - اور اوڑیسہ کا صوبہ دار الہ وردیخان
تہا - اور اودہ سعادت خان کے بہتیجے صفدر جنگ کے پاس تہا - روہیل کہنڈ مین روہیلے
خود مختار تہے - اور میسور مین حیدر علی کی طاقت کا عروج ہو رہا تہا - اور معاملات
کرناٹک مین فراسیسی اور انگریز فریقین مقابل کے شریک تہے -

س ذیل کے فراسیسی جنرلونکا مختصر حال لکہو - مارٹن لبرڈونے پریڈیس بسی اور لالی -

ج مارٹن ہندوستان مین فراسیسونکی طاقت کا بانی تہا - اسنے ۱۶۷۴ء مین پانڈیچری کو شاہ بیجاپور سے

خرید کر اوسکو شہر پناہ بنوائی اور اوسکو ایک بڑا شہر سوداگری کا کر دیا۔ اور سیواجی نے اسوقت مین کرناٹک پر حملہ کیا اور اس بستی پر چڑہائی کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر مارٹن نے اوسکو راضی کر دیا۔ اسکے بعد ڈچ نے مارٹن کی طاقت کا رشک کرکے راجہ رام سمبہاجی کے بہائی کو اسامر کی ترغیب دی کہ وہ کچہ روپیہ لیکر پانڈیچری اونکے حوالہ کر دے مگر راجہ رام نے انکار کیا آخرکار اورنگ زیب کے عہد مین مغلون نے کچہ روپیہ لیکر شہر مذکور کو فراسیسون سے لیکر سنہ ۱۶۹۳ع مین ڈچ کو دیدیا۔ لیکن سنہ ۱۶۹۹ع مین پہر فراسیسونکو ملگیا اور مارٹن نے اوسکو بڑی رونق دی سنہ ۱۶۶۸ع مین دریاے ہگلی پر چندرنگر فراسیسونکو اورنگ زیب سے ملا۔ اور مارٹن کے عہد مین سنہ ۱۷۲۵ع مین ماہی کو لبرڈونے فتح کیا سنہ ۱۷۳۵ع مین مارٹن کے بعد ڈیوما مقرر ہوا لبرڈونے ابتدا مین بحری فوج کا افسر تہا۔ اسنے شہر ماہی کو بڑی جرأت سے سنہ ۱۷۲۵ع مین فتح کیا بعد ازان وہ بحر ہند مین فراسیسونکی جزائر کا گورنر اور اونکی بحری فوج کا مالک ہوگیا۔ لبرڈونے بڑا محنتی۔ جفاکش اور تجربہ کار شخص تہا۔ ڈوپلی کو اسوقت مین فوج خشکی کے کل اختیار حاصل تہے۔ لبرڈونے نے انگریزی بیڑی پر حملہ کیا۔ مگر کچہ حاصل نہین ہوا۔ اور پہر اوسکے بعد مندراس پر حملہ کیا۔ اور یہی بنا مخاصمت انگریز اور فراسیسونکی ہوئی۔ ابتدا مین تو یہ ڈوپلی کا نہایت تابعدار رہا۔ مگر بعد کو اون دونو مین بڑی دشمنی ہوگئی بڑے اصرار کے بعد ڈوپلی نے لبرڈونے کو مندراس پر حملہ کرنے کو بہیجا۔ چنانچہ سنہ ۱۷۴۶ع مین لبرڈونے نے مندراس کو فتح کیا۔ مگر پہر اوسنے انگریزون سے کچہ رشوت لیکر شہر مذکور اونکے حوالہ کر دیا۔ ڈوپلی کو یہ سنکر بہت رنج ہوا۔ الغرض جب لبرڈونے فرانس کو لوٹ کر گیا تو وہان وہ قید ہوگیا۔ تین برس قید مین رہکر بسبب فی لت کے سنہ ۱۷۵۳ع مین مر گیا۔ پیرڈس وہ شخص تہا جسکو ڈوپلی نے نواب انوارالدین کے بیٹے کے مقابلہ مین بہیجا تہا۔ یہ بڑا بہادر اور جنگ آزما جنرل تہا اسنے بہت تہوڑی فوج سے نواب انوارالدین کی فوج کثیر کا مقابلہ کرکے اوسکو شکست دی۔ اور پہر اوسکے بعد وہ مندراس کا گورنر مقرر ہوا۔ اور سنہ ۱۷۴۸ع پانڈیچری کے محاصرہ کے وقت مارا گیا لبسی فراسیسونکا بڑا مشہور اور نامی جنرل تہا اسنے جنگ انبور مین سنہ ۱۷۴۹ع مین انوارالدین کو شکست دیکر مظفر جنگ کو دکن کا صوبہ دار اور چندا صاحب کو کرناٹک کا نواب کیا۔ جب مظفر جنگ مر گیا۔ تب اوسنے نظام الملک کے

چہوٹے بیٹے صلابت جنگ کو دکن کا صوبہ دار کیا۔ بُسی نے قلعہ گنجی کو کرناٹک مین بڑی بہادری سے ۱۷۵۰ء مین ۲۴ گہنٹے کے اندر فتح کیا۔ ۱۷۵۳ء مین اوسنے صلابت جنگ سے شمالی سرکار کا عطیہ حاصل کیا۔ یہ بہت بڑا ملک فراسیسون کے ہاتہہ آیا۔ ۱۷۵۸ء مین لالی نے بُسی کو دکن سے بلا لیا۔ اور فراسیسون کے ہاتہہ سے شمالی سرکار نکل گیا۔ آخر کار ۱۷۵۹ء مین جنگ وندیوش مین بُسی انگریزون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا

Lally

لالی کو فراسیسی گورنمنٹ نے انگریزونکو ہندوستان سے نکلانے کو بہیجا تہا۔ وہ پانڈیچری مین ۱۷۵۷ء مین آیا اور ۱۷۵۹ء مین جنگ واندیوش مین انگریزون سے زیر حکم کوٹ کے شکست کہائی۔ اور فراسیسونکی کُل ممالک مفتوحہ انگریزون نے لیلیے حتی کہ پانڈیچری بہی لالی نے ۱۷۶۱ء مین اونکے حوالہ کر دیا۔ جب لالی۔ پیرس کو واپس گیا تو وہان ۱۷۶۶ء مین اپنی بدانتظامی اور خراب کارروائیون کی وجہ سے پہانسی دیا گیا۔

Coote

س فراسیسونکا سب سے بڑا گورنر کون تہا۔ اوسکا مختصر حال لکہو۔ اونکی طاقت کا کمال اور زوال کب اور کسطرح ہوا۔ پانڈیچری فراسیسون کے ہاتہہ کب اول مرتبہ آیا اور پہر کب آخر مرتبہ اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا؟ فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی کب ختم ہوئی؟

ج فراسیسونکا سب سے بڑا گورنر ڈوپلی تہا یہ شخص پہلے چندرنگر کا حاکم مقرر ہوا تہا۔ اور اوسنے اس بستی کو ایک بڑا بہاری شہر اور تجارت کی منڈی بنا دیا وہ یہان ۱۷۴۱ء تک رہا جب انگریزون اور فراسیسونمین لڑائی شروع ہوئی تو ڈوپلی نے انگریزونکو ہندوستان سے نکالدینے اور فراسیسی سلطنت کے قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ ڈوپلی نے لبرڈنی کو مندراس پر حملہ کرنے کو بہیجا اور ۱۷۴۶ء مین مندراس فتح ہوگیا۔ مگر لبرڈونی نے بعد کو کچہ رشوت لیکر مندراس پہر انگریزون کو واپس کر دیا لیکن ڈوپلی نے لبرڈنی کے صلحنامہ کا مطلق لحاظ نہین کیا اور پیریڈس کو مندراس کا حاکم مقرر کیا۔ اوسنے کڈالور پر حملہ کیا جسکو میجر لارنس نے بڑی بہادری سے بچایا ۱۷۴۸ء مین انگریزون نے پانڈیچری کا محاصرہ کیا۔ مگر ڈوپلی کی عمدہ لیاقتونکی وجہ سے انگریز ناکامیاب رہے اسیوقت تمام ہندوستان بہر مین فراسیسونکی فتوحات کا شہرہ تہا اسی اثناء مین ۱۷۴۸ء مین انگریزون اور فراسیسونمین صلح ہوگئی اور اوس صلح کی مطابق مندراس اور تمام دیگر فتوحات فراسیسون کو واپس کر دینا پڑی ڈوپلی کو اس امر سے بڑا رنج ہوا مگر یہ صلح بہت تہوڑے دنون رہی۔ ڈوپلی نے

La Bourdo-nais.

اب یہ تجویز کی کہ انوار الدین نواب کرناٹک کو تخت سے اوتار کر اور چندا صاحب کو اوسکی جگہ
مقرر کیجیے۔ چنانچہ سنہ ۱۷۴۹ء مین انوار الدین جنگ انبور مین مارا گیا۔ تو چندا صاحب کو کرناٹک کا
نواب مقرر کیا۔ اور پہر کرناٹک اور فراسیسونکی متفق فوجون سے ڈوپلی نے ناصر جنگ کا مقابلہ
کرکے اوسکی جگہ اوسکی بہائی مظفر جنگ کو دکن کا صوبہ دار مقرر کیا۔ یہ دونون شخص یعنی چندا
صاحب و مظفر جنگ ڈوپلی کی شکر گزاری ادا کرنے پانڈیچری گئے۔ اور اکیاسی گانو پانڈیچری کے
گرد نواح کے اوسکو عطا کئے۔ انوار الدین کے چھوٹے بیٹے محمد علی نے انگریزون سے مدد مانگی اور
ناصر جنگ کو بہی مرہٹون اور انگریزون سے مدد ملی۔ چندا صاحب اور مظفر جنگ اور اونکے
معاون فراسیسون نے مقام ولدر پر شکست کہائی مظفر جنگ قید ہوگیا۔ اور ناصر جنگ پھر
دکن کا صوبہ دار اور محمد علی کرناٹک کا نواب ہوگیا۔ اور چندا صاحب پانڈیچری کو بہاگ گیا
تہوڑے دنون بعد محمد علی نے مقام کڈالور پر فراسیسون سے شکست کہائی۔ اور فراسیسون نے
قلعہ گنجی فتح کیا۔ ناصر جنگ مارا گیا۔ اور مظفر جنگ جو اسوقت مین قید تہا پہر دکن کا صوبہ دار
مقرر ہوا۔ تہوڑے دنون بعد مظفر جنگ بہی نواب کنول کے ہاتہ سے مارا گیا۔ تبہی نے
نظام الملک کے چھوٹے بیٹے صلابت جنگ کو دکن کا صوبہ دار کردیا۔ فراسیسی اوسوقت کل
دکن کے مالک تہے شمالی سرکار بالکل اونکے پاس تہا۔ نظام حیدرآباد اور نواب کرناٹک محض
اونکے ماتحت تہے۔ یہ وقت فراسیسون کی طاقت کے کمال کا تہا۔ سنہ ۱۷۵۱ء مین کلائیو نے
ارکاٹ کا محاصرہ کیا اور اوسکو لیکر اوسکا قبضہ بڑی بہادری سے رکہا سنہ ۱۷۵۲ء مین اوسنے
ڈوپلی کا شہر اور مینا جو بطور یادو مینار اپنی فتوحات کے اسنے بنوایا تہا۔ گروادیا۔
اُسوقت مین فرنچ گورنمنٹ کو ڈوپلی کی طرف سے کچھ بے اعتباری ہوگئی۔ چنانچہ سنہ ۱۷۵۴ء
مین ڈوپلی اپنے ملک کو واپس گیا اور دس برس کے بعد سنہ ۱۷۶۴ء مین نہایت افلاس سے مرگیا
سنہ ۱۷۵۹ء مین فراسیسونکی طاقت کا زوال بعد جنگ وانڈیوش کے ہوا۔ پانڈیچری سنہ ۱۶۷۴ء
مین جو مارٹن نے شاہ بیجاپور سے خریدی تہی وہ آخر مرتبہ سنہ ۱۷۶۱ء مین لالی کے ہاتہ سے
نکل کر انگریزون کے قبضہ مین آگیا۔ علاوہ اسکے فراسیسونکی باقی فتوحات بہی کل انگریزون کے
قبضہ مین آگئین۔ فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی سنہ ۱۷۶۹ء مین ہوئی۔

س چنداصاحب ور محمد علی کا حال لکہو۔

ج چنداصاحب کرناٹک کے نواب دوست علی کا داماد تہا۔ اوسکو مرہٹے ۱۷۴۱ء مین جنگ ابنور مین قید کرکے ستارا کو لیگئے تہے جب ۱۷۴۸ء مین مظفر جنگ مرہٹونکی مدد کے لئے ستارہ گیا۔ تو وہان اوسکی چنداصاحب سے بہت دوستی ہوگئی۔ اور چنداصاحب نے کرناٹک کی نوابی کا دعوی کیا اور فراسیسونکی مدد کا طالب ہوا۔ فراسیسون نے مرہٹونکو روپیہ دیکر چنداصاحب کو قید سے چہوڑا لیا۔ اور چنداصاحب نے مظفر جنگ کی مدد سے نواب انوارالدین کو ابنور کی لڑائی مین ۱۷۴۹ء مین شکست دیکر قتل کیا۔ بعد اس فتح کے چنداصاحب کرناٹک کا نواب مقرر ہوا مگر تہوڑے ہی دنون محمد علی انوارالدین کے چہوٹے بیٹے نے ان تینون فریقونکو مقام ولدہر پر شکست دی۔ اور چنداصاحب کو نکال کر خود نواب کرناٹک ہوا۔ چنداصاحب پانڈیچری کو بہاگ گیا اور پہر بمدد فراسیسون کے ۱۷۵۱ء مین کرناٹک کا نواب ہوا۔ مگر تہوڑے ہی دنون بعد کلایو نے اوسکے پایہ تخت ارکاٹ کو لے لیا۔ اور اوسکے بیٹے راجہ صاحب کو شکست دی۔ اور آخرکار بہت سے جہگڑونکے بعد چنداصاحب تنجوری حاکم کے ہاتہہ سے ۱۷۵۲ء مین مارا گیا۔

محمد علی انوارالدین کرناٹک کے نواب کا بیٹا تہا۔

جب انوارالدین اور اوسکا بڑا بیٹا جنگ ابنور مین مارے گئے۔ تو محمد علی نے انگریزونسے مدد مانگی چنانچہ جنگ ولدہر کے بعد محمد علی کرناٹک کا نواب ہوگیا۔ مگر اوسنے اپنی بیوقوفی سے مقام بکلکنڈو پر پہر شکست کہائی اور تخت سے اوتار دیا گیا۔ اور چنداصاحب نے ترچناپلی کے مقام پر اسکو محصور کیا۔ آخرکار میجر لارنس کی مدد سے رہا ہوا اور اوسنے پہر چنداصاحب کو مار ڈالا اور کرناٹک کا نواب ہوگیا ۱۷۶۵ء مین شاہ دہلی نے اوسکو خود مختار نوابی کا فرمان دیدیا چونکہ نواب محمد علی کے ذمہ کمپنی کا بہت سا روپیہ بابتہ خرچہ لڑائیون کے چاہتا تہا۔ اوسنے مجبور ہوکر کرناٹک کی مالگزاری انگریزون کے سپرد کردی اور محمد علی ۱۷۹۵ء مین مرگیا۔

س صوبہ بنگالہ کا حال زمانہ قدیم سے انگریزون کے قبضہ مین آنیکے وقت تک کا لکہو۔

ج زمانہ قدیم مین بنگالہ مین ایک خاندان بیدنامی حکمران تہا۔ اور اونکا پایہ تخت اوسوقت مین

ندیا تہا - اس خاندان کے راجہ آدیسور نے اپنے پنڈتونکی جہالت سے دق ہوکر راجہ قنوج کو لکہا کہ کچہ ہوشیار برہمن جو شاستر اور رسومات سے خوب واقف ہون میرے یہان بہیجدین القصہ ۵ برہمن وہان سے بنگالہ کو بہیجے گئے - اور اونہین پانچ سے حال کے بنگالی برہمن اپنی نسل کو بتلاتے ہین اور بنگالہ کے کایستھ اون پانچون برہمنونکی نوکرونکی اولاد مین ہین اسی بید یعنی طبی خاندان نے ایک سنہ بہی اس صوبہ مین جاری کیا تہا - جو اکبر کے زمانہ تک قایم رہا پہر اوس تخت کا مالک لکشمن سین ہوگیا یہ راجہ اپنی فیاضی اور رحم اور انصاف کے سبب سے بہت مشہور ہے - وہ اپنا دربار ندیا مین رکہتا تہا - گو کبہی کبہی گوڑ مین رہتا - سنہ ۱۲۰۳ع مین بختیار خلجی علاء الدین کے غلام نے بنگالہ پر حملہ کیا لکشمن سین کی عمر اوسوقت ۸۰ برس کی تہی برہمنون نے اوسکو مشورہ دیا کہ ہماری شاستر مین لکہا ہے کہ آپکو مسلمانونکا مقابلہ نکرنا چاہیے اور کہین کو چلا جانا چاہیے اوسنے برہمنونکی اس صلاح پر عمل کرنے سے انکار کیا -

مگر مقابلہ کی کوئی تیاری بہی نہین کی آخرکار بختیار خلجی نے کہانا کہاتے وقت اوسپر حملہ کیا راجہ محلسرا کے پیچہے کی کہڑکی سے کلکتہ اپنی کشتی پر جا پہنچا اور اوسکے ذریعہ سے جگناتہ مین پہنچ گیا - بنگالہ بہت آسانی سے فتح ہوگیا - شہر ندیا کو بختیار نے لٹوا دیا اور گوڑ کو بہی اوسنے فتح کیا - ہندوؤن کے مندر توڑ کر اوسی مصالحہ سے مسجدین اور محلسرا اور کاروان سرا تیار کرائین - اوسوقت سے سنہ ۱۳۴۰ع تک یہ صوبہ تہوڑا بہت تعلق تخت دہلی سے رکہتا تہا سنہ ۱۲۸۲ع مین وہانکا صوبہ دار قراخان کیقباد کا باپ تہا - سنہ ۱۳۴۰ع مین محمد تغلق کے عہد مین یہ صوبہ تخت دہلی سے خودمختار ہوگیا - سنہ ۱۵۲۹ع مین کچہ دنونکو اس صوبہ نے بابر کی اطاعت قبول کرلی تہی - اسکے بعد شیر شاہ بنگالہ کا مالک ہوا - آخر شیر شاہ کے جانشینون کے عہد مین وہانکی افغانی سردار نے خودمختاری حاصل کرلی - اور چار صوبہ دار تیس برس تک وہان پر حکمران رہے انمین سے سلیمان جسنے کہ اوڑیسہ کو فتح کیا تہا بہت مشہور ہوا - یہ بڑا عقیل اور دانشمند تہا وہ بادشاہ دہلی کو ہمیشہ مانتا رہا مگر اوسکا جانشین داؤد خان جو عیاش اور بزدل تہا - سنہ ۱۵۷۴ع مین تخت پر بیٹہا اوسنے اپنی بے شمار فوج دیکہکر اکبر کے مقابلہ کا حوصلہ کیا - چنانچہ اوسنے غازیپور کے قریب ایک قلعہ کو محاصرہ کرکے لے لیا - اکبر نے جو اوسوقت گجرات کی مہم مین مصروف تہا فوراً ایک بہاری فوج بنگالہ کے فتح کرنیکے لیے بہیجی - غازیپور فتح ہوگیا -

اور داؤد خان اوڑیسہ بہاگ گیا اوسی پہر اوڑیسہ مین بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا۔ آخرکار شکست کہائی اور صوبہ بنگالہ فتح ہوگیا۔ اور داؤد خان نے صوبہ اوڑیسہ لیکر بنگالہ کا باجگذار ہونا قبول کیا مگر سال ہی بہر کے اندر اوسنے پہر شاہی فوج کے ہٹ جانے سے بنگالہ پر حملہ کیا۔ لیکن شکست کہائی۔ اور مقتول ہوا اور سکا سر بادشاہ کے پاس بہیجا گیا۔ سنہ ۱۵۷۶ء مین داؤد خان کے مارے جانے سے بنگالہ مین افغان بادشاہون کا خاندان بعد دو سو چہتیس ۲۳۶ برس کے ختم ہوا۔ پٹہانون نے پہر کئی مرتبہ کوشش سخت کی مگر ہمیشہ مغلوب ہوتے رہے اور سنہ ۱۶۱۲ء مین جہانگیر کے عہد مین اونکا نام و نشان بنگالہ سے جاتا رہا۔ اس سے پہلے سنہ ۱۵۶۵ء مین قدیمی شہر گوڑ پٹہانون نے ویران کرکے چہوڑ دیا تہا۔ یہ شہر دو ہزار برس تک قایم رہا تہا۔ اور سو بادشاہون کا پایتخت رہا۔ سلطنت اسکی بعد ٹوانڈا اور پہر راج محل کو منتقل ہوگئی تہی۔ جہانگیر کے عہد مین بنگالہ کا صوبہ دار قطب الدین نامی ایک شخص تہا جسکو کہ بادشاہ نے نورجہان کے لئے لکہا تہا۔ پورچگیز اس صوبہ مین سنہ ۱۵۲۹ء مین داخل ہونا شروع ہوئے تہے۔ اور اونہون نے ہگلی مین ایک بڑا قلعہ اور کوٹہی قایم کی تہی مگر سنہ ۱۶۳۲ء مین شاہجہان کے حکم سے وہ اس صوبہ سے بڑی ذلت سے نکال دئے گئے اونکا قلعہ ہگلی اور دیگر قلعے برباد کردئے گئے۔ سنہ ۱۶۳۶ء مین انگریزون نے باجازت شاہجہان بادشاہ کے بنگالہ مین کوٹہیان قایم کین شاہجہان کے عہد کے آخر مین شجاع اوسکا بیٹا بنگالہ کا صوبہ دار تہا۔ اورنگزیب کے عہد مین شایستہ خان بادشاہ کا ماموں بنگالہ کا صوبہ دار ہوا اور اوسکے بعد علی میر خان کا بیٹا ابراہیم خان وہان کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ سنہ ۱۶۹۵ء مین سرکار کمپنی نے کلکتہ کی شہر پناہ بنوائی سنہ ۱۷۰۲ء مین میر جعفر ملقب مرشد قلی خان بنگالہ کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ اور اوسنے مرشدآباد کو پایتخت اپنا بنایا یہ صوبہ دار شیرشاہ کے بعد سب صوبہ دارون مین بڑا مستعد اور قابل تہا۔ اسنے تمام صوبہ کو چکلون (۱) مین تقسیم کیا اور ہر چکلہ پر ایک ایک افسر مقرر کرکے حکم دیا کہ ہر ایک چکلہ دار اپنے اپنے چکلہ کی مالگذاری (۲) وصول کرکے

---

(۱) یہ چکلہ دار بعد کو اپنے اپنے چکلون کے خودمختار ہوکر وہان کے راجہ بن بیٹھے۔

(۲) یہ صوبہ دار معاملات مالگذاری مین بڑا سخت تہا باقیدار زمیندارونکو سخت سزا دیتا تہا یعنے ایک تالاب مین کہینچکر ڈالدئے جاتے جسکو جنت (؟) بیکنٹھ کہتے تہے اوسکے وقت مین ایک کروڑ تینتالیس ۴۳ لاکھ روپیہ وصول ہوتا تہا جسمین سے ایک کروڑ نو لاکھ سال بسال دہلی کو بہیجا کرتا تہا۔

مرشدآباد کے خزانہ مین بھیجا کرے - اس صوبہ دارنے ان چکلونپر ہندو کہی مقرر کیے وہ ۱۷۲۵ء مین مرگیا - اوسکا داماد شجاع الدین اوسکا جانشین ہوا اوسنے چودہ ۱۴ برس سلطنت کی - اور برابر خراج دہلی کو بہیجتا رہا - اُسنے اپنے عہد مین اسٹینڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کو جو شاہ جرمنی نے بانکے بازار مین قائم کرائی تہی انگریزون اور ڈچ والون کے اشارہ سے نکالدیا - آخرکار نادرشاہ کے حملہ کے وقت ۱۷۳۹ء مین وہ مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا سرفراز مسند نشین ہوا مگر اوسکو الہ وردی خان صوبہ دار بہار نے ایک لڑائی مین مارا کر تینون صوبہ بنگالہ - بہار - اوڈیسہ - کی صوبہ داری اپنے نام محمد شاہ سے لکہوائی اس زمانہ مین بہاسکر پنڈت رگہوجی راجہ برار کا جنرل بارہ ہزار سوار لیکر بنگالہ مین آیا اور ایک کروڑ روپیہ چوتہہ کا الہ وردی خان سے طلب کیا مگر صوبہ دار نے انکار کیا - اور مرہٹون نے بمدد ایک شخص میر حبیب(۱) نامی کے کل ملک کو خراب پامال کیا - اور اسوقت یعنی ۱۷۴۲ء مین سرکاری کمپنی نے نواب کی اجازت سے کلکتہ کے گرد ایک خندق کہدوائی تاکہ مرہٹون کے حملون سے محفوظ رہین - یہ خندق مرہٹہ خندق کے نام سے مشہور ہوئی - اسکے بعد مرہٹون نے الہ وردی خان سے شکست کہاکر پیشوا سے جو پہلے راجہ برار کے مقابلہ(۲) پر تھا - صلح کرکے ۱۷۴۴ء مین بہاسکر پنڈت کو پہر بنگالہ بہیجا - الہ وردی خان نے عین لڑائی کے وقت دہوکہ سے اوسکو مروا دیا ۱۷۴۵ء مین اوسکے نامی جنرل مصطفےٰ خان نے بغاوت کرکے مرہٹونکو پہر حملہ کرنیکے لیئے بلایا مگر جنرل مذکور آخرکار صوبہ دار کے ہاتہہ سے مارا گیا -

اسی ہیرو ۔ کے ملازمت مین مسلمانونکو اسلیئے نہین مقرر کیا کہ وہ جانتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ مسلمان مثل چہلنی کے ہین کہ جو کماتے ہین صرف کر ڈالتے ہین مگر ہندو مثل اسفنج کے ہین جسقدر کماتے ہین اپنے پاس رکہلیتے ہین اور پہر جسوقت مجکو ضرورت ہوگی انہین نچوڑ ڈالکر انکی سب کمائی انسے لیلونگا (۱) اسنے محمد شاہ کی عیاشی وزر کو بہت سے روپیہ کا وعدہ کیا تہا چنانچہ اوسکی کوشش سے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری ملگئی - تو اوسنے حسب وعدہ ایک کروڑ روپیہ نقد اور ۷۰ لاکہہ کے جواہرات دہلی مین بہیجوا دیئے (۱) میر حبیب شیراز کا رہنے والا تہا - اوسنے گلی مین لالی کا پیشہ کیا کرتا وہ لکہنا پڑہنا کچہہ نہین جانتا تہا اوسنے صوبہ دار بنگالہ کے یہان نوکری کرلی تہی وہ اپنی لیاقتون اور عبادت سے بڑے رتبہ کو پہنچا مگر جب اوسکو بہاسکر پنڈت نے گرفتار کرلیا تہا تو اوسکے کہنے سے اوسنے مرہٹونکی نوکری اختیار کرلی اور ۸ برس تک مرہٹونکا ساتہہ دیکر بنگالہ کو برباد کردیا - بہاسکر پنڈت نے اوسکی مدد سے مرشدآباد میں جاکر جگت سیٹھ ساہوکار کی کوٹہی کو جسمین دو کروڑ روپیہ نقد موجود تہا لوٹا اور تمام ملک بالاسور لیکر راج محل تک ویران کردیا - اور دہوکہ سے ہگلی کا بہی قبضہ کرلیا تہا چنانچہ باشندے بغیر کوٹہیون کے جنگلون مین چہپتے پہرتے تہے اور اکثر امیر خاندان کے لوگ پناہ کیلئے کلکتہ کو گئے - مرہٹونکو بنگالہ والے برگی کہتے تہے اور آجتک زمانہ حال تک بالاسور اور راج محل کے درمیانکے باشندے برگی کے نام لینے سے خوف کے مارے کانپتے تہے -

(۲) جبکہ رگہوجی کرناٹک کی مہم سے فارغ ہوا تو بہاسکر پنڈت کی مدد کو بنگالہ بڑی فوج لیکر پہنچا - الہ وردی خان نے یہ سنکر شاہ دہلی سے مدد کیلئے لکہا - بادشاہ نے بالاجی راؤ پیشوا کو تحریر کیا - کہ تم جاکر الہ وردی خان کی مدد کرو اور اوسکی عوض مین

اور اوسکی لاش کے چار ٹکڑے کرا کر پٹنہ کی شہر پناہ پر رکہوا دئے گئے اوس مرتبہ تو مرہٹے مصطفےٰ خان
کی موت کا حال سنکر نہ آئے مگر اوسکے بعد چار سال برابر آے اور ملک کو ہمیشہ لوٹتے اور برباد کرتے
رہے باشندونکو مرہٹون کے حملے سے بہت دکھ پہنچا آخرکار صوبہ دار نے دق ہوکر ۱۷۵۱ء مین بارہ لاکھ
روپیہ سالانہ کی چوتھ صوبہ بنگالہ پر اور کل صوبہ اوڑیسہ کا اونکے حوالہ کرکے صلح کر لی چوتھ تو سات برس بعد
انگریزون کے صوبہ بنگالہ پر قابض ہونے سے جاتا رہا۔ مگر اوڑیسہ پچاس برس تک ناگپور کے قبضہ مین رہا۔
الہ وردی خان ۱۷۵۶ء مین ۸۰ برس کی عمر مین مرگیا اور سلطنت اپنے پوتے سراج الدولہ کے سپرد
کرگیا یہ شخص بڑا ظالم و عیاش تہا اور پلاسی کی لڑائی سے کل بنگالہ ۱۷۵۷ء مین انگریزون کے قبضہ مین آگیا

س سراج الدولہ کے عہد سلطنت کا حال لکہو۔ بلیک ہول ٹریجدی سے کیا مراد ہے
کونسی بڑی لڑائی سے انگریزونکا تمام ملک بنگالہ مین دخل ہوگیا؟

Black Hole Tragedy.

ج سراج الدولہ الہ وردی خان کا پوتا اپنے دادا کے بعد ۱۷۵۶ء مین تخت نشین ہوا۔ یہ ہندوون پر
بڑا ظلم کرتا اور بڑا عیاش اور ظالم تہا۔ اور منجملہ اوسکے بہت سے ظلمون کے ایک یہ تہا کہ اوسنے ڈہاکہ کے
گورنر راجہ راج بلب کی دولت چہیننے کا ارادہ کیا یہ سنکر راج بلب کا بیٹا کشنداس اپنے باپ کا کچہ خزانہ
لیکر کلکتہ کو چلا گیا۔ نواب نے انگریزونکو لکہا کہ کشنداس فوراً اوسکے حوالہ کر دیا جاوے اور کلکتہ کی
شہر پناہ گرا دی جاوے انگریزی گورنر نے ان دونون باتون سے انکار کیا پس سراج الدولہ نے
معاً ایسٹ انڈیا کمپنی کی کوٹہی قاسم بازار مین لوٹ کر وہان انگریزونکو گرفتار کر لیا اور پہر کلکتہ کا
قصد کیا۔ یہان پر بہی بہت تہوڑے انگریز تہے۔ اور ایک شخص ہاول اونکا سردار وہان
موجود تہا۔ انگریزون نے بہت جلد مشورہ کرکے میمون اور بچونکو کشتیون پر بٹہا کر سمندر مین
بہیجدیا۔ آخر سراج الدولہ نے کل قلعہ کے لوگونکو کہ جنمین ۱۴۶ آدمی تہے گرفتار کر لیا اور اونکو
ایک تنگ محبس مین جو ۱۸ فیٹ مربع تہا بند کر دیا۔ یہ محبس تاریخ مین بلیک ہول کے نام سے
بدنام ہے۔ رات مین سخت گرمی اور ہوا کے نہ پہنچنے اور شدت پیاس اور تنگی مکان سے صبح کے وقت

تمکو بنگالہ کے خزانہ سے روپیہ دلایا جاوے گا۔ اور مالوہ تمکو عطا ہوگا۔ چنانچہ بالاجی راؤ فوراً بڑی فوج لیکر الہ آباد
بہار ہوکر مرشدآباد آیا۔ اور وہان ایک کروڑ روپیہ الہ وردی خان سے اپنی خدمت کا لیکر راجہ ناگپور کا مقابلہ کرکے
اوسکو شکست دی۔ اور تمام مال غنیمت اوس سے چہین لیا۔ مگر تہوڑے دنون بعد دونون مرہٹے سردار مل گئے
اور اقرار کیا کہ آپسمین ایک دوسرے کو کوئی مزاحمت نکرے۔

صرف ۲۳ آدمی زندہ بچے - وہ بھی اسطرح سے بچے کہ اونکو موقع لاشون کے اکھٹا کرنے اور اونپر کھڑا ہونے کا مل گیا - اور اس تدبیر سے وے دیوارون کے اوپر سوراخون مین سے رات بھر ہوا لیتے رہے اسکے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی بنگالہ سے بالکل نکالدی گئی اس ٹریجڈی یعنی غمناک معرکہ کی خبر جب مدراس مین پہنچی تو وہان سے فوراً کرنل کلائیو اور واٹسن روانہ ہوے اور اونکے آتے ہی کلکتہ اور ہگلی کو لے لیا - اس اثنا مین سراج الدولہ کے خلاف چند لوگون نے سازش کی کلائیو بھی اوسمین شامل ہوگیا - ۱۷۵۷ء مین پلاسی پر ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی جسمین سراج الدولہ شکست کھا کر بھاگ گیا - اس لڑائی سے کل ملک بنگالہ انگریزون کے قبضہ مین آگیا - آخرکار سراج الدولہ کو ایک فقیر نے جسکی کہ اوسنے کبھی ناک کان کٹوا دئے تھے گرفتار کر کے اوسکو میر جعفر کے بھائی کے حوالہ کر دیا اور نواب کے بیٹے میرن نے اوسکو مروا ڈالا -

س **اشخاص ذیل کا حال لکھو - اُما چند - میر جعفر - میر قاسم -**

ج اُما چند ایک شخص بنگالی سراج الدولہ نواب مرشدآباد کے دربار مین تھا - یہ شخص بڑا دولتمند تھا اور مثل شہزادون کے اپنی گذر کرتا اور نواب کا اسپر بڑا اعتبار تھا - جب رائے دلبھ اور جگت سیٹھ اور میر جعفر نے نواب کے خلاف سازش کی - تو اُما چند بھی اوسمین شریک ہوا - اوسنے سازش کرنیوالون سے ۳۰ لاکھ روپیہ پانے کا اقرار کرایا مگر بعد جنگ پلاسی کے اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکے ساتھ بالکل فریب و دہوکا کا برتاؤ ہوا - اور وہ اپنی اس مایوسی سے دیوانہ ہوکر مر گیا -

میر جعفر بخشی الہ وردی خان کا داماد و سراج الدولہ کی فوج کا سردار تھا یہ جنگ پلاسی مین کلائیو سے مل گیا بعد جنگ مذکور کلائیو نے اوسکو مرشدآباد کا نواب ۱۷۵۷ء مین کر دیا مگر یہ برائے نام نواب تھا - حقیقت مین ملک کا مالک کلائیو تھا - اسوقت مین شاہ عالم ثانی نے بمدد نواب وزیر اودھ کے بہار پر ۱۷۵۹ء مین حملہ کیا - اور کلائیو نے اوسکے مقابلہ کے لئے ایک فوج بھیجکر پٹنہ مین لڑائی

اس سازش مین جگت سیٹھ اور رائے دلبھ میر جعفر بخشی الہ وردی خان شریک تھے اور بعد کو کلائیو اور اُما چند بھی شریک ہو گئے - اُما چند کی شراکت کا ذکر اسطرح سے ہے - کہ اُما چند سراج الدولہ کا بڑا مقرب تھا اوسنے ان سب لوگونکو دہمکی دی کہ اس سازش مین مجھے بھی شریک کرو ورنہ مین نواب سے اسکا بھید کھول دونگا اور کہا کہ جتنا روپیہ انگریزونکو خزانہ میر جعفر سے وصول ہو اوسمین میرا حصہ ۵ روپیہ سیکڑہ کا قرار پاوے - جب کلائیو کو اس امر کی خبر ہوئی - اوسنے دو قطعہ پر مضمون عہدنامہ لکھا ایک تو سرخ کاغذ پر جسمین پانچ روپیہ سیکڑہ اُما چند کو دینے کا اقرار تھا - اور دوسرا سفید کاغذ پر جسمین اوسکا نام تہا جب اہالیان کونسل کے دستخط ان دونون قطعون پر ہونے لگے اوسوقت امیر البحر نے سرخ کاغذ

کی جسمین فوج شاہی کو شکست ہوئی - جب کلایو انگلستان کو سنہ ۱۷۶۰ع مین چلا گیا تو وینسٹارٹ گورنر
نے میر جعفر کو بسبب اوسکے قرضہ نہ ادا کرنے کے تخت سے اوتار دیا - اور اوسکی جگہ میر قاسم اوسکا داماد
نواب مقرر ہوا - میر جعفر سنہ ۱۷۶۵ع مین مرگیا۔ **میر قاسم** اپنے چچا میر جعفر کے بعد جب تخت نشین ہوا
تو اوسنے انگریزونکو تین ضلعے بردوان مدناپور اور چٹگانو سنہ ۱۷۶۰ع مین دیئے اسی اثنا مین اوسنے رام نرائن
اور پٹنہ کے نواب کو لوٹا - اوسنے یہ چاہا کہ انگریزون سے خود مختار ہو جاؤن چنانچہ اوسنے مرشدآباد چھوڑکر
مونگیر مین رہنا اختیار کیا - اور ایک بڑی فوج جمع کی - اور اوسکو یورپ مین وضع پر تربیت کیا -
اسیوقت شاہ عالم ثانی نے پھر بہار لینے کا ارادہ کیا - مگر پٹنہ کی دوسری لڑائی مین کرنیل کارنیک سے
شکست کہائی - اور لا فرانسیسی جنرل اپنے گروہ کے ساتھہ قید ہوگیا - بعد اس شکست کے بادشاہ
کرنیل کارنیک کے ہمراہ پٹنہ کو گیا - اور میر قاسم کو بنگالہ بہار - اوڑیسہ - کی صوبہ داری کا فرمان ملگیا
اوسوقت میر قاسم اور انگریزون مین جھگڑا ہوا - اور بنا جھگڑے کی یہ تھی کہ کمپنی نے دعوی کیا کہ
ہمارے مال پر محصول نہ لیا جاوے - نواب نے ۱۴۸ (۱) انگریزونکو بڑی سخت بیرحمی سے قتل کیا -
اور رام نراین کی گردن مین بوجھہ بندھوا کر دریا مین پھکوا دیا - اور اکثر سیٹھونکو بھی دریا مین ڈلوا دیا
سنہ ۱۷۶۳ع مین یہ سنکر انگریزون نے فوج کشی کرکے پٹنہ لے لیا - اور میر قاسم نواب وزیر کے پاس
اودہ کو بھاگ گیا - میر جعفر کو پھر نواب بنگالہ کا کر دیا - مگر سنہ ۱۷۶۵ع مین وہ انگریزون کے قرضے کے روپیے کے
تقاضون سے دق ہوکر مرگیا - اور اوسکا بیٹا نظام الدولہ بہت سا روپیہ انگریزونکو دیکر نواب ہوا
نواب وزیر - شاہ عالم اور میر قاسم تینون نے سنہ ۱۷۶۴ع مین پٹنہ پر کوچ کیا - اور بکسر پر ایک لڑائی
ہوئی جسمین میجر منرو انگریزونکی فوج کا جنرل تھا اس معرکہ مین نواب وزیر کو شکست فاش ہوئی -
اور اوسکی فوج پسپا کر دی گئی - صلح الہ آباد کے مطابق اوسکی پنشن مقرر ہو گئی -

---

عہدنامہ پر دستخط کرنے سے انکار کیا مگر کونسل اوسنے یا باوجود انکار کے اوسکے دستخط اپنی آپ تہہ بنالئے - بعد جنگ کے امی چند اپنے روپیہ کا طالب ہوا
اور جب عہدنامہ دونون سفید کاغذ پر دیکھا تو کہنے لگا کہ وہ عہدنامہ تو سرخ کاغذ پر تھا کلایو نے جواب دیا کہ وہ عہدنامہ جعلی صرف آپکو سرخ دکھانے کے واسطے
لکھا گیا تھا اس مین آپکو ایک پیسہ نہ ملیگا تب امی چند غش کھاکر زمین پر گر پڑا اور اوسکو نوکر پالکی مین ڈالکر اوسکے مکان پر لیگئے - الغرض
ڈیڑھ برس کے بعد امی چند دیوانہ ہوکر مرگیا -

(۱) جب نواب میر قاسم نے ان انگریزونکے مارنے کا فوج کو حکم دیا تو فوج نے جواب دیا کہ انکو اسطور سے مارنا چاہیے - کہ پہلے تو انکو
چھوڑ دیا جاوے اور پھر اونکے ہمراہ لڑکر سب مار دینا چاہیے - مگر ایک جلاد اون سبکے قتل پر راضی ہوگیا یہ شخص جرمن اسیسونکی نوکری مین تھا

جنگ بکسر کا کیا نتیجہ ہوا۔ صلحنامہ الہ آباد کب اور کس کے درمیان ہوا۔ اور اوسکی کیا شرائط تہین؟

جنگ بکسر جسمین انگریز زیر حکم جنرل منرو ایک جانب اور شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ اور میر قاسم اور شاہ عالم ثانی دوسری جانب تہے۔ نواب وزیر اودہ کی شکست ہوئی اور ۱۶۰ توپین چہین لی گئین۔ اس فتح کے نتیجے بہت بڑے بڑے ہوے۔ نواب اودہ بالکل عاجز ہوگیا۔ اور انگریز تمام ہندوستان مین غالب ہوگئے۔ شاہ عالم انگریزون کے خیمہ مین آکر اپنے تخت کے دلانے کا انگریزون سے طالب ہوا اور الہ آباد پر ۱۲ راگست ۱۷۶۵ء مین صلح ہوئی جسمین کہ شرائط ذیل ہوئین۔

(۱) نواب اودہ انگلستان کا وفادار دوست رہے (۲) الہ آباد اور کوڑا بادشاہ کو دیے جاوین (۳) بادشاہ انگریزونکو اختیارات دیوانی یعنی حق مالگزاری کی وصول کرنے کا صوبہ بنگالہ۔ بہار اوڑیسہ پر عطا کرے (۴) اسکے عوض مین ۲۶ لاکہہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کمپنی سے ملا کرے اور صوبہ دار بنگالہ کی پنشن مقرر ہوئی۔

کلایو کے عہد کا مختصر حال لکہو۔

کلایو کو سلطنت برٹش کا ہندوستان مین بانی کہنا چاہیے۔ وہ ۱۷۲۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۴۴ء مین ہندوستان مین صیغہ سیول مین نوکر ہوکر آیا۔ مگر چونکہ سیول کی نوکری اوسکی طبیعت کے مناسب نہ تہی۔ تو وہ فوج مین فوراً بہرتی ہوگیا۔ تاریخ ہند مین اول ذکر اسکا وہان آیا ہے کہ جب اوسنے شہر ارکاٹ کو لیکر اوسکو ۱۷۵۱ء مین بڑی بہادری سے دشمن کے مقابلہ مین بچایا ۱۷۵۲ء مین اوسنے ڈوپلی کا شہر وبینار گروا دیا۔ یہ مینار ہندوستانیونکی نگاہ مین فرانسیسیونکی طاقت کا نشان تہا۔ پہر وہ اپنے دوست لارنس کے ہمراہ ترچنا پلی کے چہوڑانے کو گیا اور ۱۷۵۴ء مین فرانسیسی جنرل لالی نے مع اپنی فوج کے اپنے آپکو لارنس کے حوالہ کردیا۔ کلایو ۱۷۵۳ء مین انگلستان کو چلا گیا۔ اور پہر ۱۷۵۶ء مین واپس آکر اوس قلعہ جہریا کو فتح کرکے وہان کے نامی لٹیرے کو نکالدیا۔ اوسوقت مین معرکہ بلیک ہول کا پیش آیا اور کلایو نے ۱۷۵۷ء مین سراج الدولہ کو مقام پلاسی

اوران مرنون نواب کی فوج مین گرد کے نام سے داخل تہا اوسنے چند سپاہیونکو لیجاکر کہڑکیون مین سے گولی مارنا شروع کیا۔ اور ۴۸ انگریز اور ۱۰۰ سپاہیونکو قتل کیا۔

شکست دی - اس فتح سے کلایو کا نام تمام بنگالہ مین مشہور ہوا - ۱۷۵۹ع مین اوسنے کرنیل فورڈ کو فرانسیسون کو شمالی سرکار سے نکالنے کے لئے بہیجا - اور خود قوم ڈچہ پر حملہ کرکے شہر چنسورا کا محاصرہ کیا - اور ۱۷۶۰ع مین دوبارہ انگلستان کو چلا گیا - اور انگلستان مین اسکو بادشاہ اور وزیر اعظم اور کل قوم نے بڑی عزو شان سے لیا - اور اوسکو خطاب لارڈ کا ملا ۱۷۶۵ع مین کمپنی کے ڈائرکٹرون نے لارڈ کلایو کی پہر خوشامد کرکے تیسری مرتبہ پورے اختیار دیکر ہندوستان مین بہیجا اوسنے اس مرتبہ آتے ہی اس بات کی ممانعت کی کہ کمپنی کا کوئی نوکر نذر وغیرہ نہ لیا کرے اور پہر الہ آباد مین آنکر شاہ عالم ثانی سے وہ مشہور اور معروف صلح کی کہ جس سے کمپنی کو بنگال - بہار - اور اوڑیسہ کے اختیارات دیوانی عدالت کے حاصل ہوے - اور ان ملکونکی مالگزاری وصول کرنے کا کمپنی کے نام فرمان لکہا لیا - نواب اودہ کو کمپنی کا دوست کر لیا - اس صلح سے انگریزونکو یہہ نفع ہوا کہ شمالی ہندوستان مین اونکے اختیارات جم گئے -

کلایو نے رسم ڈبل بہتہ کی بند کردی اور یوروپین افسرون نے اس رسم کے مسدود ہونے پر عذر کیا مگر کلایو نے اس عذر کو دو ہی ہفتو مین فرو کیا - اوسنے کمپنی کے نوکرونکو کسی قسم کی تجارت کرنے سے بہی منع کیا - ۱۷۶۷ع مین کلایو پہر انگلستان کو چلا گیا اور وہان پر اسکی بڑی عزت اور مدارات ہوئی - مگر ان پچھلے انتظامونکی وجہ سے اوسکے بہت دشمن ہوگئے - اور تمام لوگون نے جنکو اوسنے سزا دی تہی - اسکے خلاف سازش کی آخر ۱۷۷۴ع مین اوسنے خودکشی کی - وہ بڑا عقلمند اور لایق گورنر اور بہادر جری اور جنگ آزما سپاہی تہا

س **کلایو کے پہلی مرتبہ انگلستان کو چلے جانیکے بعد کون کون گورنر مقرر ہوے ہر ایک کے عہد کا مختصر حال لکہو - اور کلایو دوبارہ ہندوستان مین کب آیا اور اوسنے آکر کیا کیا انتظام کئے اور پہر کب واپس گیا اوسکے بعد پہر کن لوگونکے سپرد انتظام ہوا اور ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل کون ہوا ؟**

ج کلایو کے ۱۷۶۰ع مین چلے جانیکے بعد مسٹر وینسٹارٹ بنگالہ کا گورنر ہوا - اسنے اپنے عہد مین بصلاح اپنی کونسل کے میر جعفر کو گدی سے اوتار کر میر قاسم کو نواب کیا - اور اوس سے بردوان مدناپور - چٹگانو ۱۷۶۰ع مین لئے - پہر میر قاسم نے رام نراین پٹنہ کے گورنر کو لوٹا گرفتار کیا بسبب اپنی نالایقی کے جو ہمیشہ اپنی کونسل والون سے جہگڑا کیا کرتا تہا - رام نراین کی حفاظت

کرنے سے مجبور رہا - میر قاسم انگریزون سے برگشتہ ہوکر اونسے مقابلہ کو طیار ہوا اور اوسنے
پٹنہ مین ۱۴۸ انگریزونکو مار ڈالا - آخرکار انگریزون نے منگیر - پٹنہ - فتح کرلیا - میر قاسم
شجاع الدولہ نواب اودہ کے پاس بہاگ گیا - اور نواب زیر اور انگریزون سے مقام بکسر پر سنہ ۱۷۶۴ع
مین لڑائی ہوئی جسمین نواب زیر کو شکست فاش ہوئی - اوسوقت مین سپاہی فوج کا پہلا غدر
بنگالہ کی فوج مین ہوا - کل پلٹن نے دشمن سے ملجانے کا ارادہ کیا - میجر منرو نے اوسوقت بڑی
مستعدی سے کام کیا اوسنے اونکو فوراً اپنے پاس طلب کرکے ۲۰ سپاہیونکو توپون سے اوڑوا دیا
اور اسیطرح سے یہ بلوہ فرو ہوا - وینسٹارٹ اور اسپینسر کی گورنری کے عہد مین کلکتہ کونسل بڑی
مرتشی ہوگئی تہی - اور اونکو سوائے روپیہ کمانیکے اور کوئی کام نہ تہا - میر جعفر کے سنہ ۱۷۶۵ع
مین مرنے پر کونسل والون نے اوسکی بیٹے نظام الدولہ سے بہت سا روپیہ لیکر اوسکو تخت پر بٹہایا
آخرکار کلایو کونسل کے مشورون سے خود مختار ہوکر سنہ ۱۷۶۵ع مین پہر دوبارہ ہندوستان مین آیا -
اوسنے اس مرتبہ آتے ہی اس امر کی سخت ممانعت کی - کہ کمپنی کا کوئی نوکر نذر نہ لے اور سب سے
عہدنامہ پر اس قاعدہ کی تعمیل کے لئے دستخط کرالئے - اسکے بعد انگریزی فوج سے ملنے کو الہ آباد گیا
اور وہان شاہ عالم ثانی سے صوبہ بنگالہ - بہار - اوڑیسہ - کی صوبہ داری ۲۶ لاکہہ روپیہ
سالانہ دینے کی عوض لکہوالی - بعد ازان اوسنے رسم ڈبل بہتہ کی بند کی - اس قاعدہ کے اجرا مین
اوس سے بہت سے یورپین افسر منحرف ہوگئے اور دوسو افسرون نے غدر کرکے ایک ہی وقت مین
استعفا دیا - کلایو نے اونکے استعفے منظور کرکے سب کو یکقلم موقوف کردیا اور مندراس سے
آدمی بلابلا اوسنے بہرتی کرنے شروع کردئے اسکے بعد کلایو نے کمپنی کے نوکرونکو تجارت کرنے سے
منع کیا - سنہ ۱۷۶۶ع مین وہ انگلستان کو گیا - وہان اوسکی بڑی عزت ہوئی - مگر بسبب انتظامات
کے اوسکے بہت سے دشمن بہی ہوگئے تہے - اکثر لوگون نے اوسکے خلاف سازش کی آخرکار
سنہ ۱۷۷۴ع مین اپنے آپکو خود ہلاک کیا اوسکے بعد سنہ ۱۷۶۷ع سے سنہ ۱۷۷۲ع تک مسٹر ورلسٹ اور مسٹر کارٹیر بنگالہ
کے گورنر رہے سنہ ۱۷۶۵ع سے سنہ ۱۷۷۲ع تک بنگالہ مین ڈبل گورنمنٹ رہی - یعنی ملک کا انتظام تو نواب کے
نوکرون کے ہاتہہ مین تہا - اور ادہر یورپین افسر ہی اونکے ساتہہ شریک کاروبار سلطنت مین
ہوکر مثل اونکے ملک کو لوٹتے اور روپیہ کماتے تہے چنانچہ سنہ ۱۷۷۲ع مین یہ سلسلہ مسدود ہوگیا اور بنگالہ
کی مالگزاری کے وصول کا بندوبست کمپنی نے براہ راست اپنے نوکرون کے ذمہ کردیا الغرض

Munro
Vansittart
Spencer
Double Batta
Verelst
Cartier

۱۷۷۲ء میں وارن ہسٹنگز بنگالہ کا گورنر ہوا - اسکے عہد گورنری مین جنگ روہیلہ ہوئی جس نے اوسکی بڑی بدنامی ہوئی - اور اوسکے بعد ۱۷۷۴ء مین وارن ہسٹنگز پہلا گورنر جنرل ہندوستان مین مقرر کیا گیا - جس انتظام سے کلکتہ اور بمبئی اور مندراس جو اتبک اپنا اپنا گورنر رکہتے تہے اب ایک گورنر جنرل کے تحت مین ہو گئے -

س جنگ روہیلہ کا حال لکہو -

ج جنگ روہیلہ (۱) ۲۳ - اپریل ۱۷۷۴ء مین وارن ہسٹنگز کے عہد مین ہوئی تہی - روہیلہ قوم افغانی محمد شاہ کے عہد مین روہیل کہنڈ مین آکر بسے تہے - ۱۷۷۱ء مین مرہٹون نے اونپر حملہ کیا - اور روہیلون نے نواب وزیر اودہ سے مدد مانگی اور اوسکے صلہ مین چالیس لاکہہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا - چنانچہ نواب وزیر کی مدد سے ۱۷۷۳ء مین مرہٹے روہیل کہنڈ سے نکال دیے گئے - نواب نے زرمعہودہ روہیلون سے طلب کیا مگر اونہون نے جواب دیا کہ ہمسے کوئی اس قسم کا وعدہ نہین ہوا - نواب نے ہسٹنگز کو لکہا اور اوس سے مدد مانگی اور بنارس مین ایک صلح ہوئی جسمین نواب نے وعدہ کیا کہ مین وہ چالیس لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیدونگا چنانچہ ایک انگریزی فوج یعنی تہوڑی سی انگریزی فوج روہیل کہنڈ کو بہیجی گئی اور بریلی کے قریب فتح گنج مین ایک لڑائی ہوئی جسمین حافظ رحمت خان روہیلون کا سردار معہ اپنے بیٹے اور دو ہزار ساتہیون کے مارا گیا - اور روہیل کہنڈ فتح ہو گیا - ملک روہیل کہنڈ نواب وزیر کو اور زرتنازعہ چالیس لاکہہ سرکار انگریزی کو ملا -

س صوبہ میسور کا ابتدائی حال لکہو - اور بیان کرو کہ حیدر علی کون تہا اور کسطرح سے اس ملک کا مالک ہوا - اور نیز کیفیت جنگ میسور اوّل کی تحریر کرو

ج بعد زوال سلطنت بیجانگر کے ۱۵۶۵ء مین ایک خاندان ہندو راجاؤن کا میسور مین ۱۷۶۱ء تک خود مختار رہا باوجودیکہ اس ریاست پر کئی مرتبہ مرہٹون - نظام اور کرناٹک کے نوابون نے حملے کئے مگر ۱۷۶۱ء مین راجہ کے ایک افسر حیدر علی نے راجہ کو قید کرکے خود ملک کا قبضہ کر لیا - حیدر علی ایک رسالدار کا بیٹا اور ایک مولوی کا پوتا تہا وہ میسور کے راجہ کے یہان ۳۰ برس کی عمر مین نوکر ہوا تہا

(۱) کہتے ہین کہ بعد اس لڑائی کے حافظ رحمت خان کی ایک لڑکی نواب شجاع الدولہ کے ہاتہہ لگ گئی تہی جب اوسکو معلوم ہوا کہ نواب اوسکی طرف بد ارادہ ناسد رکہتا ہے تو اوس لڑکی نے قابو پاکر بڑی مردانگی سے زہر مین بجہے ہوئے خنجر سے نواب کا کام تمام کیا -

اوسکو وہان پر پچاس ہوار اور دو سو پیدل کی افسری ملگئی - اور نیز اسبات کا اختیار کہ وہ اپنی فوج کو جسقدر چاہی بڑہائے چنانچہ اوسنے مکر و فریب اور لوٹ سے بہت سارو پیہ حاصل کرکے ایک بڑی فوج نوکر رکھلی ۱۷۶۱ء مین اوسنے راجا اور اوسکے وزیر کو ملک سی نکالکر راجہ کا تین لاکھ روپیہ سالانہ اور وزیر کا ایک لاکھ روپیہ مقرر کردیا اور خود ملک میسور کا مالک ہوگیا -

اوسنے بدنور کو فتح کرکے لوٹا اور وہان سے اوسکو بیشمار روپیہ ملا ۱۷۶۵ء مین مادہورا و نے اوسکے ملک پر چڑہائی کرکے اوسکو شکست دی اور ۳۲ لاکھ روپیہ اور کچھ ملک اوس سے لیا ۱۷۶۶ء مین حیدر علی نے مالابار فتح کیا - اور اوسنے زامرن کے شہر کالی کٹ کو لیکر لوٹا - زامرن نے اپنے آپکو بے عزتی کے ڈر سے محلسرا کے اندر جلا دیا - حیدر علی کو انگریزون سے دو لڑائیان ہوئین اور آخر کار ۱۷۸۲ء مین ۸۰ برس کی عمر مین مرگیا - یہ شخص قاتل اور ظالم تھا مگر بڑا بہادر سپاہی تھا

جنگ میسور اول ۱۷۶۶ء سی ۱۷۶۹ء تک رہی - مرہٹون اور نظام نے اس امر کی سازش کی کہ حیدر علی کی طاقت کو روکا جاوے اور نظام نے انگریزونکو بہی اپنی جانب ملالیا مگر بعد کو نظام دکن حیدر علی سے مل گیا - اور انگریز تنہا رہگئے - کرنیل استھ نے دشمن کی فوج کو چنگا مڑ ناملی پر ۱۷۶۷ء مین شکست دی - اسی اثنا مین حیدر علی کے بیٹے ٹیپو نے تمام ملک کو مندراس تک تارت کردیا - بمبئی سے ایک فوج نے غربی کنارے پر حملہ کرکے میسور کے بیڑے کو جلاکر منگلور اور ہنا ور لے لیا - مگر حیدر علی نے اوسکو بڑی ذلت کے ساتھ ہٹا دیا -

بارہ محال اور کرناٹک مین کرنیل اسمتھ نے آٹھ قلعون اور تمام پہاڑی درونکا قبضہ کرلیا - اور حیدر علی نے پیغام صلح کا بہیجا - مگر مندراس کی گورنمنٹ نے صلح کرنے سے انکار کیا اور حیدر علی ملک کو فتح کرتا ہوا مندراس تک جا پہنچا - اب مندراس کی گورنمنٹ نے ڈر کر صلح باین شرائط کرلی کہ ہر دو فریق ایک دوسرے کو اپنی اپنی فتوحات واپس کردین

ایک فہرست تمام گورنران جنرل کی ترتیب وار اور اوسمین سنہ اور مشہور وقائع ہر عہد کے جدا جدا ہر ایک کے نام کی محاذی مین تحریر کرو

نام	سنہ	واقعات
وارن ہسٹنگز	۱۷۷۳ء	ریگولیٹنگ ایکٹ کی مطابق وارن ہسٹنگز گورنر جنرل مقرر ہوا - اور کلکتہ مین ایک عدالت عالیہ مقرر ہوئی راجہ بنارس کو نواب وزیر سے

Regulating Act

نام	سنہ	واقعات
		بنارس کی زمینداری دلوانا - اور پھر راجہ سے بیجا روپیہ اور فوج طلب کرنا - معاملات اودہ مین دخل دینا - بیگمون سے روپیہ جبراً لینا نندکمار برہمن تاجر کو جعلسازی کی علت مین پھانسی ہونا - صدر دیوانی عدالت کا مقرر ہونا جنگ مرہٹہ اول و جنگ اول و دوم میسور - انگلستان مین جا کر اوسکا مقدمہ اور ذلت ہونا -
سرجان میکفرسن	۱۷۸۵ء	۲۰ مہینے گورنر جنرلی کی
لارڈ کارنوالس	۱۷۸۶ء	انتظام مالی اور ملکی عدالتونکا - جنگ میسور سوم - ملک بنگالہ کا بندوبست استمراری - گنٹور کا سرکار کو ملنا
سرجان شور	۱۷۹۳ء	دیسی راجاؤن اور نوابون کے معاملات مین سرکار انگریزی کا مداخلت نکرنا - معاملات اودہ اور چیری صاحب ریذیڈنٹ کا مارا جانا نواب کرناٹک کے قرضون کا بیان -
مارکوس آف ویلزلی	۱۷۹۸ء	جنگ میسور چہارم - فتح میسور - کرناٹک اور ممالک مغربی و شمالی کا سرکار انگریزی کی عملداری مین ملا لینا - مرہٹونکو فتح کرنا -
لارڈ کارنوالس	(دوبارہ) ۱۸۰۵ء	یہ چند ماہ رہکر غازیپور مین مر گئے -
سرجارج بارلو	۱۸۰۵ء	مرہٹون سے صلح - غدر ویلور
لارڈ منٹو	۱۸۰۷ء	پنجاب مین سکھونکی طاقت کا عروج - میٹکاف صاحب کا رنجیت سنگھ کے دربار مین بھیجا جانا - سندھ - کابل - ایران کو ایلچیونکا روانہ ہوا
مارکوس آف ہسٹنگز	۱۸۱۳ء	جنگ نیپال - جنگ پنڈاری - بلوہ بریلی
لارڈ امہرسٹ	۱۸۲۳ء	جنگ اول برہما - بھرتپور کا فتح ہونا - غدر بارکپور
لارڈ ولیم بنٹنگ	۱۸۲۸ء	میسور اور کرگ کا بندوبست - اندرونی معاملات کی درستی - رسم ستی اور ٹھگی کا انسداد - مہاراجہ رنجیت سنگھ سے ملاقات - طریقہ تعلیم انگلستان کا راستہ

نام	سنہ	واقعات
لارڈ اکلنڈ	۱۸۳۶ء	جنگ اول افغانستان - جنگ ملک چین -
لارڈ ایلمبرا	۱۸۴۲ء	فتح کابل - سندہ کا ملا لینا - گوالیار کی لڑائی
لارڈ ہارڈنگ	۱۸۴۴ء	سکہونکی پہلی لڑائی - فوج کی درستی - ترقی ملک -
لارڈ ڈلہوسی	۱۸۴۸ء	سکہونکی دوسری لڑائی - جنگ دوم برہما - پیگو اور ناگپور اور اودہ کا ملا لینا
لارڈ کیننگ	۱۸۵۶ء	غدر ۱۸۵۷ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کا اختتام - ملکہ کی بادشاہت کا اشتہار دیسی راجاؤنکے ساتہہ کے معاہدے
لارڈ الجن	۱۸۶۲ء	فرقہ وہابی کا زور -
سر جان لارنس	۱۸۶۴ء	ؤدوبرلنس بہا کا انتظام جنگ بہوٹان وحبش -
لارڈ میو	۱۸۶۷ء	دربار انبالہ - امیر شیر علی کا ہندوستان مین آنا - لارڈ میو کا مقام پورٹ بلیر پر ایک قیدی کے ہاتہہ سے مارا جانا - کوکونکا فساد
لارڈ نارتہہ بروک	۱۸۷۲ء	انکم ٹیکس کی موقوفی - ملہر راو راجہ بڑودہ کا گدی سے اوتارا جانا - پرنس آف ویلز شاہزادہ ولی عہد کا ہندوستان مین تشریف لانا -
لارڈ لٹن	۱۸۷۶ء	دربار دہلی - خطاب قیصر ہند کا اشتہار جنوری ۱۸۷۷ء - جنگ افغانستان دوم - قتل سفارت - فتح کابل - امیر یعقوب خان کا امارت کابل سے استعفیٰ دینا - سرکار انگریزی کا کابل مین انتظام باغیوں اور مفسدونکو سزا
لارڈ رپن (گورنر جنرل حال)	۱۸۸۰ء	جنگ افغانستان کا اختتام - عبدالرحمٰن خان کا امیر ہونا - انگریزونکا کابل و قندہار سے چلا آنا معاملات اندرونی کا بندوبست اور اصلاح

وارن ہسٹینگز کے عہد کا حال لکہو - وارن ہسٹینگز ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا - اور ۱۷۵۰ء مین ۱۸ برس کی عمر مین ایسٹ انڈیا کمپنی کا نوکر ہوکر کلکتہ مین آیا - بعد معرکہ پلاسی کے وہ نواب مرشداباد کے دربار مین کمپنی کا سفیر رہا - اور پہر مندراس کی کونسل کا ممبر ہوگیا ۱۷۷۲ء مین بنگالہ کا گورنر ہوا - اور وہانکا بندوبست اوسکے تعلق ہوا - نواب وزیر اودہ کے ساتہہ اوسنے صلح کی جسکے بموجب ہسٹینگز کو نواب وزیر کی جنگ روہیلہ مین مدد کرنا پڑی - ۱۷۷۳ء مین ریگولیٹنگ ایکٹ

Warren Hastings

جاری ہوا جسکے مطابق گورنر جنرل کی کونسل مین چار آدمی مقرر ہوئے - اور ایک عدالت عالیہ مقرر ہوئی جسمین ایک چیف جسٹس اور تین جج مقرر ہوئے - اسی وقت مین جنگ مرہٹہ اول و رنیز فتح میسور اور فراسیسونکی لڑائی سے جو ہسٹینگز سے پہلے ختم ہو چکی تہین گورنر جنرل کو روپیہ کی ضرورت ہوئی چنانچہ ہسٹینگز نے چیت سنگہ راجہ بنارس اور اودہ کی بیگمون سے بڑی بے انصافی اور ظلم سے روپیہ وصول کیا - اور اس وجہ سے بہت بدنام ہوا - ڈائرکٹران کمپنی نے اوسکی ان تمام کاروائیونکو ناپسند کیا - چنانچہ وہ ۱۷۸۵ء مین استعفا دیکر انگلستان کو چلا گیا وہان اوسپر پارلیمینٹ نے یہ سب الزام لگائے اور اوسکا مقدمہ جسمین اوسکا دس لاکھ روپیہ صرف ہوا سات برس تک رہا وہ ۱۸۱۹ء مین مر گیا -

س وارن ہسٹینگز پر کیا کیا الزام لگائے گئے تھے - کون کون سے شخص اوسکے خلاف تھے کتنی مدت تک اوسکا مقدمہ پارلیمینٹ مین رہا اور اوسکا انجام کیا ہوا ؟

ج جو خاص الزام اور جرم وارن ہسٹینگز پر پارلیمینٹ نے لگائے تھے وہ یہ تھے - اول جنگ روہیلہ یعنی نواب وزیر کا ساتھ دیکر روہیلون پر ناحق فوجکشی کرکے اونکو تباہ اور برباد کرنا - دوم نند کمار برہمن کو پھانسی دلانا - سوم راجہ چیت سنگہ راجہ بنارس سے جو پیہاہ اور روپیہ لینا ٹھہرا تھا اوس سے زیادہ طلب کرنا چہارم اودہ کی بیگمون سے بڑی زیادتی اور نا انصافی سے ۷۶ لاکھ روپیہ جبراً لینا ۱۷۸۵ء مین ہسٹینگز انگلستان کو گیا - تو پٹ اور فرانسس اور برک ان نامی لوگون نے یہ سب الزام اوسپر قائم کئے اور اسکا مقدمہ ۱۷۸۸ء مین شروع ہوکر ۱۷۹۵ء مین سات برس کے بعد ختم ہوا اور آخرکار وہ اوس سے معزز طور سے بری ہوا - اس مقدمہ مین اسکا دس لاکھ روپیہ صرف ہوا

Pitt
Francis
Burke

س ڈبل گورنمنٹ - ریگولیٹنگ ایکٹ - اور فاکس صاحب اور پٹ صاحب کے بل سے کیا مراد ہے

ج ڈبل گورنمنٹ وہ گورنمنٹ تہی جسمین ہندوستانی اور انگریز دونون ملکر کاروبار سلطنت انجام دیتے تہے چنانچہ اس قسم کی گورنمنٹ سے انتظام مین بہت بڑا نقصان تہا وارن ہسٹینگز نے ۱۷۷۲ء مین اوسکو مسدود کر دیا - انتظام سب کمپنی کے نوکرون کے ذمہ کیا - اور اسی وقت مین بجائے مرشدآباد کے کلکتہ کو پایہ تخت بنگالہ کا کیا ریگولیٹنگ ایکٹ کے مطابق گورنر بنگال کو گورنر جنرل کا لقب حاصل ہوا - اور اس انتظام سے مندراس و بمبئی بہی تابع حکم گورنر جنرل کے ہوگئے - اور اوسکی امداد اور مشورہ کے لئے ایک کونسل مقرر ہوئی - اسی ایکٹ کی مطابق عدالت عالیہ

کلکتہ مین قایم ہوئی جسمین ایک بڑا اور تین چھوٹے جج مقرر ہوے - اس عدالت کو صدر دیوانی عدالت کہتے تہے **فاکس صاحب کے بل** کے مطابق یہ تجویز ہوئی کہ پرنش ہند کمپنی سے بادشاہ کے تخت مین آجاوے سات کمشنر جو پارلیمینٹ سے مقرر کیے جاوین وہ انتظام گورنمنٹ کرین - اور نو اسسٹنٹ دائرکٹر کار تجارت کا انصرام کرین - اس بل کو ہاوس آف کامنس نے[1] منظور کرلیا - مگر ہاوس آف لارڈس نے انکار کیا - **پٹ[2] صاحب کے بل** کی یہ منشا تہی کہ (۱) ڈائرکٹران کمپنی حسب معمول برائے نام انتظام کرین مگر اصل اختیارات تین شخصون کے قبضہ مین رہین (۲) کل اختیار سلطنت کی ایک بورڈ کو جسمین چھ ممبر ہون حاصل رہین - اور اونکا فیصلہ ہر معاملہ مین ناطق ہوا کرے (۳) گورنر جنرل کو کسی سے بلا اجازت لڑائی یا صلح کرنے کا اختیار نہو (۴) گورنر جنرل کی کونسل مین تین شخص ایک اونمین سپہ سالار فوج اور دو بنگالہ کے سولین ہون اسیطرح کی کونسل مندراس اور بمبئی مین مقرر ہوئی -

راجہ چیت سنگہ اور نند کنوار کون تہے ؟

راجہ چیت سنگہ بنارس کا راجہ تہا سابق مین بنارس نواب وزیر کے پاس تہا مگر ۱۷۷۵ء مین انگریزی کونسل نے ہسٹینگز کی مرضی کے خلاف نواب سے شہر بنارس کو چہڑا لیا - اور پہر انگریزون نے شہر مذکور ایک ہندو زمیندار کو ساڑہے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ پر دیدیا ۱۷۷۸ء مین جب گورنر جنرل کو مرہٹون اور ٹیپو کی لڑائیونکی وجہ سے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو راجہ بنارس سے اور زیادہ اور نیز کچھ فوج طلب کی[3] راجہ نے انکار کیا - چنانچہ ہسٹینگز نے بنارس کی طرف کوچ کیا -

---

(۱) البتہ بعد غدر ۱۸۵۸ء کے ملکہ معظمہ دام ملکہا نے پرنش ہند کو کمپنی سے لیکر اپنے تخت مین کرلیا -

(۲) پٹ ۱۷۵۹ء مین پیدا ہوا - اور ۱۸۰۶ء مین مرا -

(۳) راجہ نے ہر چند عذر کیا - کہ جب ہم مین ہمارے اور سرکار کمپنی کے بائیس لاکہہ روپیہ کا عہدنامہ ہوگیا ہے تو یہ پانچ لاکہہ اور کس لئے طلب کیے جاتے ہین لیکن مثل مشہور ہے نقار خانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے - راجہ کو اوس سال وہ پانچ لاکہہ روپیہ دینا پڑا - پہر جب دوسرے سال اوسکی طلبی کے لئے سرکاری فوج آئی تو راجہ کو علاوہ رقم پانچ لاکہہ کے سپاہ کا خرچ اور دینا پڑا اوسکے تیسرے سال راجہ نے پیشبندی کرکے بغرض معافی اس پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کے دو لاکہہ روپیہ ہسٹینگز کو کلکتہ مین بطور تحفہ تحائف کے اپنے وکیل کے ہاتہہ بہیجے - ہسٹینگز نے اوسکو بہی نوش جان کرکے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ پہر وصول کیا - اور ایک لاکہہ روپیہ بنام نہاد جرمانہ اور لیا ۱۷۸۰ء مین علاوہ اوس پانچ لاکہہ روپیہ کے پہلے تو دو ہزار پہر ایک ہزار سوار طلب کیے -

راجہ چیت سنگہ کو بنارس والے ایسا چاہتے اور محبت کرتے تھے کہ اونہون نے سرکار انگریزی
کے سپاہیونکا مقابلہ کرکے اونکو قتل کیا - اور ہسٹینگز کو گھیر لیا - راجہ اسی اثنا مین گوالیار کو
بھاگ گیا - ازان بعد راجہ کی فوج نے شکست کھائی - اور ہسٹینگز قلعہ بیجاگڈھ کو لیکر راجہ کے بھتیجے کو
راجہ کرکے کلکتہ کو واپس چلا گیا - اس نامنصفانہ کارروائی سے ہسٹینگز پر پارلیمنٹ کا بڑا عتاب ہوا -
نندکنوار ایک شخص فریب اور جعلسازی کے لئے بہت بدنام تھا - فرنسیس اور اوسکے ساتھیون کے
اغوا سے اوسنے وارن ہسٹینگز پر بہت سے الزام لگائے - مگر ایک سوداگر کے مقابلہ مین ایک جعل کے

لیکن راجہ نے بہ تعمیل اس حکم کے ادہے سوار ادہے پیدل بندوقچی بلیا رکھے - لیکن جب ہسٹینگز اسپر بہی راضی نہوا -
تب راجہ نے بیس لاکھہ روپیہ نذرانہ داخل کرنیکا اوسکے پاس پیغام بہیجا لیکن اوسنے بجائے بیس لاکھہ روپیہ کے
پچاس لاکھہ طلب کئے - اور خود بنارس کی طرف براہ دریا روانہ ہوا - راجہ نے بکسر مین پہنچکر اوسکے قدمون پہ
پگڑی رکھدی لیکن تب بہی اوسکے دل مین مطلق رحم نہ آیا اور بنارس پہنچتے ہی اوس شوالے پر جہان راجہ مقیم تھا
دو کمپنیان تلنگونکی بطور پہرے کے بہیجدین راجہ نے اسپر بہی کچھہ سر نہ ہلایا لیکن راجہ کے نوکر اپنے مالک کی قید ہونیکی
خبر سنکر اوس شوالے کے گرد جمع ہوگئے - جب ہسٹینگز نے اس ہجوم کی خبر سنی تو دو کمپنیان تلنگونکی پہرے کے لئے
اور بہیجدین - راجہ کے آدمیون نے جب ان کمپنیونکو اندر جانیکے لئے منع کیا تو کپتان نے توپچے فیر کرنیکا حکم دیا - توپچے
چلتے ہی بلوہ ہوگیا - تلوارین چلنے لگین چیت رام نامی ایک چوبدار سرکار کمپنی راجہ سے آکر براہ گستاخی کہنے لگا کہ
یہان ایک ایک سپاہی گورنر جنرل ہے اگر تمہارا کوئی آدمی ذرا بہی چون چرا کریگا تو تمہارے اور تمہاری رانیون کے
پانون مین رسی باندہکر ہیرا نار کھینچتا ہوا لارڈ صاحب کے پاس لیجاؤنگا تب راجہ نے پانون پہیلا دیا اور کہا کہ بہائی تو
رسی لا اور باندہ دیر کیون کرتا ہے - راجہ کے چچازاد بہائی - بابو بینار سنگہ کے منہہ سے یہ نکلا کسکا مقدور ہے کہ جو
راجہ کے پانون مین رسی باندہے وہ چوبدار بولا کہ چیت سنگہ اور چیت رام کی گفتگو مین کسی مسخرے کو دخل دینے کا کیا اختیار ہے
بینار سنگہ ہونٹ کاٹکر خاموش ہو رہا - لیکن جب باہر بلوا ہونے لگا چیت رام مرگ فراموش جہپٹکر راجہ سے لپٹ گیا اور
تلنگونکو آواز دی کہ تلوارین لیکے راجہ کی طرف جہپٹے پہر تو راجہ کے رفیقون نے بہی فوراً پہرے سے ہتہیار اوٹہا لئے - چیت رام کا
تو بینار سنگہ نے ایک ہاتہہ مین کام تمام کیا - اور اندر باہر لڑائی ہونے لگی - بسبب نہ ہونے کارتوسون کے سب تلنگے
مارے گئے - اگرچہ راجہ مطابق کہنے بینار سنگہ کے مع اپنی فوج کے مادہو داس کے باغ مین جہان ہسٹینگز اکیلا خیمہ مین
رہگیا تہا جاکر اوسے اپنے قابو مین کرلیتا اور اخلاق اور تپاک سے پیش آتا - تو ضرور اپنی مراد دلی حاصل کرلیتا - لیکن راجہ سدا نند
کی باتون مین آکر کہڑکی کی راہ پگڑیونکی کمند بناکر نیچے اوتر آیا اور کشتی پر سوار ہوکر گنگا پار رام نگر کو چلا گیا - اور وہان کچہہ عرصہ تک اپنے قلعون مین رہکر

مقدمہ مین وہ ماخوذ ہو گیا - اور صدر الیجا امپی صاحب نے اوسکو ملزم ٹھہرا کر حکم پہانسی کا دیا۔ ہسٹنگز پر
اس شخص کی پہانسی کا بہی یہ الزام لگایا گیا کہ اوسنے اپنے جرایم کے چہپانیکے واسطے ایک شخص کو پہانسی دلائی۔

لارڈ ہسٹنگز نے کیونکر بیگمات اودہ سے روپیہ جبراً لیا اوسکا حال مفصل لکہو۔

نواب وزیر شجاع الدولہ ۱۷۷۵ء مین مرچکا تہا۔ اوسکی بیوہ اور ماں نے مطابق ایک وصیت نامہ کے
کل خزانہ کا روپیہ جو بیس لاکہہ روپیہ سے اوپر تہا اور جو زنان خانہ مین جمع تہا دعوی کیا۔
وہ سرکار انگریزی کا بڑا قرضدار تہا۔ اوسنے ۱۷۸۱ء مین لارڈ ہسٹنگز کو لکہا کہ مین کمپنی کا قرضہ ادا کرنے
سے مجبور ہون۔ اگر اجازت ہو تو مین بیگمون سے روپیہ چہین کر آپکا روپیہ ادا کردون۔ چنانچہ
بیگمون بیچاری پر جہوٹ موٹ کے یہ الزام لگا کر کہ تمہاری چیت سنگہ سے سازش ہے۔
اور اوسکو تمنے روپیہ اور فوج سے مدد دی ہے ہسٹنگز نے ۷۶ لاکہہ روپیہ اونسے جبراً چہین لیا۔

جنگ میسور دوم کا حال لکہو۔

بعد ختم ہونے جنگ میسور اول کے حیدر علی[2] نے ۱۷۶۹ء مین مرہٹونکا مقابلہ کیا مگر چرکولی پر وہ شکست کہا کر
سرنگاپٹن مین محصور ہو گیا آخرکار اوسنے مرہٹون کو بہت سا ملک اور زر دیکر ۱۷۷۲ء مین ان سے صلح کر لی
اسکے بعد رگہوبا کے مسند نشینی کے جہگڑہ مین حیدر علی کو کرگ[3] وغیرہ کے فتح کرنیکا موقع ملا۔
اور ۱۷۷۸ء تک اوسنے تمام ملک جو مرہٹونکو دیا تہا فتح کر لیا۔ انگریزون نے اسی اثنا مین
ماہی کو جو حیدر علی کے پاس تہا لیلیا۔ حیدر علی اسبات سے بہت غصہ ہوا اور اوسنے مرہٹون
اور نظام کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اوسکو انگریزون کے مقابلہ مین ملک کرناٹک کے
فتح کرنے مین مدد دین اور خود بہی نوے[9] ہزار عدد فوج کے ساتہہ کرناٹک پر حملہ کیا۔

اور جب خبر فتح سرکار اور اوسکے سپاہیونکی شکست کی سنی تو گوالیار کو بہاگ گیا۔ ہسٹنگز نے بابو اوسیت نراین سنگہ بہانجے راجہ چیت سنگہ کو بنارس
مین بحیثیت راجہ مذکور کے مسند نشین کیا۔ لیکن راجہ چیت سنگہ کے نکل جانے سے جو کچہ خیال ہسٹنگز صاحب کے خزانہ کا تہا وہ غلط
نکلا کیونکہ مہاراجہ چیت سنگہ کا دیوان بابو اوسان سنگہ راجہ سے بگڑ کر ہسٹنگز کے پاس چلا گیا تہا اور اوسنے ہی اوسکے
کان بہرے تہے کہ راجہ کے پاس کروڑون روپیہ خزانہ مین ہین ذراسی دہمکی مین وہ دیدیگا۔

اس زمانہ مین جعلسازی کی عموماً سزا پہانسی تہی۔

کہتے ہین کہ حیدر علی آخر وقت مین شراب بہت پیتا تہا اور ایکدفعہ نشہ کی حالت مین ٹیپو اپنے بیٹے کو اسقدر مارا کہ ایک ہفتہ تک نشان مار کے باقی رہے

یہان پر اوسنے رعایا پر اسقدر ظلم کیا کہ ہر مرد کے سر کے پانچ روپیہ مقرر کردئے تہے۔

اور انگریزونکو کرنیل بیلی کے زیر حکم مقام بلیلور پر ۱۷۸۰ء مین شکست دی - اور اس لڑائی مین انگریزونکا بہت نقصان ہوا - کرنیل بیلی اور دوسو آدمی قید ہوگئے - اس مصیبت کی خبر ہسٹینگز کو کلکتہ مین بہیجی گئی - سر ائر کوٹ اسوقت بنگالہ کا کمانڈر انچیف تہا فوراً خزانہ اور رسد لیکر تین ہفتہ مین مندراس پہنچا - اس اثنا مین حیدر علی ارکاٹ کا محاصرہ کرکے اوسکو لے چکا تہا - حیدر علی نے یہ سنکر کہ ائر کوٹ کڈالور کی طرف کوچ کرتا ہے قریب پورٹو ناوو کے اپنے آپکو قایم کیا - کوٹ نے اوسپر اس مقام پر حملہ کیا - اور چہ گہنٹہ کی لڑائی کے بعد فتح پائی - حیدر علی کے دس ہزار آدمی ضائع ہوے - ٹیپو نے بہی جو اسوقت وانڈیواش کا محاصرہ کیئے ہوئے تہا - اب محاصرہ کو اوٹہا لیا - اس شہر مین جری شجاع فلنٹ ادسکا محافظ تہا ہسٹینگز نے ایک اور فوج کوٹ کی مدد کو بہیجی - ۲۷ اگست ۱۷۸۱ء بحساب قمری بیلی کی شکست کا دن تہا جو اوسکو سال گزشتہ مین مقام بلیلور پر ہوئی تہی غرض پورے ایک سال کے بعد اسی دن اور اسی جگہ حیدر علی اور کوٹ کی فوجونکا باہم پہر مقابلہ ہوا[1] - حیدر علی کو بڑے نقصان کے ساتہ شکست ہوئی اور اوسکے بعد ایک اور فتح اوسنے مقام سولنگہر پر پائی جسمین حیدر علی کے پانچ ہزار آدمی ضائع ہوے - اسوقت کوٹ بسبب بیماری کے چلا گیا - اور حیدر علی بہی ۱۷۸۲ء مین مرگیا - اور ٹیپو اوسکے بیٹے نے بدنور اور منگلور کا محاصرہ کرکے اونکو فتح کیا - آخرکار ۱۷۸۴ء مین مقام منگلور پر صلح ہوئی -

س سر ائر کوٹ و لارڈ لیک کا مفصل حال لکہو

ج سر ائر کوٹ مشہور و معروف انگریزی جنرل اسنے ۱۷۶۰ء مین لالی فرانسیسی جنرل کو مقام وانڈیواش پر شکست دی - پلاسی کی لڑائی مین بہی یہ شریک تہا - پہر جنگ میسور دوم میں اوسنے پورٹو ناوو - بلیلور اور سولنگہر کے معرکہ مین حیدر علی کو ۱۷۸۱ء مین شکست دی اور ۱۷۸۳ء مین مرگیا وہ بڑا بہادر اور جنگ آزما جنرل تہا -

لارڈ لیک ہندوستان مین ۱۸۰۰ء مین آیا اس نامی جنرل نے بڑی شہرت جنگ مرہٹہ دوم وسوم مین پائی ہے جنگ دوم مرہٹہ مین جو دولت راو سیندہیا اور رگہوجی بہونسلے سے ۱۸۰۳ء مین شروع ہوئی جنرل لیک کو ہندوستان کی فوج کا حکم ملا چنانچہ جنرل مذکور نے کویل اور قلعہ علیگڈہ کو لے لیا اور معرکہ دہلی مین سیندہیا کو زیر حکم فرانسیسی جنرل کے شکست دیکر دہلی و آگرہ کو فتح کیا - پہر معرکہ لسواڑی مین سیندہیا کی فوج کو شکست فاش دیکر تمام ملک کو دہلی اور آگرہ سے

[1] نجومیوں نے حیدر علی سے کہا تہا کہ اس مقام پر پہر آپکو ویسی ہی فتح ہوگی جیسی کہ سال گزشتہ مین ہوئی تہی

دریاے چمبل تک فتح کیا اور دہلی مین شاہ عالم ثانی کو مرہٹون کے پنجہ سے چہوڑا کر اپنے قابو مین کر کے سرکار انگریزی کا پنشن دار کر دیا۔ دوسری جنگ مرہٹہ مین جنرل مذکور نے ہلکر کی فوج کو فرخ آباد پر شکست دی۔ اور مقام ڈیگ کا محاصرہ کیا چنانچہ ہلکر کے تمام قلعے حتی کہ اوسکا پایہ تخت اندور لیک کے قبضہ مین آگیا۔ پہر قلعہ بہرتپور کا محاصرہ کر کے وہان کے راجہ سے صلح کی آخر کار سیندہیا و ہلکر دونون سے صلح ہو گئی۔ اور جنرل لیک کو ان کارروائیون کے صلہ مین خطاب لارڈ کا ملا وہ سنہ ۱۸۰۷ء مین ولایت جاکر سنہ ۱۸۰۸ء مین مر گیا۔

لارڈ کارنوالس کے عہد کے اندرونی انتظامات کیا تہے اونکا مختصر حال لکہو اسکے وقت مین دکن مین کون کونسی جنگ ہوئی۔ ڈکلیریٹری ایکٹ سے کیا مراد ہے؟

لارڈ کارنوالس نے کمپنی کے اون نوکرونکی جو اپنی تنخواہ کی کمی رشوت لیکر اور تجارت کر کے پورا کیا کرتے تنخواہین بڑہا کر اونکو اس کام سے باز رکہا اور دوسرا کام اوسنے بندوبست استمراری سنہ ۱۷۹۳ء مین کیا جسکے مطابق اوسنے زمیندارونکو ہمیشہ کے لیے بالکل مالک زمین کا کر دیا اور کاشتکار بطور اونکی رعایا کے تصور کیے گئے اس انتظام سے رعایا زمینداون کے قبضہ اختیار مین ہو گئی اور یہی اس بندوبست مین نقص تہا۔ تیسرے انتظام صیغہ دیوانی و فوجداری مین اوسنے بہت سی ترمیم کین اور طریقہ عدالتونکا جو ابتک جاری ہے قائم ہوا اس انتظام مین یہ برائی ہوئی کہ پولیس کو بہت اختیار مل گئے اور ہندوستانی تمام بڑے بڑے عہدون سے علحدہ کر دیے گئے۔ اسکے عہد مین تیسری لڑائی میسور کی ٹیپو سلطان سے ہوئی گنٹور سرکار کا نظام حیدرآباد سے سنہ ۱۷۸۸ء مین پانا ڈکلیریٹری ایکٹ کی مطابق جو پٹ صاحب نے سنہ ۱۷۸۸ء مین جاری کیا تہا یہ امر قرار دیا گیا کہ پٹ صاحب نے جو بل یعنی مسودہ قانون سنہ ۱۷۸۴ء مین جاری کیا ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ ہندوستان کے معاملات مین اصل اختیارات بجاے ایسٹ انڈیا کمپنی کے بادشاہ کو حاصل رہین۔

Declaratory Act

جنگ میسور سوم کا حال لکہو

بعد صلح منگلور کے سنہ ۱۷۸۴ء مین ٹیپو سلطان کی قوت اور دولت روز بروز بڑہتی گئی اثنا چہہ برس مین یعنی سنہ ۱۷۸۴ء سے سنہ ۱۷۹۰ء تک اوسنے مرہٹون اور نظام حیدرآباد کو شکست دیکر کنارا لیگیا

مالابار کو فتح کر کے راجہ ٹراونکور پر ۱۷۸۹ء مین حملہ کیا اور پہلے حملہ مین بڑے نقصان کے ساتھ شکست فاش کہائی اس شکست سے ٹیپو نے نہایت غصہ مین آکر ۱۷۹۰ء مین دوبارہ ٹراونکور پر حملہ کیا۔ راجہ جو انگریزون کا دوست تہا لارڈ کارنوالس سے مدد کا طالب ہوا نظام حیدرآباد اور نیز مرہٹون نے ممالک متوسط مین حصہ پانیکی امید سے انگریزونکو مدد دینے کا وعدہ کیا چنانچہ ۱۷۹۰ء مین لارڈ کارنوالس نے خود مدراس مین لڑائی کر کے ۱۷۹۱ء مین منگلور لے لیا اور ٹیپو کو جنگ اٹکہٹرا مین شکست دیکر اوسکے پایہ تخت سرنگاپٹم کے لینے کا ارادہ کیا مگر واپس آیا۔ تہوڑے دنون بعد پہر لارڈ کارنوالس نے بڑی طیاری کے ساتھ سرنگاپٹم پر محاصرہ کیا اور ٹیپو کی اپنی حفاظت کرنے مین قریب بیس ہزار آدمی کے ضائع ہوے اور ٹیپو کو آخر کار بڑی مجبوری سے صلح کرنا اور لارڈ کارنوالس کی ان شرایط کو ماننا پڑا۔
(۱) ٹیپو اپنا نصف ملک اور تین کروڑ روپیہ انگریزون کو اور تین لاکہہ روپیہ مرہٹونکو دے
(۲) اور دو اپنے بیٹے اول یعنی ضمانت مین دے انگریزون نے نظام اور مرہٹونکو بہی حصہ دیا اس جنگ مین انگریزونکو سلیم ڈنڈیگل بارہ محال اور مالابار ملے کرگ وہان کے راجہ کو دیدیا گیا یہ لڑائی ۱۷۹۲ء مین ختم ہوئی۔

س نان انٹروینشن پالیسی سے کیا مراد ہے۔ کس گورنر جنرل کے عہد مین وہ حکمت عملی جاری رہی۔ اوسکا نتیجہ کیا ہوا۔ معاملات اودہ کا حال اٹھارہوین صدی کے آخر مین کیا تہا۔ مختصر لکہو نواب کرناٹک کے قرضہ کا حال بیان کرو۔ اوس سلطنت کا انجام کیا ہوا۔

ج نان انٹروینشن پالیسی یعنی تدبیر غیر مداخلت وہ تہی جسکے مطابق گورنر جنرل کو ڈائرکٹران ایسٹ انڈیا کمپنی کا یہ حکم تہا کہ دیسی ریاستون کے کسی جہگڑے مین گورنر جنرل نہ مداخلت کرے یہ تدبیر عہد سر جان شور مین ہوئی تہی چنانچہ ٹیپو اور مرہٹون نے انگریزونکی خاموشی سے بہت زور پکڑا۔ مرہٹے جنگ کردلا مین زیر حکم نانا فرنویس کے نظام کو ۱۷۹۵ء مین شکست دیکر بہت مغرور ہوگئے تہے ۱۷۹۷ء مین نواب وزیر آصف الدولہ شاہ اودہ مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا نواب وزیر علی تخت نشین ہوا مگر بوجہ اوسکے خراب چال چلن اور بسبب مجہول النسب ہونے کے سر جان شور نے سعادت علی نواب سابق کے بہائی کو تخت پر بٹہایا اور وزیر علی

بنارس بہیجدیا ۱۷۹۹ء مین وزیر علی(۱) نے چیری صاحب ریذیڈنٹ بنارس کو قتل کرکے بغاوت
کی مگر شکست کہائی اور گرفتار ہوا - محمد علی کرناٹک کا نواب ۱۷۹۵ء مین مرا اور اوسکے بعد
اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا - اس ریاست کا قرضہ بہت بڑہ گیا تہا اور قرضخواہ سرکار کمپنی
کے نوکر تہے ساٹھہ برس تک ان قرضخواہونکے دعوونکی تحقیقات ہوتی رہی جسمین کروڑون روپیہ
خرچ ریاست کے ذمہ پڑا - آخر ۱۸۰۱ء مین لارڈ ولسلی کے عہد مین نواب نے کرناٹک سرکار
انگریزی کے حوالہ کردیا اور آپ پنشن لیکر راضی ہوگیا -

Wellesley

لارڈ ولسلی کے عہد مین کون کون سے بڑے واقعات ہوے

لارڈ ولسلی کے عہد مین واقعات ذیل وقوع مین آئے (۱) سبسڈیری سسٹم یعنی وہ
قاعدہ جس سے ہر دیسی ریاست نے سرکار انگریزی کو طاقت اعلی مانا (۲) جنگ چہارم میسور
جسمین ۱۷۹۹ء مین ملک میسور فتح ہوا اور ٹیپو سلطان مارا گیا اور کمپنی کے ہاتھہ بہت سا ملک آیا
(۳) ملک کرناٹک کو وہان کے نواب نے انگریزون کے حوالہ کردیا اور سعادت علی نواب اودہ سے
بہت سا ملک لارڈ ولسلی نے لیکر ممالک مغربی و شمالی کا ایک جزو اعظم قایم کیا - (۴)
دوسری اور تیسری مرہٹہ کی لڑائی اور مرہٹونکو زیر کرنا - لارڈ لیک کی ہندوستان مین اور
جنرل ولسلی کی دکن مین فتوحات - شاہ عالم کو مرہٹونکے پنجہ سے چھوڑانا اور راجہ بہرتپور سے
۱۸۰۵ء مین جہگڑے اور بعد ازان صلح ۱۸۰۲ء مین صلح بسین کے مطابق پیشوا سے عہد اور
اپنی مفید مطلب شرایط کرنا ۱۸۰۳ء و ۱۸۰۴ء مین ملک اوڈیسہ کا اسی عہد مین فتح ہونا
(۵) انگریزونکی طاقت کا تمام ہندوستان و دکن مین اسی عہد مین قائم ہونا -

(۱) وزیر علی جبکہ اودہ سے خارج البلد ہوکر بنارس مین نظر بند رہنے لگا اور یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ زمان شاہ بادشاہ کابل سے خط کتابت
رکھتا ہے اور فساد کیا چاہتا ہے اسلئے اوسے کلکتہ جانیکے لئے حکم سنایا گیا اس حکم سے وہ ایسا ناراض ہوا کہ ایک روز صبح کو جب چیری صاحب
اجنٹ کے یہان چاء پینے کو گیا تو اونکو باتون ہی باتون مین قتل کرڈالا اور کپتان کانوی صاحب اور گریہم صاحب کا بھی یہین
کام تمام کیا اور پہر وہان سے چلکر ڈیوس صاحب جج کی کوٹہی پر آیا یہ کوٹہی دو منزلی تہی صاحب جج چہت پر چڑہ گئے اور ایک برچھا لیکر کمال جرأت
سے زینے کے دروازہ کو روک لیا کہ جسکے خوف سے وزیر علی اوپر نہ چڑہ سکا اس عرصہ مین فوج سرکاری بہی آگئی ڈیوس صاحب
بچ گئے لیکن وزیر علی نے بہاگ کر جیپور کا راستہ لیا وہان کے راجہ نے اوسے پکڑکر اس اقرار سے انگریزون کے سپرد کردیا کہ وہ جان سے
نہ مارا جاوے اور نہ اوسکے پانوؤن مین بیڑیان ڈالی جاوین انگریزون نے اوسے بعد گرفتاری کلکتہ کے قلعہ مین بہیجا کر ایک ایسی

س سبسیڈیری سسٹم سے کیا مراد ہے؟

ج سبسیڈیری سسٹم کو مارکوئیس او ولسلی نے دیسی ریاستون کے معاملات مین جاری کیا تہا اس تدبیر کی مطابق ہر ریاست جسے کہ انگریزون سے صلح ہو وہ سرکار انگریزی کو طاقت اعلیٰ خیال کرے اور اوسکی عوض مین گورنمنٹ انگریزی اوسکے امن و حفاظت کا ذمہ کرے اور اوسمین یہ بہی شرط تہی کہ وہ ریاست بلا اجازت طاقت اعلیٰ کے کسی دوسری ریاست سے لڑائی یا صلح نکرے اور تہوڑی سی انگریزی فوج اپنے یہان اس غرض سے رکہے کہ سرکار انگریزی یعنی طاقت اعلیٰ کے بوقت ضرورت کام آوے۔

س جنگ چہارم میسور کا حال لکہو۔ اور ٹیپو کے ملک کی تقسیم کا مفصل حال تحریر کرو

ج جسوقت سنہ ۱۷۹۸ع مین لارڈ ولسلی ہندوستان مین آیا اوسوقت اکثر راجہ اور نواب انگریزونکو ہندوستان سے نکالنے کا ارادہ رکہتے تہے۔ ٹیپو سلطان۔ نظام حیدرآباد اور سیندہیا یہ سب کے سب فرانسیسون کے تابع ہو رہے تہے لارڈ ولسلی نے اپنے بہائی کرنیل ولسلی کی مدد سے ان سبکو مغلوب کیا اول لارڈ موصوف نے نظام حیدرآباد سے صلح کرکے مدراس مین جاکر دو فوجین ملک میسور پر حملہ کرنیکے لئے بہیجین ایک فوج زیر حکم جنرل ہیرس کے جو کرناٹک کی راہ سے روانہ ہوئی اور دوسری جنرل اسٹوارٹ کے زیر حکم مالابار کے کنارا گئی ٹیپو نے ان دونون فوجونکے مقابلہ مین شکست کہائی جنرل اسٹوارٹ نے معرکہ سدا سیر اور جنرل ہیرس نے معرکہ ملاولی مین سنہ ۱۷۹۹ع مین ٹیپو کو شکست دی اسکے بعد ان دونون فوجون نے سرنگاپٹم کا محاصرہ کیا ٹیپو اسوقت مین سخت مضطر اور پریشان ہوا اوس نے صلح کرنی چاہی مگر جنرل ہیرس کی شرطون پر راضی ہوا آخرکار ایک شخص جنرل بیرڈ کی مدد اور ہدایت سے جو چار برس شہر مذکور مین قید رہا تہا ایک راستے سے انگریزی فوج شہر کے اندر داخل ہوئی اور سات منٹ مین انگریزی نشان شہر کے اندر نصب ہوگیا اور شہر فتح ہوگیا(۱) سلطان کی لاش جو اور لاشون مین دبی ہوئی تہی دوسرے روز لال باغ مین دفن کی گئی۔ کنارا کویمبٹور اور وینار سرکار انگریزی نے لے لئے اور حیدرآباد کے قرب و جوار کے ضلعے نظام کو ملے اور میسور کے سابق ہندو راجہ کی اولاد مین ایک لڑکا پانچ برس کی عمر کا مستحق گدی سمجہا گیا چنانچہ لارڈ ولسلی نے اوسکو راجہ کرکے باقی ملک اوسکے حوالہ کر دیا اور

Harris. Baird.

اوسکے بعد ٹیپو کے ملک کی قسمت کا فیصلہ کیا گیا اور اوسکو شہری مین بند کیا کہ اوسکو نفس کہنے تو بجا ہے۔ (۱) اس مہم مین ۹۲۹ ضرب توپ اور ایک لاکہ بندوق مع سازوسامان کے اور قریب ایک کروڑ ایک لاکہ روپیہ نقد اور جواہر انگریزون کے ہاتہ لگا۔

طیپو کے خاندان کی پنشن مقرر کر کے ویلور میں حکم رہنے کا دیا - یہ واقعہ ۱۷۹۹ء میں ہوا -

کرناٹک اور ممالک مغربی و شمالی کب اور کس طرح سے کمپنی کی قلمرو میں لائے گئے ؟

محمد علی نواب کرناٹک ۱۷۹۵ء میں مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا عمدۃ الامرا تخت نشین ہوا ۱۸۰۱ء میں اس نواب نے انگریزوں کو بسبب اپنے قرضہ کے کرناٹک دیدیا اور اپنے آپ ایک معقول پنشن لیکر علیحدہ ہو گیا - ۱۸۰۱ء میں گورنر جنرل نے معاملات اودھ میں دخل دیا اسلیئے کہ نواب وزیر سعادت علی اور اوسکے وزیر کی غفلت سے اودھ میں بڑی بے انتظامی اور اوسکی فوج کا کچھ انتظام اور بندوبست نہ تھا لارڈ ولسلی نے نواب سے بجبر چند ضلعے لیکر حال کے ممالک مغربی و شمالی کا ایک بڑا حصہ ان اضلاع سے ترتیب دیا -

طیپو سلطان کے عہد زندگی کا حال لکھو

طیپو سلطان ۱۷۸۳ء میں اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا - اسکے تخت نشینی کے وقت میسور میں ایک لاکھ فوج اور تین کروڑ روپیہ خزانہ میں تھا - اسلیے دوسری جنگ میسور جو اسکے باپ نے شروع کی تھی جاری رکھی چنانچہ جب کرنیل فلرٹن نے سرنگاپٹم پر کوچ کیا تو طیپو نے مجبور ہو کر مقام منگلور پر ۱۷۸۴ء میں صلح کر لی - ازاں بعد وہ کنارا اور کرگ سے ایک لاکھ ہندوونکو پکڑ لا کے گیا اور اونکو زبردستی مسلمان کیا اوسنے لقب بادشاہی اختیار کیا ۱۷۸۹ء میں راجہ ٹراونکور پر جو انگریزونکا دوست تھا حملہ کیا اور یہی باعث تیسری جنگ میسور کا ہوا - انگریز اور مرہٹوں اور نظام نے طیپو کے خلاف سازش کی - لارڈ کارنوالس خود اس لڑائی میں شریک ہوا اور ۱۷۹۱ء میں منگلور پر قبضہ کر کے مقام اٹکیرا پر طیپو کو شکست فاش دی - آخر کار جب لارڈ کارنوالس نے سرنگاپٹم کا محاصرہ کیا تو طیپو نے اپنا نصف ملک اور تین کروڑ روپیہ اور دو اپنی لڑکی اول میں دیکر صلح کی - اسی اثنا میں نیپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس نے جو اسوقت میں ملک مصر میں تھا طیپو کو مدد دینے کا اقرار کیا -

اور طیپو نے اس بھروسہ پر انگریزوں سے پھر لڑائی شروع کر دی یہ سنکر لارڈ ولسلی نے دو فوجیں مختلف جانب اوسکے مقابلہ کے لیئے بھیجیں چنانچہ ایک فوج نے مقام سداسیر اور دوسری نے مقام ملاولی پر طیپو کو شکست دی اور پھر جنرل ہیرس نے سرنگاپٹم کا محاصرہ کیا - اور ایک آدھ انگریزی فوج شہر کے اندر داخل ہو کر اوسکو لے لیا سلطان کی نعش جو مقتولوں کے ڈھیر میں

ٹیپو دوسرے روز لال باغ کے ایک خوبصورت روضہ مین بڑی عزت سے دفن ہوئی
آخر الامر ۱۷۹۹ء مین حیدر علی کا خاندان سلطنت سے خارج ہوا۔

س — لارڈ کارنوالس دوبارہ گورنر جنرل کس غرض سے کیا گیا تھا۔ وہ کہان مرا
اوسکے بعد کون گورنر جنرل ہوا اور اوسنے کونسی پالسی یعنی تدبیر پر عمل کیا
اوسکے عہد مین کونسا واقعہ قابل یادگار ہے؟ — Cornwallis.

ج — لارڈ کارنوالس دوبارہ ہندوستان مین ۱۸۰۵ء مین لارڈ ولسلی کی تمام کارروائیون کے
لوٹنے کو آیا اوسکو ہدایت تھی کہ ہلکر اور سیندھیا سے فوراً صلح کرے چنانچہ اوسنے صلح بسین کو
ناجائز ٹھہرا کر لارڈ لیک سے میدان کارزار مین ملاقات کرنے اور اوسکو جنگ سے باز رکھنے
کے لئے قصد کیا مگر راہ مین مقام غازیپور پر ۱۸۰۵ء مین مرگیا۔ اسکے بعد سر جارج بارلو گورنر
جنرل مقرر ہوا اسنے بھی لارڈ کارنوالس کی پالسی پر عمل کرکے ہلکر سے صلح کی اور ہلکر اور سیندھیا
کو اجازت دی کہ وہ راجپوتون پر حملہ کرکے جسطرح اونکے ساتھہ چاہین برتاو کرین سرکار انگریزی
کچھہ دخل نکریگی۔ اسکے عہد مین ۱۸۰۶ء مین غدر ویلور ہوا۔ — Sir George Barlow.

س — غدر ویلور کا حال بیان کرو۔

ج — غدر ویلور ۱۸۰۶ء مین واقع ہوا اسوقت ولیم بنٹنگ مدراس کا گورنر تھا۔ مدراس کے کمانڈر انچیف
نے یہ حکم جاری کیا کہ پلٹن کے سپاہی پیریڈ پر کان مین بالی اور ماتھے پر ٹیکا لگاکر نہ آیا کرین اور
پوشاک بھی کچھہ نئی قسم کی پہنا کرین سپاہیون نے ناحق شبہ کیا کہ سرکار ہمارے ایمان مین
کچھہ خلل ڈالا چاہتی ہے ویلور کے قلعہ مین کہ جہان ٹیپو کا خاندان نظر بند تھا انگریزی افسرون اور
گورون پر حملہ کرکے یکایک بلوہ کر ۱۱۲ یورپین سپاہیونکو قتل کرڈالا لیکن جب جلیسپی ارکاٹ سے
ہندوستانی اور انگریزی رسالون سے کچھہ سوار اور توپین لیکر ویلور مین پہنچا تو اوسکے ہاتھہ سے
قریب چار سو آدمیون کے میدان مین مارے گئے اور باقی گرفتار ہوکر مقید ہوئے اور
کچھہ لوگونکے قصور معاف کردئے گئے لیکن اون تینون پلٹنونکا جنکے سپاہیون نے غدر کیا
فوج کے رجسٹر سے نام خارج کردیا۔ — Gillespie.

بعضے ایسا بھی گمان کرتے ہین کہ اسمین ٹیپو سلطان کے خاندان کی کچھہ سازش تھی مگر اسکا کوئی ثبوت قابل اعتماد
کے نہین اس واقعہ کے بعد اس خاندان کو نظربند رہنے کے لئے کلکتہ روانہ کیا اور اوسکی پنشن کم کردی۔

Minto.
Mauritius
Bourbon.

لارڈ منٹو لب ورکٹے بعد گورنر جنرل ہوا۔ اوسکے عہد مین کیا کیا مشہور واقعات ہوئے ؟

لارڈ منٹو سر جارج بارلو کے بعد ۱۸۰۷ء مین گورنر جنرل مقرر ہوا اسکے عہد مین واقعات ذیل کے ہوے
(۱) ۱۸۰۹ء مین ملک ٹراونکور مین بغاوت ہوئی۔ آخر انگریزی فوج وہانکے بلوہ کو فرو
کرنیکے لیے بہیجی گئی۔ دیوان نے خودکشی کی اور اوسکے بہائی کو پہانسی ہوئی اور ریاست ٹراونکور
۱۸۱۳ء تک انگریزون کے زیر انتظام رہی۔ اوسکے بعد وہانکے راجہ کو دیدی گئی (۲) جزیرہ مارشس
یعنی جزیرہ مرچ اور بوربن کو فرانسیسون کے مقابل مین ۱۸۰۸ء مین لینا فرانسیسون کے لڑائی کے
جہاز اکثر انگریزونکی تجارت مین خلل انداز ہوا کرتے تہے اسلیئے ۱۸۱۰ء مین جہاز تیار ہوئین
اور ان جزیرونکو لے لیا (۳) مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دربار مین مٹکاف صاحب کی سفارت
اور مہاراجہ کے ساتہہ سرکار انگریزی کی صلح (۴) سندہ کابل اور ایران سے اس امر کا معاہدہ
کہ فرانسیسونکو ہندوستان سے نکلنے کی کوشش کی جاوے۔ امیران سندہ فرانسیسون کے
نکالنے پر راضی ہوے۔ الفنسٹن کابل کو اور سر جان مالکم ایران کو بہیجے گئے اور ان دونون
درباردن سے سرکار انگریزی کا اتحاد قائم ہوگیا۔

لارڈ منٹو کی سفارتونکا حال لکہو۔

۱۸۰۹ء مین پٹیالہ اور جلندہر کے سرداروں نے رنجیت سنگہ والی لاہور کی بیداد کا گورنر جنرل
سے استغاثہ کیا مٹکاف صاحب لاہور مین سفیر کرکے بہیجے گئے چنانچہ رنجیت سنگہ کے ستلج کے
اس پار کی ریاستون کے حقوق کے لحاظ اور سرکار انگریزی سے دوستی کرنے کا وعدہ کیا۔
رنجیت سنگہ مٹکاف صاحب کی تہذیب اور شیرین گفتار سے بہت خوش ہوا۔
گورنمنٹ ہند کو اسوقت مین یہ خوف ہوا کہ مبادا فرانسیسی اور روسی ایران اور افغانستان سے
ساز کرکے ہندوستان پر سرحد شمالی سے حملہ کرین۔ چنانچہ لارڈ منٹو نے سندہ اور کابل
اور ایران مین بہی سفیر بہیجے۔ امیران سندہ اپنے یہان سے فرانسیسون کے نکالنے کو
راضی ہوے اور الفنسٹن صاحب کو کابل بہیجا چنانچہ شاہ شجاع احمد شاہ ابدالی کے پوتے کے
ساتہہ ۱۸۰۹ء مین سرکار انگریزی سے صلح اور اتحاد ہوگئی۔ سر جان مالکم ایران کو بہیجا گیا
اور شاہ ایران نے وعدہ کیا کہ کسی طاقت کو جو ہندوستان کی دشمن ہوگی ادہر سے راہ نہ دیجائیگی۔

س رنجیت سنگہ والی لاہور کا حال لکھو ؟

ج رنجیت سنگہ ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا تہا اوسکا دادا چرت سنگہ نامی (۱) لوده سنگہ سانسی جاٹ کا بیٹا تہا اور ۱۷۹۸ء مین جب اوسنے شاہ زمان خان کی گم شدہ توپین دریاے جہلم سے نکالکر دین تو شاہ مذکور نے اوسکے صلہ مین اوسکو لاہور کا صوبہ دار کردیا اوسوقت مین اوسکی عمر ۱۸ برس کی تہی ۱۸۰۳ء مین اوسنے لارڈ لیک سے صلح ان شرایط پر کرنا چاہی کہ وہ ملک جو دریاے ستلج کے جنوب مین سکہون کے پاس ہے اوسکے حوالہ کردیا جاوے - یہ امر لارڈ لیک نے نامنظور کیا - ۱۸۲۲ء مین نیپولین شاہ فرانس کی تربیت یافتہ اور تجربہ کار افسرونکو اوسنے اپنی فوج کی ترتیب کے واسطے نوکر رکہا ۱۸۰۹ء مین وہ انگریزون سے میٹکاف کی سفارت کی وقت صلح کرکے ہمیشہ پہر اوس عہدنامہ پر قائم رہا ۱۸۳۱ء مین لارڈ بنٹنگ گورنر جنرل سے مقام روپڑ مین رنجیت سنگہ نے بڑی شان و شوکت سے ملاقات کی وہ ۱۸۳۹ء مین مرگیا رنجیت سنگہ نے اپنے سی بازوے اپنی ریاست کو اتنا بڑہایا کہ سندہ سے لیکر عملداری چین تک اوسکو پہنچادیا اور ادہر درہ خیبر سے دریاے ستلج تک بڑہا دیا - اور اوسکے خزانہ مین قریب ڈیڑہ کروڑ روپیہ کے تہا - بعد راجہ بلرم بہوج بکرماجیت کے ایسا مردم شناس اور عقیل کوئی ہندو نہین گذرا - لکہا پڑہا بالکل نہ تہا صرف اپنا نام لکہہ لیا کرتا تہا -

س جنگ نیپال کس گورنر جنرل کے عہد مین ہوئی اور اوسکا کیا نتیجہ ہوا - گورکہی کون تہی اور اس گورنر جنرل کے عہد مین اور کونسی لڑائی ہوئی ؟

ج جنگ نیپال ارل آف مائرا کے عہد مین جو بعد کو مارکوئیس آف ہسٹینگز کے لقب سے مشہور ہوا ہوئی قوم گورکہا ایک طاقتور اور لڑاکا فرقہ نیپال مین آباد تہا رفتہ رفتہ اونہون نے ہمالیہ کی کہاٹیونکو فتح کرکے ہندوستان کی طرف ارادہ کیا اور پہاڑی راجاؤن پر ... زور ڈالکر اونکو اپنا باجگذار بنالیا اور والی نیپال نے زمیندار بہوٹادل کو قید کرکے اوسکے ملک کو چہین لیا اور وہان اٹہارہ انگریزی پولیس افسرونکو مارڈالا پس گورنر جنرل نے مختلف سمت سے ۱۸۱۴ء مین ملک نیپال پر فوج بہیجی -

Marquis of Hasting.

Earl of Moira

(۱) یہ شخص موضع سوکر چک علاقہ گوجرانوالہ کی ایک گڑہی مین رہتا تہا -

اس جنگ مین جنرل اکٹرلونی اور جلیسی سرکاری فوج کے سردار تھے مگر جلیسی جو دیرہ دون ضلع سہارنپور کی طرف سے گیا تہا وہ قلعہ کلنگا کے لینے مین مارا گیا اور اوسکے بعد سرکاری فوج نے بہت سی مصیبتین (۱) اوٹھائین۔ گورکہونکا جنرل امرسنگہ (۲) تہا۔ آخرکار جنرل اکٹرلونی نے امرسنگہ کو رام گڈھ کی بلندیون سے ہٹا دیا۔ اور راجہ بلاسپور کو اپنی طرف ملالیا اور صوبہ کماؤن کو فتح کیا امرسنگہ نے قلعہ ملون مین محصور ہوکر سنہ ۱۸۱۵ء مین اپنے آپکو جنرل اکٹرلونی کے حوالہ کر دیا۔ جمنا اور ستلج کے درمیان کے قلعے انگریزونکو دئے گئے اور گڈہوال خالی کر دیا گیا اور کالی ندی نیپال کی مغربی حد قرار پائی اور راجہ سکم کا علاقہ جو نیپالیون نے مشرق مین لے لیا تہا واپس کر دیا گیا۔ اور کاٹھمانڈو مین ایک رزیڈنٹ سرکاری رہنے لگا۔ آخرکار سنہ ۱۸۱۶ء مین نیپالیون نے تمام ملک مفتوحہ انگریزونکو دیکر صلح کر لی۔ اسی عہد مین پنڈاریون سے لڑائی ہوئی۔

مارکوئیس آف ہیسٹنگز کے عہد مین جو جو واقعات ہوئے اونکو بیان کرو؟

مارکوئیس اوف ہیسٹنگز کے عہد مین جنگ نیپال ہوئی جسمین جنرل اکٹرلونی نے بڑے کارنمایان کئے اور نیپال کی حدود قائم ہوئی (۲) معاملات مرہٹہ کا اس عہد مین اچھی طرح سے انفصال ہوا۔ یعنی باجی راؤ ثانی کو سرکار انگریزی سے پنشن دیکر بٹھور بھیجدیا اور اسیطرح آپا صاحب راجہ ناگپور کو وہان سے نکالدیا اور ستارہ کے راجہ کو تھوڑا سا ملک دیکر گدی پر بٹھا دیا اور بعد ازان سیندہیا اور ہلکر سے بھی بچند شرایط صلح کی۔

جنگ اوّل برہما کا حال لکھو۔ اور یہ جنگ کب ہوئی اور کس انگریزی جنرل نے اور کسکے عہد مین لیا؟

شاہ برہما نے سنہ ۱۸۲۳ء مین راجہ کچہار پر جو انگریزونکا دوست تہا حملہ کیا اور نیز ملک آسام جہوٹا دعویٰ کیا۔ لارڈ ایمہرسٹ نے سنہ ۱۸۲۴ء مین سر آرچیبالڈ کیمبل کے زیر حکم ایک فوج بہیجی

(۱) جنرل مارلی جمعیت آٹھہزار سپاہیون کے دانا پور سے بتیا ہوکر نیپال کی دارالحکومت کاٹھمانڈو کے لینے کو روانہ ہوا۔ لیکن جب سرحد پر پہنچا تو کچھ سپاہیون کے مارے جانے سے ایسا بیدل ہوا کہ سرحد کی حفاظت کیلئے کچھ تہوڑی سی فوج چہوڑ کر چلا آیا۔ اگرچہ ۱۳ ہزار آدمیونکی جمعیت وہان اوسکے پاس بعد پہنچنے مدد کے ہو گئی تہی لیکن نہین معلوم کہ اوسکو کیا خیال گذرا بغیر کہے سنے یکایک ایک روز قبل از طلوع آفتاب فوج سے نکلکر کسیطرف کو چلا گیا (۲) جنرل امرسنگہ ایک شخص بہگتی سنگہ کو اکٹرلونی کے مقابلہ کو بھیجا وہ مارا گیا اکٹرلونی نے اوسکی لاش کو دوشالہ مین لپیٹ کر امرسنگہ کے پاس بہیجدیا اور اوسکی دونون بیبیان اوسکے ساتھ جلکر ستی ہو گئین

برہما والون نے بہت لڑائیان ہوئین اور آخر لڑائی جو مقام پگھن پر ہوئی دو ہزار انگریزی فوج نے اٹھارہ ہزار برہما کی فوج کو شکست دی آخر کار جب سرکاری فوج امرپور دار السلطنت کے قریب پہنچی تو شاہ برہما نے مجبور ہو کر مقام ینڈابو پر صلح کی اور اراکان اور چند صوبے اور نیز ایک کروڑ روپیہ انگریزونکو دیا اور وعدہ کیا کہ آسام - کچھار اور جنتیا پر بھی کوئی وعدہ نہین کرونگا - پھر بہرتپور کو ۱۸۲۶ء مین لارڈ کمبرمیر نے جو کہ لارڈ ایمہرسٹ کے عہد مین کمانڈر انچیف تھا اس ریاست کے مقابلہ مین فتح کر کے وہان کے خورد سال راجہ کو گدی نشین کیا

شاہ دہلی کو کب اور کس شخص نے یہ ظاہر کیا کہ وہ سرکار انگریزی کو ہندوستان مین طاقت اعلی تصور کرین ؟

۱۸۲۷ء مین لارڈ ایمہرسٹ نے دلی جا کر شاہ دہلی کو جو سرکار انگریزی کے پنشن پاتے تھے حسب ضابطہ اسبات سے آگاہ کیا کہ اب طاقت اعلی سرکار انگریزی ہے نہ کہ شاہ دہلی -

لارڈ ولیم بنٹنگ نے اپنے عہد مین کیا کیا اندرونی انتظامات ملک کے کئے ؟

لارڈ ولیم بنٹنگ کا عہد ۱۸۲۸ء سے لیکر ۱۸۳۵ء تک رہا اسنے بڑے بڑے انتظامات ملک کے معاملات اندرونی مین کئے اوسنے (۱) رسم ڈبل بھتہ یعنی دو چند بھتہ کی بند کی (۲) ہندوستانیونکو بڑی بڑی جوابدہی کے عہدون سے خارج کیا (۳) رسم ستی و ٹھگی کا انسداد کیا (۴) لارڈ میکالی کی مدد سے یورپین طریقہ پر سررشتہ تعلیم کو جاری کیا (۵) ہندوستان اور انگلستان کے درمیان براہ مصر اور بحرہ قلزم راستہ جاری ہوا (۶) ۱۸۳۱ء مین رنجیت سنگہ والی لاہور سے مقام روپڑ پر گورنر جنرل نے بڑی شان و شوکت سے ملاقات کی (۷) ۱۸۳۳ء مین کمپنی کے چارٹر یعنی فرمان حقوق و شرایط وغیرہ بدلا گیا (۸) اسی عہد مین ۱۸۳۵ء مین اضلاع ممالک مغربی و شمالی کی لفٹنٹ گورنری قائم ہوئی اور اوسکا دار السلطنت اگرہ ہوا

رسم ٹھگی سے کیا مراد ہے اور کہان پر اسکا زیادہ تر ارتکاب ہوتا تھا اور کس شخص نے اس رسم قبیح کا انسداد کیا ؟

ٹھگ بدمعاشونکا ایک گروہ تھا جنکا پیشہ قزاقی اور غیر محفوظ مسافرونکو لوٹنے اور قتل کرنے کا تھا وہ اس رسم کو اپنا مذہب اور طریقہ معاش جانتے تھے انکا زیادہ تر زور وسط ہند کے جنگلوں مین رہا ۱۸۲۹ء مین میجر اسلیمن نے ولیم بنٹنگ کے عہد مین اسکا پورا پورا انسداد کیا

برہما والون نے اس سفر کو [illegible] جنگلی آدمی ہو کر اس ملک پر چڑھائی [illegible] جب [illegible] مرنے [illegible] ہمارے رسم [illegible] راجہ نے ایک گروہ [illegible] اپنے وطن [illegible] اجازت دی (۲) جب ۱۸۲۳ء مین راجہ رنجیت سنگہ والی ریاست بہرتپور کے لاولد مرنے سے [illegible] مسند نشین [illegible] ایجنٹ [illegible] راجہ [illegible] کا

لارڈ ولیم بنٹینگ نے کونسے ملک کا انتظام اپنے ذمہ لیا اور کس ملک کو سرکار کی قلمرو مین ملالیا۔ اس ملک کا مفصل حال لکھو۔ اسکے وقت مین کس بنگالی نے عروج پایا اوسکا حال لکھو۔

سنہ ۱۸۳۲ع مین یہ ضروری جانا گیا کہ میسور کا انتظام ایک انگریزی افسر کرے کیونکہ وہانکے وزیرونکی بڑی بے انتظامی تھی اسی اثنا مین راجہ مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے متبنی لڑکے کو وارث کردی قرار دیکر خود وہانکا انتظام اپنے ذمہ رکھا۔ ریاست کُرگ بڑی پُرانی ریاست میسور کے قریب ہے اسکو ایک مرتبہ حیدر علی نے فتح کیا تھا اور سنہ ۱۷۷۹ع مین ویرا جیندر وہانکا راجہ میراث سے خارج ہو کر گرفتار ہوگیا ٹیپو نے زبردستی اوسکو مسلمان کرلیا مگر وہ قید سے بھاگ کر بعد بڑے جھگڑونکے سنہ ۱۷۸۸ع مین اپنے ملک کا مالک ہوگیا اسوقت یعنی سنہ ۱۸۳۲ع مین اوسکا بھتیجا راجہ تھا۔ یہ راجہ پاگل ہوگیا تھا۔ اور اوسنے شاہی خاندان کے اکثر لوگونکو مارڈالا آخرکار اوسنے سرکار انگریزی کا مقابلہ کیا چنانچہ سرکار نے دار الریاست مرکرا لیکر اور راجہ کو قید کرکے بنارس بھیجدیا اور تمام ملک مین سنہ ۱۸۳۴ع مین اپنی عملداری کرلی۔ لارڈ ولیم بنٹینگ کے وقت مین ایک شخص رام موہن راے بنگالی نے بڑا نام پیدا کیا یہ بڑا لایق اور فاضل اور بیدار مغز شخص تھا اسنے اپنے ملک کو ہر طرح سے ترقی دینا چاہی شاہ دہلی نے رام موہن راے کو بطور ایجنٹ کے اپنی پنشن بڑھوانے کے واسطے ولایت بھیجا سنہ ۱۸۳۳ع مین وہ مقام برسٹل ملک انگلستان مین مرگیا۔

معاملات اودہ کا حال سنہ ۱۸۳۷ع مین کیا تھا مفصل بیان کرو۔ لارڈ اکلینڈ کے عہد مین راجہ ستارے نے کیا بغاوت کی اور اوسکا انجام کیا ہوا۔

سنہ ۱۸۳۷ع مین لکھنؤ کا بادشاہ نصیر الدین حیدر جو غازی الدین حیدر کا بیٹا تھا مرگیا اوسنے پہلے تو اپنے

متبنی قرار دیکر دعوی ریاست کا کیا اسلئے بلدیو سنگہ نے بنظر دور اندیشی اپنے بیٹے بلونت سنگہ کو سر ڈیوڈ اکٹر لونی ریذیڈنٹ راجپوتانہ کے پاس لے گیا۔ اور اونکی گود مین رکھکر کہنے لگا کہ درجن سال ضرور میرے بعد وفات کے تنازعہ کریگا مین چاہتا ہون کہ آپ میری حیات مین میرے لڑکے کو منجانب سرکار مسند نشین کردین۔ اکٹر لونی صاحب نے اوسکو قبول کرکے بلونت سنگہ کو مسند نشین کردیا۔ الغرض سنہ ۱۸۲۵ع مین بلدیو سنگہ نے وفات پائی درجن سال نے بلونت سنگہ کے ماموں کو مارڈالا اور راجہ نابالغ کو قید کرکے آپ مسند نشین ہوا اسکے بعد درجن سال نے سرکاری عملداری مین بھی فتنہ و فساد برپا کیا چنانچہ سرکار نے لارڈ کمبرمیر کمانڈر انچیف کو ۲۰ ہزار فوج کے ساتھ بہرتپور بھیجا سرکاری فوج نے سرنگین اوڑا کر قلعہ کو فتح کیا اور درجن سال کو گرفتار کرکے بلونت سنگہ کو پھر از سر نو مسند نشین کیا۔

ایام حیات مین دو لڑکونکو اپنا متبنی کیا تہا لیکن پہر انکی تبنیت سے انکار کر دیا تہا اسوجہ سے کرنل لو صاحب رزیڈنٹ نے بعد اوسکی وفات کے اوسکے چچا نصیر الدولہ کو جو سعادت علیخان کا تیسرا بیٹا تہا اور جسے بموجب شرع اہل اسلام کے حق وراثت پہنچ سکتا تہا مسند نشین کرنا چاہا چنانچہ سب سامان طیار ہو چکا تہا صرف مسند پر بیٹھنے کی دیر تہی کہ یکایک بادشاہ بیگم یعنی غازی الدین حیدر کی بی بی نے کچھہ سپاہی محل مین بہیجکر نصیر الدولہ اور رزیڈنٹ دونونکو گہیر لیا اور آپ آکر بادشاہ متوفی کے دونون بیٹون متبنی مین سے مناجان کو مسند نشین کر دیا رزیڈنٹ نے بیگم کو ہر چند سمجہایا کہ یہ کیا آپ کرتے ہین لیکن بیگم کے کچھہ خیال مین نہ آیا جب رزیڈنٹ نے دیکہا کہ عقل بیگم کی بالکل فتور آگیا ہے اپنے تئین محل سے کسیطرح باہر نکال تہوڑی فوج سے جاکر بیگم اور اوسکے پوتے کو گرفتار کر کے چنار گڈہ مین بہیجدیا اور نصیر الدولہ کو محمد علی شاہ کے نام سے مسند نشین کر دیا اس جہگڑے مین بیگم کے تیس چالیس آدمی بہی مجروح و مقتول ہوے اسکے تہوڑے دنون بعد راجہ ستارے نے بہی پرتگیزون سے سازش کر کے اونسے انگریزونکے خلاف مدد کی استدعا کی آخر کار سرکار انگریزی نے اوسکو قید کر کے ۱۸۳۹ء مین بنارس بہیجدیا اور بجاے اوسکے اوسکے بہائی کو مسند نشین کیا

س پہلی جنگ افغانستان کب اور کس باعث سے شروع ہوئی۔ اسمین کیا واقعات گذرے اور اوسکا کیا نتیجہ ہوا وہ کس گورنر جنرل کے عہد مین ختم ہوئی مفصل تحریر کرو؟

ج جنگ افغانستان اول ۱۸۳۹ء مین لارڈ اکلینڈ کے وقت مین شروع اور ۱۸۴۲ء مین لارڈ ایلنبرا کے زمانہ مین ختم ہوئی چونکہ تمام حملہ کرنے والے مثل محمود غزنوی۔ محمد غوری۔ تیمور۔ بابر۔ نادر شاہ اور احمد شاہ کے ملک ہندوستان مین شمال و مغرب کی سمت سے داخل ہوے تہے اور در حقیقت ہندوستان مین خشکی کی راہ سے آنے کا اور کوئی راستہ بہی نہین ہے اسلئے سرکار انگریزی کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہتا تہا کہ والی افغانستان سے صلح رہی تا کہ وہ انگریزونکے کسی دشمن فوج کو اپنے ملک سے راہ نہ دے لارڈ اکلینڈ کے زمانہ سے تہوڑے دنون پیشتر تک درانیونکا خاندان افغانستان مین حکومت کرتا رہا اور ۱۸۰۹ء مین لارڈ منٹو نے شاہ شجاع احمد شاہ کے پوتے سے صلح کی تہی مگر حال مین لارڈ بنٹنگ کے عہد مین شاہ شجاع کو اوسکے بہائی محمود نے نکال دیا اور محمود کو قوم بارکزائی نے قتل کر ڈالا چنانچہ جب لارڈ اکلینڈ ہندوستان مین گورنر جنرل تہا تو اوسوقت مین دوست محمد خان بارکزائی قوم کا سردار افغانستان کا بادشاہ تہا۔ لارڈ اکلینڈ نے دوست محمد خان کے

Ellenborough

ساتھہ رابطہ دوستی و اتحاد پیدا کرنا چاہا مگر اوسنے ربط وضبط دوستانہ انگریزون سے نہین پیدا کیا آخر کار گورنر جنرل نے شاہ شجاع کو جو انگریزونکا دوست تہا اور اوسوقت ہندوستان میں رہتا تہا تخت افغانستان پر لانے کا ارادہ کیا یہی باعث جنگ ہوا۔ لارڈ اکلینڈ کو یہ گمان تہا کہ شاہ شجاع کو دوست محمد خان کی نسبت پٹھان زیادہ تر پسند کرتے ہین اور یہی وجہ کامیابی کی اس مہم مین جانتا تہا مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ گمان اوسکا غلط تہا جو فوج کہ افغانستان کو بہیجی گئی اوسکے سردار سر جان کین صاحب بہمراہی میگناٹن صاحب کے تہے اس فوج نے قندہار مین جاکر شاہ شجاع کو تخت پر بٹھا دیا اور پہر غزنی جاکر قلعہ غزنی کو ۱۸۳۹ء مین لے لیا بعد ازان کابل پر کوچ کرکے اوسکو بہی ۱۸۳۹ء مین فتح کر لیا اور شاہ شجاع کو تخت پر بٹھا دیا اور دوست محمد خان بہاگ گیا مگر ۱۸۴۰ء کے آخر مین دوست محمد خان نے اپنے آپکو سر ولیم میگناٹن کے حوالہ کر دیا۔ سرکاری فوج ہندوستان کو واپس آگئی صرف تہوڑی سے آدمی اوس ملک کا انتظام کرنے کو رہ گئے اس مہم کے تہیا بونکو بڑے انعام اور لقب عطا ہوئے اسکے بعد ایک سال تک امن رہا مگر ۱۸۴۱ء مین کل ملک افغانستان مین بلوہ ہو گیا اور اونکا سرغنہ اکبر خان دوست محمد کا بیٹا تہا اوسنے بڑے دہوکے سے سر ولیم میگناٹن کو بوقت گفتگو گولی سے مار دیا اسکے بعد شاہ شجاع بہی نواب زمان خان کے بڑے بیٹے کے ہاتہہ سے مارا گیا اور فوج انگریزی کا تعاقب کرکے سپاہیونکو بڑے ظلم سے مارا تین ہزار آدمی صرف کابل ہی مین مارے گئے صرف ایک شخص ڈاکٹر برڈن بچکر اس غمناک معرکہ کی خبر لایا تہا۔ اس موقع پر بہت سی میمون اور افسرون نے اپنے آپکو اکبر خان کے حوالہ کر دیا ۱۸۴۲ء مین جب لارڈ ایلنبرا لارڈ اکلینڈ کی جگہ گورنر جنرل مقرر ہوا تو اوسنے افغانونکو اس ظلم پر سزا کامل دینے کا ارادہ کیا اس تمام وقت مین جبتک یہ واقع غمناک جاری تہا اور سرکاری فوج دوبارہ افغانستان کو بہیجی گئی ایک چہوٹا سا رسالہ جنرل سیل کے زیر حکم قلعہ جلال آباد مین محصور اکبر خان کا بڑی بہادری سے مقابلہ کرتا رہا اور ایک اور رسالہ نے اسیطرح سے جنرل ناٹ کے زیر حکم قندہار مین بڑی شجاعت سے اپنے آپکو دشمن سے سلامت رکہا آخر کار جنرل پولاک نے ایک فوج کے ساتھہ براہ درہ خیبر جلال آباد مین جاکر اوس قلعہ کے محصور رسالہ کو چہوڑایا اور دوسری فوج نے براہ درہ بولان جنرل ناٹ اور اوسکی سپاہیونکو قندہار مین جاکر چہوڑایا۔ جنرل ناٹ نے اس نئی فوج کے ہمراہ ہوکر قلعہ غزنی کو لیکر بالکل

مسمار کر دیا اور یہان وہ صندلی پہاٹک جو سلطان محمود غزنوی سومناتہہ مندر سے لے گیا تہا انگریزون کے ہاتہہ لگے جواب آگرہ کے قلعہ مین نصب ہین اور کابل مین جنرل پولاک سے ملکر شہر مذکور کا بڑا بازار منہدم کرکے بالکل نیست ونابود کر دیا تمام بڑے بڑے قلعے فتح ہو گئے اور انگریزی قیدی رہا ہو گئے بعد ازان انگریزی فوج نے ملک کو خالی کر دیا اور ہندوستان کو واپس آگئی - دوست محمد اور دیگر افغانی سردار رہا کر دے گئے - سرکار کا اس لڑائی مین کم سے کم سترہ کروڑ روپیہ خرچ ہوا -

س **چین کی پہلی لڑائی کسکے عہد مین ہوئی اوس جنگ کا حال لکہو ؟**

ج چین کی پہلی لڑائی لارڈ اکلینڈ کے وقت مین سنہ ۱۸۴۰ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک رہی چونکہ ملکہ انگریزی کے جہاز اور رعایا کو اہالیان چین نے کچہہ دق کیا تہا اسلئے سر ہیو گف فوج لیکر چین کو گئے اونہون نے بہت سے کارنمایان شجاعت کے لئے آخرکار چینیون نے جزیرہ ہانگ کانگ انگریزون کو دیکر سنہ ۱۸۴۲ء مین صلح کرلی

س **امیران سندہ کون لوگ تہے کب اس ملک مین آکر بسے تہے ملک سندہ کب اور کسطرح فتح ہوا ؟**

ج امیران سندہ قوم بلوچ سے تہے اونہون نے سندہ کو سنہ ۱۷۸۶ء مین فتح کرکے وہان اپنی بود وباش اختیار کی یہ وہانکی رعایا پر ظلم کیا کرتے تہے اور انگریزون سے مخاصمت رکہتے تہے اور اکثر باتین خلاف معاہدہ کرنے لگے ملک سندہ سنہ ۱۸۴۳ء مین لارڈ ایلنبرا کے وقت مین فتح ہوا -

امیران سندہ نے انگریزون کے ساتہہ بوقت جنگ اول افغانستان کے اظہار دشمنی کا کیا اور میجر اوٹرم صاحب رزیڈنٹ کے گہر پر حملہ کرکے اوسکو لوٹ لیا چنانچہ سر چارلس نیپیر جو حال مین جنرل الترا ہے گورنر مین سندہ کی فوج کے مقابلہ کے لئے بہیجے گئے اور معرکہ میانی اور حیدرآباد مین اونہون نے دشمن کی فوج کو شکست دیکر سندہ کو سرکار انگریزی کے قلمرو مین ملا لیا - اور امیران سندہ کو بنارس قید کرکے بہیجدیا -

س **لارڈ ایلنبرا کے عہد مین گوالیار سے کیون جہگڑا ہوا ؟**

ج دولت راو سندہیا سنہ ۱۸۲۷ء مین مرا اور اوسکی مہارانی نے اوسوقت سے اپنے متبنیٰ لڑکے جنکوجی کے نام سے بہت دنون تک سلطنت کی سنہ ۱۸۳۳ء مین جنکوجی خود مختار مالک ریاست کا ہوا اور سنہ ۱۸۴۳ء مین

لاولد مرا اور اوسکی جوان بیوہ نے خاندان مین سے ایک طفل جیاجی نامی کو گود لیا - مرہٹون مین یہ جھگڑا ہوا کہ کون شخص مہاراجہ نابالغ کا محافظ اور منتظم ریاست گوالیار کا ہو - اس جھگڑے نے بہت طول کھینچا - اس عرصہ مین گورنر جنرل کا لشکر گوالیار کی سرحد پر جا پہنچا اور اس بہانہ سے کہ فوج سرکار انگریزی مہاراج کی حفاظت کے لئے آتی ہے بطرف گوالیار کوچ کیا - مہاراجپور اور پیار مین مرہٹون نے ایک ہی روز یعنی ۲۹ دسمبر ۱۸۴۳ء مین شکست کہائی اونکی تمام توپین اور خزانہ انگریزون کے قبضہ مین آگیا اور گورنر جنرل نے اپنی راے سے چند لوگونکو محافظ مہاراجہ اور اوسکی ریاست کا مقرر کردیا اور لشکر گوالیار مین ایک فوج کنٹنجنٹ مقرر کی جسکا خرچ راجہ سے لیا گیا

جنگ اوّل سکھہ کا حال لکھو - اور اس جنگ کے تمام ہونے پر صلح جو ہوئی اوسکی شرائط کیا تھین ؟

رنجیت سنگہ ۱۸۳۹ء مین مرچکا تہا اور اوسکی وفات کے بعد پنجاب مین بڑی ابتری اور خونریزی رہی اور ریت سے سردار ملک مین آپسمین بڑے فساد اور جھگڑے ہوے اور ایک دوسرے کے ہاتھہ سے مارے گئے آخرالامر دلیپ سنگہ رنجیت سنگہ کا بیٹا اوسکی بیوی چاند کنور سے مہاراجہ مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین سکھون کی فوج نے دریاے ستلج کے اس پار انگریزونکی قلمرو پر حملہ کیا اور یہی بناء اس لڑائی کی ہوئی - ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ تہا سر ہوگف کمانڈر انچیف سکھونکی فوج کے مقابلہ کو بھیجے گئے اور گورنر جنرل بھی ہمراہ گئے اور معرکہ مدکی اور فیروز شہر (فیروزپور) مین ۱۸۴۵ء مین سکھونکو شکست دیکر اپنی سرحد سے نکالدیا بعد کو ایک فوج سر ہری اسمتہ کے زیر حکم انگریزونکی مدد کو اور بھیجی گئی اس فوج نے گلاب سنگہ کا مقابلہ مقام بدیوال پر کر کے بڑا نقصان اوٹہایا مگر ۱۸۴۶ء مین مقام علیوال پر اوسی جنرل نے گلاب سنگہ والی جمبو کو شکست فاش دی اور ستلج کے اس پار کے شہر سب فتح ہوگئے اور اوسکے بعد سرہری اسمتہ اور سر ہیوگف کی دونون فوجون نے ملکر دشمن کا مقابلہ مقام سبراون پر کیا اور وہان سخت ہنگامہ ہوا جنرل تیج سنگہ بہاگ گیا اور سیام سنگہ مارا گیا ہزارون سکھہ اس معرکہ مین مارے گئے آخرکار تمام ملک پنجاب فتح ہوگیا اور دلیپ سنگہ نے سرکار کی اطاعت قبول کرلی ایک صلح ۱۸۴۶ء مین بشرائط ذیل ہوئی (۱) دریاے ستلج اور بیاس کے درمیان کا کل ملک انگریزونکو ملے (۲) دلیپ سنگہ لاہور کے مہاراجہ مقرر ہون اور ایک کونسل اونکی ایام طفولیت مین نگران رہے

اور ایک سرکاری رزیڈنٹ لاہور مین رہے جسکو کل اختیارات معاملات سلطنت مین مہاراجہ کے زمانہ نابالغی مین حاصل رہین (۳) جنگ کے کل اخراجات ادا کئے جاوین (۴) ایک سرکاری فوج ملک کی حفاظت کے واسطے لاہور مین رہے اور اوسکا خرچ ریاست سے دیا جاوے تہوڑے دنون بعد کشمیر بعوض ایک کروڑ روپیہ کے گلاب سنگہ کو دیدیا گیا اس لڑائی کے صلہ مین فوج کو ۱۲ مہینے کی تنخواہ ملے اور سر ہنری ہارڈنگ اور سر ہیو گف کو بڑے بڑے خطاب ملے اور لال سنگہ قلعہ آگرہ مین قید کرکے بہیجا گیا اور رانی چاند کنور جو ہمیشہ سازش کرتی رہتی تہی فتحپور کو لاہور سے بہیجدی گئی۔

Hardinge

س لارڈ ہارڈنگ نے ملک کے اندرونی انتظام کیا کیا کئے ؟

ج لارڈ ہارڈنگ نے رسم ستی اور ٹہگی و دخترکشی اور رسم انسانونکو بہینٹ چڑہانے یعنی قربانی کرنیکی جو اسوقت تک ہندوستان مین جاری تہین سب کا انسداد کیا سوداگری کی ہی اسکے عہد مین بڑی ترقی ہوئی۔ رڑکی کا انجینیرنگ کالج ہی اسوقت مین ٹامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے قایم کیا۔ روضہ تاج گنج کی مرمت کراکے اوسکو از سر نو اسی گورنر جنرل نے رونق دی

Thomason

س جنگ دوم سکہہ کا حال لکہو اور اوسکا کیا نتیجہ ہوا ؟

Dalhousie

ج لارڈ ڈلہوسی کے وقت مین مولراج سکہ صوبہ دار ملتان نے دو انگریزی افسرونکو ملتان مین ۱۸۴۸ء مین مار ڈالا اور تمام پنجاب مین غدر مچادیا لارڈ گف کمانڈر انچیف ایک فوج لیکر سکہون کے مقابلہ کو گیا اور سکہونکو مقام رام نگر پر شکست فاش دی اور مقام چلیانوالا پر ایک معرکہ ہوا جسمین لارڈ گف کی فتح بڑے نقصان کے ساتہہ ہوئی اس فتح مین جو حقیقت مین شکست کی برابر تہی لارڈ گف کی بہت بدنامی ہوئی اور اوسکی جگہ سر چارلس نیپیر سپہ سالار مقرر ہوا مگر اوسکے آنے سے پہلی ہی گجرات کی لڑائی ۲۱ فروری ۱۸۵۹ء مین ہوئی اور سکہونکو شکست فاش حاصل ہوئی اسکے بعد پنجاب فتح ہوگیا سکہونکی مدد کے واسطے دوست محمد خان امیر افغانستان نے بہی ایک فوج بہیجی تہی مگر اس فوج کو جنرل گلبرٹ نے بڑی بہادری سے درہ خیبر کے پار نکال دیا کل ملک پنجاب فتح ہوگیا اور جنرل شیر سنگہ نے اپنے آپکو انگریزون کے حوالہ کردیا۔ اور مولراج دایم الحبس ہوا مہاراجہ دلیپ سنگہ نے اپنی سلطنت سرکار انگریزی کے حوالہ کردی اور خود دین عیسائی قبول کرکے ایک بہاری پنشن لیکر انگلستان مین جا رہا اور ملک پنجاب سرکار نے لیکر اوسکا انتظام انگریزی کمشنرونکے

Napier

جسمین سر ہنری لارنس اور جان لارنس دونون بہائی شریک تھے سپرد ہوگیا۔ راجہ کی ماں چندر کنور بہی اوسکے پاس انگلستان کو چلی گئی اور اسی مہم مین انگریزونکو کوہ نور نامی ہیرا بہی ملا

جنگ دوم برہما کا حال لکھو۔ ناگپور اور اودہ کب اور کسطرح سرکاری عملداری مین ملائے گئے؟

جنگ دوم برہما ۱۸۵۲ء مین شاہ آوا کی بیوقوفی اور گستاخی سے شروع ہوئی وہ انگریزی رعایا کے دق کرنے پر آمادہ ہوا چنانچہ تمام بحری صوبہ برہما کا جسکو پیگو کہتے ہین فتح کرکے سرکار انگریزی نے اپنی عملداری مین ملا لیا اور جبسے اوسکا انتظام ایک چیف کمشنر کے سپرد ہوگیا جب ناگپور کا راجہ کسی کو بغیر متبنی کئے ہوے مر گیا تو ریاست ناگپور بلا وارث رہ گئی اسپر سرکار انگریزی نے ریاست مذکور کو اپنی قلمرو مین ملا لیا واجد علی شاہ کی غفلت اور بے انتظامی سے ملک اودہ کا حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا تہا ہر طرف ظلم و تعدی ہوتی تہی چنانچہ ۱۸۵۶ء مین وہ ملک بہی سرکار نے اپنے قبضہ مین کر لیا اور بادشاہ کو پنشن دیکر کلکتہ بہیجدیا۔

لارڈ ڈلہوسی کے وقت مین فوجی ترقی کیا کیا ہوئین؟

لارڈ ڈلہوسی کے عہد مین ۱۸۵۳ء مین ہندوستان مین ریل جاری ہوئی اور تار برقی وغیرہ کی کل ملک مین بنا شروع ہوئی۔ سررشتہ تعلیم کی بنا دہی اوسی عہد مین قائم ہوئی صیغہ عمارت کو ترقی دی گئی اور بہت سی عمارتین اور سڑکین اور نہرونکی بنا شروع ہوئین عدل اور انصاف کے واسطے بڑی کوشش اور سعی ہوئی اسکے عہد مین ۱۸۵۵ء مین بہ سبب ختم ہوجانے میعاد سند کے ایسٹ انڈیا کمپنی کو اور سند جدید ملکہ سے حاصل ہوئی اور لفٹننٹ گورنر بنگالہ اور پنجاب مقرر ہوے

جنگ ایران اور دوسری جنگ چین کا حال لکھو۔

جنگ ایران لارڈ کیننگ کے عہد مین ۱۸۵۶ء مین ہوئی تہی ایرانیونکو انگریزون کے ساتہہ ۱۸۳۸ء سے جب اونکو ہرات کے قبضہ کرنے پر مزاحمت ہوئی تہی ایکبا خصومت تہی چنانچہ سر جیمس اوٹرم صاحب ایک فوج کے ساتہہ روانہ ہوئے اور اونہون نے ایرانیونکو بوشہر کے قریب شکست دیکر ہٹا دیا۔ جب انگریزی فوج نے مقام محمرہ کو فتح کیا تو ایرانیون نے

صلح کی درخواست کی چنانچہ شاہ ایران نے تمام نقصان کا تلافی کیا اور ہرات اور افغانستان پر کسیطرح کا دعوی کرنے سے ہاتھہ اٹھایا ۱۸۵۷ء مین انگریزونکو کچھہ ایذا چینیون نے چین مین دی تھی اسکا عوض لینے کے واسطے لارڈ الجن ایک فوج لیکر چین کو روانہ ہوے اور وہان جا کر کنٹن کے حاکم کو قید کرکے کلکتہ بھیجدیا اور شہنشاہ چین نے انگریزونکو تمام حقوق ملک چین مین تجارت کرنے کے عطا کرکے صلح کی۔

غدر ۱۸۵۷ء کسکے عہد مین ہوا اوسکے مشہور واقعات لکھو۔ اور اوسکا نتیجہ کیا ہوا؟

غدر ۱۸۵۷ء مین لارڈ کیننگ کے وقت مین ہوا اوسمین یہ تین امر قابل غور ہین (۱) سواے ملک اودہ کے کل ملک مین غدر نہ کہ بغاوت تھی یعنی ہر جگہ فوج ہی بگڑی اور رعایا نے بوجہ خوف یا بوجہ طمع کے فوج کا ساتھہ دیا (۲) بہت سے ہندوستان کے راجاؤن اور نوابون نے اس اندیشہ کے وقت مین سرکار انگریزی کے ساتھہ بڑی خیرخواہی اور وفاداری کی اکثرون نے اپنی فوجون کی مدد سے باغیون کا مقابلہ کیا مثلاً مہاراجہ سیندھیا اور مہاراجہ جیپور اور والیان کپورتھلہ و پٹیالہ اور ٹیہری اور راجہ الور سرکار انگریزی کے ساتھہ وفاداری اور خیرخواہی سے پیش آئے (۳) جو لوگ اس غدر مین سرغنہ تھے اونکو یہ خیال تہا کہ انگریزونکو نکالکر پہر مالک سلطنت ہند ہو جائینگے اس قسم کے لوگون مین سے ایک نانا راو تہا جو کہ باجی راو ثانی آخر پیشوا کا متبنی تہا اور مقام بٹھور مین کانپور کے قریب رہتا تہا دوسرا شخص شاہ دہلی محمد بہادر اور اوسکے بیٹے تھے جنہون نے اس امید سے کہ پہر دوبارہ اونکو تخت دہلی ملجاوے باغیونکا ساتھہ دیا تہا۔

آتش غدر اول بارکپور سے شروع ہوئی باعث غدر کا یہہ ہوا کہ اوسوقت مین ایک نئی قسم کے کارتوس جاری ہونے سے سپاہیونکو یہہ شبہ ہوا کہ اونمین گاے اور سور کی چربی لگی ہوئی ہے اور سرکار اسطرح سے ہمارا مذہب بگاڑنا چاہتی ہے غرض بتدریج اس خیال کی بدمعاشون نے ایسی پختگی کرائی کہ فوج نے دفعتاً بگڑنا شروع کیا چنانچہ گورنر جنرل نے بارکپور کی سات کمپنیان توڑدین ایک سپاہی اور ایک جمعدار کو اپنے افسر پر ہاتھہ اوٹھانیکی سزا مین پھانسی دی گئی اوسکے بعد ۱۰ مئی کو میرٹھہ مین غدر ہوا اور ۸۵ سوارونکو ۱۰ برس سے

۱۰ برس تک کی سزاے قید بامشقت ہوئی اسپر اور سپاہیوں نے ۱۰ مئی کو بلوہ کرکے کیمپ مین
آگ لگا دی اور وہان انگریزون اور میمون اور بچونکو جو سامنے آیا قتل کرنا شروع کیا اور
پھر جیلخانہ توڑا اور ۸۵ سوارونکو چھوڑا لیا ان بعد بدمعاشونکی مدد سے شہر کو لوٹا اور
وہان سے دہلی جا پہنچے اور وہان بھی غدر کیا اسکے بعد بنارس اور الہ آباد مین غدر ہو کر
۵ر جون کو کانپور مین نانا راؤ نے بلوہ کیا اور یہان پر بہت سے انگریزون میمون کو اس
ظالم نے بڑی بے رحمی سے مارا اسیطرح سے ۸ار جون کو تخگڈہ مین غدر ہوا اور اسی طور سے
لکھنو مین واجد علی کی بڑی بیگم نامی نے غدر مچایا اور اپنے نابالغ لڑکے برجیس قدر کو تخت پر
بٹھا دیا اور اس مقام پر بیلی گارد کی شجاعت بے نظیر تھی شروع ماہ جون مین روہیلکھنڈ مین
بغاوت ہوگئی اور تمام ممالک مغربی و شمالی و نیز اضلاع بندیل کھنڈ مین بھی ۱۸۵۷ء غدر برپا ہوا
البتہ صوبہ پنجاب سر جان لارنس اور اونکے ماتحتونکی حسن لیاقت سے اس آنچ سے محفوظ رہا
الغرض جب اس فساد نے طول پکڑا تو گورنر جنرل نے فوجونکے جمع ہونیکا حکم دیا اور
کمانڈر انچیف فوج لیکر دہلی کے قریب پہنچے اور وہان باغیون سے بڑی ہنگامہ آرائی ہوئی
آخرکار دہلی فتح ہوئی اور بہادر شاہ قید ہو کر رنگون بھیجے گئے ادہر جنرل ہیولاک الہ آباد سے
چلکر فتح پور ہوتے ہوے اور کانپور مین نانا کی فوج کو شکست دیتے ہوئے جنرل اوٹرم
کی فوج سے ملکر بیلی گارد مین جا ملے اور نوین نومبر کو لارڈ کلائیڈ کمانڈر انچیف بیلی گارد
والونکو چھوڑا کر کانپور لے گئے۔ شروع مارچ مین ۲۰ ہزار فوج اور دوسو توپون سے
کمانڈر انچیف موصوف نے لکھنو کی طرف پھر ارادہ کیا اور مہاراج جنگ بہادر بھی گورکھپور
کی جانب سے آٹھ ہزار فوج سے سرکار کی مدد کو آئے غرض بڑے کشت و خون کے بعد
لکھنو بھی مثل دہلی کے فتح ہو گیا اور ان دونون شہرون کے ٹوٹتے ہی باغیونکی کمر ٹوٹ گئی
اور ۱۸۵۸ء کے آخر ہوتے ہی تمام ملک مین بلوہ فرو ہو گیا اور ہر جگہ امن کا تسلط ہوا اسکے
بعد ۱۸۵۸ء مین ہندوستان ایسٹ انڈیا کمپنی سے لے لیا گیا اور ملکہ نے خود اسکا اپنے
نام سے قبضہ کرکے گورنر جنرل کو وائسراے کے لقب سے کل ملک ہند کا حکمران کیا اور
انگلستان مین سیکریٹری آف اسٹیٹ کو معہ اونکے دفتر انڈیا آفس کے معاملات ہند کا انصرام کرنیکو
مقرر کیا لارڈ کیننگ پہلا وائسراے ہندوستان کا ہوا اور اوسنے تمام دیسی راجاؤن اور نوابونکو

سندین دیگر انکے ساتھ از سر نو صلح اور شرائط کین وہ اشتہار جسکی مطابق ملکہ وکٹوریا نے
ہندوستان کی سلطنت اپنے قبضہ مین لی یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو بمقام الہ آباد مین مشتہر کیا گیا

۶ لارڈ لٹن کے عہد مین کیا کیا بڑے واقعات ہوئے - جنگ دوم افغانستان
کا حال لکھو -

۷ لارڈ لٹن کے عہد مین مشہور واقعات یہ ہین (۱) ملکہ وکٹوریا کا خطاب قیصری دربار دہلی
یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین قبول فرمانا - اس جلسہ مین تمام راجے اور نواب سردار اور والیان ملک
ہندوستان بلائے گئے تھے (۲) اکثر ملک کے حصوں مین قحط سالی ہونا اور آئندہ قحط سالی
کے لئے عمدہ تدبیرین (۳) خان قلات سے صلح کرنا اور قلات مین انگریزی سفیر کا رہنا
(۴) جنگ دوم افغانستان و قتل سفارت اور فتح کابل گورنمنٹ ہند کو
ہمیشہ سے یہ مد نظر تہا کہ امیر کابل سے صلح اور اتحاد رہے سرحد کے نقص کا اور روسیون کے
وسط ایشیا مین ترقی فتوحات سے یہ خیال روز بروز بڑہتا جاتا تہا چنانچہ لارڈ لٹن صاحب
نے سر لیوس پیلی کو سید نور محمد شاہ امیر شیر علی خان کے وزیر سے بمقام پشاور گفتگو کرنے کے
لئے بہیجا کہ امیر صاحب انگریزی سفیر کو کابل مین رہنے کی اجازت دین اس گفتگو کا نتیجہ ابہی
کامل طور سے فیصل نہین ہوا تہا کہ وزیر موصوف نے انتقال کیا اور ادہر یورپ مین جنگ روم
و روس شروع ہو گئی پس اس کارروائی کو سردست ملتوی رکھا - جب وہ جنگ ختم ہوگئی
تو لارڈ لٹن صاحب نے سر نیول چمبرلین صاحب کو بطور سفیر دربار کابل مین بڑی تزک و شان سے
بہیجنے کا ارادہ کیا سفیر مذکور نے میجر کیوناری کو پہلے بدریافت حال و باستصواب امیر صاحب
کے پاس بہیجا - مگر میجر موصوف کو سردار فیض محمد خان نے بحکم امیر صاحب بمقام علی مسجد پر
روک کر واپس کر دیا اسکے بعد گورنر جنرل نے کئی خطوط قطع حجت کے لئے امیر صاحب کو
بہیجے چونکہ ان خطوط کے جواب آئے با آنکہ وہ جواب مہلت معینہ کے اندر نہ پہنچے تو
گورنر جنرل نے امیر صاحب سے لڑائی کا اشتہار دیا اور ۲۱ نومبر ۱۸۷۸ء کو سرکاری فوج
سرحد کابل مین داخل ہوئی جو فوج کہ کابل کو بہیجی گئی وہ تین راہ یعنی گنگک و خیبر و کرم
کی راہ سے گئی - خیبر کی فوج نے جو جنرل براؤن کے زیر حکم تہے قلعہ علی مسجد کو فتح کیا
قلعہ کے لوگ بڑی بہادری سے لڑے مگر آخر کار بہاگ گئے اسکے بعد جنرل موصوف نے

ڈہکہ کا قبضہ کیا جو فوج کہ قرم کی راہ سے گئی تہی اوسنے زیر حکم جنرل رابرٹس کے مقام
پیور کوتل پر بڑی بہادری سے دشمن کا ۲ دسمبر ۱۸۷۸ء کو مقابلہ کیا جسمین کہ دشمن نے
شکست فاش کہائی اور جنرل رابرٹس نے امیر کی فوج کو بالکل پسپا کر دیا۔ تیسری فوج
جو گجیک کی طرف سے گئی تہی وہ جنرل بڈلف اور اسٹورٹ کے زیر حکم تہی اس فوج نے
قندہار کو فتح کیا ۱۹ دسمبر کو میجر کو کنار ہی نے تار دیا کہ امیر شیر علی خان کابل سے بہاگ گئے
اور اپنے بیٹے یعقوب خان کو قید سے رہا کر گئے جنوری کے آخر مین امیر شیر علی خان کی مقام
مزار شریف مین انتقال کرنیکی خبر آئی اوسکے بعد امیر یعقوب خان نے صلح کرنا چاہی چنانچہ
اونسے مقام گندمک پر ۲۶ مئی کو صلح ہو گئی اس صلح کے مطابق امیر یعقوب خان انگریزی
سفیر کابل مین رکہنے کو راضی ہوئے چنانچہ میجر کو کنار ہی تہوڑے سے آدمیون کے ساتھ
کابل کو بہیجے گئے اور قلعہ بالاحصار مین اونکے رہنے کو حکم ہوا کابل مین سفیر انگریزی کی بڑی
خاطر و مدارات ہوئی اور وہ وہان بڑی عزت اور تعظیم سے رہنے لگے مگر ۳ دسمبر کو وہ واقعہ غمناک
اور جگر سوز ظہور مین آیا جسکو کہ ہر شخص ہمیشہ بڑے درد اور افسوس کے ساتھ یاد رکھے گا یعنی
چند باغی افاغنہ رجمنٹ نے بالاحصار پر حملہ کر کے سفیر اور اونکے ہمراہیونکو بڑے ظلم اور بے رحمی
کے ساتھ قتل کیا ہر چند کہ سفیر اور اونکے ہمراہیون نے باغیونکا بڑی جرات اور بہادری سے
مقابلہ کیا مگر مارے گئے۔ امیر یعقوب خان نے سفیر کے بچانے اور اوسکی مدد کرنے مین بڑا
تساہل اور بے اعتنائی کی۔ جب اس واقعہ جانگداز کی خبر شملہ پہنچی فوراً افواج سرکاری کابل
کی طرف پہر روانہ ہوئین اور جنرل رابرٹس کو اختیارات کلی دئے گئے سرکاری فوج نے
بہت جلد تمام ملک مین اپنا دخل کر لیا ۷ اکتوبر کو ایک معرکہ مقام چار سیاہ آب پر ہوا جسمین
کہ دشمن کو شکست فاش ہوئی بالاحصار کا قبضہ ہو گیا اور ۱۳ اکتوبر کو سرکاری فوج پہر
کابل مین داخل ہوئی اور بہت سے باغیون اور بدخواہون کو اونکے افعال کی پاداش مین پہانسی
دی گئی۔ امیر صاحب نے جو اس مہم مین سرکاری لشکر مین حاضر ہوگئے تہے امارت سے استعفا دیا
اور کابل اور قرب و جوار مین سرکاری انتظام ہوا امیر صاحب کا مقدمہ کہ آیا انکا قتل سفارت
مین ساز تہا یا نہین ایک کمیشن کے سپرد کیا گیا اب امیر یعقوب خان ہندوستان مین دیرہ دون
مین باعزو وقار رہتے ہین۔ دسمبر ۱۸۷۹ء مین کوہستانی اور چند دوسری قومون نے جنکے سردار

جنگ عالم محمد جان اور میر بچہ تھے بڑے زور شور سے سر اوٹھایا معرکہ چاردہ مین غالب آئے
اور کابل کا قبضہ کر لیا مگر تھوڑے ہی دنون بعد جنرل رابرٹس اور جنرل بیکر کی شجاعت اور
بہادری سے کابل پہ پھر دخل سرکاری فوج کا ہو گیا اور کابل مین انتظام جنگی رہا اوسکے بعد
سرکار نے عبد الرحمن خان امیر شیر علی خان مرحوم کے بھتیجے کو جو اسوقت بین روسیون کے
یہان پناہ گیر تھے بلا کر امیر کابل بنایا اسی اثنا مین ایوب خان برادر یعقوب خان نے
ہرات سے آکر قندہار کے قریب معرکہ میوند (جنگ نخود) مین ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء کو سرکاری
فوج کو جنرل بروز کے زیر حکم بڑی خونریزی کے ساتھ شکست دی اس خبر کے سنتے ہی جنرل
رابرٹس ایک بھاری فوج لیکر کابل سے قندہار کو روانہ ہوئے اور ایوب خان کو یکم اگست
سنہ ۱۸۸۰ء کو جنگ قندہار مین بڑی بہادری سے شکست دیکر بھگا دیا اور اوسکی بہت سی توپین
چھین لین ان بعد سرکار نے تھوڑے دنون بعد صوبہ قندہار بھی امیر عبد الرحمن خان کے
حوالہ کر کے کل ملک افغانستان کو خالی کر دیا اسکے تھوڑے دنون بعد ایوب خان نے پھر
قندہار پر حملہ کیا مگر امیر عبد الرحمن نے کابل سے آکر اوسکو شکست دیکر نکال دیا حتی کہ وہ اب
ایران مین جاکر پناہ گیر ہوا۔

فہرست ہند کے معرکونکی متعلق مفتاح التاریخ حصہ دوم

نام مقام لڑائی	پتہ	سنہ	نام فریقین	نام منصور	کیفیت
ادگیر	بیدر سے ۲۴ میل شمال و مغرب	۱۷۶۰	صلابت جنگ نظام علی پیشوا	پیشوا	طاقت مرہٹہ درجہ اعلی کو پہنچی
اراس	ماہی کے کنارہ پر	۱۷۷۵	انگریز زیر حکم کیٹنگ و مرہٹہ	انگریز	بربادی طاقت مرہٹہ
لکھیری	قریب اجمیر	۱۷۹۲	ہلکر۔ سیندھیا	سیندھیا	
کردلا	احمدنگر سے ۵۹ میل	۱۷۹۵	مرہٹہ۔ نظام	مرہٹہ	نظام کا بڑا نقصان ہوا
پونا	بمبئی کے جنوب مشرق	۱۸۰۱	جسونت راؤ ہلکر سیندھیا پیشوا	ہلکر	
اسائی	اورنگ آباد سے ۴۰ میل شمال مشرق	۱۸۰۳	مرہٹہ۔ انگریز زیر حکم ویسلی	انگریز	مرہٹہ کانفیڈریسی ٹوٹ گئی
دہلی	پنجاب مین سالہا اہل اسلام کی دار السلطنت ہند	۱۸۰۳	سیندھیا۔ لارڈ لیک	انگریز	
لاسواڑی	آگرہ سے ۱۲۸ میل	۱۸۰۳	فوج سیندھیا زیر حکم فراسیسی جنرل و لارڈ لیک	انگریز	

نام مقام لڑائی	پتہ	سنہ	نام فریقین	نام منصور	کیفیت
ارگانون	ایلچ پور سے ۲۸ میل جنوب و مغرب	۱۸۰۳	مرہٹہ۔ زیر حکم سیندھیا۔ لارڈ ولیزلی	انگریز	
ڈیگ	آگرہ سے ۵۷ میل شمال و مغرب	۱۸۰۴	مرہٹہ۔ زیر حکم ہلکر۔ انگریز جنرل لیک	انگریز	
کھڑکی	پونا سے ۲۰ میل	۱۸۱۷	مرہٹہ زیر حکم باپو گوکلا۔ انگریز زیر حکم میجر فورڈ		
کورا گانون	پونا کے قریب ایک گانون	۱۸۱۸	مرہٹہ۔ انگریز	انگریز	
سیتابلدی	ناگپور سے ۲ میل	۱۸۱۷	مرہٹہ۔ انگریز زیر حکم جنکنس صاحب۔	انگریز	آپا صاحب نے اپنے آپکو انگریزونکے سپرد کیا
مہید پور	مالوہ مین سپرا ندی کے کنارہ	۱۸۱۷	انگریز زیر حکم جان مالکم۔ پنڈاری	انگریز	پنڈاری نیست و نابود ہوے
چھول	بمبئی سے ۲۰ میل جنوب و مشرق	۱۵۰۵	پورچگیز زیر حکم المیڈا زیر حکم ایاز۔	اہل مصر	
امبور (اول)	مدراس سے ۵۰ میل شمال و مغرب	۱۷۴۰	مرہٹہ۔ دوست علی والی کرناٹک	مرہٹہ	دوست علی قتل ہوا
امبور (دوم)	"	۱۷۴۹	فرنچ زیر حکم بسی مع چندا صاحب۔ مظفر جنگ۔ انوار الدین	فرنچ	
وانڈیوس	مدراس سے ۲۰ میل جنوب و مغرب	۱۷۵۹	انگریز ارکوٹ فرانسیس لیبی	انگریز	فرانسیسی طاقت کا ہندوستان سے معدوم ہونا
پلاسی	بنگالہ مین مرشدآباد کے قریب ۳۰ میل جنوب کو	۱۷۵۷	انگریز زیر حکم کلایو۔ سراج الدولہ نواب مرشدآباد	انگریز	انگریزی طاقت کا بنگالہ مین قائم ہونا
پٹنہ (اول)	دارالسلطنت بہار	۱۷۶۰	انگریز زیر حکم جنرل کارنیک۔ مغل زیر حکم شاہ عالم دوم	انگریز	
پٹنہ (دوم)	دارالسلطنت بہار	۱۷۶۱	"	انگریز	
بکسر (دوم)	بنارس سے ۵۰ میل شمال و مشرق	۱۷۶۴	نواب وزیر اودھ۔ انگریز زیر حکم منرو	"	نواب عاجز ہو گیا۔ انگریزونکی قوت
تنگنج غزلی	بریلی سے ۱۰ میل	۱۷۷۴	روہیلہ زیر حکم حافظ رحمت خان۔ انگریز زیر حکم چیمپین	انگریز	روہیل کھنڈ فتح ہو گیا

نام مقام جنگ	پتہ	سنہ	نام فریقین	نام منصور	کیفیت
مہاراجپور	گوالیار کے شمال و مشرق	۱۸۴۳	انگریز زیر حکم لارڈ گف فوج گوالیار۔	انگریز	
پنیار	گوالیار کے جنوب و مغرب	۱۸۴۳	انگریز زیر حکم جنرل گری گوالیار کی فوج	انگریز	
میانی	حیدرآباد سندھ سے چھ میل	۱۸۴۳	انگریز زیر حکم سر چارلس نیپیر و امیران سندھ۔	انگریز	سندھ فتح ہوگیا
مدکی	فیروزپور سے ۲۰ میل	۱۸ دسمبر ۱۸۴۵	سکھ۔ لارڈ گف	انگریز	دلیپ سنگھ پنجاب کا راجہ ہوا۔ اور جلندھر دوآب انگریزی عملداری میں شامل ہوگیا۔
فیروزشہر	مدکی اور فیروزپور کے وسط میں	۱۸۴۵	سکھ۔ لارڈ ہارڈنج	〃	
علیوال	لدھیانہ کے قریب	۱۸۴۶	سکھ۔ سر ہنری اسمتھ	〃	
سبراؤن	کنارے دریائے ستلج کے	۱۸۴۶	سکھ۔ لارڈ گف	〃	
چلیانوالہ	گجرات کے شمال مغرب	۱۸۴۹	انگریز زیر حکم لارڈ گف۔ سکھ۔ زیر حکم شیر سنگھ	انگریز	طرفین کا نقصان
گجرات	پنجاب میں	۱۸۴۹	انگریز زیر حکم گف۔ شیر سنگھ سکھ۔	انگریز	انگریزوں کی فتح عظیم ہوئی
چنگا	مدراس سے ۶۰ میل	۱۷۶۶	حیدر علی والی میسور۔ انگریز زیر حکم کرنیل اسمتھ	〃	
ترنامالی	ارکاٹ کے جنوب میں	۱۷۶۷		انگریز	
سلنگڑھ	ویلور کے قریب	۱۷۸۱	حیدر علی۔ انگریز زیر حکم کوٹ	〃	
پورٹو نووو	پانڈیچری سے ۳۱ میل جنوب	۱۷۸۱	〃	〃	
اریکیرا	سرنگاپٹم سے قریب ۹ میل	۱۷۹۱	ٹیپو سلطان۔ انگریز زیر حکم کارنوالس	〃	
سداسیر	کرگ میں	۱۷۹۹	ٹیپو سلطان۔ انگریز زیر حکم جنرل اسٹوارٹ۔	〃	

نام مقام جنگ	کہان پر واقع ہے	سنہ	نام فریقین	نام منصور	کیفیت
چار کولی	ایک گانو ہے، دکن مین	۱۷۷۱	مرہٹے - حیدر	مرہٹے	
پلیلور	ارکاٹ سے ۳۳ میل جنوب و مغرب	۱۷۸۰	انگریز - حیدر	حیدر	
"	"	۱۷۸۱	انگریز - حیدر	انگریز	
ملاویلی	سرنگ پٹم سے ۳۰ میل پر	۱۷۹۹	انگریز - ٹیپو	انگریز	

فہرست معاہدات ہند معہ شرائط متعلق مفتاح التاریخ حصہ دوم

نام مقام	کہان پر واقع ہے	سنہ	نام فریقین	شرائط
الہ آباد	گنگا و جمنا کے سنگم پر	۱۲ اگست سنہ ۱۷۶۵ع	شاہ عالم انگریز	(۱) نواب اودہ انگلستان کا دوست قرار دیا جاوے (۲) الہ آباد اور کوڑا بادشاہ کو دیا جاوے (۳) بادشاہ کمپنی کو بنگالہ - بہار - اوڑیسہ کی مالکیت عطا کردے (۴) اوسکی عوض مین ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کمپنی سے ملا کرے
مدراس	ساحل کارومنڈل پر	۱۷۶۹	حیدر - انگریز	(۱) باہمی واپسی فتوحات کی (۲) باہمی امداد لڑائی کے وقت
بنارس	دریائے گنگا پر الہ آباد کے شرق مین	۱۹ اگست سنہ ۱۷۷۳ع	آصف الدولہ - انگریز	(۱) نواب نے کمپنی کو ۴۰ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا اور دو انگریز اسکی مدد کو روہیلون کے نکالدینے مین آمادہ ہوے
سورت	۱۸۰ میل بمبئی کے شمال مین	۶ مارچ سنہ ۱۷۷۵ع	رگھوبا - گورنمنٹ بمبئی	(۱) گورنمنٹ بمبئی نے رگھوبا مدعی مسند کو مدد دینے کا وعدہ کیا (۲) رگھوبا ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ دینے پر راضی ہوا (۳) سالسٹ اور بسین بھی دینے کا وعدہ کیا۔
پورندہر	پونا کے قریب	یکم مارچ سنہ ۱۷۷۶ع	مرہٹہ - انگریز	(۱) انگریز سالسٹ کا قبضہ رکھین (۲) رگھوبا کی حمایت چھوڑ دین
ورگام	احمد آباد کے قریب ریاست نظام مین	۹ جنوری سنہ ۱۷۷۹ع	مرہٹہ - انگریز	(۱) رگھوبا مرہٹون کے حوالہ کردیا جاوے (۲) انگریز اپنی تمام مقبوضات سنہ ۱۷۷۳ع کے بعد کی چھوڑ دین

نام مقام	کہاں پر واقع ہے	سنہ	نام فریقین	شرائط
				(٣) دو شخص بطور ضمانت کے حوالہ کرین (٤) بھراچ انگریز سیندھیا کو دیدین۔
سلبائی	گوالیار کے قریب ریاست سیندھیا مین	٢٠ دسمبر ١٧٨٢	مرہٹہ۔ انگریز	(١) رگھوبا کو ٢٥ ہزار روپیہ ماہواری دیجاوین اور جہان وہ چاہے رہے (٢) تمام ملک اوسیطرح سے رہین جسطرح سے قبل صلح پورندر کے تھے (٣) تمام یورپ مین سوائے انگریز اور پورچگیز کے مرہٹہ سلطنتون سے نکالدئے جاوین (٤) حیدر علی اُن فتوحات کو جو انگریز اور نواب ناٹک کے مقابلہ مین کی ہین چھوڑ دینے پر مجبور کیا جاوے (٥) بھروچ سیندھیا کو دیا جاوے
منگلور	ساحل مالابار پر	سنہ ١٧٨٤ء	ٹیپو۔ انگریز	(١) تمام فتوحات ایک دوسرے کو واپس کردئے جاوین (٢) تمام انگریزی قیدی جو ٹیپو کے یہان ہین رہا کردئے جاوین
سرنگاپٹم	دریاے کاویری پر دارالخلافہ ملک میسور	سنہ ١٧٩٢ء	ٹیپو۔ انگریز	اس صلح کی مطابق ٹیپو نے وعدہ کیا کہ (١) اوسکا نصف ملک انگریزون اور اونکے مددگار ساتھیون کو دیا جاوے (٢) تین کروڑ ٢٠ لاکھ روپیہ بکفالت اخراجات جنگ ادا کیا جاوے (٣) تمام قیدی حیدر علی کے عہد سے رہا کئے جاوین (٤) دو اپنے بیٹے بطور اول کے دے۔
حیدرآباد	دارالخلافہ ریاست نظام	سنہ ١٧٩٨ء	نظام۔ انگریز	اس صلح کی مطابق نظام راضی ہوا (١) کہ فرانسیسی رسالہ موقوف کردیا جاوے اور تمام فرانسیسی افسر انگریزون کے حوالہ کردئے جاوین (٢) سکندرآباد کی چھاؤنی مین

نام مقام	کہان پر واقع ہے	سنہ	نام فریقین	شرائط
				انگریزی فوج بڑہا دیجاوے اور ۳۴ لاکہہ روپیہ سالانہ اوسکی گزر کے واسطے دیا جاوے (۳) اپنے تمام جھگڑونمین پیشوا کے ساتھہ انگریزی گورنمنٹ کے فیصلہ پر قایم رہے
بسین	بمبئی کے قریب	۳۱ دسمبر ۱۸۰۲ع	پیشوا۔ انگریز	پیشوا نے وعدہ کیا کہ (۱) ایک انگریزی فوج یہان رکہین اور ۲۶ لاکہہ روپیہ سالانہ اوسکے خرچ کو دے (۲) کسی یوروپین قوم کو جو انگلستان کے ساتھہ برسر جنگ ہو اپنی قلمرو مین نہ آنے دے (۳) نظام اور گائکواڑ کے جھگڑونمین کمپنی کے فیصلہ پر قائم رہے (۴) گورنمنٹ انگریزی کی بلا اتفاق راے کسیسے لڑائی او صلح نکرے (۵) سورت کی دعویداری سے دست بردار ہون
بڑودہ	بہروچ کے قریب دار الخلافہ گائکواڑ	سنہ ۱۸۰۳ع	گائکواڑ۔ انگریز	گائکواڑ نے وعدہ کیا کہ (۱) ایک انگریزی چھاؤنی اپنے یہان رکہے اور ۱۲ لاکہہ روپیہ سالانہ اوسکے خرچ کا ادا کرے (۲) انگلستان کے کسی یوروپین دشمن کو یہان نہ آنے دے
دیوگانون	ٹونک سے ۳۱ میل مغرب	۱۷ دسمبر ۱۸۰۳ع	رگہوجی بہونسلہ انگریز	راجہ راضی ہوا کہ (۱) کٹک اور بالاسور انگریزونکو دئے جاوین (۲) اضلاع برار وردا کے شمال مین نظام کو دئے جاوین (۳) نظام اپنے تمام جھگڑونمین سرکار انگریزی کے فیصلونکو مانے (۴) کسی غیر قوم کو جو انگلستان کی دشمن ہو اپنے یہان نوکر نرکہے۔

نام مقام	پتہ	سنہ	نام فریقین	شرائط
				(۵) ایک انگریزی رزیڈنٹ اپنے یہان رکھے
سرجی انجن گانو	۲۳۱ میل حیدرآباد کے شمال مین	۳۰ دسمبر ۱۸۰۳ع	دولت راؤ سیندھیا - انگریز	اس صلح کی مطابق سیندھیا نے ملک ذیل انگریزون کے حوالہ کیا (۱) تمام ملک گنگا اور جمنا کے درمیان کا (۲) جیپور - جودھپور اور بھرتپور کے شمال کے ملک (۳) احمدنگر بھروچ اور دیگر اضلاع (۴) اجنٹا اور گوداوری کے پہاڑیون کے درمیان (۵) انگریزی رزیڈنٹ بھی اپنے یہان رکھنے کو راضی ہوا۔
بھرتپور	۱۴۱ میل گوشہ شمال و غرب آگرہ	۱۰ اپریل ۱۸۰۵ع	راجہ بھرتپور - انگریز	راجہ نے وعدہ کیا کہ (۱) سلطنت برٹانیہ کے دشمنون سے کچھ تعلق نہ رکھا جاوے (۲) کسی یوروپین قوم کو بلا منظوری کمپنی کے اپنی نوکری مین نہ رکھے (۳) قلعہ ڈیگ انگریزون کے قبضہ مین اوس وقت تک رہے جبتک کہ اونکو راجہ کی اخواہ داری کا اطمینان ہو جاوے (۴) ۲۰ لاکھ روپیہ بابت اخراجات جنگ چار اقساط مین ادا کرے (۵) بعض ممالک جنکو کمپنی پہلے اپنی قلمرو مین ملا چکی تھی حوالہ کر دے (۶) اپنا کوئی لڑکا بطور ضمانت کے ان شرائط کے ایفا کے واسطے دے
امرتسر	لاہور سے گوشہ شمال و شرق مین	۲۵ اپریل ۱۸۰۹ع	مہاراجہ رنجیت سنگھ - انگریز	(۱) مہاراجہ نے وعدہ کیا کہ (۱) دریای ستلج کے اس پار کی ریاستون کی حقوق پر کسی طرح کی دست اندازی نکی جاوے گی (۲) سرکار انگریزی کے ساتھ دوستانہ برتاؤ رکھے

نام مقام	پتہ	سنہ	نام فریقین	شرائط
کاٹھمانڈو	دارالخلافہ ملک نیپال	۱۸۱۶ء	مہاراجہ نیپال - انگریز	مہاراجہ نیپال نے وعدہ کیا کہ کمپنی کی سرحد یا اونکے کسی دوست کے ملک پر مخل نہوگا (۲) ترائی اور کمایون انگریزونکو دے جاوین (۳) اون ممالک پر کہ جنکی نسبت پہلے نزاع ہو چکا ہے یا جو اب ٹہیرے گئے ہین پہر بعد کو اونپر کوئی دعوی نکیا جاوے (۴) اپنے یہان کسی انگریزی رعایا یا اور یورپین قوم کو بلا رضامندی سرکار انگریزی کے نوکر نرکہے (۵) ایک انگریزی سفیر اپنے دربار مین ہمیشہ کے لئے رکہے اور اپنے معتمد سفیر کلکتہ مین رہنے کے لئے بہیجے۔
ناگپور	ممالک متوسط کا دارالخلافہ	۲۷ مئی ۱۸۱۶ء	آپا صاحب - انگریز	اس صلحنامہ سے یہ ٹہرا کہ راجہ ایک انگریزی فوج ساڑہے سات لاکہہ روپیہ سالانہ کے خرچ سے اپنے یہان رکہے (۲) کسی غیر قوم سے بلا اتفاق رائے سرکار انگریزی کے نہ عہد وپیمان کرے (۳) اپنے تمام جہگڑے جو غیرونکے ساتہہ ہون سرکار انگریزی کے فیصلہ کے واسطے سپرد کرے۔
مندسور	ملک مالوہ مین	۶ جنوری ۱۸۱۸ء	ملہار راو ہلکر - انگریز	ہلکر نے اپنی ریاست کا ایک جز انگریزونکے حوالہ کیا (۲) اپنے آپکو انگریزی حفاظت مین چہوڑا
ینڈابو	ملک برہما مین آوا سے ۴۵ میل	۲۴ فروری ۱۸۲۶ء	شاہ آوا - انگریز	اس صلحنامہ سے یہ فیصل ہوا کہ شاہ صوبہ اراکان تناسرم اور دیگر اضلاع حوالہ کرے (۲) اضلاع آسام اور کچہار کی دعویداری سے دستبردار ہوں (۳) ایک کروڑ روپیہ

سندین دیکر اونکے ساتھ از سرنو صلح اور شرائط کین وہ اشتہار جسکی مطابق ملکہ وکٹوریا نے
ہندوستان کی سلطنت اپنے قبضہ مین لی یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو ہر مقام اور ہر دیار مین مشتہر کیا گیا

لارڈ لٹن کے عہد مین کیا کیا بڑے واقعات ہوے - جنگ دوم افغانستان کا حال لکھو -

لارڈ لٹن کے عہد مین مشہور واقعات یہ ہین (۱) ملکہ وکٹوریا کا خطاب قیصر ہند دربار دہلی
یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین قبول فرمانا - اس جلسہ مین تمام راجے اور نواب سردار اور والیان ملک
عمائد و روسا بلائے گئے تھے (۲) اکثر ملک کے حصون مین قحط سالی ہونا اور آئندہ قحط سالی
کے لئے عمدہ عمدہ تدبیرین (۳) خان قلات سے صلح کرنا اور قلات مین انگریزی سفیر کا رہنا
(۴) جنگ دوم افغانستان و قتل سفارت اور فتح کابل گورنمنٹ ہند کو
ہمیشہ سے یہ مدنظر تھا کہ امیر کابل سے صلح اور اتحاد رہے سرحد کے نقص کا اور روسیون کے
وسط ایشیا مین ترقی فتوحات سے یہ خیال روز بروز بڑھتا جاتا تھا چنانچہ لارڈ لٹن صاحب
نے سر ہیوس بیلی کو سید نور محمد شاہ امیر شیر علی خان کے وزیر سے مقام پشاور گفتگو کرنیکے
لئے بھیجا کہ امیر صاحب انگریزی سفیر کو کابل مین رہنے کی اجازت دین اس گفتگو کا نتیجہ ابھی
کامل طور سے تعین نہین ہوا تھا کہ وزیر موصوف نے انتقال کیا اور ادھر یورپ مین جنگ روم
و روس شروع ہوگئی پس اس کارروائی کو سردست ملتوی رکھا - جب وہ جنگ ختم ہوئی
تو لارڈ لٹن صاحب نے سر نیول چمبرلین صاحب کو بطور سفیر دربار کابل مین بڑی تزک و شان سے
بھیجنے کا ارادہ کیا سفیر مذکور نے میجر کو کناری کو پہلے بدریافت حال و باستصواب امیر صاحب
کے پاس بھیجا - مگر میجر موصوف کو سردار فیض محمد خان نے بحکم امیر صاحب مقام علی مسجد پر
روک کر واپس کر دیا اسکے بعد گورنر جنرل نے کئی خطوط قطع حجت کے لئے امیر صاحب کو
بھیجے چونکہ اون خطوط کے جواب آئے با آنکہ وہ جواب مہلت معینہ کے اندر نہ پہنچے تو
گورنر جنرل نے امیر صاحب سے لڑائی کا اشتہار دیا اور ۲۱ نومبر ۱۸۷۸ء کو سرکاری فوج
سرحد کابل مین داخل ہوئی جو فوج کہ کابل کو بھیجی گئی وہ تین راہ یعنی کجک و خیبر و قرم
کی راہ سے گئی - خیبر کی فوج نے جو جنرل براون کے زیر حکم تھے قلعہ علی مسجد کو فتح کیا
قلعہ کے لوگ بڑی بہادری سے لڑے مگر آخرکار بھاگ گئے اوسکے بعد جنرل موصوف نے

نام مقام	پتہ	سنہ	نام فریقین	شرائط
				سن بلوغت تک پہنچنے تک ایک کونسل کے سپرد کرے (۴) گوالیار مین ایک فوج سرکاری ریاست کے خرچ سے رہے (۵) رزیڈنٹ کے مشورہ پر تمام امورات کاربند ہونا چاہئے (۶) مہارانی سے تمام اختیارات لے لئے جاوین
لاہور (صلح دوم)	دریای راوی پر پنجاب کا دارالخلافہ	سنہ ۱۸۴۹ء	دلیپ سنگہ۔ انگریز	(۱) دلیپ سنگہ نے سلطنت سرکار انگریزی کے حوالہ کر دی اور اپنے لئے ۵ لاکہہ روپیہ سال کی پنشن لیکر انگلستان کو چلا گیا
صلحنامہ برہما اور انکے ساتہہ		سنہ ۱۸۵۳ء	دربار آوا۔ انگریز	(۱) شاہ آوا نے اپنی فوج کو جدید مقبوضہ ملک سے اوٹہا لیا (۲) انگریزی قیدیون کو رہا کر دیا

سوالات کلکتہ یونیورسٹی و مڈل کلاس ورنیکیولر و انگلو ورنیکیولر متعلق مفتاح التاریخ حصہ دوم

(۱) اشخاص ذیل کب ہوے اور کسواسطے انکا نام ہوا۔ رنجیت سنگہ پنجابی۔ لارڈ کیننگ۔ دوست محمد۔ واجد علی شاہ۔ نانا راؤ۔ حیدر علی۔

(۲) سنین ذیل کسواسطے مشہور ہین۔ سنہ ۱۷۵۶ء سنہ ۱۷۵۷ء سنہ ۱۷۶۱ء سنہ ۱۶۲۷ء سنہ ۱۷۹۳ء سنہ ۱۸۵۶ء

(۳) انگریزونکی سلطنت ہندوستان مین کیونکر ہوئی

(۴) لارڈ ہسٹنگز سے لارڈ منٹو تک کے لارڈون کے نام مع بڑے بڑے معرکون کے جو کہ اونکے وقت مین ہوے لکہو

(۵) کب اور کسطور پر کلکتہ۔ بمبئی۔ سرنگاپٹم۔ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آئے

(۶) اشخاص ذیل کا حال لکہو۔ ڈوپلی صاحب۔ آپا صاحب۔ وارن ہسٹنگز۔ اہلیا بائی

(۷) ذیل کی لڑائیان کس سنہ مین کس گورنر جنرل کے وقت مین ہوئین۔ مہید پور۔ پہلا محاصرہ سرنگاپٹم دوسرا بہرتپور رسم ستی کا بند ہونا کسکے وقت مین ہوا۔

(۷) سیواجی - رنجیت سنگہ - لارڈ کیننگ - میر قاسم - کس کس وقت مین ہوئے انکا کچہہ حال لکہو

(۸) سنہ ۱۸۵۸ع سے پہلے جو جو گورنر جنرل ہندوستان مین آئے اونکے نام ترتیب وار لکہو اور بتاؤ ہر ایک کیون مشہور ہوئے

(۹) مرہٹونکا اصلی وطن کونسا ہے - شمالی ہندوستان کے کون کون سے شہر انکے قبضہ مین آئے آجکل اس قوم کے سردارونکی حکومت کن کن ریاستون مین قائم ہے - پانی پت کی لڑائی جو سنہ ۱۷۶۱ع مین واقع ہوئی تہی اوسکا مختصر حال لکہو

(۱۰) سکہونکا راج کسطرح ہوا ؟ مہاراج رنجیت سنگہ نے افغانون سے کونسے صوبے چہینے

(۱۱) شہرہائے ذیل کسطرح اور کب سرکار انگریزی کی عملداری مین شامل ہوئے - آگرہ - الہ آباد - کلکتہ - لکہنؤ - سرینگ پٹم -

(۱۲) پلاسی - اسائی - مہید پور کی لڑائیان کس سنہ مین اور کن کن کے درمیان کس نتیجے کے ساتہہ ہوئین -

(۱۳) سنہ ۱۷۷۴ع سے سنہ ۱۸۶۱ع تک کتنے گورنر جنرل نے ہندوستان پر حکومت کی اونکے نام معہ سنہ تقرری کے بیان کرو - اور سنہ ۱۸۵۷ع تاریخ ہند مین کسلئے مشہور ہے

(۱۴) اشخاص ذیل کا حال لکہو - ٹیپی - نانا راؤ - لالی - میر قاسم -

(۱۵) سنہ ۱۸۴۲ع مین جو جنگ درمیان انگریزون اور افغانون کے ہوئی تہی ابتدا اسکی کیا وجہ تہی اوسکی مختصر کیفیت لکہو اور طرفین کے کون کون جنرل تہے -

(۱۶) جنگ ہائے ذیل کا مختصر حال لکہو - جنگ برہما - سیوری - نیپالی - سبرا و پنڈری کی صلح کن کن شرائط پر ہوئی تہی -

(۱۷) لارڈ بنٹنگ کے ایام گورنر جنرلی مین کون کون مشہور باتین واقع ہوئین - ہندوستان مین اختیار انگریزی کی بنیاد و رفتہ رفتہ ترقی پانے کا حال تا مقرری ہیسٹنگز بہت اختصار کے ساتہہ لکہو -

(۱۸) سنہ ۱۸۰۳ع سے لیکر سنہ ۱۸۱۸ع تک جو لڑائی درمیان انگریزون و مرہٹون کے ہوئی اوسکی کیا وجہ تہی اور کون کون ملک فتح ہوئے - طرفین کے جنرل کون کون تہے -

(۱۹) اشخاص ذیل کب ہوئے اونکا حال اختصار سے لکہو - میر جعفر - ٹوپلے - تارا بائی - رنجیت سنگہ

(٢٠) پنڈاری کون تھے؟ اور کہان رہتے تھے اونکا حال صاف اور مختصر لکھو۔

(٢١) جنگ ہاے ذیل کا مختصر حال لکھو۔ جنگ روہیلہ۔ سندھ۔ لاہور۔ مرہٹہ۔ اور کن کن شرایط اور نتیجہ سے یہ جنگ ختم ہوئین۔ اور لارڈ ڈلہوسی نے کون کون سے شہر کب اور کسطرح فتح کیے؟

(٢٢) پچھلی صدی کے درمیان کے قریب جنوبی ہند مین دیسی راجاؤن اور نوابونمین مسند نشینی کے بارہ مین کیا کیا جھگڑے ہوے اور فراسیسی اور انگریز ونے ان جھگڑون سے اپنی اپنی قوت بڑھانے مین کسطرح سے فایدہ اوٹھایا

(٢٣) کلائیو کو ہندوستان مین دوسری مرتبہ آنے پر کیا کیا دقتین اپنے انتظام مین واقع ہوئین۔

(٢٤) سب مین زیادہ مشہور پیشوا کون تھے۔ انمین سے کسی ایک کی زندگی کا حال لکھو۔ مرہٹہ طاقت کے زوال کے خاص اسباب کیا تھے

(٢٥) روہیلون اور پنڈاریونکی نسبت کیا جانتے ہو۔ مارکوئس آف ہیسٹنگز کے عہد انتظام کے حالات کی شرح کرو۔

(٢٦) پلاسی۔ پانی پت۔ وانڈیوش۔ بسین۔ ڈوبنگا۔ یہ کہان ہین اور تاریخ ہند مین کن واقعات کے باعث مشہور ہین

(٢٧) فراسیسون کے شمالی سرکار کے مالک ہونے اور پہر اون ملکون کے اونکے ہاتھ سے نکلجانیکے اسباب تحریر کرو۔

(٢٨) بیان کرو کہ رعایا ہند کا عموماً حال اہل اسلام کی سلطنت اور سرکار انگریزی کی عملداری مین کیسا رہا۔

(٢٩) لارڈ ولسلی اور لارڈ ولیم بنٹنگ کی بیرونی کارروائی کی تفصیل کرو اور شرح لکھو۔ اور بیان کرو۔ کہ سر ٹامس منرو کی اس بارہ مین کیا راے تہی۔

(٣٠) دیسی راجاؤن کے ساتھ صلح اور ربط وضبط پیدا کرنے مین سرکار انگریزی کی کیا پالسی تہی؟ اوس پالسی کو لارڈ ولسلی سے لارڈ ہیسٹنگز کے زمانہ تک تمثیل دیکر بیان کرو

(٣١) سنہ ۱۸۰۸ء اور سنہ ۱۸۰۹ء مین گورنر جنرل نے جو ایلچی بیرون ایشیائی طاقتونکو بھیجے تہے اونکے کیا اسباب اور کیا مقاصد تہے اور کون لوگ ایلچی کرکے بھیجے گئے تہے۔

(٣٢) سنہ ۱۸۱۳ء و سنہ ۱۸۳۳ء مین جو فرمان یا قانون جاری ہوے انکی کیا منشا تہی اور زمانہ حال مین ان فرمانون سے کیا نتیجہ ہوا

(٣٣) جب لارڈ ہیسٹنگز نے اپنے عہدہ کا چارج لیا تہا اوسوقت ہندوستان کی ملکی حالات کیا تہے اور کس حالت مین وہ اس ملک کو چہوڑ کر گیا؟

(٣٤) لارڈ کارنوالس اور لارڈ ولیم بنٹنگ نے انتظام ہندوستان مین کیا درستی کی تہی؟

(٣٥) لارڈ ایمہرسٹ کی عہد انتظام کا حال لکھو۔ ہندوستان کے خزانہ کی اوسکے وقت مین کیا حالت تہی؟

(٣٦) سیواجی کا حال لکھو۔ مرہٹونکی حکومت اور پالسی مین کیا کیا باتین قابل لحاظ ہین؟

(٣٧) حال کی صدی مین ہندوستان کی ہر شعبہ تعلیم مین کیا ترقی ہوئی مطبع کے بارہ مین اسی زمانہ مین کیا نئی تجویز جاری ہوئی

(۳۸) صلح بسین ـ پنڈاری ـ رنجیت سنگ ـ اور جنگ گورکہا کا مختصر حال لکھو۔

(۳۹) جو دو جنگ ٹیپو سلطان سے ہوئین اونکی شرح کرو اور ضروری سنہ بتاؤ۔

(۴۰) لارڈ ڈلہوسی نے انگریزی عملداری مین جو صوبے ملائے اونکے نام بتاؤ اور ہر صوبہ مین ان اشتمال کی وجہ بتاؤ کیا نہین۔

(۴۱) جنگ افغانستان اول کا مختصر حال ابتدا سے اور لارڈ ایلنبرا صاحب کے انجام ہونیکے وقت تک کا لکھو۔

(۴۲) پہلی اور دوسری جنگ سکہہ کے کیا اسباب تھے ـ ہر ایک جنگ کے مشہور وقائع لکھو۔

(۴۳) اہلیا بائی ـ رگہوبا ـ سپریڈس ـ لوٹن ـ سر ایر کوٹ ـ رنجیت سنگ ـ چیتو کون تھے۔

(۴۴) لارڈ ولیم بنٹنگ کے عہد کے کیا کیا خاص انتظام تھے ـ اونکی کیفیت لکھو۔

(۴۵) لارڈ کارنوالس نے جو بندوبست استمراری صوبہ بنگالہ کا کیا تہا اوسکی کیا صورتین تہی اور ملک کی بہتری کے واسطے ۲۰ برس کے بعد اوس سے کیا نتیجہ پیدا ہوا۔

(۴۶) جنرل ولسلی معروف بہ ڈیوک ولنگٹن کا حال لکھو۔

(۴۷) لارڈ ولسلی کی پالسی دیسی ریاستون کے بارہ مین کیا تہی ـ بورڈ آف ڈائرکٹرس نے اوس پالسی کو کیون ناپسند کیا تہا۔

(۴۸) مرہٹون کی طاقت کی ترقی و زوال کا حال لکھو۔

(۴۹) جنگ افغانستان دویم کا مختصر حال لکھو اور اُس جنگ مین جو مشہور واقعے ہوئے ہین اونکے نام بتاؤ۔ اور بیان کرو کہ اس جنگ کا جنرل پولاک کون تہا اور اب ہندوستان مین کہان ہے اور کونسے عہدہ پر مامور ہے۔

(۵۰) جنگ افغانستان اول کا پورا حال لکھو اور بیان کرو کہ اوسکے بعد افغانستان اور ہندوستان کے باہم ملکی تعلقات ک

(۵۱) اشخاص ذیل کا حال لکھو ـ لارڈ کیننگ ـ لارڈ ہیسٹنگز ـ کلائیو ـ جیت سنگ ـ تارا بائی ـ رنجیت سنگ ـ دہیان سنگ ـ نجم الدولہ۔

(۵۲) سنین ذیل مین کیا کیا واقعات ہوئے سنہ ۱۸۰۸ء سنہ ۱۸۲۴ء سنہ ۱۸۴۵ء سنہ ۱۸۵۳ء سنہ ۱۸۵۶ء

(۵۳) کلائیو ـ ٹیپو صاحب ـ آپا صاحب ـ رنجیت سنگہ پنجابی کا کچہہ مختصر حال لکھو۔

(۵۴) پانی پت ـ اسائی کی لڑائیونکا بہت مختصر حال معہ نتیجہ کے لکھو۔

(۵۵) انگریزون اور سکہون مین کس سنہ مین لڑائی شروع ہوئی سبب اسکا کیا تہا انگریزی فوج کے افسر کون کون تہے کس کس مقام پر لڑائیان ہوئین اور نتیجہ اسکا کیا ہوا۔

تصحیح اغلاط متعلق مفتاح التاریخ حصہ دوم

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۲	۲۱	بہونسلہ کو گواہ	بہونسلہ گواہ	۳۵	۲۲	سنہ ۱۷۴۴ء	سنہ ۱۷۴۴ء مین
۴	۲۲	شمال نہی	شمال مین نہی	۳۶	۱۵	ہا	رہا
۱۰	۱۷	سنہ ۱۷۴۴ء	سنہ ۱۷۴۴ء	۳۷	۱۷	یادہلنار	یادداشت
۱۳	۲۰	چپاڑند	چنانچہ	″	۲۳	ہوئی	ختم ہوئی
۱۷	۳	سالسبین	سالسٹن	۳۸	۸	دنون	دنون بعد
۱۸	۷	سنہ ۱۷۱۵ء	سنہ ۱۷۹۵ء	۳۹	۱۲	کلکتہ	کلکتہ مین
″	۸	سنہ ۱۷۰۳ء	سنہ ۱۸۰۳ء	۴۱	۱۲	شروع سطر اس عہد مین	اس صوبہ دار نے کلان عہد مین
۲۱	۱۲	پہاڑی	پہاڑی پر	۴۴	۸	لالا	لالی
۲۳	۸	لیکب	لیک نے	۴۷	۲۰	وہ	اوسنے
۲۴	۲	بنہ بلکہنڈ مین	بندیلکھنڈ	۴۸	۲۰	حیدر ناہی نے	حیدر نامی نے
۲۹	۵	مارڈالا	مارڈالا	۵۳	۲	پرنش	برٹش
″	۶	شاموم ویکلی کوٹ	شاموم والی کلی کوٹ	″	۱۷	البتہ بعد غدر ہم بر مین	البتہ بعد غدر
″	۱۲	سنہ ۱۷۲۹ء	سنہ ۱۷۳۹ء	۵۵	۱	ملہزم	ملزم
۳۰	۵	اکمر	اکبر	″	۲۳	حالت مین ٹیپو	حالت مین لی ویسی ٹیپو
″	۱۴	ہاکسن	ہاکنس	۵۷	۱۰	کمی	کمی کو
″	۱۵	اکبر	اکمر	۵۹	″	بیسو	بیسور
″	″	خطوط دے	خطوط جہانگیر کو دے	۶۰	۱۴	مالابار کے کنارا	مالابار سے کنارا
″	۱۸	سٹرامسن او	سٹرامس رو	۶۲	۹	خارجہ	جارج
۳۱	۱	گزر	گرد	۶۵	۱۸	اسام	اسام پر
″	۱۰	رام راجہ بیجانگر	رام راجہ راجہ بیجانگر	۶۸	۱۹	دشمن	دشمن کی
″	۱۹	سنہ ۱۶۶۴ء	سنہ ۱۶۶۴ء مین	۷۰	۱۰	لئے	کئے
۳۵	۹	برڑسے نے	برڑے نے	۷۱	۲	ہوا	ہو
″	۱۵	بہرڑے نے	برڑے نے	″	۴	میار	پنیار
				۸۰	۱۱	چنگا	چنگاما

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح
۲	۲۰	پہوسلا	پہوفسلا
۳	شروع حاشیہ	(نمبر صفحہ) ۲	(نمبر صفحہ) ۳
〃	۱۲	گرفتا	گرفتار
۴	۱۹	پہر	بہر
〃	۲۱	میری	اور میری
۷	۲۱	پاسوجی	پارسوجی
۸	۱۰	کر کے کیا	کر کے لیا
۱۰	۲۱	مرے	مرنے
۱۲	۱۰	پور چیگیز	پور چگیز
۱۳	۶	پیشوا ایک جانب	پیشوا ایک جانب
〃	۱۵	اشتہا	اشتہار
۱۵	۱۲	ابہی	بہی
۱۶	۳	تہ سیک راو	ترمبک راو
۱۸	۲۲	لے	لائیے
۲۲	۱۹	یورپرین	یوروپین
۲۷	۱	کیپ آف گہرہوپ	کیپ آف گڈ ہوپ
〃	۲۲	ال گوڈینش	ارل ڈونیس
۲۸	۵	پور چوگز	پور چگیز
〃	۷	اُہیرمز	ہرمز
۲۹	۱۲	ڈنبش	ڈبنس
〃	۱۶	فورت گشش	فورٹ گسٹس
〃	۱۹	ڈنیش	ڈبنین
〃	۹۱	ہیرامپور	سیرامپور

صفحہ نمبر	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۲۴	ڈبنش	ڈبنس
۳۲	۱۰	صفدر بیک	صفدر جنگ
۳۴	۱۵	پنی	اپنی
〃	۱۹	صفدر بیگ	صفدر جنگ
〃	۲۲	پرپدس	پیپرڈس
۳۵	۱۴	ایتدا	ابتدا
〃	۱۷	زنج	رنج
〃	۱۹	پرپدس	پیپرڈس
۳۶	۶	وانڈیونبش	وانڈیونش
۳۸	۱۷	گڈالکور	گڈالور
〃	۲۴	حکران	حکمران
۳۹	۸	لکشمین سین	لکشمن سین
۴۰	۱	اونی	اوسنے
۴۱	۱۵	جنرل وکرر	جنرل ڈکور
〃	۱۷	ایچ	اسپیچ
〃	۲۶	دمدد	سو مدد
۴۴	۱۹	ال چند	اماچند
〃	۲۴	چھوڑیا جاے	چھوڑ دیا جاے
۴۹	۸	حیدر علی کو	حیدر علی کی
۵۱	۹	ادہ برٹش برہا	اودہ و برٹش برہما
۵۸	۱۴	مان انٹروس	نان انٹروینش
〃	۱۷	مان انٹروہش	نان انٹروینش
۵۹	۸	سبسدیری سٹم	سبسڈیری سسٹم
۶۴	۲۰	لی طر	کی طرف

QUESTIONS AND ANSWERS.

ON THE TEXT BOOK OF THE

HISTORY OF INDIA.

(*IN URDU*)

Dealing with the Mahratta and British Periods & containing interesting foot-notes useful appendices &c &c.

BY

M. VAZIR AHMAD. B.A.

Head Master Government School Bijnor.

for the use of

the Candidates for the Middle-Class Examination: Tehsili and village School-boys, Normal School pupil-teachers & general readers.

1882.

SECOND EDITION

Improved and Enlarged.

price per Copy 5 annas.

Z.B.